قیل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

مخزن فوائد بہیہ جامع فرائد طبیہ مؤلفہ حکیم ابو عبدالعزیز محمد بٹالوی

اجمع النفیس

فی شرح

اوجز النفیس

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ بحلیۂ طبع مزین گردید

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص لعلاج انسان	
اُردو	
تشریح الاسباب مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالہ زبدۃ المفردات مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب	۲ر۶پا
زبدۃ الحکمت تینون حصہ نکے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	ار۶پا
رسالہ التعریف النبض۔ مولفہ حکیم مرزا البشیر احمد۔	۲ر
شفاء الامراض۔ از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب۔	عہ ر پ
ترکیب العلاج مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع۔	ع ر پ
رسالہ دافع طاعون۔ مولفہ رائے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر اودیپور	۲ر پ
مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۲ر۳پا
طب حسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی	۳ر۶پا
مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	سے پ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العظیم والصلوۃ علی نبیہ الکریم

تمام تعریفین اُسی خداوند یگانہ وتنہا کو زیبا ہین جسنے اپنے قانون قدرت کو حکمت بالغہ کے دقائق سے مزین فرمایا اور بدایعہ مصنوعات خفیہ کے اظہار کے لیے ہر چیز کو وجود بخشا تمام عالم کے کائنات اور موجودات کو پانی سے زندہ اور تر وتازہ کیا اور انسان بلکہ سب کے اجزا کو باہم مربوط اور احسن طور پر مرتب کیا اسکی ترکیب مین نہایت عمدہ ترتیب سے ارواح اور قوی مین رابطہ ڈالا اسکی پیدایش کو اس خاص ہیئت مین موجب تذکرہ اور تدابیر ارباب بصارت کا ٹھہرایا اسکے مزاجون کو بہت سے متفرق اقسام پر مختلف بنایا اسکے حواس اور ارواح کو گوناگون آفات سے محفوظ رکھا اسکی فطرت مین بھلے بُرے اور نفع نقصان معلوم کرنے کا سلیقہ رکھا اسکو عمدہ اور ناقص میٹھی اور کڑوی اشیا کے پہچاننے کا ذوق سلیم عطا فرمایا اور نیز واسطے حصول ہر قسم کی اغراض اور مطالب کے تمام امور

خصوصًا اسباب ضروریہ کا مادہ دیا اور بسبب توافق اغراض اور غالب اسباب
کے نفسون کی حرکات کو مسکن فرمایا اور انکو حصول علم کے بارہ مین بذریعۂ دماغ
اور عقل کے نتائج اسباب کی طرف مودی کیا یہ سبھی اس غالب علم اور حکمت والے
نفع اور نقصان کے مالک نے اندازہ مقرر اور مقدر فرمادیا ہی مین اسکی نہایت تعریف
اور حمد کرتا ہون اُس بندہ اور غلام کی طرح جو اپنے حصول مطلب اور غرض کی طرف
راغب ہوتا ہی مین اسکا بہت بہت شکر بجالاتا ہون جو اپنے طالب اور خواہان کے لیے
زیادہ احسانات کا کفیل ہوتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اُسکے کوئی عبادت کے
لائق نہین ہی وہ یکتا اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک ہمجنس نہین ہی رنج اور راحت پہونچانا
اُسی کے اختیار مین ہی وہی بیماری لاتا ہی وہی دوا پیدا کرتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ ہمارے سردار محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بھیجے ہوے اور خاص بندے ہین
جنھون نے عبادت کے بجالانے مین تکالیف جسمانی کی رعایت بھی ملحوظ
رکھی ہی اور دین و دنیا کے جمیع امور مین قواعد طبی کو مضبوطی بخشی ہی خداوند تعالے
کی رحمت اور درود انپر اور انکی اولاد اور دوستون اور اصحاب پر بھی جبتک ہم
صحت اور سلامتی کے ساتھ دنیا مین قائم رہین اور جبتک دارین مین ہماری مرادین اور
مقاصد پورے اور برآمد ہوتے رہین

بعد ازین یہ بندہ حقیر ابو عبدالعزیز محمدؐ بٹالوی گزارش کرتا ہی کہ جبکہ اس نفیس
علم کے متفرق اصولون کو اس شیخ رئیس فرید الدہر وحید العصر نے جمع کیا اور اسکے
پیچیدہ اور باریک مسائل کو سلک تحریر مین لاکر عمدہ نظم سے ترتیب دیا یعنی
علامۂ زمان اور کامل انام بو علی بن سینا جسنے اس علم مین بہت سی کتابین تصنیف

اور بہت ہی ضروری ہی بلکہ اسکی طرف سبکو زیادہ ضرورت اور اشد احتیاج
پڑتی ہی اور اسی سے خداوند تعالی کی عظمت اور اُسکی قدرت کا اظہار ہوتا ہی
اور ہر ایک امر مین خداوند تعالی کی نشانیان اور اُسکی آیات ہین جو مظہر اور
ناطق ہین کہ وہ خالق مالک الملک اکیلا ہی یکتا ہی جسنے انسان کو ایک عجیب ہیئت
اور خاص نمونہ پر پیدا کر کے اپنی صنعت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی اور پھر اسمین مختلف
اور متضاد قوتون اور متفرق اور نوع بنوع فعلون کو ظاہر کیا اور اسکے اعضا
کو ترکیب اور بساطت سے متصف کیا ہر عضو کے ساتھ اسکے افعال کو مخصوص
اور معین کیا اور نہایت عمدہ ترتیب اور احسن ترکیب سے ہر ایک اعضا اور
قوتون کو انکے خاص مقامون مین ٹھہرایا اور طب کا آرام اور فائدہ دیگر علوم و
صنائع سے زیادہ اور عام ہی اور ظاہر ہی کہ عام نفع افضل ہوتا ہی خاص سے
امام فخر الدین رازی نے کہا ہی کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہو چکا ہی
کہ تمام علمون سے علم طب کو زیادہ فضیلت ہی اور پھر بیان کیا ہی کہ اُسکے قواعد
کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہی کیونکہ اسکے طفیل نفس سے اسکی بیماریین
زائل ہو جاتی ہین اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی معالجہ کرنیکا
چنانچہ ابو داؤد اور ابن ماجہ مین مروی ہی کہ چند بدوون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہمکو معالجہ کرنے مین کچھ مضائقہ تو نہین تب آپ نے
فرمایا ای خداوند تعالی کے بندو اُس خداوند نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اسکے
لیے کوئی شفا بھی مقرر کر دی ہی بجز بڑھاپے کے اور صحیح بخاری مین ابن
عباس سے اسطرح منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

نعمتان مغبون فیھما کثیرین من الناس الصحۃ والفراغ
یعنی دو ایسی عام نعمتین ہین کہ لوگون کو اُنکی بالکل قدر نہین ہی ایک صحت دوسری
فراغت اور جامع ترمذی اور نسائی مین مروی ہی کہ کسی کو کوئی امر عافیت سے
عمدہ عطا نہین ہوا ایک روایت مین اسطرح ہی لوگون کے لیے دنیا مین صرف
دو نعمتین غنیمت ہین ایک صحت دوسری فراغت اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا ای عباس رسول خدا کے چچا خداوند تعالےٰ
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کرو اور ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ نماز پنجگانہ کے بعد خداوند تعالی سے کیا طلب کرون
آپ نے فرمایا عافیت پھر اُسنے پوچھا آخر آپ نے تیسری بار فرمایا خداوند تعالےٰ
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کرو اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے
تھے اللھم انی اسئلك صحۃ فی ایمان و ایمانا فی حسن خلق وعافیۃ
ومغفرۃ عنك یعنی ای خداوند مین تجھسے مانگتا ہون سلامتی ایمان مین اور
ایمان حسن خلق مین اور عافیت اور بخشش تمام امور مین اور فرمایا کہ کسی بندہ کو
ایمان اور یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہین ہوئی اور یہ بھی وارد
ہی کہ خداوند تعالی نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اُسکے لیے ضرور کوئی نہ کوئی دوا
مقرر فرمادی ہی ابن قیس نے کہا کہ ہر انسان کو لازم ہی کہ بہر حال ان تین امور کو
نہ چھوڑے ۱ علم جو اسکو عمل پر ترغیب دیوے اور آخرت کے لیے توشہ تیار
کرے ۲ طلب جس سے اپنے نفس کو بیماریون اور تکالیف سے بچاوے ۳
کوئی صنعت جس سے اپنی معاش مین امداد دیوے امام شافعی نے بیان کیا ہی

کہ دو قسم کے لوگون کی طرف سبھی اشخاص محتاج ہوتے ہین ایک طبیب دوسرے
علما اور یہ بھی اسیکا مقولہ ہی العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان یعنی علم کی
صرف دو ہی قسمین ہین ایک جسمانی یعنی طب دوسرا دینی یعنے قرآن و حدیث
فصل مبدء طب کے بیان مین اطبا کی ایک جماعت اس امر پر متفق ہی کہ
طب کا مبدء انسان کی طبیعت کے ساتھ ہی پیدا کیا گیا ہی کیونکہ وہ اسکی
اصلاح کے لیے ضروری اور مناسب تھا اور بعض قدما نے کہا ہی کہ اول
علم طب کو شیث ابن آدم نے استخراج کیا تھا اور کسی نے کہا ہی کہ ہرمس نے
جسکو ادریس کہتے ہین علم رمل اور فلسفہ اور ہیئت اور طب وغیرہ تمام علوم اور
جمیع فنون کو ایجاد کیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا تجربہ ہی اسحاق
بن حنین نے اپنی تواریخ مین لکھا ہی کہ مصر مین ایک عورت بسبب بند ہوجانے حیض کے
بہت سی بیماریون مین مبتلا ہو گئی سو جب اُسنے سری کا گوشت کھایا تو تمام
بیماریون سے رہائی پائی اور رازی نے ایک حکایت نقل کی ہی کہ ایک شخص
کے ہاتھ پر گرم ورم ظاہر ہوا تو ایک روز وہ نہر کے کنارے پر کسی بوٹی پر اپنا
ہاتھ رکھکر سو گیا جس سے اُسکے ہاتھ کو سردی پہونچی اور اسکی تمام درد بے آرامی
یک لخت جاتی رہی اسلیے اسکا نام حی العالم رکھا گیا اور چونکہ اکثر لوگون نے
ہندیون سے تجربہ سیکھا ہی اسلیے کہا گیا ہی کہ پہلے ہندیون ہی سے اس علم نے
ظہور پایا ہی اور ایک جماعت کے نزدیک یہ علم خداوند تعالیٰ کی تعلیم اور اُسکی وحی
سے ہی جو اُسنے اپنے پیغمبر ادریس کو سکھلا دیا جسکی دلیل مین وہ حدیث
لائے ہین جو ابن سنی و ابن جوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ سلیمان

بن داؤد علیہ السلام کو جب کوئی درخت نظر آتا تو اُس سے اُسکا نام دریافت
کر لیتے پس اگر وہ بونے کے لائق ہوتا تو اُسکو بو دیتے اور اگر کسی دوا کے
کام کا ہوتا تو اُسکو لکھ لیتے اور جالینوس نے لکھا ہی کہ طب تمام علوم سے
زیادہ شریف ہی اور جسکی ایجاد سے سبھی انسانون کی عقلین قاصر ہین بلکہ وہ ناموس
سماوی ہی جسکی آگاہی خداوند تعالی نے اپنے نیک لوگون کے ذریعہ سے
عوام کو بخشی ہی اور نیز کہا ہی کہ ایک دفعہ میری آنکھ کے کسی پردہ مین درد ہوا
تو مین نے خواب مین ایک آدمی کو دیکھا جو مجھے حکم کرتا ہی کہ داہنے ہاتھ کی
اُنگلی سبابہ اور ابہام کے مابین کی رگ کا خون نکالون جب مین نے بیدار ہو کر
ویسا ہی کیا تو بالکل بیماری سے آرام ہو گیا اور نیز اسنے لکھا ہی کہ ایک شخص کی
زبان پر بہت زیادہ ورم ہو گیا جسنے خواب مین ایک شخص کو دیکھا جو خس کا
عصارہ مُنھ مین رکھنے کا اشارہ کرتا ہی جو واقعی ویسا کرنے سے شفایاب ہو گیا
اور یہ بھی اسی کا مقولہ ہی کہ طب دراصل وحی ہی لیکن لوگون نے قیاس او تجربون
کو بھی اسکے ساتھ اضافہ کر دیا ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا الہام سے
ہوئی ہی کیونکہ ہم سانپ کو دیکھتے ہین کہ موسم سرما مین اپنے گھوسلون اور سوراخون
مین جا گھستا ہی اور جب آخر سرما مین باہر نکلتا ہی تو بالکل اندھا اور نابینا ہوتا ہی
اور جب اپنی آنکھون کو سبز بادیان پر رکھتا ہی تو اُسکو بینائی حاصل ہو جاتی ہی
اور امام رازی نے بیان کیا ہی کہ بگلا یا کوئی اور جانور جو زیادہ مچھلیان کھاتا
ہی جب اسکے پیٹ مین قبض ہو جاتا ہی تو سمندر کے پانی سے چونچ بھر کر
حقنہ کر لیتا ہی جس سے جسقدر اسکے پیٹ مین ثقل اور فضلہ موذی ہوتا ہی وہ

باہر خارج ہوجاتا ہی اسی سے لوگون نے حقنہ سیکھا ہی اور جب بلیون کو اپنے پیٹ
مین درد محسوس ہوتا ہی تو چراغ کے تیل مین سے کسیقدر چاٹ لیتی ہین اور اسیطرح
موسم ربیع مین حشیہ کھاتی ہین جو انکی غذا نہین ہی جسکے کھانے سے انکی خلطین
صاف نکل جاتی ہین اور جب لومڑی کو بھیڑیے کا ڈر معلوم ہوتا ہی تو اپنے
گھوسلے کے گرد اگرد بصل العنصل لگا دیتی ہی جس سے اسکے بچے بھیڑیے کے پنجہ
سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ جب وہ عنصل پر سے گذرتا ہی تو بیمار ہوجاتا ہی اور کبھی
مر بھی جاتا ہی اور ایک فاضل کا مقولہ ہی کہ نیول جب سداب کی پتی کو کھاکر سانپ
سے مقابلہ کرتا ہی تو اُسکے زہر سے اُسکو کچھ ایذا نہین پہونچتی اور جب کہین سے
اُسکو سداب دستیاب نہین ہوتا تو لڑائی کی جرات نہین کرسکتا اور جب جانور
باز کو کوئی بیماری آتی ہی تو کسی چھوٹے جانور کو شکار کرکے اسکا جگر کھا لیتا ہے
جس سے اسکی بیماری زائل ہوجاتی ہی اور تمام حیوانات چوپائے چارہ کھانے
کے وقت گھاس کو پھیلا دیتے ہین جسمین سے جو مضر سمجھتے ہین اُسکو چھوڑ دیتے
ہین پس یہ سبھی باتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ طب الہام خداوندی ہی
فصل شیخ الرئیس کے حالات کے بیان مین انکی کنیت ابو علی نام حسین اور وہ
بیٹا ہی عبد اللہ بن حسین بن علی بن سینا کا اپنے زمانہ کے اہل فلسفہ کا استاد کامل
تھا اور علم طب اور طبعیات اور حساب اور ہندسہ اور جبر و مقابلہ اور مناظرہ
مین اسکو ایسی پوری مہارت تھی کہ ان علوم مین اسکا کوئی ثانی نہ تھا اسنے
علم فقہ کو اسمعیل قاضی سے سیکھا اور اقلیدس اور مجسطی مین نہایت کمال حاصل
کیا پھر علم طب مین ایسا توغل کیا کہ اپنے زمانہ کے تمام ہمعصرون سے سبقت لےگیا

جسکے ساتھ اسکے زمانے کے کسی آدمی مین مقابلہ کی جرأت نہین تھی یہانتک کہ
اسکے استاد خود اگراس سے بہت کچھ سیکھتے پھر اُسنے نوح بن منصور سامانی کی
خدمت مین رہنا اختیار کیا اور اسکے کتب خانہ مین جانے کی اجازت حاصل
کی جہان اُسنے ایسی کتابون کا مطالعہ کیا جسکا دستیاب ہونا اور لوگون کو
دشوار تھا جس سے اُسکو بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور اسکا طریقہ
فقہا کی طرز پر تہا اور کتنی مدت تک شمس الدولہ کی وزارت کا کام بھی اسکے سپرد
رہا ہی اور وہ نہایت دلیر اور قوی مزاج آدمی تھا اور ایک دفعہ قولنج کی بیماری
مین مبتلا ہوا جسکی وجہ سے اُسنے کئی ایک حقنہ ایک ہی دن مین کیے جسمین اسکے
کسی غلام نے کوئی سخت چیز مانند تخم کرفس اور افیون کے ڈال دی جس سے
اُسکی قوت مین فرق آگیا تب اُسنے نا امید ہوکر علاج کو ترک کر دیا اور کہا کہ اب
مجھے کسی دوا سے آرام نہو گا پھر غسل کرکے نماز ادا کی اور خداوند کی درگاہ مین
اپنے گناہون اور خطاؤن سے معافی مانگی اور جو فقرا موجود تھے اُنپر مال تصدق
اور خیرات کیا اور جسقدر ہوسکا لوگون سے قصور معاف کرائے اور غلامون کو
آزاد کر دیا اور اسکو قرآن شریف بخوبی یاد اور حفظ تھا اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ
پہلے طب کا علم معدوم تھا تو اُسکو بقراط نے ایجاد کیا اور جب مردہ تھا تو اُسکو
جالینوس نے زندہ کیا اور متفرق و منتشر تھا تو اسکو امام رازی نے جمع کیا اور
ناقص تھا تو اُسکو ابن سینا نے تکمل کیا جو ماہ صفر ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا تھا اور
ماہ رمضان ۴۲۸ھ روز جمعہ کو ۵۸ برس کی عمر مین انتقال فرمایا اور ہمدان مین مدفون ہوا

فصل اسکی تصانیف کے بیان مین آسکی تصانیف بہت سے ہین کتابین علاوہ

منجملہ انکی کتاب شافی علوم اربعہ اور کتاب لواحق اور کتاب حاصل و محصول جسکی بیس جلدین ہین اور کتاب البر والاثم دو جلدون مین اور کتاب لسان العرب لغت مین جسکی برابر آجتک کوئی کتاب لغت مین تصنیف نہین ہوئی اور قانون الصحۃ اور کتاب المبداء والمعاد اور کتاب الاشارات اور کتاب الہامات اور کتاب الحدود اور کتاب عیون الحکمۃ منطق وغیرہ مین اور ارجوزہ طب مین اور کتاب تقاسیم العلوم والحکمۃ اور مدخل علم موسیقی مین اور رسالہ سکنجبین کے باب مین اور چند جوابات متفرق مسائل مین اور ایک مقالہ اجرام علویہ مین اور ایک مقالہ رصد مین اور کتاب تدبیر النفس اور اسکے بہت سے خطبے اور حاشیہ اور شرحین ہین کتاب النفس پر جو ارسطاطالیس کی ہے اور کتاب العلم نحو مین اور ایک رسالہ زہد اسکی فضیلت مین اور رسالہ تعبیر رویا مین اور رسالہ علم کیمیا مین اور رسالہ قضا و قدر مین اور رسالہ مخارج حروف مین اور کتاب قولنج مین اور کتاب ادویہ قلبیہ مین اور رسالہ خواص خط استوا مین ایک مقالہ جسم کی تعریف مین علاوہ اسکے اور بھی اسکی بہت سی کتابین علم اصول و فروع اور حدیث اور طب مین ہین اور مجھے بعض مشائخ سے خبر ملی ہے کہ انھون نے اسکی ایک تفسیر بھی سورہ فاتحہ پر دیکھی ہے جو ضخامت مین نہایت بڑی تھی اور اسکے بہت سے اشعار اور قصائد نظم اور نثر مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة لَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ الشَّرِيفَةُ مَنظُومَةً فَأَحْبَبْتُ

مقدمہ　چونکہ یہ ارجوزہ ایک عمدہ رسالہ منظوم تھا تو مین نے چاہا

أَنْ أَجْعَلَ لَهَا مُقَدِّمَةً وَأُبَيِّنَ فِيهَا نُبْذَةً مِّنْ أَوْزَانِ الشِّعْرِ

کہ اسکا ایک مقدمہ بناؤن　اور اسمین　چند اوزان شعر کے

عُمُومًا وَبَيَانَ الرَّجَزِ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزِحَافَاتِهِ وَوَجْهِ تَسْمِيَتِهَا بِالْأُرْجُوزَةِ

عموماً اور وزن رجز کا کہ جسپر یہ رسالہ مبنی ہی مع اسکے زحافات اور وجہ تسمیہ ارجوزہ کے

خُصُوصًا فَاعْلَمْ أَنَّ الْبُحُورَ مَذْكُورَةٌ فِي هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ الْخَمْسَةِ الدَّائِرِيَّةِ نَظْم

خصوصاً بیان کرون جاننا چاہیے کہ کل بحوران پانچ ابیات دائرہ یہ مین مذکور ہین نظم دائرہ یہ یہ ہی

أَطِلْ مُدَّتِي بَسْطُ الْمَدَى مِنْكَ مَأْمُولٌ　　أَنِلْ عُدَّتِي كَفُّ الْعِدَى عَنْكَ مَسْؤُولٌ

میری عمر دراز کر غایت ونہایت کا بڑھانا تجھسے امید کرتے ہین　　میرا سامان مجھے دے دشمنوں کا روکنا تجھسے مانگتا ہون

كَمُلًا نُوَفِّرُ حَظَّنَا بِمَكَارِمٍ　　نَطَقَتْ بِهِنَّ عِدًى تَجَاهَرُ فِي الْعُلَى

اُن خوبیون مین ہمارا پورا پورا حصہ وافر ہوا　　جنکے دشمن قایل ہین اور بلندی مین عیان ہوا

هَزَجْنَا رَمَلًا أُرْجُوزَةً فِيهَا　　أَغَانٍ قَدْ سَمِعْنَ مِنْ غَوَانِيهَا

ہمنے دوڑتے ہوے ایسا ٹپا گایا جسمین　　ایسی تال و سُر تھی جو گانون سے ہمنے سنی تھی

سَرِيحٌ لِمُضَارِعٍ مُجْتَثٌّ سَرِيعٌ إِذَا　　مُلْخَفٌ مِنْ مُقْتَضَبٍ قَنَّ فِي أَرْضِنَا

ایسے لاغر گھوڑے کا ہی جو درختون کو اکھاڑ دیتا ہی　　جبکہ تیر دوڑ کے وجہ سے ہلکا ہوتا ہی اور ہماری زمین مین اسکو [illegible]

تَقَارَبْتُهُ رَاكِضًا إِذْ دَعَانِي　　وَرَاعَيْتُهُ مَرَّةً إِذْ رَعَانِي

مین دوڑتا ہوا اسکے پاس گیا جب اسنے مجھے پکارا　　اور مین نے ایکبار اسکی رعایت کی جب اسنے میری رعایت کی

وَلِلّٰهِ دَرُّ هٰذَا النَّاظِمِ بِاَنَّهٗ قَدْ اَشَارَ اِلٰی اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ بِاَلْفَاظٍ

خدا نے اس ناظم کو ایسی خوبی بخشی ہے کہ ایسے الفاظ سے بحور کے نام بنائے ہیں

هِیَ مَوَادُّهَا الَّتِیْ اشْتُقَّتْ مِنْهَا وَذٰلِكَ الْاَلْفَاظُ مَبْدَئُهَا

جو اُنکے مواد و ماخذ ہیں کہ جنسے یہ بحور مشتق ہوتی ہیں اور وہی لفظ اس بحر کا مبدا ہے

اشارات

فَمِنْ اَطِلَ الطَّوِیْلَ اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ تَقْطِیْعُهٗ فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ

اطل اشارہ بطرف بحر طویل کے ہے اور وہی اسکا مبدا ہے آخر بیت پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فعولن مفاعیلن ہے

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَمِنْ مُدَّتِ الْمَدِیْدُ اِلٰی اَطِلْ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

چار بار اور مدّ اشارہ بطرف بحر مدید کے اور وہی اسکا مبدا ہے اور اطل پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلن ہے چار بار

وَمِنْ بَسْطِ الْبَسِیْطِ اِلٰی مُدَّتِیْ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اور بسط اشارہ بحر بسیط کا ہے وہی اسکا مبدا ہے مدتی پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی مستفعلن فاعلن چار بار ہے

وَمِنْ كَمُلَا ۶ الْكَامِلُ وَهُوَ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

کملا اشارہ یہ بحر کامل ہے یہی اسکا مبدا ہے تقطیع اسکی متفاعلن ہے چھ بار

وَمِنْ تَوَفَّرَ الْوَافِرُ وَهُوَ مُفَاعَلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

توفر اشارہ بسوے بحر وافر ہے تقطیع اسکی مفاعلتن ہے چھ بار

وَمِنْ هَزَجْنَا الْهَزَجُ وَهُوَ مَفَاعِیْلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

ہزجنا اشارہ یہ بحر ہزج ہے تقطیع اسکی مفاعیلن ہے چھ بار

وَمِنْ رَمَلًا ۶ الرَّمَلُ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ

ورملا اشارہ بحر رمل ہے اسکی تقطیع فاعلاتن ہے ۶ بار

وَمِنْ اَرْجُوزَةً الرَّجَزُ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ ۶

اور ارجوزہ اشارہ بطرف بحر رجز ہے اسکی تقطیع مستفعلن ۶ بار ہے

ومن سرح المنسرح وهو مستفعلن مفعولات مستفعلن مرتین

سرح اشارہ بہ بحر منسرح ہے اسکی تقطیع مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار

ومن لضرع المضارع وهو مفاعیلن فاعلات مفاعیلن مرتین

اور لضرع اشارہ بہ بحر مضارع ہے تقطیع اسکی مفاعیلن فاعلات مفاعیلن ہے دو بار

ومن مجتث المجتث وهو مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مرتین

اور مجتث خود بحر کا نام ہے جسکی تقطیع مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے دو بار

ومن سرع السریع وهو مستفعلن مستفعلن مفعولات مرتین

اور سرع اشارہ بہ بحر سریع ہے وزن اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے دو بار

ومن خف الخفیف الی ذا وهو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مرتین

اور خف اشارہ بہ بحر خفیف ہے اور اذا پر ختم ہوتا ہے وزن اسکا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دو بار

ومن قضب المقتضب الی من وهو مفعولات مستفعلن مستفعلن مرتین

اور قضب اشارہ بہ بحر مقتضب ہے اور من پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی مفعولات مستفعلن مستفعلن ہے دو بار

ومن تقاربته المتقارب وهو فعولن ثمان مرات

تقاربتہ اشارہ بہ بحر متقارب ہے تقطیع اسکی فعولن ۸ بار ہے

ومن راکضا الی کض الی تقاربته وهو فاعلن ثمان مرات

راکضا اشارہ بطرف بحر رکض ہے اور تقاربتہ پر ختم ہوتا ہے اسکی تقطیع فاعلن ہے آٹھ بار

فائدہ بحر رکض کے چودہ نام ہیں ۱ متدارک جو مشہور و معروف ہے ۲ رکض ۳ خبب ۴ صوت الناقوس ۵ غریب ۶ محدث ۷ حادث ۸ متدانی ۹ متسق ۱۰ منتظم ۱۱ متقاطر ۱۲ قطر المیزاب

۱۳ تشقیق ۱۴ مخترع

اَلرَّجزُ بَحرٌ کَہ ضَربٌ مِنَ الشِّعرِ و زنه قد مرّ فالاجوزة کالقصیدة

رجز بحرکہ شعر کی ایک بحر کا نام ہو وزن اسکا بیان ہوچکا ارجوزہ اُس قصیدہ کو کہتے ہین

منه و له زحافات

اور اس بحر کے چند زحافات ہین

الاذالة زیادة ساکن فی اٰخر الوتد المجموع المؤخر نحو مستفعلان

ازالہ وتد مجموع مؤخر کے اخیر مین ایک ساکن زیادہ کرنا جیسا مستفعلن مین مستفعلان کہنا

الخبن اسقاط الثانی الساکن فینتقل الی مفاعلن الطی اسقاط الرابع الساکن

خبن دوسرے ساکن کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو مفاعلن بنانا طی ساکن چہارم کو ساقط کرنا

النحو مفتعلن الخبل اسقاط الثانی والرابع الساکنین نحو فعلتن

جیسا مفتعلن خبل ساکن ثانی ورابع کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو فعلتن بنانا

القطع اسقاط الساکن من الوتد المجموع الاٰخر مع اسکان ما قبله نحو مفعولن

قطع وتد مجموع اخیر سے ساکن گراکر ماقبل کو ساکن کرنا جیسا مفعولن بنانا

الکف اسقاط السابع الساکن نحو مستفعل الشکل اسقاط الثانی

کف ساکن ساتوین کو گرانا جیسا مستفعل شکل ساکن دوسری

والسابع الساکنین نحو مفاعل التخلیع اجتماع الخبن و القطع نحو فعولن

اور ساتوین کو ساقط کرنا جیسا مفاعل تخلیع اجتماع خبن و قطع کا جیسا فعولن

الحذذ اسقاط الوتد المجموع نحو فعلن الترفیل زیادة السبب

حذذ وتد مجموع کا اسقاط جیسا فعلن ترفیل وتد مجموع اخیر پر سبب

التخفیف علی الوتد المجموع الاخر نحو مستفعلاتن الرفع اسقاط السبب

خفیف ایزاد کرنا جیسا مستفعلاتن رفع ابتداسے سبب

الخفیف من اولہ نحو فاعلن

خفیف گرانا جیسا فاعلن

تکملہ سبب خفیف ثنائی دوحرفی دوم ساکن کو کہتے ہیں جیسا لَمْ
سبب ثقیل ثنائی ہر دو متحرک کو کہتے ہیں جیسا اَدَ مجموع انکا لَمْ اَدَ
وتد مجموع ثلاثی ساکن الثالث جیسا کذا وتد مفروق ثلاثی ساکن الاوسط
جیسا اَمْسِ فاصلہ صغری رباعی ساکن الرابع جیسا جَبَلٌ فاصلہ کبری
خماسی ساکن الخامس جیسا سَمَکَۃٌ فاصلتین عند الخلیل معتبر ہین اور
اخفش انکار منکر ہی کہتا ہی کہ فاصلہ صغر سے دو سبب سے مرکب ہی
یعنی سبب ثقیل و سبب خفیف کو ترکیب دیا وے تو فاصلہ صغرا ے
ہوجاتا ہی اور فاصلہ کبر سے سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہی
جزء اول مصرعہ اول کو صدر کہتے ہین اور جزء آخر مصرعہ اول کو عروض اور جزء
اول مصرعہ دوم کو ابتدا اور آخر کو عجز و ضرب اور ماسوا ے انکے اجزاء
متوسطہ کو حشو بولتے ہین زحافات لغت مین ماندگی سے شتر کا پیر گھسیٹ کر
چلنا یا تیر کا نشانہ سے ورے گرنا پھر گھسٹکر نشانہ تک پہونچنا اور اصطلاح
مین اسی تغیر کا نام ہی جو بنقصان حروف ثانی یا حرکت حروف ثانی سبب خفیف یا
ثقیل مین واقع ہوا اور عند البعض مطلق تغیر کا نام ہی کسی جگہہ واقع ہو تخصیص سبب کی
نہین اور بعضے تغیر جائز کو زحافات کہتے ہین اور تغیر لازم کو علت اور اکثر

اسقاط حروف یا حرکت کو جو ثانی سبب مین خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل
واقع ہو زحاف بولتے ہین جسکو دو قسم مین بیان کرتے ہین ایک جائز وہ
یہ کہ ایک رکن بیت کا مزاحف ہووے تو دوسرے بیت مین اسکو سالم
لانا جائز ہی اور اگر بیت کے عروض اور ضرب مین زحاف واقع ہو تو ساری
بیتون مین ایسا لانا لازم ہی اور یہان زحاف سے مطلق تغیر مراد ہی

قال الشیخ الاجل الرئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا رحمہ اللہ تعالی
کہا شیخ اجل رئیس بو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ نے کہ
لما جرت عادۃ الحکماء وفضلاء القدماء بخدمۃ الملوک والامراء والخلفاء
جبکہ حکما اور فضلاے قدما کی عادت اسطرح جاری ہی کہ بادشاہون اور امیرون اور خلفا
والوزراء ورؤساۃ القضاۃ والفقہا بتصانیف المنثور والمنظوم وفی
اور وزیرون اور سردار قاضی اور فقہا کی خدمت مین اپنی تصانیف نظم و نثر اور
توالیف الصنائع والعلوم لاسیما الشعراء والاطباء فانہم کثیرا
اپنی تالیفات صنائع اور علوم کی پیش کرتے ہین خصوصا شعرا و اطبا جنھون نے بہت سی
ما وضعوا الاراجیز والفوا الکنانیس لیتبین الکنہم من راجزہم وماہرہم
مختصر اور بڑی کتابین تالیف اور تصنیف کین تاکہ ہکلا اور فصیح اور ماہر اور ناواقف
من عاجزہم فانتج ذلک اطلاع الملوک علی القوانین الطبیۃ
ظاہر ہو جاوین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وہ بادشاہ وغیرہ قواعد طبیہ
والمناہج الحکمیۃ ورائیت صناعۃ الطب بارض فارس
اور مسائل حکمیہ سے آگاہ ہو جاتے ہین اور مین نے صناعت طب کو زمین فارس مین دیکھا کہ

عاریة من محاضرات المجالس و مناظرات سیما رستانات المدارس

مجلسون مین تذکرہ اور شفاخانہ جات اور مدارس مین گفتگو اور مناظرہ سے خالی اور معراہی

وقد استباح الطب من لا مادة له من فنونه و لا معرفة له بقانونه

اور طب کو ایسے شخصون نے اختیار کر رکھا ہی جنکو اس فن کا کچھ مادہ نہین اور نہ اُسکے قانون و دستور سے کچھ واقفیت ہی

و لا صورة له فی نفسه و لا سیما مع قلة حدسه فتصدار و تشیخ

اور نہ اپنی ذات مین نکا کچھ لحاظ ہی اور خصوصا باوجود کمی تجربہ و نادواقفیت کے آپکو بزرگ و بلند مرتبہ سمجھتے ہین

من لو یکن فی الصناعة راسخ جریت علی سنن القدماء و اتبعت

جنھین اسمین کچھ رسوخ نہین تب مین نے قدما کا طریقہ اختیار کیا اور حکما کی

سنن الحکماء فخدمت حضرة سیدنا الفقیه الاجل القاضی

طرز پر چلا سو مین نے اپنے سردار عقلمند جلیل القدر حاکم بلند مرتبہ کی خدمت مین

السنی المحل طال الله بقائه دام عزه و علائه و کبت حسدته و عداه بهذه

جسکو خداوند تعالی ہمیشہ قائم رکھے اور اسکی عزت و مرتبہ کو دراز کرے حاسد اور دشمن ذلیل اور خوار ہون

الارجوزة المشتملة من الطب علی جمیعه و من تقسیمه علی بدیعه

اس رجوزہ کو پیش کیا جو طب کے تمام مسائل پر حاوی اور اُسکے عجائبات کے جمیع اقسام پر مشتمل ہی

ردا الکمال و الجمال بسهولة الموضون و خفة الموزون لیسر طلبا

حالانکہ وہ کمال کی چادر اور خوبصورتی کا زیور ہی سب سے عمدہ آسان اور ہلکے وزن کی جسکا سیکھنا نہایت آسان

و اقل تعبا و هو اذا نظر الیها بفهمه و حصلت فی خزائن علمه

اور بلا تکلف ہی جسکو جب کوئی سوچ سمجھکر دیکھے اور اسکے معلومات کے

ذخیرہ سے کچھ پاوے

استعان منها على العلم الجليل بالحزم القليل و فاز مابين

تو وہ باوجود تھوڑے سے سرمایہ کے اس جلیل القدر علم پر بہت کچھ امداد پا سکتا ہی

الصناع والرعاع والمبتدی والمنتهی و المحقق المتحذق

اور کاریگروں اور ناواقفوں اور مبتدی اور منتہی اور محقق اور ناتجربہ کار سب سے زیادہ آگاہی پاکر اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہی

وانی الیه ارغب فی المعونة علی مایقرب الیه ویزلف لدیه

اور مین اللہ کیطرف معونت مین اسکی قرب اور نزدیکی چاہنے کے واسطے راغب اور متوجہ ہوتا ہون

فهوالمستعان وعليه التكلان

پس وہی مددگار اور وہی لائق اعتماد کے ہی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡمَلِكِ الۡوَاحِدِ

سب تعریف ہی اللہ بادشاہ یکتا

رَبِّ السَّمٰوَاتِ الۡعَلِيِّ الۡمَاجِدِ

آسمانونکے صاحب برتر ذی عزت بزرگی والے کو

سُبۡحَانَهٗ مُنۡفَرِدًا بِالۡقِدَمِ

مین تمام عیوب سے اسکی تنزیہ بیان کرتا ہون بڑے درجہ کی تنزیہ

مُخۡرِجُ وُجُوۡدِنَا مِنۡ عَدَمٍ

جس حالمین وہ قیامت سے مخصوص ہی ہمارے وجود کو عدم سے نکالنے والا ہی

مُفِيۡضُ نُوۡرِهٖ عَلٰى عُقُوۡلِنَا

اپنے نور کو ہماری عقلون پر ڈالا کہ جس سے ہمکو

حَتّٰى بَدَا الۡخَفِيُّ مِنۡ مَعۡقُوۡلِنَا

معلومات کی پوشیدہ باتین ظاہر ہو گئین

وَاَعۡتَلَقَ الۡعَقۡلَ بِنَفۡسٍ نَاطِقَةٍ

اور عقل کو نفس ناطقہ حیاتی والے

ذَاتَ حَيٰوةٍ وَشَهۡوَةٍ صَادِقَةٍ

اور پوری رغبت والے کے ساتھ متعلق کردیا ہی

يُوۡحِيۡ اِلَيۡهَا الۡعِلۡمَ بِالۡاِحۡسَاسِ

اس نفس کیطرف جسکے ذریعہ سے علم کا الہام اسطرح کرتا ہی

كَمَا تَرٰى الۡخَفِيَّ بِالۡقِيَاسِ

جسطرح کہ نامعلوم چیز کو قیاس ہی معلوم کرتا ہی

وَقَسَّمَ الْعَقْلَ عَلَى الْبَرِيَّةِ — وَالْحِسَّ وَالْحَيٰوةَ عَلَى السَّوِيَّةِ

اور خلقت پر عقل اور حس اور حیات کو برابر (حسب استعداد ہر ایک کے) تقسیم کر دیا ہے

وَصَلٰوةُ اللّٰهِ ذِي الْجَلَالَةِ — عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَقَالَةِ

اور رحمت خداوند صاحب بزرگی والے کی (نازل ہو) نبی صاحب سچی بات والے پر

مُحَمَّدٍ حَبَاهُ بِالرِّسَالَةِ — فَأَنْقَذَ النَّاسَ مِنَ الضَّلَالَةِ

نام پاک اسکا محمد ہے جسکو رسالت دی پس اُنھوں نے لوگوں کو گمراہی سے نکالدیا

مُطْرِقًا لِعَقْلِهِ الْمَطْبُوعِ — بِالْحَقِّ ذِي الْبُرْهَانِ مِنْ مَسْمُوعٍ

جس حالمین کہ اُنھوں نے اپنی پسندیدہ عقل کو سنی ہوئی حق بات پختہ دلیل والی سے راہ بتائی

فَكَانَ مِثْلَ نُوْرِ عَيْنِ الْحِسِّ — اِتَّصَلَتْ بِالْبَدْرِ اَوْ بِالشَّمْسِ

پس وہ آنکھ کے نور جیسے ہو گئے جب وہ چودھوین کے چاند یا سورج سے ملجاوے

فَاَدْرَكَ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَا — وَلَمْ يَكُنْ فِي رَائِهِ مُرِيْبَا

پس اُنھوں نے دور اور نزدیک کو پالیا اور کوئی انکی رائے مین خلل انداز نہین ہوا

طِيْبُهُ يَنْتَشِرُ مِنْ خِيْتِهِ — وَيُظْهِرُ الصِّدْقَ مِنْ حَدِيْثِهِ

انکی خوشبو انکے بول سے پھیلتی ومہکتی ہے اور سچ انکی بات سے ظاہر ہوتا ہے

وَيَغْلِبُ الْعَقْلَ عَلٰى هَوَاهُ — وَيُؤْثِرُ الْاُخْرٰى عَلٰى دُنْيَاهُ

اور عقل کو اپنی خواہش پر غالب رکھتے ہین اور آخرت کو اپنی دنیا پر پسند اور اختیار فرماتے ہین

فَيُبْهِجُ الْحَقَّ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ — وَحُجَجٍ مُبَيِّنَةٍ قَوَاطِعٍ

پس انکے بلند نور اور روشن قطعی دلائل سے حق چمک دمک رہا ہے

ذِكْرُ حَدِّ الطِّبِّ

علم طب کی تعریف کا بیان ہے

حکما کے نزدیک اگرچہ جو تعریف صرف جنس اور فصل سے مرکب ہو اسی پر
حد کا اطلاق آتا ہی لیکن کبھی مطلق تعریف جامع و مانع کو بھی حد کہدیتے ہین
چنانچہ اہل عرب کی اصطلاح اسپر شہادت دیتی ہی اور یہان شیخ رئیس سنے
تعریف بالخاصہ کو حد کہا ہی لغت مین طب سحر و اصلاح اور عادت و مہارت
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ علم ہی جس سے بدن انسانی کے حالات
من جہتہ الصحتہ والمرض بغرض حفظ الصحتہ الحاصلہ واسترداد الصحتہ الزائلہ معلوم
ہوتے ہین یعنے احوال بدن انسان کے صحت اور مرض کے اعتبار
سے اس غرض کے لیے معلوم کیے جاتے ہین کہ صحت موجودہ کی نگہبانی کی
تدابیر عمل مین لائی جاوین اور صحت زائلہ کے واپس لانے کی تجاویز سوچی
جاوین اسیکی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہی اور مابین معنی لغوی اور اصطلاحی
کے مناسبت ظاہر ہی عند البعض طب ایک قوت موجود فی النفس ہی جسکا
کام صحت حاصلہ کی حفاظت اور صحت مفقودہ کا واپس لانا ہی جالینوس کے
نزدیک اُن اشیا کی معرفت کا نام طب ہی جو صحت و مرض اور حالت متوسطہ
(جسکو نہ صحت کہ سکتے ہین نہ مرض) کی طرف منسوب ہین جسپر امام رازی نے
کہا ہی کہ اس صورت مین ادویات واغذیہ کا معلوم کرنا اور تمام اسباب و
علامات کا دریافت کرنا بھی طب کی حد مین شامل ہو جاتا ہی ایک جماعت
اطبا کے نزدیک طب ایک تدبیر ہی جس سے صحیح جسم کی صحت اور اسکی تندرستی
قائم اور ثابت رہتی ہی اور سقیم و ماؤف کی بیماری اور مرض زائل اور دور ہو جاتا
ہی بقول فارابی طب ایک صناعت ہی جو مبادی صادقہ کے ذریعہ سے موثر

اور فاعل ہوتی ہی جس سے صحت بدن کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی مسیحی نے کہا ہی کہ وہ ایک صناعت ہی جسکا موضوع بدن انسان ہی نہ علے الاطلاق من کل الوجوہ بلکہ صحت اور سقم کی حیثیت سے اور یہی اس علم کی غایت ہی بعضون کے نزدیک طب ایک صنعت ہی جو اپنے علم اور تجربہ سے صحت کو محفوظ اور مرض کو دور کرتی ہی کیونکہ جبکہ ہر عضو فعل کا موضوع ٹھہرا تو اس سے سلامتی کی حالت مین فعل کا صادر ہونا ضروری ہی جو عین صحت ہی پس علم طب کی غایت یہ ہی کہ موجودہ حالت کی حفاظت کیجاسے اسطور سے کہ ستہ ضروریہ (جسکا بیان آگے آئیگا) اور نیز عادت اور مزاجین اور انکی تعدیل اور قوتین اور طبیعی افعال اور اخلاط اور اعضا اور انکے منافع اور افعال سب کی رعایت کیجاسے پس اعانت اور پاسبانی کی معرفت و شناخت سے صحت کی حفاظت ہوجاتی ہی جسم صحیح وہ ہی جسمین چار اشیا، مستقیم اور ہموار پائی جاوین (۱) افعال صحیح (۲) اسباب جو افعال کے سبب فاعل اور محرک ہین جنکو اعضاے اصلیہ سے تعبیر کیا جاتا ہی (۳) مبدء جس سے فعل صادر ہوتا ہی جسکو قوت طبعیہ کہا جاتا ہی (۴) وہ اعراض جو بعد مین فعل کو لازم اور لاحق ہوجاتے ہین

مِنْ سَبَبٍ فِیْ بَدَنٍ مِنْہُ عَرَضٌ		اَلطِّبُّ حِفْظُ صِحَّۃٍ بُرْءُ مَرَضٍ
جو کسی بدن مین کسی سبب سے عارض ہوتا ہو		طب صحت کا نگاہ رکھنا ہی اور اس مرض کا اچھا ہونا

وہ سبب جسکے لاحق ہونے سے بیماری عارض ہوتی ہی کبھی مشاہد بالبصر ہوتا ہی جیسا کہ ورم جو تپ کا باعث ہوجاتا ہی اور کبھی نظر نہین آسکتا جیسا کہ

اخلاط متعفنہ جو عروض تپ کے لیے سبب واقع ہوتے ہین سبب ایک ایسا امر ہی جسکے وجود پر دوسری شئی کا وجود موقوف ومنحصر ہوتا ہی بعض اسباب بدن انسان مین صحت وتندرستی کے لیے فاعل اور اُنکے محافظ ہوتے ہین جیسا امور ستہ ضروریہ وغیرہ کی رعایت اور انکی تدبیر کا ملحوظ رکھنا اور بعض بمنزلۂ مادہ وزمین کے ہین جیسا ہیئت محصلہ جو صحیح مزاج مین اعتدال کیوقت پائی جاتی ہی اور بعض متمم ومعاون ہوتے ہین جیسے قوتون وافعال کا اپنے مجری طبعی پر قائم وجاری رہنا فائدہ سبب کبھی دوسرے سبب سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ امتلاء سے اور کبھی مرض سے جیسا کسی خلط کا حرارت سے نیچے گرنا کبھی مرض بھی دوسرے مرض سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ ورم سے کبھی سبب سے جیسا قے فساد ہضم سے صحت ایک حالت یا ملکہ ہی جسکے طفیل افعال اپنے محل اور موضوع سے درست اور سلامت صادر ہوتے ہین ایسا ہی قانون مین شیخ نے کہا ہی اور شفا مین لکھا ہی کہ صحت ایک ملکہ ہے جسم حیوانی مین جسکی وجہ سے افعال طبعی وغیرہ بلاضرر ونقصان طبیعی طریقہ پر بخوبی صادر ہوتے ہین اور اسکے مقابل کو مرض کہتے ہین اور اسی تعریف کو امام رازی نے پسند کیا ہی مرض دو قسم پر ہی ایک خلقی (اصلی) دوم غیر خلقی (عارضی) اور علم طب برائے ازالۂ امراض عارضہ ہی امراض خلقیہ طب سے زائل نہین ہوتے جیسا صغر الراس یا سقطہ الراس یا نقصان الاصبع اور ضیق الصدر وغیرہ ہی طب سے عارضی امراض زائل ہو سکتے ہین نہ مادری

قسمتہ الاولی بعلم وعمل طب کی قسم پہلی یہ ہے ایک علمی دوم عملی		والعلم فی ثلثۃ فلا کتمل اور علمی تین مین پوری ہو جسکی سبے

چنانچہ اقسام اسکے آگے آتے ہین نظری وہ ہی کہ مفید ہو فقط اعتقاد الرائے کے اور مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا علم امور طبعیہ اور ستہ ضروریہ اور احوال بدن انسان اور انکے دلائل کا اور عملی وہ ہی کہ مفید ہو ایسے اعتقاد الرائے کی جو مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا تدبیر ماکول ومشروب وفصد وسہل و ازالۃ المرض بالغذا والدوا

	وَسِتَّۃٌ وَکُلُّھَا ضَرُوْرِیْ	سَبْعٌ طَبْعِیَاتٍ مِنَ الْاُمُوْرِ	
	اور چھ ہین ساری ضروری	سات چیز طبعی ہین	

امور طبعیہ مبادی ہین جنسے انسان کا بدن بنتا ہی اور بدن کا قوام اُن سے ایسا ہی کہ اگر ایک کا عدم فرض کرین تو بدن انسان کا وجود نہین ہو سکتا امور طبعی سات ہین (۱) ارکان (۲) امزجہ (۳) اخلاط (۴) ارواح (۵) اعضا (۶) قوی (۷) افعال یہ حصر استقرائی ہی وجہ تسمیہ ان امور کی بامور طبعیہ یہ ہی کہ یہ سات امور منسوب بہ طبیعت انسانی ہین اور طبیعت نام ہی مبدء اول حرکت وسکون بالذات اس چیز کا جسمین یہ طبیعت ہووے اور ان امور کو طبیعت کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہی کہ یہ امور تین حال سے خالی نہین یا تو محل طبیعت یعنی جسم طبعی کا مادہ ہووینگے جیسے ارکان واخلاط واعضا وارواح یا صورت جیسے امزجہ وقوی یا غایت جیسے افعال طبیعت بقول بقراط مدبر بدن بلا ارادہ وشعور ہی اور وہی مبدء حرکت وسکون کا ہی اور بقول افلاطون ایک قوت الٰہی ہی جو مصالح بدن پر موکل ہی اور علامہ رازی نے کہا ہی کہ طبیعت عند الاطبا چار چیز پر اطلاق ہوتی ہی ۱- مزاج خاص بدن

۲-ہیئت ترکیبیہ ۳- قوت مدبرۂ بدن ۴- حرکت نفس اور قرشی کہتا ہی کہ طبیعت ایک قوت ہی جو حفظ کمالات ما فیہ کا کام کرتی ہی یعنے ان کمالات کو محفوظ رکھتی ہی جو اسکے موضوع مین موجود ہین اور انکے موقع ومحل پر استعمال مین لانے کی تحریک کرتی ہی

ثُمَّ ثَلٰثَةٌ سُطِرَتْ فِی الْكُتُبِ	مِنْ عَرَضٍ وَمَرَضٍ وَسَبَبِ
اور تین امور جو کتابون مین مرقوم ہوئے ہین	عرض اور مرض اور سبب ہین

جزء علمی (نظری) عند الاطبا اقسام اربعہ مین منحصر ہی اول امور طبعیہ دوم علم باحوال بدن انسان سوم علم باسباب چہارم علم بالدلائل مگر شیخ نے تین قسم قرار دی ہین (۱) عرض (۲) مرض (۳) سبب غیر ضروری اور امور طبعی اور ستہ ضروریہ کو بطور مبادی کے ذکر کیا ہی

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَيْنِ	فَوَاحِدٌ يُعْمَلُ بِالْيَدَيْنِ
طب کا کام دو طرح پر ہی	ایک ہاتھون کا عمل جیسا جبر کسر کا کام

چونکہ ہاتھ یعنی جراحی اور چیرنے کا کام جراح اور حجامون کے سپرد ہی اس لیے اس فن کے متعلق زیادہ حالات نہین بیان کیے گئے بلکہ بہت مختصر سے ضروری امور اس کتاب کے آخر مین درج کیے گئے ہین تاکہ طبیب کو اس علم سے بھی فی الجملہ واقفیت حاصل ہوجاوے

وَغَيْرُهٗ يُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ	وَمَا يُقَدَّرُ مِنَ الْغِذَاءِ
اور دوسرا عمل دوا سے کیا جاتا ہی	اور غذا کا اندازہ کیا جاتا ہی

جبکہ شیخ نے بعد تمہید وبیان امور ضروریہ کے اقسام طب اور اسکے معالجہ اور دوا کرنے کا

طریقہ بیان کرنا چاہا تو کہا کہ وہ دو قسم پر ہی ایک قسم جسمین دوا کے ذریعہ سے علاج کیا جاتا ہی اسطور سے کہ اسمین مزاج اور عمل اور موسم اور شہر کا لحاظ اور شروط (جسکا بیان بوقت استعمال دوا کے آئیگا) اور ادویات اور اسکے اقسام شربت معجونین اور مسہلات وغیرہ کی رعایت کیجاتی ہی اور دوسرا قسم جسمین ہاتھ اور آلات کے ذریعہ سے کام کیا جاتا ہی

ذِكْرُ الْأُمُورِ الطَّبِيعِيَّةِ وَأَوَّلُهَا فِي الْأَرْكَانِ

امور طبیعیہ کا ذکر کیا جاتا ہی جنمین سے پہلے ارکان کا بیان کیا جاتا ہی

امور طبیعیہ مبدء وہیولی ہین واسطے اُن اشیاء کے جو اس عالم مین موجود ہین نباتات وحیوانات ومعدنیات سے طبیعت ایک قوت ہی جو حفاظت نگہبانی کرتی ہی اُن فضائل وکمالات کی جو اسمین موجود ہین اور بعض کے نزدیک طبیعت مبدء اول ہی واسطے حرکت اور سکون بالذات اُس جسم کے جسمین یہ موجود ہی

أَمَّا الطَّبِيعِيَّاتُ فَالْأَرْكَانُ	يَقُومُ مِنْ مِزَاجِهَا الْأَبْدَانُ
اب امور طبعیہ سو وہ ارکان ہین	جنکے اخلاط سے ابدان قائم ہوتے ہین

رکن جسم بسیط ہی جو بدن کی جزء اولی ہی جسکی تقسیم اجسام مختلف صور کی طرف نہین ہوسکتی اور رکن وغذا واصل واسطقس وعنصر ومادہ وہیولی وموضوع یہ سبھی متحد بالذات اور مختلف بالاعتبار ہین کیونکہ جو چیز چند اشیا کی ترکیب سے حاصل ہو وہ ضرور کسی نہ کسی صورت کو قبول کریگی پس اس اعتبار سے کہ کسی صورت کو بدون تخصیص صورت معینہ کے قبول کرے وہ مادہ ہی اور اس اعتبار سے کہ اسنے خاص صورت کو قبول کیا ہی ہیولی کہینگے اور اسوجہ سے

که اسمین صورت بالفعل حاصل ہی موضوع کہتے ہین اور اس اعتبار سے که یه مرکب
کی جزء ہی رکن کہا جائیگا اور اس اعتبار سے که یه ترکیب کے لیے مبدا، اور
اصل ہی عنصر ہی اور اعتبار سے که اسکی طرف تحلیل منتہی ہوتی ہی اور وہ سب سے
چھوٹا جز ہی اسطقس ہی اور اس اعتبار سے که مرکب سے ماخوذ و ممتزج ہے
اصل کہا جائیگا پس رکن تمام مرکبات مین سب سے زیادہ تر بسیط ہی اور
اس عالم کی سبھی اشیا اسی سے مرکب ہین اور اسی سے انکے مزاج قائم ہین
بعض فلاسفه اسطقس جزء لایتجزی کو کہتے ہین بعض حکما کے نزدیک جمیع کائنات
جو عالم کون و فساد مین موجود ہین انھین ارکان سے مرکب ہین جیسا که شراب
شکر اور پانی سے بنتی ہی فلاسفه کے نزدیک طبیعة ایک قوت مدبره ہی جو
اجسام کی صورتون کو محفوظ رکھتی ہی اور عند الاطبا چار معنون پر اطلاق پاتی ہی
(۱) مزاج خاص بدن (۲) ہیئت بدن (۳) قوت مدبره (۴) حرکات نفس
اور طبع فعل ہی جو طبیعت سے سرزد ہوتا ہی

مَاءٌ وَنَارٌ وَثَرًى وَرِيحٌ　　وَقَوْلُ بُقْرَاطٍ بِهَا صَحِيحٌ
پانی اور آگ اور خاک اور ہوا ہی　　اور بقراط کا یه کہنا صحیح ہی
دَلِيلُهُ فِي ذَا بِأَنَّ الْجِسْمَا　　إِذَا تَوَى عَادَ إِلَيْهَا رَغْمًا
اسکی دلیل اسمین یه ہی که جسم جب ہلاک ہو جاوے　　تو خواه مخواه ان چارون کی طرف عود کرتا ہی

بقراط نے اپنی کتاب طبیعة الانسان مین کہا ہی که ارکان اربعه سے اجسام کے
مرکب ہونے کی یه دلیل ہی که جب ابدان و اجسام مین موت سے فساد لاحق
ہوتا ہی تو وہ خواه مخواه انھین چارون کی طرف تحلیل ہوتے ہین پس انمین جو

حرارت غریزی ہوتی ہی وہ اسطقس ناری کی طرف اور روح غذا ہوا کی طرف صعود کر جاتی ہین رطوبات اسطقس مائی کیطرف اور طبقہ ارضی استخوان وغیرہ خاکستر اور خاک کی طرف چلے جاتے ہین پس معلوم ہوا کہ جمیع کائنات نباتات و معدنیات وحیوانات انھین عناصر سے مرکب ومتکون ہین کیونکہ نباتات کا پانی بارد رطب ہی بارد اس لیے ہی کہ جب کوئی قاسر مسخن نہووے تو پانی برودت کیطرف مائل ہوجاتا ہی اور اگر بالطبع بارد ہوتا تو اسمین یہ برودت کیونکر آتی رطب اس لیے کہ وہ مختلف اشکال کو سہولت سے قبول اور ترک کرتا ہی آگ حار یابس ہی حار اسلیے کہ ہم ظاہر اسکی حرارت کو محسوس کرتے ہین باوجودیکہ اسمین اضداد اجزاے ارضیہ متصعد وہر آئینہ باردہ واجزہ مائیہ مختلط جو اسکی طبیعت خالصہ کے منافی ہین یابس اس لیے کہ وہ مختلف اشکال کو سہولت اور آسانی سے قبول اور اخذ نہین کر سکتی اور یہی معنے یبوست کے ہین اور خاک بارد یابس ہی بارد اسلیے کہ بوقت انتفاے قاصر مسخن کے اسمین برودت آجاتی ہی جو عین اسکی طبیعت کا تقاضا ہی اور یابس اس لیے کہ اشکال کو نہ تو سہولت سے قبول کرتی ہی اور نہ مقبولہ کو نرمی سے ترک کرتی ہی اور ہوا حار رطب ہی جسکی وجہ سے پہلے ہی ہی جو اوپر بیان ہوچکی ہی قوام بدون زمین کے ناممکن ہی اور نہ اُنکا حیات اور پایداری بغیر پانی کے ہوسکتی ہی اور نہ اُنکو بغیر حرارت وہوا کے کچھ قرار ہی لیکن حیوانات کی زندگی بدون غذا کے نہین ہوسکتی ہی اور غذا انھین نباتات سے پیدا ہوتی ہی اور نباتات عناصر اربعہ سے ہین جسکا پہلے بیان ہوچکا ہی امام رازی نے کہا ہی کہ بچہ کو

ملے کے پیٹ میں اُس خون کی غذا پہونچتی ہی جو حیوانات و نباتات کی تغذیہ سے
متکون اسے حاصل ہوتی ہی اور سابق میں معلوم ہو چکا ہی کہ حیوانات و نباتات
صرف چاروں عناصر سے مرکب ہیں اور انھیں سے وہ امتزاج پاتے ہیں
اور نقلی دلیل یہ آیت کریمہ ہی خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ
یعنی انسان پیدا کیا گیا ہی (بجنی والی مٹی سے) اور ظاہر معلوم ہی کہ فخار بجنی والی مٹی
میں چار امور کا پایا جانا ضروری ہی ۱ وجود خاک ۲ پانی کے ساتھ قوام
پذیر ہونا ۳ ہوا کے ذریعہ سے خشک ہونا ۴ آگ سے سخت و رختہ بنانا

لَوْ يَكُوْنَ الرُّكْنُ مِنْهَا وَاحِدًا	لَمْ تَرَ بِالْآلَامِ حَيًّا فَاسِدًا
اور اگر انہیں سے ایک رکن ہوتا تو	دکھ درد کے سبب سے تو کبھی جیتے پھر وہ فاسد نہ دیکھتا

یہ بھی بقراط کی دلیل ہی جو اُسنے اسی کتاب میں بیان کی ہی کہ اگر اجسام صرف
ایک ہی طبیعت سے مرکب ہوتے تو انمیں کوئی مخالف و متضاد فساد و
نقصان نہ ڈالتا نہ اندر سے نہ باہر سے۔ کیونکہ نقصان اس صورت میں ہو سکتا ہی
جبکہ مخالف کو پورا غلبہ حاصل ہوتا ہی فائدہ تعریف ارکان میں اختلاف ہی
کوئی پانچ کہتا ہی کوئی دو لیکن حق مذہب یہی ہی کہ چار ہیں اور یہ تعریف ارکان
ایک مسئلہ علم طبعی کا ہی طبیب کو (من حیث ہو طبیب) مسائل طبعی کا تسلیم کرنا کافی
ہی اُنپر دلائل لانے کی کچھ حاجت نہیں ہی لیکن اکثر اطبا کی عادت ہی کہ تعداد
ارکان کے دلائل بیان کر دیتے ہیں منجملہ اُن دلائل کے ایک یہ کہ جو کتاب
میں مذکور ہی دلیل دویم یہ ہی کہ مرکبات اپنے وجود میں محتاج بطرف رطب
مادہ کے ہوتے ہیں تا کہ صورت کو قبول کر سکیں لیکن زیادہ رطب نہو

بلکہ معتدل بالیبوست ہونا ضروری ہی تاکہ صورت منطبعہ او منقشہ کی حفاظت کر سکے اسواسطے کہ رطب جیسا سہل القبول ہی ویسا ہی سہل الترک بھی ہوتا ہی اور واسطے انطباع صورت کے حرارت طابخہ ہونا لازمی ہی لیکن مفرط نہو کہ حرارت زائد مودی الی الفساد والاحراق ہوتی ہی بلکہ معتدل بالبرودت ہونی واجب ہی لہذا ہر مرکب کی ترکیب مین ان ہر چہار عناصر کا ہونا ضروری ہی

الثانی منها وهو علم المزاج

دوسرا امور طبعی من سے وہ مزاج کا علم ہی

اَحکَامُہٗ تُعِینُ فِی العِلَاجِ	وَبَعدَ ذٰلِکَ العِلمُ بِالمِزَاجِ
اور مزاج کے احکام علاج مین مدد دیتے ہین	اور اسکے پیچھے علم مزاج کا ہی

جبکہ ارکان اور انکے قوی و کیفیات کا حال اور انسے اجسام کی ترکیب اور عنصر غالب کا علم ہوا تو اسکے بعد معلوم ہوگیا کہ بدن کا مزاج کیسا ہی حار ہی یا بارد یابس ہی یا رطب کیونکہ جب بدن مین عنصر حار غالب ہو تو مزاج بھی حار ہوگا اگر بارد ہو تو بارد پس اسی امور کا سمجھنا طبیب کے لیے ضروری ہی جوہری کے نزدیک بدن کا مزاج وہی ہی جو مختلف طبائع سے مرکب ہی اور شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مزاج ایک کیفیت ہی جو مختلف کیفیات سے جو عناصر متضادہ مین موجود ہین پیدا ہوتی ہی یعنی عناصر اپنی متضادہ قوتون سے باہم ایک دوسرے مین فعل و انفعال کرتے ہین تو اُن سبکے کسر و انکسار سے ایک ایسی معتدل کیفیت پیدا ہو جاتی ہی جو ان سب کو انکے مجموعہ مین متشابہ ہوتی ہی اس جدید کیفیت کا نام مزاج ہی ایک جماعت محققین نے کہا ہی

کہ مزاج ایک کیفیت ملموسہ ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مرکب مین عناصر متضادۃ الکیفیات
سے جبکہ انمین ہر ایک کی کیفیت دوسرے سے منفعل و منکسر ہوتی ہی اور بقول ابن
نفیس ترکیب و امتزاج صرف وہی معتبر ہی جو حرارت برودت اور رطوبت
یبوست سے ہو نہ ہر ایک کیفیت سے جیسا خفت ثقل روائح وغیرہ سے

يُفْرِدُهَا الْحَكِيْمُ أَوْ يَجْمَعُ	أَمَّا الْمِزَاجُ فَقُوَاهُ أَرْبَعٌ
حکیم انکو کبھی مفرد مفرد بیان کرتا ہی کبھی مرکب	اب مزاج کی قوتین چار ہین

مزاج جو (عناصر مین سے) کسی ایک عنصر کے غلبہ سے حاصل ہوتا ہی اسکی چار قوتین
ہین دو تو فاعل جو حرارت و برودت ہین اور دو ہی منفعل وہ رطوبت اور یبوست
ہین اور یہ چارون مفرد ہین جو ارکان سے ناشی ہوتی ہین اسیوجہ سے انکی
قوت بھی انکی قوت کے مشابہ ہی یہی معنی یفردہا کے ہین اور اگر ایک عنصر کے
ساتھ دوسرا عنصر غالب ہو اسطور سے کہ عنصر ناری کے ساتھ عنصر ہوائی
غالب ہو تو اُسکو حار رطب کہا جاتا ہی اور اگر ناری کے ساتھ عنصر ترابی اسکو
حار یابس اور اگر مائی کے ساتھ عنصر ہوائی ہو اسکو بارد رطب اور اگر عنصر
مائی کے ساتھ عنصر ترابی غالب ہو تو اسکو بارد یابس کہا جاتا ہی اور یہی
مراد یجمع سے ہی

وَلَيِّنٍ بِنَالُ حِسُّ اللَّامِسِ	مِنْ سَخِنٍ وَبَارِدٍ وَيَابِسٍ
اور تر جسکو لامس کی حس معلوم کرتی ہی	ایک گرم اور سرد اور خشک

جالینوس نے کہا ہی کہ جسقدر امزجہ ادویات کی قسمین ہین اسیقدر مزاج انسان کی
تعداد ہی وہ یہی چار ہین جنکو حرارت برودت اور رطوبت یبوست کہا جاتا ہی

وَفِی الَّذِیْ یَنْمُوْ وَفِی الْمَکَانِ		تُوْجَدُ فِی الْاَرْکَانِ وَالزَّمَانِ
اور اسمین جو نامی ہو اور مکان مین بھی ہوتی ہین		یہ قوتین ارکان اور زمان مین پائی جاتی ہین

یہ چارون مرقومۂ بالا ارکان یعنی آگ پانی ہوا خاک مین پائے جاتے ہین اور فصول و موسم زمانہ یعنے ربیع خریف گرما سرما مین بھی جسکا بیان عنقریب آگے آئیگا اور نامی مین بھی یعنے اُن اجسام مین جنکا نمو اور زیادہ ہونا محسوس و معلوم ہوتا ہی وہ حیوانات و نباتات و معدنیات مین اور مکان یعنے بلاد و امصار مین بھی کیونکہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ مکانات و مواضع کے بُعد و قرب کے اعتبار سے حرارت مین کمی زیادتی آجاتی ہی

مِنْ مُفْرَدِ الْمِزَاجِ وَالنِّهَایَۃِ		وَالْاُسْطُقُسُ اُخِذَ فِی الْغَایَۃِ
و نہایت مین ملتا ہے		عنصر تو مفرد مزاج کی غائت

اسطقس جسم مفرد اولی ہی جس سے اجسام متکون ہوتے ہین اور اسیکی طرف تحلیل پاتے ہین جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی پھر جبکہ کوئی عنصر کیفیات اربعہ بسیطہ کے ساتھ متکیف ہوتا ہی تو وہ غایت و نہایت کے ساتھ توصیف کیا جاتا ہی پس کہا جاتا ہی کہ آگ مین نہایت درجہ کی حرارت ہی اور ہوا مین برودت اور پانی مین رطوبت اور خاک مین یبوست ہی اور کبھی ان چارون مین سے ہر ایک باہم ایک دوسرے سے یا کسی اور سے ایسی کیفیت کو حاصل کر لیتے ہین جو انکی طبیعت مین موجود نہین ہوتی۔ پس آگ مین آسمان سے قرب اور اسکی حرکت کیوجہ سے

یبوست آجاتی ہی اور ہوا مین مجاورت پانی کے سبب سے رطوبت اور خاک مین اسکے قرب کی جہت سے برودت آجاتی ہی

وَالْبَرْدُ فِی التُّرَابِ ثُمَّ الْمَاءِ	اَلْحَرُّ فِی النَّارِ وَفِی الْهَوَاءِ
اور سردی خاک اور آب مین ہی	گرمی آگ اور ہوا مین ہی
وَاللِّیْنُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالسَّحَابِ	وَالْیُبْسُ بَیْنَ النَّارِ وَالتُّرَابِ
اور رطوبت آب و ہوا مین ہی	اور خشکی آتش اور خاک مین ہی

یعنی آتش و ہوا حار ہین اور آب اور خاک بارد اور خاک و آتش یابس اور آب و ہوا رطب ہین۔ جاننا چاہیے کہ یہ عناصر جو ہمکو محسوس بالمشاہدہ ہوتے ہین انکو ارکان کہا جاتا ہی یا نہین ایک جماعت طبعیین کے نزدیک وہ ارکان نہین ہین کیونکہ انکا ادراک بالعقل اور توہم بالحس ہوتا ہی اور انمین سے کوئی خالص نہین ہی اور اسطقس و عنصر حقیقی وہی ہونا چاہیے جو ہر مخالف کیفیت سے خالی ہو اور وہ کہتے ہین کہ آگ جو اصلی عنصر ہی وہی تکون اور تولید اشیا کا سبب ہی اور یہ آگ جو مدرک بالحس فساد اور بطلان کا سبب ہی بعضون کے نزدیک یہ ارکان ہی مین داخل ہین جسکے دلائل علم طبعی مین مکمل طور پر مذکور ہین وہ کہتے ہین کہ آگ کا موضع طبعی فلک القمر کا سطح زیرین ہی جو تمام اجرام عنصریہ سے برتر ہی کیونکہ جب آگ علو و بلندی کو چاہتی ہی تو وہی اس مقام کے لائق اور مستحق ہی (۱) آگ ایک جسم بسیط ہی جو بلندی کیطرف متحرک بالطبع ہی تاکہ اسپنے کرہ مین فلک القمر کے نیچے جاکر قرار پاوے اور اسکے وجود کا فائدہ یہ ہی کہ اسکی جہت سے تمام مرکبات مین نضج اور جوہر ہوا مین نفوذ اور دوبارہ عنصرون کی

قوت مین انکسار ہوتا ہی اور نیز اس سے ترکیب مین مضبوطی اور صفائی پیدا
ہوتی ہی -حرا ایک لفظ جنس ہی جو حرارت کی چارون اقسام پر حاوی ہی (۱)
حرارت جو جرم آگ مین محسوس ہوتی ہی (۲) حرارت جو حرکت سے لازم آتی
ہی (۳) حرارت جو تاثیر کواکب حارہ سے مستفید ہوتی ہی جبکہ شمس کی
مسامتت مین واقع ہون (۴) حرارت جو انسان وحیوانات کے باطن
مین موجود ہی جو نضج اور ہضم مین طبیعت کے لیے آلہ بنتی ہی اور تمام افعال
طبعی کو جذب کرتی ہی (۲) ہوا جسم بسیط شفاف ہی اور اسکا مکان طبعی
پانی کے اوپر اور آگ سے نیچے ہی کیونکہ وہ پانی سے ہلکی (خفیف) اور آگ
سے بھاری (ثقیل) ہی اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ تمام کائنات مین تخلخل اور
انکو صاف اور لطیف کرتی ہی اور بسہولت قبول اشکال کے لیے معاون
ہوتی ہی -جو چیز آسمان کے ساتھ متصل یا اسکے قریب ہی اسکا حار اور لطیف
ہونا ضروری ہی اور جو اس سے نہایت بعید ہی اسکا بارد کثیف ہونا لازمی
ہی -حرارت کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی اول وہ حرارت جو مجاورت
اور قرب کی وجہ سے دوسرے کو بھسم کر جاوے -حرارت فی النار
سے یہی مراد ہی -دوم ہر وہ چیز جو لمس اور حس مین سخونت اور گرمی پیدا کرے
جیساکہ گرم ہوا مین معلوم ہوتا ہی یہی معنی ہین حرارت فی الہوا کے -
سوم وہ جسکی حرارت ذائقہ سے محسوس ہوئے جیسا مرچین چہارم وہ
جسم جسمین چار عنصر غالب ہوئے جیسا قلب پنجم وہ طبعیت یا جسم جو
حد اعتدال سے حرارت کیطرف زیادہ مائل ہو جیساکہ کہا جاتا ہی کہ

مرد عورتون کی نسبت زیادہ حار ہین (۳) پانی ایک جسم بسیط سیال ہی
اور اسکا مقام طبعی زمین کے اوپر اور ہوا سے نیچے ہی اور بقول مذہب
صحیح عندالاکثر وہ سب سے زیادہ بارد ہی کیونکہ برودت پانی مین زمین کی
نسبت سے زیادہ محسوس ہوتی ہی اور اسکا فائدہ تخلیط وتشکیل ہی اور
قدما کی ایک جماعت کا مقولہ ہی کہ اس عالم مین اول خداوند تعالیٰ نے
پانی کو پیدا کیا پھر جبکہ اُسنے حرکت کی تو اسکے پھرنے اور حرکت سے حرارت
پیدا ہوئی جس سے پانی پر جھاگ (کف) آئی اور اس سے بخارات نکلکر بلندی
کیطرف صعود کر گئے اس لیے بخار سے دو خفیف عنصر آگ اور ہوا پیدا
ہوے اور کثافت سے دو ثقیل عنصر پانی اور مٹی حادث ہوئے
اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ سب اشیا کی اصل خاک ہی اور دوسرے
تینون بسبب تحلیل اور لطافت کے اُسی سے ظہور مین آئے زمین۔
(۴) زمین ایک جسم بسیط ہی اور اسکا موضع طبعی عالم فلک الافلاک کا وسط
ہی اور وہ تمام اجسام سے زیادہ ثقیل ہی کیونکہ وہ سبھی ابدان عنصریہ
کے نیچے واقع ہی اور سب سے زیادہ یابس ہی اور اسکا فائدہ
یہ ہی کہ تمام ہیئت اور اشکال کو محفوظ وثابت رکھتی ہی اور مراد شیخ کی
زمین سے رطب ہی پس گویا کہ اسنے کہا ہی کہ دو رطب عنصر ہوا اور
پانی ہین جنمین سے ہوا زیادہ رطب اور پانی بارد ہی اور دو یابس عنصر
آگ اور خاک ہین جنمین سے آگ زیادہ حار اور خاک یابس ہی فائدہ
یبس دو معنون پر بولا جاتا ہی اول وہ جو مختلف اشکال کو بسہولت

قبول نہ کرسکے اور اسی کو یابس بالفعل کہتے ہین۔ دوم وہ جو کسی معتدل انسان کے بدن پر وارد ہو تو اُسمین ایسی یابس کیفیت پیدا کرے جو اُسکے پہلے مین سے بڑھکر ہووے اور اسکو یابس بالقوہ کہتے ہین جیسا کہ کوئی مجفف دوا مانند ہلیلہ اور لوہ چون وغیرہ کے

بَيْنَ جَوَاهِرٍ لَنَا اخْتِلَافٌ	تَقْضِي لَنَا بِالْكَوْنِ وَائْتِلَافُ
انکی ذاتون مین اختلاف ہے جنکو	اپنی صورت سے تقاضا کرتے ہیں اور اتحاد بھی

یعنی ان ارکان (عناصر) کی ذاتون مین اختلاف ہے جو اپنے کون و وجود (کی صورت) کے سبب سے اس اختلاف کا تقاضا کرتے ہین اور ایتلاف و مناسبت بھی ہے

اِخْتَلَفَتْ كَيْلَا تَكُوْنَ وَاحِدَةً	وَائْتَلَفَتْ اَلَّا تُرَى مُضَادَّةً
اختلاف اسواسطے ہوا کہ ایک نہوجاوین	اور ایتلاف اسلیے کہ تو اُنکو بالکل ضد نہ جانے

جواہر سے مراد عناصر ہین کیونکہ انمین من وجہ تو اختلاف ہے اور ایک طور سے ایتلاف اور اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ہر عنصر کے لیے ایک خاص طبیعت ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر سبھی ایک ہوجاوین تو انمین ترکیب دینے سے کوئی مرکب چیز پیدا نہین ہوسکتی اور متحد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ دو عنصر ایک کیفیت مین مشترک ہوا کرتے ہین پس ہوا اور آتش حرارت مین مشترک ہین اور آب و خاک مشترک فی البرودت ہین اور آب و ہوا مشترک فی الرطوبت اور خاک و آتش مشترک فی الیبوست ہین

وَمَا سِوَى الْعُنْصُرِ مِنْ مُرَكَّبِ	فَوَصْفُنَا مِزَاجُهُ بِالْاَغْلَبِ
اور ماسوای عنصر کے ہر ایک مرکب کو	ہم اسکا مزاج غالب قوت سے تعبیر کرتے ہین

جبکہ عناصر کسی ایک مرکب مین مجتمع ہون تو اُنکے باہم اتصال و امتزاج سے ایک جدا گانہ ایسی کیفیت امتزاجیہ پیدا ہوتی ہی جو باعتبار مزاج غالب عنصر کے وہی اس مرکب کے مزاج کی ہوتی ہی جیساکہ بھیڑیے کا مزاج حار یابس ہی نہ زیادہ حرارت جو آگ کے درجہ کو پہونچ جاوے نہ ایسی یبوست جو خاک مین پائی جاتی ہی بلکہ اُسمین اجزاے باردہ رطبہ موجود ہین جنسے ان ہردو کیفیت مفصلہ کی قوت مین فرق آگیا ہی اور اجزاے حار یابسہ اسمین غالب اور زیادہ ہین ایسا ہی ہر مرکب مین اُسکے غالب اجزا کے اعتبار سے حکم لگایا جاتا ہی خواہ اسمین طبعی ترکیب ہو جیسا حیوان یا مصنوعی جیسا تریاق اور نیز حرارت برودت رطوبت یبوست کا حکم اس ارادہ سے لگایا جاتا ہی

کہ یہ معتدل کی نسبت سے ایسی ہی ہین

مُعْتَدِلًا نَجْعَلُهُ قَانُوْنًا	قَدْ جَمَعَ الْاَرْبَعَةَ الْفُنُوْنَا
ایسے معتدل کو ہم قانون بناتے ہین	جو چارون قسم کی قوت (کیفیت) کو جامع ہو
اِمْتَزَجَتْ فِيْهِ عَلٰى مِقْدَارِ	فَكَانَ كَالدُّسْتُوْرِ وَالْمِسْبَارِ
کہ (چارون) کیفیتین اسمین ایک اندازہ پر ملین	پس وہ معتدل قانون اور اندازہ کی طرح ہی

مِسبار ایک آلہ (سلائی) ہی جس سے زخم اور قرحہ کا عمق و بُعد معلوم کیا جاتا ہی حکما کو معتدل مزاج کے وجود مین اختلاف ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی یا نہین اور اگر ہو بھی تو اُسکا وجود ثابت رہ سکتا ہی یا نہین ایک جماعت نے کہا ہی کہ ایسا ہونا ناممکن ہی اور بعضون کے نزدیک ممکن الوجود ہی لیکن اسکا قیام دائمی اور ابدی نہین ہو سکتا۔ اور ایسا ہی کتاب شفا مین شیخ کے

کلام سے مفہوم ہوتا ہے پس اگر اسکا وجود تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ دو قسم پر ہو سکتا ہے اول یہ کہ اسمین تمام عناصر کی مقدارین یعنے حرارت برودت اور رطوبت ویبوست مساوی ہوویں جو ناممکن اور ظاہر البطلان ہے دوم یہ کہ اسمین ضرورت اور مقصود کے اعتبار سے اعتدال ہووے اسطور سے کہ بدن اور ترکیب مین عناصر کی کمیات (مقدار) اور کیفیات سے ایک ایسا توسط اور اعتدال حاصل ہو جو اُسکے مزاج کے لیے لائق اور ضروری تھا سو اسکا وجود خارج مین پایا جاتا ہے اور اسی اعتبار سے بہ نسبت دیگر حیوانات کے انسان اعتدال کی طرف زیادہ مائل ہے اور اسی سبب سے انسان پر حکم لگایا جاتا ہے وہ سب سے زیادہ معتدل ہے اور اسکے اعتدال کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو شریف جوہر (روح) کو متضمن ہے جو خداوند تعالی کا امر ہے - اور اُسکی ماہیت اور کیفیت بجز اسکے کوئی پہچان نہین سکتا - دوسرے عقل قوت مدرکہ پر حاوی ہے جو سب مخلوقات سے زیادہ تر شریف اور بخلاف دیگر حیوانات کے کہ اُنمین ایسا اعتدال نہین پایا جاتا بلکہ انکا اعتدال صرف اس کیفیت موجودہ سے ہے جسکا حصول اُنکے لیے ضروری اور مناسب تھا جیسا کہ اسد (شیر) جسکا مزاج کسیقدر حرارت کا تقاضا کرتا ہے تاکہ ارنب (خرگوش) کا بارد مزاج جو موجب بزدلی وجزع کا ہے اسمین نہووے اور خرگوش کا مزاج برودت کو چاہتا ہے جسمین بزدلی وجزع پایا جاوے - پس شیر بسبب تقاضائے اپنے مزاج کے معتدل ہے اور قانون مین اس قسم کو معتدل فے القسمۃ کہا ہے جو یہ ہے کہ بدن اور اُسکے ہر عضو مین عناصر کا ایسا اعتدال اور توسط ہوتا ہے جو اُسکے لیے مناسب ہوتا ہے

پس اعتدال عظم (استخوان) کا یبوست اور قلب کا حرارت اور کبد (جگر) کا وہ حرارت جو دل کی حرارت سے کم ہو ہی - اور کبھی ایک چیز سرد شہرون مین معتدل ہوتی ہی اور گرم ملک کی نسبت سے غیر معتدل - اس عالم مین سب سے زیادہ معتدل انسان ہی پھر اس نوع مین سے زیادہ معتدل انبیا ہین - انمین سے بھی زیادہ اعتدال کے قریب خاتم النبیین ہین پھر انسان کے اعضا مین سے ہتیلی (بطن راحہ) کیونکہ وہی محسوسات کی سردی گرمی کو دریافت کرتی ہی اور سب پر سردی گرمی کا حکم لگاتی ہی اور حاکم کے مزاج کا اعتدال کے قریب ہونا زیادہ تر ضروری ہی کیونکہ حس اور لمس کرنیوالا اگر حار یا بارد ہو تو موافق کیفیت (بصورت اول حرارت اور دوم برودت) کو کماینبغی دریافت نہین کر سکتا اکثر فلسفہ و منجمن کے نزدیک بلاد و امصار مین سے اعتدال کے قریب اقلیم چہارم ہی اور ایک جماعت نے (جنمین شیخ الرئیس بھی ہی) کہا ہی کہ خط استوی جہان اکثر دن رات مساوی و برابر ہوتے ہین ہمیشہ قریب تر اعتدال ہی - ہر ایک کے دلائل اپنے اپنے مواضع مین مذکور ہین جنکا پہچاننا طبیب کو کچھ ضروری نہین ہی - جبکہ معتدل مزاج کا حال معلوم ہو گیا تو اس سے بعید عن الاعتدال کا حال بھی ظاہر ہو گیا اور قانون ایک صورت کلیہ ہی جو اپنے جزئیات پر منطبق ہوتی ہی جس سے اُنکے احکام دریافت کیے جاوین پس غیر معتدل کے احکام معتدل پر قیاس کرنے سے معلوم ہو سکتے ہین

فَكُلَّمَا خُصَّ بِالْاِنْحِرَافِ	وَمَالَ نَحْوَ اَحَدِ الْاَطْرَافِ
پس جو مرکب کسی انحراف سے مختص ہو	اور ایک طرف کسی جانب مائل ہو

فَلَنْ یَکُوْنَ خَالِیًا مِنَ الْقُوٰی سو وہ مرکب ان کیفیتوں سے کبھی خالی نہو ویگا	لٰکِنَّھَا فِیْہِ عَلٰی غَیْرِ السَّوٰی لیکن وے اسمین استوا اور برابری پر نہو وینگے

جب حقیقی معتدل کا وجود ثابت نہوا تو ضرور ہوا کہ موجودہ ابدان اعتدال سے احدی الکیفیات کی طرف منحرف ہون اور چارون کیفیات حرارت برودت رطوبت یبوست مین سے ایک کا پایا جانا تو ظاہر ہی لیکن تینون باقی بھی انمین موجود ہین

یُدْعٰی عَلَی الْاَغْلَبِ بِالنَّارِیْ غالب کیفیت پر ناری (آتشی) بولا جاتا ہی	اَوِ التُّرَابِیْ اَوِ الْمَائِیْ یا خاکی یا آبی

اگر یبوست غالب ہو تو یابس اور یہی مراد خاکی سے ہی اور اگر برودت ہو تو بارد یہی مراد آبی سے ہی

وَمِنْہُ مَا یُنْسَبُ لِلرِّیَاحِ انمین سے ایک وہ ہی جو منسوب ہوا کیطرف ہوتا ہی	وَکُلُّھَا تُقَالُ بِاصْطِلَاحِ اور یہ سارے نام اصطلاحی لیئے جاتے ہین

اور اگر رطوبت غالب ہو تو مزاج اُسکا رطب ہی اور منسوب بطرف ہوا ہی یہی مقصود ہی اور شیخ کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ مزاج حار کا فقط بلا یبوست اور رطوبت کے یا صرف مزاج بارد کا پایا جانا ممکن ہی جسکا بیان امور خارجیہ کی بحث مین عنقریب آئے گا

اَتْمَمْتُ اَصْنَافَ الْمِزَاجِ التِّسْعَۃَ اب مین نے مزاج کے نو اقسام پورے بیان کر دیئے	وَلَمْ اَجِیْٔ فِیْھَا بِقَوْلِ بِدْعَۃٍ جسمین کوئی جدید بات اپنی طرفسے بیان نہین کی

مزاج کے نو اقسام مین سے چار تو مفرد ہین (۱) حار (۲) بارد (۳) رطب (۴) یابس

جنکو بسیط کہتے ہین اور چار ہی مرکب (۱) حار یابس (۲) بارد یابس (۳) حار رطب (۴) بارد رطب اور صرف ایک معتدل ہے

ذِکرُ اَمْزِجَۃِ الْاَزْمِنَۃ
زمانون کے مزاجون کا بیان

زمانہ مقدار حرکت کو کہتے ہین لیکن یہان زمانہ سے مراد چارون فصلین ہین اور ہر فصل کی تعریف تقریبًا بیان کی جاتی ہے نہ تحدیدًا۔ کیونکہ ہر فصل کا شروع اپنے ماقبل کی فصل کے مناسب ہوتا ہے اور اُسکا آخر فصل مابعد کے ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے مثلاً ابتداے ربیع کی طبیعت موسم شتا (سردی) کے قریب ہوتی ہے اور اسکا انتہا (آخر) فصل صیف (گرما) کے مناسب ہوتا ہے اسی طرح تمام موسمون کو سمجھنا چاہیے۔

اَقُوْلُ فِی الزَّمَانِ بِالتَّقْدِیْرِ	اِذْ لَا سَبِیْلَ فِیْہِ لِلتَّحْدِیْدِ
مین زمانے کے بیان مین تقدیرًا یا فرضًا کہتا ہون	کیونکہ اس زمانہ کے پورے بیان کا کوئی سبیل (راستہ) نہین ہے
فَفِی الشِّتَاءِ قُوَّۃٌ لِلْبَلْغَمِ	وَفِی الرَّبِیْعِ ھَیَجَانُ الدَّمِ
پس سردی مین قوت بلغم کی ہوتی ہے	اور ربیع مین جوشش خون کا ہوتا ہے

پس زمستان مین بسبب برودت اور کثافت اور نہونے مسخن کے حبس سے رطوبات تحلیل ہون اور غلیظ غذائین بہ کثرت استعمال مین آنے سے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور زمستان مین برودت (سردی) پڑنے کی یہ وجہ ہے کہ شمس (سورج) جو رطوبات کو تحلیل کرنے والا اور جمیع اشیا کو گرم کرنے والا (مسخن) ہے نقطہ سمت الراس سے جنوب کیطرف زیادہ ہٹا ہوا ہے اور بسبب

زیادتی برف اور بارش اور ہوا کے اُسکی ہوا مین زیادہ برودت آجاتی ہی اور ربیع
مین چونکہ مسخن حقیقی یعنی شمس سمت الراس سے زیادہ بعید نہین ہوتا اس لیے
خون کو اس موسم مین غلبہ ہوتا ہی لیکن رطوبت کے ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اگرچہ
سورج سمت الراس سے کچھ دور نہین مگر اسقدر نزدیک بھی نہین ہی جو رطوبات کو
جلد جذب کر سکے

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ لِلصَّيْفِ		وَالْمِرَّةُ السَّوْدَاءُ لِلْخَرِيْفِ
اور مرۂ صفرا گرمیون مین ہوتا ہی		اور مرہ سودا خریف کے ایام مین ہوتا ہی

اور موسم گرما مین بسبب حرارت کے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اُسکی گرمی
(حرارت) کا باعث یہ ہی کہ شمس جو اصلی مسخن ہی نقطہ سمت الراس کے نہایت
نزدیک ہوتا ہی جسکی شعاع مسامتت کی وجہ سے زیادہ قوی ہو جاتی ہی جس سے
اُسکی حرارت کو زیادہ تیزی حاصل ہوتی ہی اور اسلیے بھی کہ اُسمین بارشین اور
سرد ہوائین غالباً کم پائی جاتی ہین اور خریف یعنی موسم خزان مین برودت یبوست
کا اعتدال نہین پایا جاتا کیونکہ صیف (موسم سرما) گذشتہ کی حرارت نے جسمونکی
رطوبتون کو جذب کر دیا ہی جس سے یبوست کو غلبہ ہو گیا ہی اور یہ موسم تمام
حصون سے زیادہ ناقص اور ردی ہوتا ہی جو اپنی کیفیت کے باعث حرارت
کے منافی ہی کیونکہ جمیع کائنات کی حیاتی (زندگی) حرارت اور رطوبت سے ہی
اور خریف کی طبیعت مین اُسکے برخلاف برودت اور یبوست پائی جاتی ہی
جس سے ردی اور ناقص سوداوی مادہ کی تولید ہوتی ہی فصل فصلون کے
مزاج مین اختلاف ہی بعض اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ معتدل ہی کیونکہ اس موسم مین

اکثر انسان اپنے ارام کے لیے معتدل بلاد و امصار مین کسی معتد بہ حرارت و برودت کی طرف محتاج نہین ہوتے اور درخت اور گھاس جو اس سے پہلے بے حس و بے جان تھے اُسمین تروتازگی اور سبزی لہلہاتی نظر آتی ہی فائدہ خریف وہ زمانہ ہی جسمین پھل اور پھول متغیر اور درختون کے پتے (برگ) گرنے شروع ہوجاتے ہین اور صیف (گرما) کا وہ وقت ہی جسمین گرمی کا جوش ہوتا ہی اور شتا (سرما) کا وہ زمانہ ہی جسمین سردی کو غلبہ ہوتا ہی پس اس صورت مین کوئی موسم کسی زمانہ مین کم ہوجاتا ہی اور کبھی کسی وقت مین زیادہ اور بعض مقامات مین سردی کا زمانہ طویل ہوتا ہی اور کسی مین کم بعض اہل ہیئت اور نجومیون کے نزدیک فصل (موسم) انقلاب شمس کا نام ہی جو آسمان کے چارون حصون مین سے کسی ایک مین انقلاب پاوے اور ہر ایک حصہ تین تین برجون مین منقسم ہی پس جب شمس برج حمل۔ ثور۔ جوزا مین ہو تو فصل ربیع ہی اور جب سرطان اسد۔ سنبلہ مین ہو تو موسم صیف (گرما) ہی اور اگر میزان۔ عقرب۔ قوس مین ہو تو خریف یعنی موسم خزان کا ہی۔ اور جب جدی۔ دلو۔ حوت۔ مین ہو تو فصل شتا (سرما) ہی

ذِكْرُ أَقْسَامِ النَّامِي

اجسام بڑھنے والے کے اقسام کا ذکر

وَالنَّبَاتُ وَالْحَيُّ الْمُبْدَنُ	وَيُقْسَمُ النَّامِي لِضَرْبِ الْمَعْدِنِ
(۲) نبات (۳) زندہ حیوان	اور نامی تین قسم مین منقسم ہی (۱) معدن

اشیاے نامی کے تین اقسام ہین اول معدنیات پھر بعضون کے نزدیک

معدنیات

معدنیات کے ۲۶۰ - اقسام ہین - اور بعض کے نزدیک ۷۰۰ جیسا سونا چاندی تانبہ - زرنیخ - نمک - چونہ - لوہا وغیرہ جو سبھی سیماب گندھک سے ترکیب پاکر زمین کی حرارت مین نضج طبیعی پاتے ہین مگر نمک کہ یہ اجزاے ارضیہ محرقہ سے پیدا ہوتا ہی دوم نباتات - سوم حیوانات جو معروف و مشہور ہین - اب قاعدہ معلوم کرنے دوا اور غذا کا بیان کیا جاتا ہی

ما قهر الجسم فمن دواء		منها وما انمی فمن غذاء
جو چیز (ماکولات مین سے) جسم پر غالب ہووے وہ دوا ہی		اور جو زیادہ کرے وہ غذا ہی

تمام ماکولات چار اقسام مین منقسم ہین - اول وہ کہ جب بدن مین وارد ہون تو اُن سے بدن مین ایسی حرارت یا برودت جسکا مزاج اس ماکول کے مشابہ ہو ہوجاوے دوسرا وہ جو بدن کو متغیر اور مغلوب کردیوے لیکن بدن مین اُسکے تغیر اور مقابلہ کی قوت نہووے بلکہ اس ماکول کی قوت آخری دم تک ثابت اور قائم رہے سو زہر اور زہریلی اشیا کا یہی حال ہی - تیسرا وہ کہ جسکی ہیئت بدن مین متغیر ہوجاوے اور اُس سے بدن مین کچھ ایسا تغیر نہووے جو لائق اعتبار کے سمجھا جاوے پس اگر باوجود اُسکے بدن کے مشابہ بنجاوے تو اُسکو غذاے مطلق کہتے ہین اور اگر نہو تو دوا معتدل ہی چوتھا جو کہ جسم مین کسی قسم کا تغیر پیدا کرے اور خود بھی متغیر و مستحیل ہوجاوے سو اگر خود جسم کے مشابہ ہوجاوے تو وہ دواے غذائی ہی اور اگر اُسمین کسی قسم کا فساد نہ لاحق ہووے تو وہ دواے مطلق ہی - اور نمو سے مراد زیادتی ہی جس سے مقصود یہ ہی کہ بدن انسان مین ما یتحلل کا بدل اور مفنی کی مکافات کرے

یعنی جسقدر انسان کے بدن مین سے گوشت اور رطوبتین تحلیل اور زائل ہوتی ہین
اُسکے نقصان کو پورا کردے تو اُسکو غذا اسے مطلق کہتے ہین کیونکہ جسم مین باوجود
حرارت موجودہ کے خارج سے بھی ہوائے حارہ کے اتصال کے سبب سے ہمیشہ اُسکی
ذوات اور جوہر مین تحلیل واقع ہوتی ہی جس سے ضرور ہی کہ شئی مفنی اور محلل کا بدل حاصل ہوتا جائے
کہ جسم کی بقا مین خلل نہ واقع ہووے سو ایسی مکافات صرف ماکولات و مشروبات
کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہین۔ کیونکہ بدن مین غذا مثل چراغ کے تیل کے ہی
جسمین سے جسقدر حرارت کی کشش سے چلجاتا ہی اُسی قدر بتی کی راہ سے
آجاتا ہی۔ لیکن جب تیل ختم ہوجاتا ہی تو چراغ گل بلکہ سب کچھ معدوم ہوجاتا ہی

مِزَاجُ مَا يُدْرِكُ بِالْمَذَاقِ	وَ بِالْقِيَاسِ الصَّائِبِ الْمِصْدَاقِ
جنکا مزاج ذائقہ سے معلوم کیا جاتا ہی	اور قیاس صحیح اصل معلوم کرنیوالے سچے سے سمجھا جاتا ہی

مزاج دوا کا جسنے جسم کو مقہور کیا اور غذا کا جسنے بدن مین نمو پیدا کیا ذائقہ ہی سے
معلوم کیا جاتا ہی اور قیاس سے بھی جبکہ ایک کی وضع دوسرے کے مشابہ
ہووے۔ جسم مدرک بالذوق یا تو کثیف ہوتا ہی یا لطیف یا معتدل۔ فاعل اور
موثر اس جسم مین یا تو حرارت ہی یا برودت یا اعتدال انکا پس حرارت سے
کثیف تلخ اور لطیف محترق (تیز) اور معتدل نمکین ہوجاتا ہی اور برودت
سے کثیف کسیلا اور لطیف ترش اور معتدل قابض ہوجاتا ہی اور اعتدال
حرارت برودت سے کثیف شیرین اور لطیف مرغن اور معتدل پھیکا ہوجاتا ہی
پس چکھنے سے دوا کا ذائقہ معلوم ہوسکتا ہی جس سے اُسکے مزاج کو معلوم
کرسکتے ہین اور قیاس سے مزاج کے دریافت کرنے مین دو توجیہ ہین اول

سرعت استحالہ دوا کا جبکہ دوا آگ کی طرف جلدی مستحیل ہو جاوے یا اُسکی حرارت کو بآسانی قبول کر لیوے تو وہ اپنی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور اگر وہ جلد منجمد ہو جاوے یا برودت کو بسہولت قبول کر لیوے تو اس سے اسکی برودت مفہوم ہوتی ہی دوسرے جسکا اشتعال آگ کے ساتھ زیادہ ہو وے اور اُسکا قوام بھی اسکے مانند ہو وے تو وہ حار ہی اور جو ایسا نہین وہ بارد ہی لیکن جالینوس کے نزدیک قیاس سے کبھی دوا کی خاصیت یقیناً نہین معلوم ہو سکتی - اور خوشبو سے بھی مزاج کو پہچان سکتے ہین اسطور سے کہ جسکی خوشبو تیز ہو اور اُسکے سونگھنے مین ایک قسم کا لذع پایا جاوے تو اُسکا جوہر حار ہی اور جسمین نمکینی یا ترشی محسوس ہو وہ بارد ہی اور لون و رنگ سے مزاج کو معلوم کرتے ہین لیکن یہ اور دلائل سے زیادہ تر ضعیف ہی پس ایک چیز کے چند مختلف اقسام مین سے اسکے مزاج کو بذریعہ رنگ کے معلوم کر سکتے ہین کہ سُرخ زرد مین سے اور زرد سفید مین سے اور سفید ان اقسام مین سے جو غیر مفتت ہین برودت پر دلالت کرتے ہین اور سفیدی ان اجسام مین جنمین ہبوست و انفراک موجود ہی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور سیاہی ان ہر دو امور مین اُسکے برخلاف ہی کیونکہ برودت جسم یابس کو سیاہ اور رطب کو سپید کر دیتی ہی اور اکثر سُرخ رنگ حار ہوتا ہی اور یہان مصنف نے چند امور کا ذکر نہین کیا از انجملہ مصنف کا تجربہ ہی جسمین کئی ایک شروط کا مد نظر رکھنا لابدی ہی اول یہ کہ جسپر دوا کی آزمایش کی گئی ہی اُسکا تمام کیفیات محصلہ (عارضی حرارت یا برودت) یا عارضی کیفیات سے خالی ہونا ضروری ہی مثلاً

پانی کی اصلی طبیعت اگرچہ بارد ہی لیکن گرمی پہونچنے سے اُسکی طبیعت مین گرمی آجاتی ہی جب تک اسکی گرمی کو زائل نہ کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ جس بیماری مین تجربہ کیا گیا ہی وہ مفرد ہووے۔ تیسرے یہ کہ اس دوا کا مختلف بیماریون مین تجربہ کیا جاوے چوتھے یہ کہ دوا کی تاثیر مین ہمیشگی یا اکثر اوقات کا لحاظ کیا جاوے کیونکہ طبعی امور اپنے مبادی سے یا تو ہمیشہ صادر ہوتے ہین یا اکثر اوقات مین

لِلْيُبْسِ وَالْحَرِّيفُ لِلْحَرَارَةِ		اَلْحُلْوُ وَالْمِلْحُ وَالْمُرُّ اَرَّهٗ
خشکی کے سبب ہوتا ہی اور تیز حرارت کیوجہ سے		شیرین اور نمکین اور تلخ

کیونکہ یہ چارون ذائقہ بغیر حرارت کے نہین پائے جاتے اور حریف تلخ کی نسبت سے زیادہ حار ہی کیونکہ حریف مین تحلیل اور جلاء اور تقطیع کی قوت زیادہ پائی جاتی ہی اور تلخ نمکین سے زیادہ حار ہی کیونکہ نمکین ایسا تلخ ہوتا ہی جسکی تلخی مین رطوبت باردہ کے سبب سے تیزی نہین ہوتی اسلیے اگر اُسکو آگ سے ایسا گرم کیا جاوے کہ اُسکی رطوبت جاتی رہے تو وہ میشک تلخ ہوجائیگا

لِلْيُبْسِ وَالْبَرْدِ وَكُلُّ قَابِضٍ		وَكُلُّ طَعْمٍ عَفِصٍ حَامِضٍ
خشکی اور سردی کے سبب سے ہی اور ہر قابض		اور ہر ذائقہ کسیلا اور ترش

کسیلا اور قابض کا ذائقہ قریب قریب ہی لیکن کسیلا قبض کرتا ہی اور ظاہر و باطن زبان مین خشونت پیدا کرتا ہی اور قابض صرف زبان کے ظاہر مین قبض کی تاثیر کرتا ہی اور کسیلا زیادہ لطیف ہوتا ہی اور زبان مین بخوبی پھس جاتا ہی۔ یہ تینون ذائقہ لطیف جو ہر ارضی سے پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے اُنپر یبوست

اور برودت غالب ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ کسیلا نسبت قابض کے زیادہ بارد ہوتا ہی

فَاِنَّهَا اَمْزِجَةٌ مُعْتَدِلَة	وَكُلُّ مَائِیْ وَمَا لَاطَعْمَ لَه
سو ان سب کے مزاج معتدل ہین	اور ہر ایک پانی کے مزہ کا اور جسکا مزہ کچھ نہین

جبکہ طعوم اور ذائقہ سے مزاجون کا ادراک ہوسکتا ہی تو جسقدر کوئی چیز ذوالطعم مین اچھا ذائقہ پایا جائیگا اسیقدر اُسکی طبیعت اعتدال سے منحرف و برگشتہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ جو بلاذائقہ ہی اُسکا مزاج معتدل ہی

وَالْبَارِدُ الرَّطْبُ تَفِهٌ عَذْبٌ	وَكُلُّ ذِیْ دُهْنٍ فَحَارٌّ رَطْبٌ
اور سرد تر وہ ہی جو پھیکا پانی کے مزہ کا ہی	اور جو چکنا ہی سو گرم تر ہی

چکنائی ایک مرکب ہی جوہر ہوا سے حار اور جوہر آبی بارد سے جسمین حرارت جوہر ہوائی پر غالب ہی اور رطوبت آبی پر پس حرارت اور رطوبت کے اجتماع سے اسوقت (چکنائی) پیدا ہوجاتی ہی

ذِكْرُ اَمْزِجَةِ الْاَسْنَانِ

سنون اور عمرون کے مزاجون کا ذکر ہی

كَلَامُنَا فِیْهِ عَلَى الْاِنْسَانِ	وَالْحَیُّ قَدْ یَخْتَلِفُ فِی الْاَسْنَانِ
ہمارا کلام یہان آدمی مین ہی	اور زندہ آدمی عمرون مین مختلف ہوتا ہی

تمام عمرین چار قسم کی ہین اول سن نمو جو وقت پیدایش سے تقریباً پندرہ سال تک ہی اور یہ لڑکپن کی عمر ہی پھر جوانی جو تیس برس تک ہی پھر ادھیڑ جسمین آدمی نہ بڑھتا ہی اور نہ گھٹتا ہی اور اسکا زمانہ چالیس سال تک ہی اور ایسا ہی اہل لغت کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کیونکہ اُنھون نے

لہا ہی ادھیڑ عمر تیس سے چالیس برس تک ہوتی ہی پھر بڑھاپا ہی جسمین بدن مین کمی ہوتی جاتی ہی لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہی جسمین نہ کچھ نقص ہوتا ہی اور نہ انحطاط۔ ساٹھ برس تک پھر ضعیفی اور ناتوانی آتی ہی آخر عمر تک جسمین قوت دن بدن کم ہوتی جاتی ہی۔ ابن ابی صادق نے لہا ہی کہ سنین مین چار سبع تک تو نمو رہتا ہی (بقراط کے نزدیک تمام زمانہ کے سات سبع ہین اور ہر ایک سبعہ پچاس یوم کا ہوتا ہی) اول اسبوع مین تو اعضا مین کسیقدر صلابت آتی ہی اور اُسکے افعال کو کچھ تقویت پہونچتی ہی اور اُسکے دانت مضبوط اور عمدہ دانتون کے ساتھ متبدل ہوتے ہین یہ تو لڑکپن کی عمر ہی دوسرے اسبوع مین حرارت اور خواہشں اور ہضم مضبوط اور اعضا سخت اور مجاری وسیع ہوتے جاتے ہین اور اسی عمر کے آخر مین اکثر آدمی بالغ ہو جاتا ہی اور تکالیف شرعیہ کا مکلف بنجاتا ہی اور بلوغ کی علامت یہ ہی کہ ناک کی نوک اونچی ہو جاتی ہی اور حنجرہ کی ہڈی پھول جاتی ہی اور بغل مین بدبو آنے لگتی ہی اور عورتون کو خون آجاتا ہی۔ تیسرے اسبوع مین اُسکا حسن اور جمال زیادہ اور بدن کامل اور چہرہ پر رونق اور داڑھی آغاز ہوتی ہی ایسا ہی چہارم اسبوع تک حال رہتا ہی اور چوتھے اسبوع مین داڑھی مکمل ہو جاتی ہی دوم شباب (جوانی) ہی جسکا زمانہ چالیس برس تک ہی اس عمر مین قوت کا کچھ ایسا ظہور نہین ہوتا لیکن کچھ نقص بھی نہین لاحق ہوتا سوم سن کہولت ادھیڑ ہی جسمین نمو مین کمی شروع ہو جاتی ہی لیکن قوت باقی رہتی ہی اور قوت مین چندان تفاوت

بظاہر محسوس نہین ہوتا اور اُسکا عرصہ ساٹھ سال تک ہی چہارم سن شیخ جسمین
جسم کی قوت مین ضعف اور بدن مین کمی شروع ہو جاتی ہی اور آخر عمر تک ایسا ہی
حال رہتا ہی - اور اُسکو سن ذبول بھی کہتے ہین

حرارة الشبان والاطفال		مزاجهما مقترب الاحوال
جوانون اور بچون کا مزاج گرم ہی		مزاج اُن (جوانون بچون) کا قریب لاحوال ہی

لغت مین طفولیت عمر ہی یوم ولادت سے عرصہ بلوغ تک - اطبا کا اس امر
مین اختلاف ہی کہ حرارت جوانون مین زیادہ ہوتی ہی یا لڑکون مین بعضون کے
نزدیک لڑکون مین حرارت زیادہ ہی جسکی دلیل اسطرح بیان کرتے ہین
کہ انمین حرارت غریزیہ جو مادۂ منوی سے مستفید زیادہ ہی اور انکی تمام
حرکات وافعال جو اس حرارت پر دلالت کرتے ہین زیادہ تر قوی اور
مضبوط ہین اور بعض نے کہا ہی کہ جوانون کی حرارت زیادہ تیز ہی جسکی
علت یون بیان کرتے ہین کہ انمین خون زیادہ پایا جاتا ہی جو شدت حرارت
پر دلالت کرتا ہی اسلیے اکثر انکو نکسیر ہوتی ہی اور انکی حرکات زیادہ قوی ہین
جو حرارت دلالت کرتی ہین اور جمہور کے نزدیک جسمین جالینوس اور شیخ
بھی ہی دونون صنفون کی حرارت کمیت مین مساوی اور کیفیت مین مختلف
ہی اور تساوی فی الکمیت اسطور ہی کہ ان دونون مین رطوبت اصلیہ اسقدر
پائی جاتی ہی جو حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھہ سکتی ہی اور لڑکون کی نسبت سے
جوانون مین زیادہ حرارت ہونے کا کوئی سبب نظر نہین آتا اور ان مین
اختلاف فی الکیفیہ اسطور سے ہی کہ لڑکون مین رطوبت جوانون کی نسبت سے

زیادہ ہی فائدہ۔ بچہ کا مزاج رحم میں حار مطلق ہی کیونکہ وہ منی اور حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہی جو دونوں حار رطب ہیں اور خون بہ نسبت منی کے زیادہ حار ہی اور منی میں خون کی نسبت سے زیادہ رطوبت ہی

لٰكِنَّمَا الشُّبَّانُ لِلْيَبُوسَةِ لیکن جوانوں کا مزاج خشکی مائل ہی	وَالطِّفْلُ ذُو رَطُوبَةٍ مَحْسُوسَةٍ اور لڑکے بظاہر رطوبت والے ہیں

یعنی جوانوں اور لڑکوں کا مزاج گرم ہی لیکن جوانوں میں حرارت کے ساتھ یبوست اور لڑکوں میں رطوبت ہی

وَالْكَهْلُ بَارِدٌ مَتَى تَزِنُهُ کہل بڑا سرد ہی جب تو اُسے وزن کرے	وَالشَّيْخُ مِثْلُهُ وَ كَسْرٌ مِنْهُ اور بوڑھا اُسی جیسا ہی اور اس سے بدتر ہی

یعنی کہل اور شیخ کا مزاج بارد ہی اور باوجود اسکے بڈھوں کے بدن میں زیادہ یبوست اور خشکی ہوتی ہی اور یہ اسلیے کہ اسکا زمانہ عرصہ منی سے زیادہ بعید ہی اور نیز اُسکی حرارت غریزی میں بھی فرق آگیا ہی

كِلَاهُمَا الْيُبْسُ عَرَضِيٌّ مِزَاجُهُمْ دونوں کے مزاج کو خشکی عارض ہی	وَلِلشَّيْخِ فِي أَخْلَاطِهِ فَجَاجَةٌ اور شیخ کے اخلاط میں کچاپن ہی

اسلیے کہ حرارت غریزیہ میں فتور آجانے کی وجہ سے اخلاط کو پورا نضج اور جسم کو پوری طاقت حاصل نہیں ہوتی

ذِكْرُ الذُّكُورَةِ وَالْأُنُوثَةِ

مذکر اور مونث کے مزاج کا بیان

وَفِی الْاِنَاثِ الْبَرْدُ وَالنُّدُوْنَۃ		وَفِی الذُّکُوْرِ الْیُبْسُ وَالسُّخُوْنَۃ
اور عورتون مین سردی اور تری ہی		مردون مین خشکی اور گرمی ہے

مذکر ہر ایک حیوانات مین سے بہ نسبت مونث کے زیادہ حار اور سخت یابس ہوتا ہی پس برودت کی وجہ سے عورتین اپنی پیدایش اور حرکت بگڑنے مین مذکر سے نہایت ہی قاصر ہوتی ہین اور مرد بہ سبب قوت حرارت کے اپنی حرکات مین قوی اور بگڑنے مین سخت اور شجاعت مین زیادہ دلیر ہوتے ہین

ذِکْرُ السَّحْن
ڈیل ڈول کا بیان

اَلْبَرْدُ فِیْ مِزَاجِہٖ وَاللِّیْنُ		وَالْبَدَنُ النَّاعِمُ وَالسَّمِیْنُ
سردی اور نرمی ہوتی ہے		نرم بدن اور فربہ کے مزاج مین

اور بدن کی نرمی بغیر رطوبت کے نہین ہوسکتی اور فربہی کا مادہ بھی رطوبت کی کثرت اور یبوست کی قلت ہی کیونکہ ایسے اشخاص کی غذا خون بلغمی کی طرف مستحیل ہوتی ہی جس سے اعضا زور یا کم بڑھتے اور نرم ہوتے ہین اور اسی واسطے اکثر فربہی عورتون مین پائی جاتی ہی پھر فربہی یا تو کثرت گوشت سے ہوتی ہی یا شحم سے یا دونون کے اجتماع سے پس جسمین شحم (چربی) زیادہ ہو تو اُسکا مزاج بارد رطب ہی (اور یہان یہی معنی مقصود ہین) اسیواسطے جبکہ اُسکو زیادہ حرارت پہونچتی ہی تو اُسکی شحم (چربی) بھی کم ہو جاتی ہی اور اگر فربہی کثرت لحم (گوشت) سے ہو تو اُسکا مزاج حار ہی جو کہ رطوبت و یبوست مین معتدل ہی اور جب بدن مین لحم شحم دونون زیادہ ہون تو وہ حرارت برودت کو دونون کے

اعتدال پر دلالت کرتی ہین

وَالسَّحْنُ النَّحِيفَةُ الْقَضَافُ اور جثہ دُبلا پتلا سوکھا ہو	فَتِلْكَ فِي مِزَاجِهَا جَفَافُ تو اُسکے مزاج مین خشکی ہی

کیونکہ گرم مزاج بدن کی رطوبات کو جذب اور نشف کر لیتا ہی جس سے بدن مین ضعف اور رنگ مین تغیر آجاتا ہے

وَكُلُّ مَنْ عُرُوقُهُ مِنْ سَحْنَةٍ اور جس جس ڈیل کی رگین کشادہ ہون	وَاسِعَةٌ فَإِنَّ تِلْكَ لِسَخْنَةٍ پس تحقیق وہ گرمی سے ہین

رگون کے کشادہ ہونے سے مراد یہ ہی کہ خون سے جو حرارت کا مادہ ہی پر ہو وین

وَكُلُّ مَنْ عُرُوقُهُ بِالضِّدِّ اور جسکی رگین اسکے ضد (تنگ و باریک ہون	فَإِنَّهَا مِنْ شِدَّةٍ فِي الْبَرْدِ تو وہ سخت سردی کے سبب سے ہین

کیونکہ برودت مجاری کو تنگ اور بند کردیتی ہی اور حرارت انکو کشادہ اور کھول دیتی ہی

وَالسَّحْنَةُ الْقَوِيمَةُ الْمُعْتَدِلَةْ اور سحنہ (جثہ) برابر معتدل	قَدْ نَزَلَتْ بَيْنَ الْجَمِيعِ مَنْزِلَةْ سبکے درمیان اُترا ہی یعنی معتدل المزاج ہی

جبکہ ان رگون کا حال بیان کردیا جو حرارت یا برودت پر دلالت کرتی ہین۔ تو اس سے سمجھا گیا کہ جنمین حرارت یا برودت پر کچھ دلالت نہین وہ مزاج کے اعتدال پر گواہی دیتی ہین

ذِكْرُ الْأَلْوَانِ وَآثَارِهَا فِي الْبَشَرَةِ

رنگوں کا ذکر جنمین سے اہل بشرہ کا بیان ہی

اِنْ يَكُنِ التَّاثِيْرُ لِلْبُلْدَانِ	لَا تَعْمِلِ الدَّلِيْلَ بِالْاَلْوَانِ
اگر شہرون کی تاثیر کا کچھ دخل ہو	رنگون سے دلیل عمل مین مت لاؤ

جس جگہ شہر گرم یا خشک یا تر ہووے وہان کے باشندون کے رنگ کا کچھ اعتبار نہین اور اُنکے رنگ سے دلیل اُنکے مزاج پر نہین ہوسکتی یعنے بشرہ کے مطلق رنگ سے بدن کے مزاج پر تمام بلاد واعمار مین استدلال نہین ہوسکتا بلکہ صرف اُن بلاد مین جہان حرارت وبرودت اعتدال کے درجہ پر ہے کیونکہ گرم شہرون کے رہنے والون کے جسم سیاہ ہوجاتے ہین جیسا صنعان وماۓ معظمہ اور حبشہ مین یعنی اُنکے بدنون کی سیاہی اُنکے مزاج کی حرارت پر مطلق دلالت نہین کرتی بلکہ اُنکے ہوا کی طبیعت اُنکے بدنون کو گرم کردیتی ہے خصوصاً شمس اُنکے سمت راس کے محاذی ہوتا ہی تب اُسکی تاثیر بدنون مین زیادہ پڑتی ہے اسی طرح سرد شہرون مین اُنکے رنگ کی سپیدی سے مزاج کی مطلق برودت نہین مفہوم ہوتی کیونکہ اُنکے ہوا کی برودت اُنکے اجسام کو سپید کردیتی ہی جیسا بلاد ترک وصقالیہ کا حال ہی

حَتّٰى كَسَا جُلُوْدَهَا سَوَادَا	بِالزَّنْجِ حَرٌّ غَيَّرَ الْاَجْسَادَا
یہانتک کہ اُسنے اُنکی جلدونپر سیاہی چڑھادی	زنگیون مین حرارت ہی جسنے بدن متغیر کردئے

زنگ اقلیم اول ہی ربع معمورہ مین سے جو بلاد حبشہ کے متصل ہی بحر عرب تک

حَتّٰى غَدَتْ جُلُوْدُهَا بِضَاضَا	وَالصَّقْلَبِيُّ اَلْبَرْدُ كَسَا بَيَاضَا
یہانتک کہ اُنکے چمڑے نرم نرم ہوگئے	اور صقلبی (ترکستان) مین سردی ہی جسنے سپیدی پہنادی

چونکہ اُنکے سمت راس سے آفتاب بعید ہی اسلیے وہان کی ہوا کی تاثیر سے

اُنکے جسمون کو سپید کردیا ہی پس اُنکے رنگ کی سپیدی سے مطلق مزاج کی برودت پر استدلال نہین ہوسکتا اور مصنف نے صرف دو رنگ سیاہ اور سپید کا ذکر کیا ہی کیونکہ اصل رنگ یہی ہین باقی تمام انھین سے مرکب ہوتے ہین

وَاِنْ تُحِطَ السَّبْعَةَ الْاَقَالِيْمَا	تَكُنْ بِاَنْوَاعِ الْمِزَاجِ عَالِمًا
اور اگر تو سات ولایتون کی تمیز کر لیگا	تو سب مزاجون کے اقسام کا عالم ہو جائیگا

جب ہر ایک ولایت (اقلیم) کا مزاج معلوم ہو جاوے تو اس سے وہانکے باشندون کے مزاج بھی دریافت ہو سکتے ہین پس اقلیم اول کے شمالی حصہ مین جنوب کی طرف زیادہ اور مفرط درجہ کی سردی کی وجہ سے کوئی حیوان وہان زندہ نہین رہ سکتا نہ وہان کوئی درخت یا گھاس پیدا ہو سکتی ہی اور اقلیم دوسری مین اُس سے حرارت کم درجہ کی ہی اور اُسکے رہنے والے سیاہ اور جلے ہوے ہوتے ہین اور اقلیم تیسری مین دوسری سے بھی کم حرارت ہی۔ پس یہ تینون اقالیم گرم (حار) ہین باقی مین قائم (چوتھی پانچوین چھٹی) بارد ہین اور اقلیم ساتوین ایسی بارد ہی کہ وہان کا دن نہایت چھوٹا ہوتا ہی اور شدت سردی سے وہان کوئی حیوان زندہ نہین رہ سکتا

وَالْعَدْلُ مِنْهَا الْمُسْتَقِيْمُ الرَّابِعُ	فَاللَّوْنُ فِيْهَا لِلْمِزَاجِ تَابِعُ
ان مین معتدل مستقیم المزاج چوتھی ولایت ہی	پس رنگ اسمین مزاج کے تابع ہی

یعنی چوتھی ولایت کے رہنے والون کا رنگ مزاج پر دلالت کرتا ہی کہ اُنکے

مزاج مین کوئی مغیر عارضی نہین ہی - جبکہ سابق مین معلوم ہوچکا ہی کہ اقالیم جنوبی حار اور شمالی بارد ہین تو اُس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ ان تمام اقالیم کے وسط مین جو ملک ہی اُسکا مزاج معتدل ہی وہ اقلیم چہارم ہی جسمین ملک شام وحلب اور بغداد و شیراز کے شہر واقع ہین - ان ممالک مین نہ حرارت زیادہ ہوتی ہی نہ برودت جس سے اجسام مین سیاہی سپیدی رنگ کی کوئی تاثیر نہین ظاہر ہو سکتی اور یہی مذہب جمہور اطبا اور فلاسفہ و منجمین و طبیعین کا ہی اور شیخ کے نزدیک سب سے زیادہ معتدل خط استوا ہی پھر یہ اقلیم چہارم اور اس بارہ مین اسنے ایک کل رسالہ تالیف کیا ہی

وَالْاُدْمَۃُ لِلصُّفْرَۃِ لِلصَّفْرَاءِ		وَالْکُمْدَۃُ الْاَغْبَرُ لِلسَّوْدَاءِ
گندم گون زرد رنگ صفرا کے سبب سے ہی		اور بھوسلا خاکی سودا کے باعث ہوتا ہی

پس رنگ زرد اور اشقر مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین کیونکہ زردی سے صفراوی خون کا غلبہ معلوم ہوتا ہی اور رنگ بھوسلا اور سیاہ اور بادنجانی مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین

وَالْجَسَدُ الْاَحْمَرُ مِنْ فَرْطِ الدَّمِ		وَالْاَبْیَضُ الْعَاجِیُّ فَھُوَ الْبَلْغَمِی
او ربدن سرخ خون کی کثرت سے ہی		اور سپید ہاتھی دانت جیسا بلغمی ہی

چونکہ خون کا رنگ سرخ ہی اسلئے وہ جسم مزاج مین غالب ہوگا دہان اپنے رنگ کو ظاہر کریگا - اور جن شہرون مین رنگ سفید ہی وہان بلغم زیادہ ہے اُنکا مزاج بارد ہوگا فائدہ دل اور شرائین کا خون گاڑھا سرخ رقیق القوام اور جگر و طحال کا سیاہ غلیظ القوام ہی سب قسم کے خونون کا ذائقہ شیرین ہوتا ہی

وَالْاَبْيَضُ الْمَشُوْبُ بِاِحْمِرَادٍ		مِزَاجُهٗ مُعْتَدِلُ الْمِقْدَارِ
اور سفید بدن سرخی آمیز		مزاج اُسکا اعتدال کے اندازہ (درجہ) پر ہی

جبکہ سرخی حرارت پر اور سفیدی برودت پر دال ہین تو سُرخی وسفیدی کی آمیزش سے خود اعتدال پیدا ہوجاتا ہی

ذِكْرُ اَلْوَانِ الشَّعْرِ

بالون کے رنگون کا ذکر ہی

بالون کا مادہ بخار دخانی ہی جو جسم حار یابس کے مسامات سے نکلتا ہے اور ایک دوسرے کی مدافعت کرتا ہی اور بال کی دو قسمین ہین ایک عام جو تمام جسم پر ہین اور وہ جسم کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہی دوسری خاص جو کسی زینت وغیرہ کے لیے خاص خاص مقامات مین پیدا ہوتے ہین۔ اور بعض جسم پر بالکل کبھی بال نہین پیدا ہوتے اور بعض پر ابتدا ہی سے مان کے پیٹ مین پیدا ہوجاتے ہین اور بعض مین پیچھے پر جوانی کے وقت لیکن جن اعضا پر بالکل بال نہین ہوتے۔ وہ دونون ہتھیلی ہاتھ کی اور دونون تلوے پانون کے ہین اور جنھین جنین ہی کو ظہور تولد سے پہلے مان کے پیٹ مین لگ جاتے ہین وہ سر اور حاجبین اور ہدبین (پلکین اور بھوین) ہین اور جو سب سے پیچھے بلوغ کے قریب پیدا ہوتے ہین وہ داڑھی اور موی زہار اور بغلون کے بال ہین اور پھر ہتھیلیون اور تلوون مین بال نہونیکی یہ وجہ ہی کہ ہتھیلیان تو تمام ملموسات پر حکم کرنیوالی ہین جنھین بالون کے ہونے سے اُنکے مقصود

اور غرض اصلی مین خلل آجاتا اور نیز اُنمین اور تلووں مین اسلیے کہ یہان وتر اور
شرائین بہت ہین جو بالون کو پیدا ہونے سے روکتی ہین اور پیشانی ہین اسلیے
کہ وہ دماغ کا مقدم ہی جسکی طبیعت سرد تر ہی جو کہ بالونکے مزاج کے بالکل منافی ہی اور
نیز اسلیے کہ بخارات ایک طرف کو ترچھے نہین حرکت کرتے بلکہ سیدھے اوپر کو صعود
کرتے ہین اور جو بچہ کے سر اور حاجبین و ہُدبین (بھوین ٹلکین) پرمان کے پیٹ ہی ہین بال
پیدا ہوجاتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جنین کو پیٹ مین غذا پہونچتی ہی وہ حیض کا
خون ہی جو نہایت گرم ہی جس سے تغذیہ کے وقت بخارات نکلتے ہین
جسکو دماغ قبول کرلیتا ہی اور طبیعت اُنکو مسامات کی راہ سے باہر کیطرف
مدافعت کرتی ہی جس سے بال ظہور پذیر ہوجاتے ہین لیکن حاجبین اور
ہُدبین کے بالون کو طبیعت اسلیے پہلے پیدا کردیتی ہی تاکہ آنکھ کو آفات
خارجیہ سے محفوظ اور امن مین رکھے اور جو بال داڑھی۔ زیر ناف۔ بغلون کے
پیچھے پیدا ہوتے ہین اُنکی وجہ یہ ہی کہ جب حرارتِ بدن انسان مین قوت
پاتی ہی اس سے بخارات دخانی بدن مین حد ضرورت سے زیادہ ہوجاتے
ہین جو داڑھی وغیرہ بالون کی طرف وہ مواد مستحیل ہوجاتے ہین یعنے جسقدر
سر کے بالون کے بخارات کی ضرورت تھی اُس سے زیادہ ہوجاتے ہین
جو اور مواضع داڑھی بغل زہار کیطرف متوجہ ہوجاتے ہین

لا بیض الشعر من اجر ابرد		و للشعر الشخن المزاج اسود
سفید بالون والے کا مزاج بہت سرد ہی		اور بال گرم مزاج کے ہینت سیاہ ہوتے ہین

سرد اسلیے کہ ضعف حرارت غریبیہ سے رطوبت اور برودت زیادہ ہو کر

بالون کے مادہ کے ساتھ ملجاتی ہی جس سے بال اُس مائیت رقیقہ کو غذا بناتے ہین جو سفیدی پیدا کرتی ہی۔ آرسطاطالیس نے کہا ہی کہ بڑھاپے کا سبب بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ خون کا رنگ بلغم (یعنے سفیدی) کی طرف مائل ہوجاتا ہی۔ یہ اسلیے کہ اُنکے مزاج مین برودت اور رطوبت غالب ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے بغلون کے بال زیادہ عرصہ اور مدت کے بعد سفید ہوتے ہین کیونکہ وہ دل کے قریب ہین جس سے اُنکو حرارت پہونچتی ہی اور جسقدر بخارات دخانی مین حرارت زیادہ ہوگی اسیقدر بالونکی زیادہ سیاہی ہوگی

وَنَاقِصُ الْبَرْدِ بِشَعْرٍ اَشْقَرٍ		وَنَاقِصُ الْحَرِّ بِشَعْرٍ اَحْمَرٍ
اور تھوڑی سردی والے کے کگڑے بال ہین		اور تھوڑی گرمی والے کے سرخ بال ہین

اشقر (کگڑے) بالون والے کا مزاج اعتدال کے قریب ہی لیکن برودت کی طرف مائل ہی کیونکہ اُنکے بالون کا رنگ سفیدی کے قریب ہی اور سُرخ رنگ بھی اعتدال پر دلالت کرتا ہی۔ مگر اُسکی طبیعت حرارت کیطرف مائل ہی کیونکہ سرخی سیاہی کے قریب ہوتی ہی۔ اور شارح نے کہا ہی کہ کگڑے بالون کا سبب حرارت بخار کا اعتدال ہی اور سُرخ رنگ بہ نسبت اشقر کے برودت مزاج کی طرف مائل ہی کیونکہ سُرخی اشقر کی نسبت سے سفیدی کے قریب ہوتی ہی۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ اُسکا خلاف نہین ہی کیونکہ شقرت مین بہ نسبت حمرت کے سفیدی پائی جاتی ہی

مُعْتَدِلُ الْمِزَاجِ لَوْنُ شَعْرِهٖ		اَشْقَرُهٗ مُشْتَرَبٌ بِاَحْمَرِهٖ
معتدل مزاج آدمی کے بالون کا رنگ		اشقر ہی سرخی آمیز

اور مصنف نے یہان بالون کے متعلق چند امور کا ذکر نہین کیا اول بالون کی نرمی اور سختی پس بالون کا سیدھا اور نرم ہونا اُنکے بخارات کی برودت اور رطوبت کے سبب سے ہوتا ہی جیسے بال لڑکون کے اور اُسکے برخلاف سخت اور مضبوط ہونا حرارت اور یبس کیوجہ سے ہوتا ہی جیسے بال حبشیون کے دوم بالون کی زیادتی یا کمی سو سوجسمون مین اکثر بال کم ہوتے ہین اور ایسا ہی حاریابس مین بھی اور جو بدن گرم تر ہوتے ہین اُن مین بال زیادہ ہوتے ہین۔ سوم لمس پس بالون کی سختی حرارت سے ہی اور صفائی برودت سے چہارم جلدی ہونا پس جلدی اُگنا بسبب حرارت کے اور دیر سے بسبب برودت کے ہی

ذِكْرُ اَلْوَانِ الْعَيْنِ

آنکھون کے رنگون کا ذکر ہے

آنکھون سے مزاج پر استدلال کرنا نہایت ہی ضعیف ہی اور وہ اسطرح ہی کہ آنکھون کے لمس اور اُسکے مقدار اور رنگ اور ظہور اور سرعت حرکت اور رگون کی وسعت اور رنگ کی سرخی اور حرارت اور موٹائی اور تیزی جبتک کہ یہ سبھی اُسکی حرارت پر گواہی دیتے ہین اور اُنکا خلاف برودت ہی

اَجْسَامُهَا صَغِيرَةٌ مَضِيَّةٌ	اِذَا الْجَلِيدِيَاتُ وَالْبَيْضِيَّةُ
اجسام صغیر اور روشن ہو دین	جب رطوبات جلیدیہ و بیضیہ کے

آنکھ مین تین رطوبتین ہین اُن مین سے ایک جلیدیہ ہی جو آنکھ کے تمام اجزا مین سے شریف مطلق ہی کیونکہ اسی کے سبب سے بینائی ہی اور باقی

اجزا آنکھ کے اُسکی خدمت کے لیے نوکر اور معدات ہین جو یا تو نفع اور آرام والی چیز کو حاصل کرتے ہین یا آنکھ کو نقصان اور تکلیف سے محفوظ رکھتے ہین اور یہ رطوبت صاف اور خوب روشن آنکھ کے درمیان واقع ہی مثل نقطہ کے جو کرہ کے درمیان ہوتا ہی اور رطوبت بیضیہ کا یہ نام اسلیے ہی کہ اُسکا رنگ سفیدی مین بیضہ (انڈے) کے مشابہ ہی

مَکَانُهَا نَاتٍ وَفِیْهَا نُوْرٌ	صَافِی الْقِوَامِ کَثِیْرٌ
اُنکا مکان بلند ہی اور اُنمین نور ہی	صاف قوام والا روشن بہت ہی
فَاِنَّ عَیْنَ هٰذِهٖ زَرْقَاءُ	وَاِنَّ ضِدَّ هٰذِهٖ کَحْلَاءُ
پس تحقیق آنکھ اُنکی نیلگون ہوتی ہی	اور اگر برخلاف اُنکے ہو تو سیاہ ہوتی ہی

جبکہ یہ دونون رطوبتین (جلیدیہ و بیضیہ) روشنی مین قوی اور مقدار مین صغیر اور صفائی مین تیز اور کسیقدر اونچی و بلند ہون تو اُن اسباب کی وجہ سے اُنکی آنکھین نیلگون ہوتی ہین اور سیاہی کے نو اسباب ہین (۱) روح باصرہ کا مکدر ہونا (۲) جلیدیہ کا تکدر (۳) اُسکا صغر (۴) اندر کیطرف زیادہ گہرا ہونا (۵) بیضیہ کا زیادہ ہونا (۶) بیضہ کا مکدر ہونا (۷) عنبیہ کے رنگ اور اُسکی سیاہی کا زیادہ ہونا اور شعولت و شہولت حاصل ہوتی ہین۔ اُن تمام اسباب کے توسط (اعتدال) یا اسباب زرقت اور کحولت کی ترکیب سے

وَاِنْ تَرَجَّحَتْ سَبَبَ الْکُحُوْلَةِ	لِسَبَبِ الزُّرْقَةِ فَالشُّهُوْلَةُ
اور اگر سبب کحولت (سیاہی) کا زرقت (نیلگون) سے	ملجاوے تو شہولت (سیاہ سرخی آمیز) ہوگی

اسباب زرقت وکحولت کی آمیزش سے مراد مزاج کا اعتدال ہی کیونکہ زرقت علاوہ قلت روح کے برودت پر دلالت کرتی ہی اور کحل حرارت پر اسلیے ان دونوں کے اجماع سے ایک معتدل مزاج حاصل ہوجاتا ہی

وَاِنْ تَقِلِّ الرُّوْحِ کَانَ الْاَشْہَلُ	اَوْ کَثُرَتْ فِی الْعَیْنِ کَانَ الْاَشْعَلُ
اور اگر آنکھ میں روح کم ہو تو اشہل ہوگی	اور اگر بہت ہو تو اشعل (شعلہ زن) ہوگی

اسباب شعولت میں مزاج معتدل ہوتا ہی۔ اور آنکھ کے رنگوں کے چار اصول ہیں (۱) کحل سیاہ سرمہ آلود (۲) نیلگون مانند آنکھیں گربہ کے (۳) اشہل سیاہ نیل آمیز (۴) اشعل سرخ شعلہ زن۔ لیکن سب سے یہ زیادہ افضل اور عمدہ ہی اور اسمیں روح زیادہ ہوتی ہی

اَلثَّالِثُ مِنَ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَخْلَاطُ

یہ تیسرا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ اخلاط ہیں

اخلاط ایک جسم ہی جو ارکان کی پہلی آمیزش سے پیدا ہوتا ہی

اَلْجِسْمُ مَخْلُوْقٌ مِنَ الْاَمْشَاجِ	مُخْتَلِفَاتِ اللَّوْنِ وَالْمِزَاجِ
بدن پیدا کیا گیا ہی چند اجزائے (بارہ منوی سے)	جنکے رنگ اور مزاج مختلف ہیں

جسم کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی۔ ایک وہ ہی جو کہ متصل محدود ہو حکما کے نزدیک جسم وہ ہی جو دو یا زیادہ سے مرکب ہو۔ امشاج جمع کا لفظ ہی جو کہ یہاں مفرد (یعنی منی) کی صفت واقع ہوا ہی اور مفرد اسکا مشج ہی جسکے معنی مخلوط کے ہیں اور چونکہ نطفہ بھی چند مختلف اجزا سے مرکب ہوتا ہی اسلیے اسکو امشاج کہتے ہیں بعض کے نزدیک امشاج مرد اور عورت دونوں کو کہا جاتا ہے

مجاہد نے بیان کیا ہی کہ مرد کا نطفہ سپید یا سرخ ہوتا ہی اور عورت کا سبز یا زرد یہی قول کلام اطبا کے مناسب ہی کیونکہ اُنکے نزدیک بدن چار خلطون سے مرکب ہی (۱) خون جسکا رنگ سُرخ ہی (۲) بلغم جسکا رنگ سفید ہی (۳) سودا جسکا رنگ سبز ہی (۴) صفرا جسکا زرد ہی لیکن اُسکے مزاج مین اختلاف ہی۔ جالینوس کے نزدیک مادہ اخلاط کا عناصر ہین اور ہر خون کا رنگ انھین سے پیدا ہوتا ہی پس صفرا آگ کے مانند حار یابس ہی اور خون ہوا کیطرح حار رطب ہی۔ بقراط نے کہا ہی کہ انسان کے بدن کا قوام ان چارون خلطون کی آمیزش اور اُنکے اجتماع سے ہوتا ہی اور کوئی بدن اُنسے خالی نہین ہی اسلیے ان خلطون کے اعتدال سے بدن مین صحت پائی جاتی ہی اور اعتدال کے منحرف ہونے مین بیماری لاحق ہوتی ہی۔ اور پہلے حکما بقراط۔ جالینوس و ارسطا طالیس وغیرہ نے اس امر پر دلائل قائم کیے ہین کہ تمام اجسام ان اخلاط سے مرکب و مخلوط ہین۔ اور جو بعض متاخرین کا مقولہ ہی کہ جسم صرف ایک ہی خلط سے مرکب ہی جنمین سے کسی نے کہا ہی خون سے جو قریب تر ہی اور کسی نے بلغم یا سودا سے یہ بالکل باطل ہی فائدہ طبیعی اخلاط مین فاعل اور مؤثر سبب صرف کبد کی حرارت ہی جو مختلف طور پر اپنا فعل ظاہر کرتی ہی اگر معتدل ہی تو فعل اور تاثیر بھی معتدل کرتی ہی جس سے خون پیدا ہوتا ہی اور اگر حد اعتدال سے زیادہ ہو تو صفرا اور اگر کم ہو تو پھر اگر رطوبت زیادہ ہو تو بلغم یبوست ہو تو سودا

وَمِنْ دَمٍ وَمِرَّةٍ سَوْدَاءَ	مِنْ بَلْغَمٍ وَ مِرَّةٍ صَفْرَاءَ
اور خون اور مرّہ سودا سے	بلغم اور مرّہ صفرا سے

انسان کی پیدائش مین یہ چارون اجزا پائے جاتے ہین کیونکہ بچہ جو مان کے پیٹ مین خون کو غذا بناتا ہی اسمین اور خلطین بھی مخلوط ہوتی ہین اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر مین ہمکو بجز خون کے اور کچھ نظر نہین آتا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہم بظاہر خون مین کف اور پانی موجود پاتے ہین اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ حیوانات مین اُنکے بعض اعضا بارد یابس ہین جیسے استخوان جو سودا کی نظیر ہین اور بارد رطب بھی جیسے دماغ جو بلغم کا نظیر ہی اور حار رطب جیسے گوشت پوست جو خون کے مانند ہین اور دیگر حار یابس جیسے دل جو بمنزلہ صفرا کے ہی - خداوند تعالیٰ کی حکمت اسطور سے جاری ہی - جب منی رحم مین وارد ہوتی ہی تو خون کیطرف مستحیل ہوجاتی ہی جسکو طبیعت جذب کر لیتی ہی جسمین سے رقیق کے تو اعضا لینہ (نرم) جیسے شحم (چربی) وغیرہ بناتی ہی اور گرم سے اعضا، حارہ جیسے دل کی تصویر گڑھتی ہی - اور بارد سے بارد اعضا جیسے دماغ کا نمونہ تیار کرتی ہی اور غلیظ سے سخت اور یابس اعضا جیسے استخوان کی تصویر بناتی ہی اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ جب سودا یا بلغم یا صفرا کا اسہال دیا جاتا ہی تو اکثر اسمین وہی خارج ہوتا ہی جسکی رعایت زیادہ ملحوظ ہوتی ہی

وَهُوَ لَهُ بُرُودَةٌ مُعْتَدِلَةٌ	فَالْبَلْغَمُ الطَّبِيعِيُّ مَا لَا طَعْمَ لَهُ
وہ وہ ہی کہ جسکی برودت معتدل ہو	پس بلغم طبعی وہ ہی جسکا مزہ کچھ نہو

بلغم کی دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی وہ ہی کہ جسمین صلاحیت ہو کہ کسی وقت مین خون بن سکے کیونکہ وہ دراصل خون ہی ہی جسکا نضج پورا نہین ہوا اور وہ بدن اور اسکی برودت کی نسبت سے معتدل ہی اور صفرا اور خون کی نسبت سے بارد ہی۔ کتاب قانون مین شیخ نے کہا ہی کہ طبعی ایک قسم ہی شیرین بلغم سے لیکن یہان مراد وہ بلغم ہی کہ جسکا کچھ ذائقہ نہو یعنی پھیکا۔ اور عروق مین اُسکے ہونے سے تین منافع ہین (۱) جبکہ اعضا کو معدہ یا جگر سے امداد بند ہوجانے کی وجہ سے غذا نہین میسر آئی تو طبیعت اُس بلغم کیطرف متوجہ ہوتی ہی جسکو نضج دیکر خون بننے کے قابل بنا دیتی ہی کہ اس سے اعضا کو غذا پہونچ جاوے (۲) خون کے ساتھ مخلوط ہوکر اُسکو اُن اعضا کی تغذیہ کے لیے مستعد کر دیتی ہی جسکے خون مین بلغم کا حصہ موجود ہی جیسے نخاع (یعنی حرام مغز (۴) اعضا کو رطوبت پہونچاتی ہی تاکہ حرکت کی حرارت سے خشک ہو کر بیکار نہو جاوین اور بلغم غیر طبعی اُسکے برخلاف ہی اور اُسکی دو قسمین ہین ایک مختلف القوام سو اگر اُسکے قوام مین اختلاف محسوس ہو اور بعض اجزا اُسکے قوام مین بڑھکر غلظت ہو تو اُسکو زجاجی کہتے ہین اور مسیخ (پھیکی) وہ ہی جسکا ذائقہ کچھ نہو گویا کہ یہ قسم ابتدا مین بارد تھی جسمین کوئی اور چیز خارجی مخلوط نہین ہوئی بلکہ اپنی حالت مین ایسا محبوس اور بند رہا کہ منجمد اور غلیظ ہو گیا۔ اور اگر اختلاف محسوس نہو تو اُسکو بلغم خام (کچا) کہتے ہین۔ دوسرا مستوی القوام جسکا قوام ظاہر مین یکسان معلوم ہوتا ہی۔ لیکن درحقیقت اسمین اختلاف ہوتا ہی پس اگر بہت رقیق ہو تو مائی ہی اور اُسکو تفہ (پھیکا) بھی کہتے ہین وہ بارد ہی

اور عضو مین جلدی نفوذ اور تاثیر کرجاتا ہی - اور اگر بہت زیادہ غلیظ ہو تو اُسکو جصّی اور مخاطی کہتے ہین اور خام مخاطی کے اقسام مین سے ہی جسکی سفیدی نہایت زیادہ ہوتی ہی اور تمام انواع بلغم کا ذائقہ اور بو سے کچھ نہین ہوتا بجز مالح (شور) اور حامض (ترش) کے

وَمِنْهُ مَا يُعرَفُ بِالزُّجَاجِ	وَهُوَ غَلِيظٌ بَارِدُ الْمِزَاجِ
منجملہ اُسکے وہ ہی جو زجاجی کے نام سے مشہور ہی	اور وہ غلیظ سرد مزاج ہی

اور زجاجی بلغم کے جمیع انواع مین سے زیادہ غلیظ ہی اور قوام کے اعتبار سے بلغم کی چار قسمین ہین (۱) زجاجی (۲) مائی (۳) مخاطی (۴) جصّی

وَمِنْهُ بَلغَمٌ يُسَمَّى مَالِحَا	لِلْحَرِّ وَالْيُبْسِ تَرَاهُ جَانِحَا
اور منجملہ اُسکے بلغم ہی جسکا نام مالح ہی	جسکو تو دیکھتا ہی کہ حرارت ویبوست کیطرف مائل ہی

یہ قسم بلغم غیر طبعی سے ہی جسکا قوام مختلف ہوتا ہی اور بلغم مالح اور اقسام کی نسبت سے حار یابس ہی اور اُسکی نمکینی کا سبب یہ ہی کہ رطوبت بلغمیہ کے ساتھ رطوبت مائیہ ملگئی ہی جسکا ذائقہ قلیل یا عدیم ہی اور یہ رطوبت اُن ارضی محترق اجزا سے حاصل ہوتی ہی جنکا مزاج یابس اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہی بشرطیکہ اعتدال کے طور پر اختلاط ہووے اور اگر زیادہ ملجاوے تو وہ بلغم کڑوا ہوجائیگا اور اسی طرح سے نمک پانی مین سے پیدا ہوجاتا ہی

وَمِنْهُ مَا طَعْمَهُ كَالْحُلْوِ	وَلَيْسَ مِنْ حَرَارَةٍ يَخْلُو
اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ جسکا مزہ شیرینی کیطرح ہی	اور وہ حرارت سے خالی نہین ہی

جسقدر اسمین شیرینی ہوگی اُسی نسبت سے حرارت ہوگی کیونکہ جب بلغم دراصل

بے ذائقہ ہی تو اسمین خون کے ملنے سے حلاوت (شیرینی) پیدا ہو جاتی ہی
اور یہ قسم طبعی بلغم کے قریب ہی

وَمِنْهُ كَالْحَامِضِ هُوَ أَبْرَدُ	يَكُونُ فِي الْمِعْدَةِ حِيْنَ تَفْسُدُ
اور منجملہ اُسکے ترش ہی جو بہت سرد ہی	معدہ مین ہو جاتا ہی جبکہ فساد واقع ہوتا ہی

جب بلغم معدہ مین گرتا ہی تو اُسمین وہان جوش آنے سے حموضت (ترشی) آجاتی ہی جسکے دو اسباب ہین ایک یہ کہ بلغم خصوصًا شیرین کو وہ عارض ہو جو دیگر نچوڑون (عصارات) کو پیش آتے ہین اور وہ جوش کہانے سے ترش بنجاتے ہین اور اُسکا فساد معدہ مین نہایت ناقص اور زیادہ ہوتا ہی دوسرا یہ کہ خارج سے کوئی چیز اُسمین مخلوط ہو کر اُسکو ترش کر دیوے جیسا سودا، حامض صاحب کامل الصناعۃ نے کہا ہی کہ یہ بلغم کی خام اقسام سے زیادہ بارد ہی اور یہان مصنف نے عفص کسیلا) کا ذکر نہین کیا اور قانون مین بیان کیا ہی اور عفوصت کا ویسا ہی سبب ہی جو حموضت (ترشی) کا ہی کبھی عفوصت یعنی کسیلا پن کا سبب سردی کی زیادتی ہوتی ہی جس سے اُسکی حرارت ضعیف ہو جاتی ہی حموضت (ترشی) یا اُس سے بڑھ کر حلاوت یعنی شیرینی کی طرف نہین پہونچ سکتی پس طعم اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی بلغم کی چار قسمین ہین (۱) حامض (۲) مالح (۳) حلو (۴) عفص اور سبکی اصل تفہ یعنی سبے ذائقہ ہی

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِي الْأَلْوَانِ	فَوَاحِدٌ يُعْرَفُ بِالدُّخَانِ
اور مرہ صفراء رنگون کے اعتبار سے	سو ایک تو دخانی کے نام سے مشہور ہی

صفرا کی بھی دو قسمین بلغم کی طرح ہین (۱) طبعی (۲) غیر طبعی۔ طبعی کا بیان عنقریب

آگے آئیگا اور غیر طبعی یہ ہی کہ اسمین کوئی چیز ملجاوے جو اُسکو حالت طبعی سے
خارج کردیوے - اگر اسمین بلغم رقیق امیزش پاوے تو اسکو مرّہ صفرا کہتے ہین
اور بلغم غلیظ تو مرہ محیہ کیونکہ وہ رنگ کی زردی مین بیضہ کے مشابہ ہوتا ہی اور
جو سودا ہو سو یا تو وہ خارج سے صفرا پر وارد ہوگا یا صفرا ہی خود بخود جلکر سودا
بنکر ، مادیت (خاکستر) پیدا کردیگا جسمین ہم لطیف کو رمادے سے تمیز نکر سکینگے
اور مصنف نے صفرا کی تقسیم بلغم کی طرح قوام اور طعم کے اعتبار سے نہین کی
کیونکہ صفرا کی تمام اقسام صرف رقیق اور کڑوی ہوتی ہین

وَمِنْهُ كَالزِّنْجَارِ وَالْكُرَّاثِ	وَهٰذَانِ كَثِيرَةُ الْخُبَاثِ
اور منجملہ اسکے زنگار اور گندنے کی طرح ہوتا ہی	اور یہ دونون بہت بُرے اور خبیث ہوتے ہین

یہ قسم اول اخضر (سبز) تھا جسمین سے زیادہ احتراق واقع ہونے سے رطوبت جاتی رہی
اور سبزی مین سیاہی مل گئی جس سے اسکا رنگ زنگاری جیسا ہوگیا اور کراثی
(گندنے رنگ) ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جب صفرا معدہ مین آکر حرارت غریبہ کی
زیادتی سے جلجاتا ہی تو اُس احتراق سے سیاہی پیدا ہوجاتی ہی جسکا رنگ
گندنے کے رنگ کے مشابہ ہوجاتا ہی یہ دونون صفرا کی قسمین ناقص اور قاتل
ہوتی ہین - اور زنگاری تو بہت ہی زیادہ مذموم ہی کیونکہ شیخ نے قانون مین
کہا ہی کہ یہ زہر اور سمومات مین سے ہی اور بعض حکما نے کہا ہی کہ ایسا صفرا
محی (البقول) ترکاریون کے کھانے سے پیدا ہوتا ہی جو اپنی رطوبت کی وجہ سے
زہر کی تاثیر پیدا کرتی ہین

أَغْيَرُهُ يُعْرَفُ بِالْمُحِّيِّ	وَلَيْسَ فِي قُوَاهُ بِالرَّدِيِّ
اور سوا اسکے ایک مشہور محی زردی بیضہ کے مشابہ	اور اسکی قوتون مین بہت خرابی نہین ہی

اور یہ قسم سب اقسام سے زیادہ غلیظ ہی کیونکہ اسمین کسی قسم کے بلغم کی آمیزش ضرور ہوتی ہی۔ اور جالینوس کے نزدیک بہر صورت یہ چندان ردی اور ناقص نہین ہی اس لیے کہ اسکی رطوبات کو حرارت نے جذب کر کے اسکے قوام کو غلیظ کر دیا ہی

وَالْاَحْمَرُ السَّاكِنُ فِي الْمِرَارَةِ	وَكُلُّهَا تُنْسَبُ لِلْحَرَارَةِ
اور مرارہ (پتہ) مین بلغم سرخ ہی رہتا ہی	اور یہ سارے حرارت کی طرف منسوب ہین

یہ طبیعی صفرا کا قسم ہی جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہی جسکا رنگ نہایت ہی سرخ ہی اور جسقدر حرارت زیادہ ہوگی اُسیقدر سُرخی مین تیزی ہوگی اور شیخ نے کہا ہی کہ ایسا بلغم کبد (جگر) اور عروق شرائین مین بھی پیدا ہوتا ہی جو دو قسم مین انقسام پاتا ہی ایک یہ کہ خون کے ساتھ ملکر ایسے اعضا کی غذا بنتا ہی جسکی غذا مین صفرا کا ہونا جزء ضروری ہی جیسا ریہ (پھیپھڑا) اور جو اس سے بچ رہتا ہی وہ امعا کیطرف گرتا ہی جو امعا کو ثقل کے دور کرنے مین مدد دیتا ہی اور مقعد کے عضلون مین کسیقدر لذع کی کیفیت پیدا کرتا ہی جس سے طبیعت قیام الی الغائط کی خواہان ہوتی ہی اور نیز امعا کو فضلون اور بلغم سُرخ سے پاک وصاف کرتا ہی۔ اور دوسرا قسم مرارہ (پتہ) کی طرف گرتا ہی جو اُسکو خون کی غذا سے مستغنی کر دیتا ہی اور اُسی کو احمر کہتے ہین اور مرارہ ایک جوہر عصبی بارد ہی۔ اور صفراء حار اُسکی غذا بننے کی صلاحیت رکھتا ہی۔ اور حرارت کی طرف منسوب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ انکے سبب سے پیاس اور طپش اور سوزش اور لذع وغیرہ جمیع گرم امراض عارض ہوتے ہین۔ اور اکثر صفرا گرم غذاؤن سے اور گرم موسم اور گرم مزاج (جوانی) ہین پیدا ہوتا ہی۔ اور صفرا کی ایک اور قسم ہی جو قے کے وقت خارج ہوتا ہی جسکا

رنگ زرد ہوتا ہی اور اُسکو مصنف نے نہین بیان کیا کیونکہ یہ علیحدہ کوئی مستقل قسم نہین بلکہ صفرا ہی کی قسم سے حاصل ہو جاتا ہی۔ اور صفرا غیر طبعی کی پانچ قسم ہین (۱) صفرا مرۂ جسمین رقیق (نرم) بلغم مخلوط ہی (۲) مرہ محیہ جسمین بلغم غلیظ کی آمیزشس ہی (۳) زنگاری و کراثی (۴) احمر جنکا پہلے بیان ہوچکا ہی

وَالدَّمُ مَا مَنْشَأُهُ مِنْ كَبِدٍ	يَنْفُذُ مِنْ عُرُوقِهَا إِلَى الْجَسَدِ
اور خون وہ ہی جسکا منشا اور مبدا جگر سے ہی	اُسی جگر کی رگون ہین سے سارے جسم مین سرایت کرتا ہی

جگر معدہ سے جذب کرتا ہی کیلوس کو جو پختہ ہو کر خون بنجانے کی قابلیت رکھتا ہی کیونکہ جگر کا رنگ سُرخ ہی جسمین ہمجنس اور مشابہت کی وجہ سے خون پیدا ہو سکتا ہی۔ اور خون تمام دیگر خلطون سے افضل اور عمدہ ہی کیونکہ وہ ایک ایسا مادہ ہی حرارت غریزیہ کا جو خود روح یا روح کا مادہ ہی اور خون سے دیگر اخلاط کیطرح دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی (۱) طبعی وہ ہی جسمین چار اوصاف پائے جاوین۔ اول سرخی یہ خون قلب اور شرائین مین ہوتا ہی اُسکا رنگ سُرخ اور قوام رقیق اور حرارت قوی یہ ہی بہ نسبت اس خون سکے جو جگر اور وردہ مین ہو کیونکہ غلیظ اور غیر قوی الحمرۃ ہوتا ہے (۲) شیرینی تاکہ اسکو اعضا اپنی طرف بخوبی جذب کر سکین۔ سوم خوشبو کیونکہ بدبو عفونت سے ہوتی ہی۔ چہارم قوام معتدل ہووے تاکہ تمام اعضا کی غذا مین آسکے فائدہ جالینوس نے کہا ہی کہ خون جبتک جگر مین رہتا ہی اسمین مائیت مخلوط ہوتی ہی اور جب جگر مین سے نکلکر رگونمین

جاتا ہی-تواس مائیت سے جدا اور علیحدہ ہو جاتا ہی کیونکہ اُس مائیت کی ضرورت خود دلسیلیے نھی تاکہ کیلوس جسکو طبیعت نے خود اپنی طرف جذب کرکے خون بنادیا ہی-جگر کے باریک اور تنگ مجاری مین نفوذ اور سرایت کر جاوے-اور جب خون جگر سے جدا ہو گیا تو وہ مائیت بھی اس سے مفارق ہو کر بڑی عروق کے ذریعہ سے دونون گردون کیطرف جاکر بول کی راہ سے خارج ہو جائیگی پھر اُس مصفی اور چھنے ہوے خون کو جگر بڑی رگ کی طرف سے جو حدبہ مائیہ سے نکلتی ہی پہونچا دیتا ہی جسمین سے قلب مین اسقدر آجاتا ہی کہ جسکا نضج عمدہ اور قوام نرم ہوتا ہی جو دل کی غذا مین اگر حرارت غریزیہ کا مادہ بنجاتا ہی جسکو وہ اور روح حیوانی دونون ملکر شرائین کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچا دیتی ہین-(۲) غیر طبعی وہ ہی جو اپنی طبیعت کو چھوڑ کر زیادہ سرد یا گرم ہو جاوے-یا کوئی عارضی امر اگر اُسکی اصلاح مزاج کو زائل کردیوے مثلاً اسمین سودا مخلوط ہو جاوے جس سے خون سوداوی سیاہ غلیظ بنجاتا ہی یا صفرا کی آمیزش سے رقیق صفر ہو جاتا ہی یا مائیت ملنے سے نرم ہو جاتا ہی اور اسی صورت مین استسقا حادث ہو جاتا ہی اور کبھی اس سے ذائقہ مین بھی تغیر آجاتا ہی جو زیادہ صفرا کے ملنے سے کڑوا ہو جاتا ہی-اور اگر صفرا اسقدر اعتدال کے اختلاط پاوے تو مالح (نمکین) ہو جاتا ہی اور ایسا ہی اگر بلغم حامض ملے اور کبھی ترش سودا یا بلغم کے امتزاج سے ترش ہو جاتا ہی

وَالدَّمُ فِي قُوَاهُ حَارٌّ رَطْبٌ	وَمِنْهُ شَيْءٌ قَدْ حَوَاهُ الْقَلْبُ
اور خون اپنی قوتون مین حار رطب ہی	منجملہ اسکے کچھ ایسا خون ہی جسپر قلب حاوی ہی

یہ خون حار رطب اسلیے ہی کہ خون کا اکثر حصہ گرم تر غذاؤن سے اور جوانی اور
نمو کی عمر مین جو گرم ہی پیدا ہوتا ہی اور نیز اسلیے کہ خون جگر اور گوشت کی غذا مین
جو گرم رطب مین داخل ہوتا ہی۔ اور نیز جب کہ خون بدن مین زیادہ ہوتا ہی
تو اُس سے گرم بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسا حمی مطبقہ۔ چیچک۔ پُھنسین
دنبل وغیرہ بعض نے کہا ہی کہ خون مین رطوبت کا حرارت کی نسبت سے
زیادہ ہونا ضروری ہی۔ خون طبعی سے سات فوائد حاصل ہوتے ہین
(۱) بدن مین سے جسقدر کچھ تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدل پیدا کرتا ہی اور
جسم کو نمو کے زمانہ مین بڑھاتا ہی (۲) احشاء کو گرمی اور حرارت پہونچاتا ہی
جس سے ہضم قوی ہوتا ہی۔ اور ظاہر بدن سے سردی کی تکلیف کو دور
کرتا ہی (۳) روح جو حیوانی قوتون کی اسواری ہی خون لطیف سے
حاصل ہوتی ہی (۴) چہرہ کو روشنی چمک۔ خوبصورتی عطا کرتا ہی (۵) وہ دیگر
اخلاط کی نسبت سے طبیعت کو زیادہ تر مرغوب ہی۔ کیونکہ مسہل دواؤن
کے استعمال سے دوسری اخلاط کی طرح وہ کبھی اسہال کے ذریعہ سے
خارج نہین ہوتا (۶) خون کے نکلنے کے وقت قوت مین کمی اور بدن مین
ضعف آجاتا ہی (۷) خون سے خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہی فائدہ
جن حیوانات مین خون اور دماغ اور دل وجگر ہین اُنکے پانچون حواس بھی
ثابت ہین مگر چچھوندر جسکو خلد اور فارا عمی کہتے ہین وہ سایہ کو معلوم
کر سکتی ہی مگر شکلون کو نہین دریافت کر سکتی۔ جو حیوان خون دار چلنے والا
ہی وہ ضرور سوتا اور جاگتا بھی ہی۔ اور تمام قسم کے خون جم جاتے ہین

بجز اونٹ اور خرگوش کے

وَمَسْكَنُ السَّوْدَآءِ فِي الطِّحَالِ	هٰذَا الْاِعْتِقَادُ لَيْسَ بِالْمُحَالِ
اور جگہ رہایش سودا کی تلّی مین ہے	یہ اعتقاد کوئی محال نہین (یعنی صحیح اور درست ہی

کیونکہ خلطون مین سے ہر ایک خلط کو کسی نہ کسی عضو کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہی جسکی طرف اُسکو زیادہ رغبت ہی۔ پس صفرا مرارہ مین اور خون جگر مین اور سودا طحال مین گرتا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک سودا طبعی خون کا میل اور فضلہ ہی جسکی طبیعت ترو خشک ہی اور مسیحی نے کہا ہی کہ اس سودا مین کسیقدر حرارت اور تیزی بھی ہوتی ہی بسبب رطوبت کے جو اسمین موجود ہی۔ اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اسکا ذائقہ کسیلا ہی اور جو سودا طحال کی طرف جاتا ہی وہ اُسکو خون سے مستغنی کر دیتا ہی

وَعَكَرُ الدَّمِ هُوَ الطَّبِيعُ	وَمَا سِوَاهُ لَيْسَ بِالْمَطْبُوعِ
خون کا تہ نشین میل سودا و طبیعی ہے	اور ما سوا اسکے اچھا نہین ہے

سودا بھی دیگر خلطون کی طرح دو قسم پر ہی۔ طبعی اور غیر طبعی۔ پھر طبعی کی دو قسمین ہین ایک وہ جو طحال کی طرف جاتا ہی دوسرا وہ جو خون کے ساتھ ملکر بدن مین سرایت اور ہڈیون کی غذا مین داخل ہوتا ہی اور جو سودا ان دونون قسمون کے برخلاف ہی وہ غیر طبعی ہی جو کسی اور خلط یا اپنی ذات ہی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ جب خون جل جاتا ہی تو اسمین سے کثیف تو سودا محترق بنجاتا ہی اور لطیف صفرا محترق اور اسی طرح جب صفرا مین احتراق واقع ہوتا ہی تو لطیف صفرا محترق بنجاتا ہی اور کثیف سودا محترق اور ایسا ہی

جب بلغم جلکر خاکستر ہوجاتا ہی تو وہ بھی سوداے محترق ہوجاتا ہے

وَبِاحْتِرَاقِ سَائِرِ الْاَخْلَاطِ		اِنَّمَا تَحْدُثُ بِاخْتِلَاطٍ
اور احتراق باقی اخلاط سے بھی ہوجاتا ہی		ضرور یہ سودا، اختلاط اخلاط سے پیدا ہوتا ہی

یعنی سودا دو طور سے پیدا ہوتا ہی ایک خلطون کی باہم آمیزش سے
دوسرے اسمین احتراق واقع ہونے سے۔ جبکہ سودا، اصل مین رقیق ہوتا ہی
اسلیے وہ خود بخود جلجاتا ہی جس سے اسمین نہایت تیزی اور بدبو اور ترشی
ہوتی ہی۔ اور زمین پر گرنے سے ایسا جوش کھاتا ہی کہ اُسکی ترشی سے مکھیان
بھی بھاگ جاتی ہین اور اگر سودا اصل مین غلیظ ہوتا تو بلا آمیزش صفرا کے
اسمین احتراق واقع نہین ہوسکتا مصنف نے اخلاط کے پیدا ہونیکا
طریقہ ذکر نہین کیا جسکو ہم اس موقع پر بیان کرنا ضرور سمجھتے ہین واضح ہو کہ
ہضم کی چار قسمین ہین اول یہ کہ جب کوئی چیز کھائی یا پی جاتی ہی تو وہ معدہ
مین پہونچکر تھوڑے عرصے کے بعد کیلوس بنجاتی ہی جو آشجو غلیظ کے مشابہ
ہوجاتی ہی اسکو ہضم اول کہتے ہین پھر اس کیلوس مین سے لطیف تو معدہ
اور امعا کی راہ سے اُس عرق (رگ) مین جاتا ہی جسکو باب الکبد کہتے ہین
کیونکہ ہمیشہ اُسکا مُنھ کھلا رہتا ہی ۔ اور اکثر بلغم یہان پیدا ہوتا ہی پھر
وہان سے وہ کیلوس جگر کے مجاری مین پہونچتا ہی جہان بال کے مانند باریک
رگین جگر کے گرداگرد ہین جو اُس کیلوس کو ایک جگہ جمع کرتی ہین تاکہ جگر اسمین
اپنا کام جلدی اور بخوبی کرسکے۔ پس اسطور سے یہان کیلوس طبخ پاتا ہی جیسکے
ہر ایک جوش مین کچھ تو رغوہ (جھاگ) اور کسیقدر رسوب (تہ نشین) ظاہر

ہوتے ہین اور اگر زیادہ طبخ ہو جاوے تو کچھ جل بھی جاتا ہی اور اگر کمی رہے
تو عدیم النضج رہتا ہی۔ پس وہ رغوہ (کف) صفراء طبعی ہی اور رسوب
قرہ سوداء طبعی اور محترق لطیف صفراء اور غلیظ سوداء جو غیر طبعی اور
ردی ہی۔ اور جسمین کچھ نضج نہین وہ بلغم ہی۔ اور جسمین بخوبی نضج آچکا ہی
اور وہ سب سے مصفیٰ اور عمدہ ہی وہ خون ہی۔ مگر جبتک خون جگر مین ہوتا
ہی اسمین مائیت ملی رہتی ہی تاکہ جگر کے مجرون مین نفوذ کر سکے۔ پس یہانتک
تو ہضم ثانی کا حکم پورا ہوتا ہی۔ پھر خون جو صاف اور عمدہ حاصل ہوتا ہی
وہ جگر کی رگون مین نفوذ کر کے اس بڑی رگ (عرق عظیم) مین جاتا ہے
جو جگر کے اوپر کی جانب سے نکلی ہی۔ اور اُسکو یہان بھی نضج حاصل ہوتا ہی
جو تمام بدن کی باریک متفرق دریدون اور عروق شعریہ اور جداول مین
پہونچتا ہی۔ اور یہ ہضم ثالث کا کام ہی پھر وہ خون اعضاء کے ساتھ ملکر اور
اُنکے مشابہ ہو کر جوہر اعضا کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور یہ ہضم رابع ہے
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ہضم کا فضلہ ہی۔ پہلے ہضم کا فضلہ بہت ہی
غلیظ ہوتا ہی جسکو غائط (پاخانہ) کہتے ہین جو سیدھا امعا کی راہ سے باہر
کی طرف خارج ہو جاتا ہی۔ اور دوسرے ہضم کا فضلہ بہت ہی رقیق اور نرم
ہوتا ہی جسکا اکثر حصہ بول کی راہ سے مندفع ہو جاتا ہی اور کچھ طحال کی راہ سے
اور باقی دونون ہضم کا فضلہ بذریعہ تحلیل کے نکل جاتا ہی جو بالکل محسوس نہین
ہوتا ہے جیسے بخارات جو مسامات سے خارج ہو جاتے ہین یا کبھی محسوس ہوتا
ہی جیسے پسینا یا مسام محسوسہ کی راہ سے خارج ہو جاتا ہی جیسے ناک کا فضلہ یا غیر طبعی

طور پر مندفع ہوتا ہے جیسے دبیل یا ورم ظاہر ہوں

الرَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَ الْاَعْضَاءُ

یہ چوتھا ہے امور طبیعیہ میں سے اور وہ اعضا ہیں

عضو بدن کا جزو ہے جو خلطوں کے پہلے مزاج سے حاصل ہوتا ہے کہ اس سے کچھ کام چل سکے اور اعضاء اجسام ہیں جو ارکان کے اول مزاج سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض کے نزدیک اعضا جسم کثیف ہیں جیسے بدن ترکیب پاتا ہے۔ پھر اعضاء کی دو قسمیں ہیں بسیط اور مرکب جنکا بیان عنقریب آئیگا اور یہاں مراد عضو سے مرکب ہے

اُصُوْلُ اعْضَاءِ الْجُسُوْمِ اَرْبَعَةٌ	وَغَيْرُهَا مِنْهَا تَوٰى مُفَرَّعَةً
اصل اعضا جسموں کی چار ہیں	اور ماسوائے ان چار کے انھیں کی شاخیں ہیں

اعضا میں سے اول مصنف نے اعضائے رئیسہ کا بیان کیا ہے کیونکہ بدن کی پہلی قوتوں کے لیے وہی اصول مساوی ہیں جو بقائے شخص کے لحاظ سے تین ہیں (۱) دل (۲) دماغ (۳) جگر اور بقائے نوع کے اعتبار سے یہ تینوں اور دو اور (۱) خصیتین (۲) آلہ تناسل امام غزالی نے بیان کیا ہے کہ آدمی کے بعض اعضا اور جگر اور دماغ بمنزلہ اصول کے ہیں۔ اور کئی (معدہ شرائین۔ عروق۔ اور دہ۔ اعصاب خون کے لیے بمنزلہ خادم و نوکر کے ہیں اور بعض (اصابع) انکے مکمل ہیں اور بعض (پلکیں و ناخن) زینت دینے والے ہیں

فَوَاحِدٌ مِنْ هٰذِهٖ هِيَ الْكَبِدُ	وَهِيَ تَقُوْمُ بِالْغِذَاءِ لِلْجَسَدِ
سو ایک اُن اعضا میں سے جگر ہے	جو بدن کی غذا کا کام کرتا ہے

تمام اطبا اور فلاسفہ و حکما متفق الراے ہیں کہ یہ تینوں (قلب و کبد و دماغ

اعضا کے سردار ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ ان سب سے بڑا اور رئیس اعظم کون ہے۔ ایک جماعت نے کہا اور اسی پر جالینوس کا یقین ہے کہ تمام اعضا کی جڑ اور بڑا سردار جگر ہے۔ جسکی یہ وجہ بیان کی ہے کہ غذا کے بارہ مین اسکی طرف زیادہ ضرورت داعی ہوتی ہے جسمین جنین بھی شامل ہے اور کہا کہ تمام اعضا کو طبعی قوت اسیکے طفیل سے حاصل ہوتی ہے جو کیلوس کو طبخ دیکر تمام جسم کو غذا پہونچاتا ہے اور نیز اسلیے کہ دیگر شریف اعضا۔ مُنھ اور مری اور معدہ اور طحال اور ریتہ و گردہ اور مثانہ جو غذا کے اعضا ہین اسکے خادم ہین کیونکہ مُنھ تو غذا کو چباتا ہے اور مری غذا کو معدہ کیطرف کھینچتی ہے جسکو معدہ پکاتا ہے اور طحال معدہ کو حرارت پہونچاتی ہے جس سے غذا کے پکانے مین اُسکو زیادہ امداد ملتی ہے اور امعا وغیرہ غذا کو روک رکھتے ہین تاکہ اُسکو جگر جذب کرلیوے پس اس سبب سے جگر تمام اعضا کا سردار ہے۔ اور نیز اسلیے کہ اسمین خون پیدا ہوتا ہے جو تمام خلطون سے شریف تر اور حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھتا ہے اور اُسکے اور بھی کئی منافع اور فوائد ہین۔ اہل لغت کے نزدیک جگر ایک سُرخ گوشت کا ٹکڑا ہے جو انسان اور تمام حیوانات خوندار کے باطن مین (اندر) پیدا کیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک جگر مین بالکل گوشت نہین بلکہ وہ صاف صاف خون منجمد ہے اور اسکا ثبوت اس حدیث سے نکلتا ہے جسکو ابن ماجہ و دار قطنی و بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو مردہ (مچھلی و ٹڈی) اور دو خون (جگر اور طحال) حلال کیے گئے ہین

لَوْ لَاہُ کَانَ الْجِسْمُ کَالنَّبَاتِ		فَالْقَلْبُ یَغْذُو الْجِسْمَ بِالْحَیٰوۃِ
اگر وہ دل نہوتا تو بدن نباتات کیطرح ہوتا		اور دل بدن کو غذا حیاتی کی دیتا ہی

نباتات درخت گھاس وغیرہ جو چیز نامی ہووے۔ اور حیوانات و نباتات مین مابہ الامتیاز حیات ہی۔ اور دل کو قلب اسلیے کہتے ہین کہ وہ اپنے کامون مین بدلتا ہی اور پھرتا رہتا ہی۔ یا اسلیے کہ وہ تمام بدن سے زیادہ خالص اور سب کا خلاصہ اور ہر خالص چیز کو دل اور خلاصہ بولتے ہین۔ امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ تمام علماے اہل شرع وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ سب سے پہلے اعضا مین سے دل متکون ہوتا ہی اور یہی حق ہی کیونکہ حرارت غریبہ کے پیدا ہونے مین جو حیاتی کا مادہ اور زندگی کا سامان ہی۔ اسی (دل) کی ضرورت ہوتی ہی اور اسی سے روح حیوانی پیدا ہوتی ہی جو حیوانات کے ساتھ مخصوص ہی پھر کہا کہ رئیس عضو علی الاطلاق دل ہی اور دماغ اپنے طبعی افعال مین اُسکا تابع اور خلیفہ ہی اُسکی شہادت مین وہ حدیث وارد ہی جو نعمان بن بشیر سے مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن مین ایک گوشت کا ایسا ٹکڑا ہی جب وہ اچھا اور درست ہوتا ہی تو بدن بھی تندرست رہتا ہی اور جب اُسمین فساد اور خرابی آتی ہی تو اُس سے بدن بھی بگڑ جاتا ہی اور وہ دل ہی۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہی اور ابونعیم کی روایت مین اسطرح سے ہی کہ بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہی جب وہ تندرست ہوتا ہی تو سارا بدن بھی درست رہتا ہی جب وہ بیمار رہتا ہی تو سارا بدن بھی بیمار ہوجاتا ہی۔ اور دل کو اسلیے سخت بنادیا ہی تاکہ آفات وارده کو

جلد قبول نہ کر سکے - اور اسمین دو خانہ ہین ایک دہنے دوسرا بائین جانب جو سرخ خون اور روح سے پر رہتے ہین دہنے مین تو خون زیادہ اور دوسرے مین روح زیادہ ہی اور بائین خانہ سے دو رگین نکلکر ایک پھیپھڑے کیطرف گئی ہی جسکو شریان وریدی کہتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ کی راہ سے دل مین پہونچتی ہی اور دوسرے کا نام ابہر ہی

وَهُوَ لِحَيِّ الْجِسْمِ مِثْلُ الْعُنْصُرِ	يُنْفِذُ مَا يُنْفِذُهُ فِي الْأَبْهَرِ
اور وہ دل زندہ بدن کیواسطے عنصر کیطرح ہی	جاری کرتا ہی جسکو ابہر (نام عرق) مین جاری کرتا ہی

ابہر ایک رگ ہی جو دل کے بائین طرف سے نکلی ہی جسمین سے تمام شرائین پیدا ہوئی ہین جو روح اور رقیق خون سے پر ہین اور وہ جسقدر دل سے بعید ہی اسیقدر اُس سے زیادہ شاخین نکلی ہین جو سارے بدن مین پھیلی ہوئی ہین اور اسی کے سبب سے حیاتی اور زندگی قائم ہی اور جو اُس سے شاخین نکلی ہین اُنکو شرائین کہتے ہین - پس معلوم ہوا کہ تمام اعضا ہین سے زیادہ رئیس اور شریف اور روح حیوانی کا مادہ اور ہوا بیرونی جذب کرنے کا آلہ یہی دونون ہین اور اُنکو یقیناً ابہرین بھی کہتے ہین

إِنَّ الدِّمَاغَ بِالنُّخَاعِ وَالْعَصَبْ	يَحْفَظُ نَارَ الْقَلْبِ أَنْ لَا تَلْتَهِبْ
تحقیق دماغ حرام مغز اور پٹھون کے سبب سے	دل کی آتش کو بھڑکنے سے بچاتا ہی

دماغ وہ ہی جسکو قحف (کھوپری) حاوی ہی - اور وہ حس کا آلہ ہی مگر خود حساس نہین ہی - اور بقراط کے نزدیک بچہ کا عضو دماغ ہی جو سب سے پہلے متکون ہوتا ہی اور وہ اور ہڈیون کے مغ لینے گودون کی طرح ہی اور اُسکو اپنی ذات کی حرکت کا

کچھ امتیاز اور طاقت نہین۔ اور دن کی حرکت ارادی کے لیے مبدء بنتا ہی
اور دماغ مین دو جوہر ہین (۱) حجابی (۲) مُخی اور اسمین چند تجاویف یعنی سوراخ
ہین جو روح سے لبالب ہین اور رگون کی طرح اُس سے پٹھے پیدا ہوئے ہین
اور وہ اپنی پیدایش کی رو سے بارد رطب ہی تاکہ دل کی حرارت کی تعدیل
کر سکے جس سے دل کی حرارت سے دماغ کو کچھ ضرر یا نقصان نہ پہونچے اور
حرکتون سے خشک نہو جاوے۔ اور دماغ روح نفسانی کا مبدء حس اور
حرکت کا آلہ ہی۔ اور ارسطوطالیس کے نزدیک مبدء حس اور حرکت کا دل
ہی اور دماغ اُسکے لیے آلہ ہی کیونکہ حرکت ان سخت پٹھون کے ذریعہ سے
ہوتی ہی جو دماغ سے نکلکر جسم مین پھیلے ہوئے ہین۔ جب دماغ پر کوئی صدمہ
پہونچتا ہی تو اُس سے پٹھون مین خرابی آنے سے حس اور حرکت مین خلل آجاتا ہی
پس دماغ حرام مغز کے لیے بمنزلہ چشمہ اور نلکی کے ہی اور حرام مغز بمنزلہ بڑی
نہر کے ہی جس سے بہت سے پٹھے نکلے ہین۔ اور پٹھے چھوٹی چھوٹی نہرون کے
مانند ہین۔ جس سے دماغ کی برودت پٹھون کے ذریعہ سے دل مین پہونچتی ہی
جیساکہ دل کی حرارت شرائین کے واسطے سے دماغ مین پہونچتی ہی پس اس
اعتبار سے۔ بہر صورت دماغ سب اعضا کا سردار ہی۔ اُسکی تائید مین وہ
حدیث وارد ہی جسکو ابو نعیم نے روایت کیا ہی جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ ایک مومن دوسرون کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہی جسم کے لیے
فائدہ دماغ سے سات جوڑ (جفت) پٹھے نکلے ہین جو حس کا کام دیتے ہین
وہ مقدم دماغ سے پیدا ہوئے ہین اور حرکت والے مؤخر دماغ سے اور بعض

حکمانے اسطورسے دماغ کی فضیلت پر استدلال کیا ہی کہ وہ عقل کا محل ہی جو سب مخلوقات سے شریف تر ہی اسلیے جس چیز سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اس سے عقل مین بھی خلل آجاتا ہی۔ جیسے مخدرات کا استعمال مین لانا یہی مذہب حنفیون اور حنبلیون کا ہی۔ اور اسلیے بھی کہ جب دماغ پر کوئی آفت ضربہ وسقطہ آتی ہی تو عقل مین تغیر اجاتا ہی

بعض کے نزدیک عقل ایک امر نفس مین مستقل ہی جو دیگر قوتون کی طرح کبھی فاسد اور باطل ہین ہوتا۔ کسی کے نزدیک عقل ونفس دونون ایک ہی ہین جو کسی حیوان مین زیادہ اور کسی مین کم ہوتے ہین اور حارث محوسی نے کہا ہی کہ عقل ایک عمدہ وصعت ہی جو بلا کسب کے حاصل ہوتا ہی جس سے علوم نظریہ کا ادراک اور انجام کار امورات کے حالات دریافت ہوسکتے ہین

ایک جماعت کے نزدیک عقل نہ جسم ہی نہ جوہر نہ عرض نہ کسب سے حاصل ہوتی ہی۔ بلکہ وہ فضل ربانی واحسان یزدانی ہی۔ تمیمی کا مقولہ ہی کہ وہ ایک نور ہی جو انسان کے دل مین ڈالا گیا ہی جس سے اشیا کو ادراک کرسکتا ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ وہ ایک روشن جوہر مدرک یا قوت مدرکہ یا نفس ادراک یا ایسا جوہر منتظم ہی جو کسی کی مشابہت نہین رکھتا

وَالْأُنْثَيَانِ وَآلَةُ التَّنَاسُلِ		وَمِنْهَا يُحَرِّكُ الْمَفَاصِلَ
اور منجملہ اعضا کے دونون خصیہ اور آلہ تناسل بھی ہین		اور بعضے اُن پٹھون سے جوڑون کو ہلاتے ہین

پس حرام مغز اور پٹھے اعضا مین قوت محرکہ کو پیدا کرتے ہین جنہین عقل بھی شامل ہی لیکن اصلی محرک وہ پٹھے ہین جو دماغ اور حرام مغز سے نکلے ہوئے ہین

اور جن اعضا کی حرکت بدنہیں ارادی ہو وہ پیشانی اور دونون آنکھین اور رخسار سے اور لب اور زبان اور حنجرہ اور نیچے کا جبڑا اور تمام سر اور کندھے اور ہاتھون کے جوڑ اور گھٹنے اور تمام انگلیان اور اُنکے جوڑ اور سینہ ہین - اور حرکت اعضا حلق اور قضیب اور مثانہ کی حبس بول مین اور امعاء مستقیم کے فضلہ کے نکالنے مین اور پیٹ اور ناک کان کے اُن اعضا مین سے جنکا ہر ایک کا عضلہ جو شکل اور مقدار اور وضع مین اُسکے مشابہ ہی اُنکو حرکت پر برانگیختہ کرتا ہی - ماسوائے اُنکے دیگر تمام اعضا کی حرکت طبعی ہی جیسا آنکھ کی اوپر کی پلکون اور پھیپھڑے کی اور جو پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین اُنکے سات جفت ہین - اور گردن کے فقرون سے آٹھ جوڑ اور پٹھے سے بارہ جفت اور کمر سے پانچ جوڑ اور ایک فرد ہی جسکے ساتھ دوسرا شریک نہین ہی - اور خصیتین کی طرف نسل کی بقا سے مین اسلیے ضرورت ہوتی ہی کہ اُنمین منی جس سے حیوان پیدا ہوتا ہی جسمع رہتی ہی - اور انھین سے ہیئت اور پیشانی مین خوبصورتی اور مزاج مین صفائی اسقدر ہوتی ہی جو کسی اور سے نہین حاصل ہو سکتی کیونکہ جب اُنکو کاٹ دیا جاتا ہی تو چہرے کی رونق اور داڑھی کے بال جاتے رہتے ہین اور بڑھاپا جلد آجاتا ہی ایک جماعت کے نزدیک بدن کے تمام اعضا کا سردار باعتبار پیدا ہونے روح نفسانی کے جس سے حرکت اور حس ہوتی ہی دماغ ہی اور باعتبار پیدا ہونے روح حیوانی اور حرارت غریزیہ اور شرائین کی خدمت کے دل ہی - اور سبب پیدا ہونے روح طبعی اور اوردہ کی خدمتگاری کے جگر ہی - اور اسی واسطے جالینوس نے کہا ہی کہ ان افعال کے علیحدہ علیحدہ

افعال ہین اور اُنکو آدمی کی حیاتی اور اُسکے نوع کے باقی رہنے مین بہت دخل ہی۔ پھر فعل صرف ایک عضو کے عمل مین لانے سے ظاہر اور پورا ہوجاتا ہی پھر بعض اعضا سے صرف ایک ہی فعل مقصود ہوتا ہی جیسے دل جو صرف روح حیوانی کو پیدا کرتا ہی۔ اور بعض سے صرف ایک ہی فائدہ مطلوب ہوتا ہی جیسے پھیپھڑا جو کہ دل کو ہوا پہونچانے کا آرام دیتا ہی اور بعض اعضا سے فعل اور منفعت دونون مطلوب ہوتے ہین جیسے جگر جو ہضم کا کام دیتا ہی۔ اور منفعت یہ ہی کہ تنبیہ سے ہضم کے لیے غذا مین استعداد پیدا کرتا ہی

تَحْفَظُ فِیْ تَوْلِیْدِھَا الْاَنْوَاعًا ۔۔ فَاِنَّ فِیْ فَنَائِہَا اِنْقِطَاعًا

اپنے اپنے قسم کے بدن پیدا کرنے مین حافظ ہین کہ ان (خصیتین و آلہ تناسل) کی فنا مین نوع کا انقطاع ہی

خصیتن مین ایک طبعی قوت ہی جو جمیع انواع حیوان کی نسل کو محفوظ رکھتی ہی جو اگر قطع یا ضرب یا کسیوجہ سے جاتے رہین تو منی کی قوت جو صورت حیوانی کو قبول کرنے والی تھی خارج ہوجاتی ہی جس سے نسل کا انقطاع لازم آتا ہی

وَاللَّحْمُ وَالشَّحْمُ وَاَصْنَافُ الْغُدَدْ ۔۔ فَاِنَّھَا لِھٰذِہٖ مَجَارِی الْعُدَدْ

اور منجملہ اعضا کے گوشت اور چربی اور قسم قسم کے غدودین ہین کہ یہ سارے ان (اعضا) کے واسطے مجری مین سامان کے

غدودین کئی قسم کے ہوتے ہین (۱) سخت گوشت پستانون مین واسطے بنانے دودھ کے (۲) خصیتین ہین واسطے پیدا کرنے منی کے (۳) زبان مین واسطے ظہور لعاب دہن کے (۴) لحم غدودی مین جو اعضاے رئیسہ کے فضلونکو قبول کرتا ہی جیسے بغل کا گوشت جو دل کے فضلات کو قبول کرتا ہی اور جاسب (چونلے) کا گوشت جو جگر کے فضلون کو روکتا ہی۔ گردن کا گوشت جسطرح

دماغ کے فضلون کو روک لیتا ہی اسیطرح ناک بھی دماغ کے فضلون کو
قبول کرتی ہی - پس جسقدر جسم مین گوشت غدودی اور غیر غدودی اور چربی
اور پٹھے اور رباط و ترو غیرہ ہین وہ سبھی اعضاے رئیسہ کے خادم اور نوکر ہین جو
یا تو اعضاے رئیسہ کے فضلات مندفعہ کو قبول کرتے ہین - یا اُنکی طرف
فعل اور منفعت کو پہونچا دیتے ہین - اور گوشت پیدا ہوتا ہی - گاڑھے خون
سے جسکو حرارت منجمد کر دیتی ہی - اور موٹی اور پتلی چربی دونون خون کی مائیت
اور اُسکی چکنائی سے پیدا ہوتی ہین - جسکو برودت منعقد کر دیتی ہی - اور
اسیواسطے وہ حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہین - جوہری نے کہا ہی کہ شحم
ایک رقیق غشا (جھلی) ہی جو اوجھڑی اور امعا کو محیط ہی اور اُسمین موٹی چربی

وَالْعَظْمُ وَالْغِشَاءُ وَالرِّبَاطُ		دَعَائِمُ الْجِسْمِ وَاحْتِيَاطُ
اور منجملہ اُسکے ہڈی اور غشا اور رباط ہین		جو بدن کے واسطے ستون اور حفاظت کے اسباب ہین

یہ تینون ہڈی - غشاء - رباط - اصول ہین واسطے وجود ہیئت بدن کے
کیونکہ بعض ہڈیان تو بدن کی بنیاد ہین - اُنھین پر جسم کا دارومدار ہی جیسا
پیٹھ کے فقرات اور بعض دیگر عضو کو بچاؤ اور حفاظت ہین رکھتی ہین جیسے
یافوخ (پیشانی) کی ہڈی جو دماغ کو بیرونی آفات سے محفوظ رکھتی ہی اور
بعض ایسی ہین جو ہتھیار کا کام دیتی ہین جیسے دانت - اور بعض زائد اور
دیگر اعضاء کی فرحت کے واسطے ہین جیسے نہایت باریک ہڈیان
جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے تجربہ سے دریافت کیا ہی کہ کسی ہڈی مین
حس کی قوت نہین ہی مگر دانتون مین کہ وہ حرارت و برودت مین تمیز کر سکتے ہین

غشا جسم لطیف ہی جنکی بہت بناوٹ باریک لیاف عصبانی سے ہی جو نہایت باریکی کی وجہ سے کئی مواضع مین نظر نہین آتے اور اُنکا فائدہ یہ ہی کہ وہ جسمون کی سطحون پر حاوی اور اُنکے محافظ ہین جیسا۔ دل۔ دماغ گردون کی غشائین جو اُنپر مشتمل ہین

رباط ایک جسم پٹھون کے مشابہ ہی جو ہڈیون کے کنارون سے پیدا ہوتا ہی اور اُسمین بالکل حس کی قوت نہین ہی اُسمین سے بعض کو مطلق رباط کہتے ہین جو عضلون کی طرف جاتے ہین۔ اور عضلون تک نہین پہونچتے لیکن دو منفصل اطراف کو باہم ملا دیتے ہین اور دیگر اعضا مین ربط پیدا کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مضبوط جکڑ دیتے ہین تو اُنکو وتر کہتے ہین اور سارے رباط عدیم الحس ہین تاکہ کثرت حرکت سے بیمار نہو جاوین

وَلِلْاُصُوْلِ كُلِّهَا خُدَّامٌ	لِكَيْ يُتِمَّ الشَّكْلُ وَالْقِوَامُ
اور یہ سارے اصول اعضا کے خادم ہین	تاکہ شکل اور بدن کا قوام پورا ہو

یہان اعضا سے مراد اعضاے رئیسہ نہین ہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ جب تمام بدن مکمل ہو جاتا ہی تو اُسمین سے کوئی جزء تو بدن کی شکل کو پورا کرتا ہی جیسے کسی انگشت کا چھوٹا یا بڑا ہونا اور آنکھون کا بلندی سر مین اور کانون کا سر کے دونون طرفون مین مناسب جگہہ مین ہونا کسی جزء سے بدن کا اعتدال اور قوام مکمل ہوتا ہی جیسے دو ہاتھ اور پیٹھ وغیرہ اور یہان اصول سے بھی وہ اصول اعضا کے مراد نہین جسکا پہلے بیان ہو چکا ہی بلکہ یہ اعضا خود فی ذاتہ مستقل طور پر اصول ہین واسطے خدمتگاری اُن اعضا کے جنکو بدن مین نفوذ کرنے کا

اختیار حاصل ہی جیسا سینہ ۔ حجاب ۔ گردہ ۔ معدہ ۔ امعاء ۔ پھر بعض اعضا بسیط ہین جنکو مفرد بھی کہتے ہین ۔ اور یہ استخوان ۔ غضروف ۔ پٹھے ۔ رباط اور دہ شرائین غشا ہین ۔ اور جو اُنکے ماسوا ہین وہ مرکب ہین جنکو اعضاء آلیہ بھی کہتے ہین ۔ اور بعض نے کہا ہی کہ بدن مین ایسے اعضا ہین جو اُسکے لیے آلہ بنتے ہین ۔ اور اُنمین سے ہر ایک اصل اور مستقل ہین جیسا سر مع گردن کے اور سینہ مع مافیہا کے اور پٹھہ اور اعضاء تناسل

وَالظُّفُرُ فِی الْاَطْرَافِ لِلْمَعُوْنَۃِ	وَالشَّعْرُ لِلْفَضَلَاتِ وَالزِّیْنَۃِ
اور ناخن بدن کے اطراف مین واسطے امداد کے ہین	اور بال واسطے زینت اور رفع فضلون کے ہین

ظفر (ناخن) ایک سفید جسم سخت صاف عدیم الحس ہی ۔ اور جالینوس کے نزدیک وہ عضلون کے سرے ہین ۔ بلا غذا کے بڑھتے ہین اور بعض کے نزدیک وہ استخوان غضروفی ہین جو غذا پاکر نمو پاتے ہین اور ناخنون مین چار منافع ہین ۔ (۱) چھوٹی چیز کو سخت قابو مین لانا (۲) کسی چھوٹی چیز کا پھینکنا ۔ اور یہ دونون ضروری نہین بدن کے قوام اور نہ اُسکی شکل مین بلکہ اُسکی عمدگی اور اعانت مین داخل ہین (۳) بعض وقت مین تیر اور ہتھیار کا کام دیتے ہین (۴) جسم کے کھجلانے مین مدد دیتے ہین

اور بالون کا مادہ بخار دخانی حار یابس ہی جسمین حرارت طبیعیہ تاثیر کرتی ہے اور اُسکے بھی چند منافع ہین منجملہ اُنکے بدن کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہی اور اس فائدہ مین بدن کے تمام بال مبادی ہین اور بعض باوجود اس فائدہ کے اور آرام بھی دیتے ہین جیسا سر کے بال گرمی سردی سے

بچانے کے علاوہ عورتون کے لیے زینت کا باعث ہین اور بھوون اور پلکون کے بال آنکھ کو محفوظ رکھتے ہین اور زینت بھی بخشتے ہین اور لطیف بخار کو بھی تحلیل کرتے ہین- اور داڑھی کے بال مردون کے لیے زینت اور رعب وہیبت کا سبب ہین

اَلْخَامِسُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَالْاَرْوَاحُ

یہ پانچوان ہی امور طبیعہ مین سے - اور وہ ارواح ہین

اس موضوع پر تمام فلاسفہ اور حکما اور دیگر قسم کے لوگون نے کلام کو طول دیا ہی- اہل اسلام کے جمہور علما وغیرہ نے کہا ہی کہ روح وہی نفس ہے اور استدلال اس قول سے کرتے ہین - یتوفی الانفس حین موتھا یعنی پورا پالیتے ہین نفس وارواح اپنی موت کے وقت - چونکہ یہان نفس کا لفظ بجاے روح کے کہا گیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ارواح اور نفس دونون ایک ہی ہین ابن عباس اور سعد بن جبیر نے کہا ہی کہ ارواح مُردون کی وہ ہین کہ جب وہ مرجاتے ہین اور جیتون کے جب بڑھاتے ہین- اور ارسطاطالیس وغیرہ نے کہا ہی کہ روح نفس ہی کا نام ہی اور نیز ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ روح جسم کا کمال طبعی الی ذی الحیوۃ بالقوہ ہی جسکی دلیل مین بیان کیا ہی کہ جسم کی تمام کیفیات محسوس ہوتی ہین اور نفس کی کوئی کیفیت اُسکے فضائل اور رزائل مین سے محسوس وملموس نہین ہوتی

اور یہ بھی کہا ہی کہ روح جوہر خرد روشن بالذات ہی جس سے ادراک حاصل ہوتی ہی- اور بعض حکما کا مقولہ ہی کہ نفس نہ تو بدن کی کوئی حالت ہی اور نہ

اسکے مجاور ہی بلکہ اُسکو بدن کے ساتھ ایک ایسا علاقہ ہی جو کہ عاشق کو اپنے معشوق سے ساتھ ہوا کرتا ہی۔ افلاطون کے نزدیک روح ایک جوہر ہی جو جسم کو حرکت دیتا ہی اور خود جسم نہین کیونکہ وہ ایک امر ربانی اور حکم یزدانی ہی جسکی حقیقت اور علم کو اُسنے مخفی رکھا ہی اور نیز کہا ہی کہ وہ ایک جوہر بسیط عقلی متحرک بالذات ہی۔ فیثاغورس نے کہا ہی کہ روح جوہر بسیط نورانی ہی جو سب پر محیط اور تمام جوہرون سے بہتر اور افضل ہی اور یہی عقل کی تعریف ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم لطیف ہی گویا کہ دل کے شیشہ مین ایک روشن چراغ ہی جسکی روشنی حیاتی اور خون اُسکا تیل اور حس اور حرکت نور اور شہوت حرارت اور غفلت اُسکا دھوان اور غذا کی خواہش اُسکی خادم نگہبان ہی۔ بقول بعض روح کے اجزا ناری ہین جو اس ہیئت مین ڈھلے ہوے ہین کیونکہ آگ کی خاصیت سے روشنی اور چمک ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم لطیف ہی جو دل کے بائین بطن مین متکون ہوتی ہی۔ عرق (رگ) ابہر مین نفوذ کر کے شرائین کی راہ سے بدن مین منتشر ہو جاتی ہی کسی کے نزدیک روح جسم نورانی شفاف ہی جو بدن مین ساری ہی اور اسی وجہ سے نفس روشنی کی طرف راغب اور اندھیرے سے متنفر ہوتا ہی اور کسی کا مقولہ ہی کہ روح خون صاف خالص ہی جو کدورتون اور عفونتون سے خالی ہی۔ ابن راوندی کے نزدیک روح دل مین جزو لا تیجزی کی طرح ہی۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مجھے ابتک روح کے بارہ مین کچھ ثابت

نہین ہوا اگر یہ کہ وہ مزاج معتدل ہی جسمین تمام ارکان اعتدال کے طور پر پائے جاتے ہین۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ نفس کا جوہر کیا شی ہے اور کسی کے نزدیک روح حرارت غریزیہ ہی جسکا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی۔ اکثر اطبائے متاخرین کے نزدیک روح جسم لطیف بخاری ہی جو حاصل ہوتا ہی عمدہ خون کی لطافت سے جبکہ اُسمین بیرونی ہوا آمیزش پاتی ہے اور اہل اسلام کے علمانے کہا ہی کہ روح کی ماہیت اور اُسکی کیفیت اور بدن مین اُسکے حلول اور اختلاط کا طریقہ اور حیاتی کا اُسکے ساتھ متصل ہونا ان تمام امور کو بجز خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ ایک امر ہی اُسکے اوامر مین سے جسکو وہی جانتا ہی۔ رہی یہ بات کہ وہ بدن کی حالت ہی یا نہین اور اُسمین اور بدن مین مغائرت ہی یا نہین سو ان تمام امور کو بجز اُسکے اور کوئی نہین جانتا اُنکے نزدیک روح کی ایک ہی قسم ہی۔ اور اہل فلاسفہ اُسکی تین قسم ٹھہراتے ہین (۱) نفسانی (۲) حیوانی (۳) طبعی جسکا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

وَالرُّوْحُ تَنْقَسِمُ لِلطَّبِيْعِيْ ... مِنَ الْبُخَارِ الطَّيِّبِ لِلنَّقِيِّ

اور روح منقسم ہی طرف طبیعی کے ... جو پیدا ہوتا ہی بخار پاک صاف سے

روح طبیعی وہ ہی جو جگر سے خون کھینچکر تمام بدن مین پہونچاتا ہی جس سے ہر عضو کو مناسب غذا حاصل کرنے کی قوت عطا کرتا ہی اور اعضا مین سامان نمو کے آثار نمودار کرتا ہے

وَالَّذِيْ فِي الْقَلْبِ قَدْ يُنَقَّى ... وَهُوَ الَّذِيْ بِهِ الْحَيٰوةُ تَبْقَى

اور ظرف اس روح کے جو دل مین صاف کی جاتی ہی ... اور وہ ایسی ہی کہ اُس سے زندگی باقی رہتی ہے

مراد اُس روح سے حیوانی ہے۔ ہر روح کے لیے ایک خاص عضو ہے جسکے ساتھ اُسکو زیادہ خصوصیت ہوتی ہے۔ اور ارسطاطالیس نے کہا ہے کہ تینوں ارواح کا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہے جسکا مبدء دل ہی ہوتا ہے جو شرائین کے ذریعہ سے اُن اعضا مین چلی جاتی ہے جنسے اُنکو کچھ خصوصیت و مناسبت ہوتی ہے جہان اُنکے افعال ظاہر ہوتے ہین۔ پس روح طبعی جب جگر مین پہونچتی ہے تو وہان اُسکا فعل ظاہر ہوتا ہے اور جب روح نفسانی دماغ مین پہونچتی ہے تو وہان اُسکا اثر ظہور مین آتا ہے

وَفِی الغِشَاءِ جِنسَهٗ یُصَاغُ		وَلِلَّذِیْ یَحمِلُهُ الدِّمَاغُ
اور غشا یعنی (جھلی) مین وہ بنایا جاتا ہے		اور طرف اس روح کے جسکو دماغ اُٹھاتا ہے

مقصود اس سے روح نفسانی ہے جو دل سے لطیف بخار ہو کر دماغ کی طرف جاتی ہے جسکو دماغ کی غشائین اور حاجب طبخ اور نضج دیکر زیادہ لطیف اور صاف کر دیتی ہین جس مین حس اور حرکت کے افعال سرزد ہونے کی قابلیت آجاتی ہے اور یہ بخار دل کی دونون رگون مین سے ہو کر دماغ کے قاعدہ کی طرف جاتا ہے اور وہان کئی اقسام مین منقسم ہوتا ہے۔ پس دل شرائین کے ذریعہ سے دماغ کو جوہر روح نفسانی کا عطا کرتا ہے اور دماغ بذریعہ پٹھون کے دل کو حرکات کی طاقت دیتا ہے۔ اور جگر اوردہ کے وسیلت سے دل اور دماغ کو روح طبعی تفویض کرتا ہے

فَالحِسُّ وَالرَّاْیُ بِهٖ تَکُوْنُ		وَاکمَلَت اَنوَاعَهُ البُطُوْنُ
جس سے حس اور فکر ہوتی ہے		اُس روح کے باطن اقسام وانواع پورے ہو چکے

یعنی یہ بخار جب دماغ مین حاصل ہوتا ہے تو اُسکی کئی قسمین بنتی ہین ہر ایک قسم کی کئی نوع ہین ہر نوع کا جدا جدا فعل ہے یہانتک کہ جب اُسکا طبخ دماغ کے تمام بطون مین

پورا ہو جاتا ہے تو اُس سے حواس میں حس اور حرکت پیدا ہوتی ہے اور افعال (غم۔ فکر۔ اخلاق وغیرہ) حاصل ہو جاتے ہیں جن کا بیان آگے بحث حواس میں مذکور ہوگا

فَلَيْسَ يَخْتَصُّ بِهَا سِوَاهَا	وَلِكُلِّ رُوحٍ مِنْهَا قُوَاهَا
کہ سوائے اُنکے کوئی دوسری چیز اُس سے خصوصیت نہیں رکھتی	اور ہر روح کے لیے اسکی قوتیں ہیں

یعنی ان تینوں ارواح میں سے ہر ایک کے لیے ایک خاص قوت ہے جس سے خاص خاص فعل سرزد ہوتا ہے اور نفس ان تمام قوتوں کو ادراک میں لاتا ہے جسکی مثال یہ ہے کہ نفسانی قوتیں جو دماغ کے ساتھ مخصوص ہیں اعصاب (پٹھوں) کے ذریعہ سے سب بدن میں پہونچتی ہیں جیسے ملموسات محسوسات کا ادراک ہوتا ہے اور اُنھیں حرکت کی قوت آتی ہے۔ اور طبعی قوتیں جو جگر کے ساتھ مختص ہیں اوردہ کے وساطت سے تمام بدن میں پہونچتی ہیں پس معلوم ہوا کہ طبعی افعال کا فعل بذریعہ اوردہ کے جگر سے تمام بدن میں پہونچتا ہے اور افعال حیوانی کا فعل دل شرائین کے ذریعہ سے تمام جسم میں پہونچتا ہے

اَلسَّادِسُ مِنَ الْأُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَ الْقُوىٰ وَاَوَّلُهَا الطَّبِيْعِيَّةِ

یہ چھٹا ہے امور طبیعیہ سے اور وہ قوی ہیں جنمیں سے اول طبعی قوتوں کا بیان ہے

قوت عرف عام میں ایک امر ہے جسکے سبب سے حیوانات سے افعال صادر ہوں جو اپنی کمیت (مقدار) اور کیفیت کے اعتبار سے کثیر الوقوع نہیں ہیں سو اُسکو قوت کہتے ہیں اور قوت فعل کے لیے مبدء اور فعل اُسکو لازم ہے پس قوت کا فعل تو ہمکو معلوم ہوتا ہے مگر اُسکی ذات ہمسے مخفی رہتی ہے اور فعل تاثیر ہے موضوع میں۔ اور عند الفلاسفہ قوت وہ ہے جسکی تاثیر سے افعال صادر ہوں

جسمین حیوان وغیر حیوان مساوی ہین اور اُسکی چار قسمین ہین (۱) جسکے افعال باوجود شعور کے مختلف ہون اُسکو قوت حیوانی کہتے ہین (۲) فعل باوجود غیر شعور کے متفنن ہو اُسکو قوت بیانیہ کہتے ہین (۳) اُسکا فعل مع شعور کے ایک ہی ہو (۴) اُسکا فعل باوجود غیر شعور کے متحد ہو اُسکو قوت طبعی کہتے ہین

سَبْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلطِّبَاعِ	عَلَی اخْتِلَافِ الشَّکْلِ فِی الْأَنْوَاعِ
سات قوتین ہین جو طبعی شمار کی جاتی ہین	باوجود اختلاف شکل کے ہر ایک قسم اور نوع مین

قوت طبعیہ پہلی قوت ہی جو مادہ منوی سے حاصل ہوتی ہی جسکا وجود روح پر موقوف نہین ہی اُسکی سات قسمین ہین ہر ایک قسم کا فعل علحدہ ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی

فَقُوَّةٌ تُغَیِّرُ الْمَنِیَّاءَ	وَلَیْسَ تُحْلِی عِنْدَ ذَاکَ شَیْئًا
سو ایک قوت وہ ہی جو منی کو تغیر دیتی ہی	اور اسوقت تک کوئی شئی بات نہین کرتی

اس پہلی قوت کا نام قوت مغیرہ ہی جو اول تو مرد کی منی مین تغیر ڈالتی ہی اور پھر پہلی صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت کو قبول کر لیتی ہی اور اسوقت کسی دیگر صورت کو تصور مین نہین لاتی ہی اُسکو قوت ممیزہ بھی کہتے ہین اور اسکی معادن و ممد ایک اور قوت ہی جو مردون و عورتون مین منی کو پیدا کرتی ہی اسکو قوت مولدہ کہتے ہین فائدہ بعض قوتین خادم اور بعض مخدوم ہوتی ہین۔ پس قوت جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ غاذیہ خادمہ ہین۔ پہلی چارون قوتین قوت غاذیہ کی خدمتگار ہین۔ اور غاذیہ قوت مولدہ اور مربیہ کی خدمت کرتی ہی

وَقُوَّةٌ تَصَوَّرُ الْأَجْسَادَا	الشَّکْلَ وَالْمِقْدَارَ وَالْأَعْدَادَا
ایک قوت ہی جو بدنون مین	شکل او مقدار اور تعداد کی صورتین بناتی ہی

اس دوسری کا نام قوت مصورہ ہی جسکا کام بعد قوت مغیرہ کے یہ ہی کہ عضو کی شکلون کو تصور مین لاتی ہی اسطور سے کہ اسکا ایک مفصل چاہیے یا کئی۔ سوراخ دار ہو یا ٹھوس اور مقدا مین چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور تعداد مین ایک ہون یا زیادہ۔ اور اُسکو قوت مشکلہ بھی کہتے ہین اور اُسکا کام تغیر بننے کے شروع وقت سے اسکے کمال تصویر کے زمانہ تک ہی

وَقُوَّةٌ جَاذِبَةٌ وَمُنْضِجَةٌ	وَقُوَّةٌ مُمْسِكَةٌ وَمُخْرِجَةٌ
اور ایک قوت جاذبہ ہی اور ایک منضجہ	اور ایک قوۃ ممسکہ اور ایک مخرجہ

اصطلاح مین قوت منضجہ کو ہاضمہ اور ممسکہ کو ماسکہ اور مخرجہ کو دافعہ کہتے ہین فائدہ غذا کا فعل بدون ان چار قوتون کے مکمل نہین ہوتا۔ قوت جاذبہ کا فعل یہ ہی کہ وہ ماکول و مشروب مین سے مفید امر کو پیدا کر کے قوت منضجہ کے حوالہ کرتی ہی تاکہ وہ اُسمین اپنے فعل کی تاثیر کرے۔ اور قوت منضجہ کا کام یہ ہی کہ جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہی اسمین استحالہ پیدا کرتی ہی۔ یہانتک کہ بعد اتمام نضج وہضم کے قوت مغیرہ کو اُسمین فعل کرنے کے لیے مستعد کردیتی ہی جو اُسکے مزاج کو بدل دیتی ہی۔ اور اس فعل کو بھی ہضم کہتے ہین۔ نضج و انضاج و ہضم کے ایک ہی معنی ہین۔ تحقیق یہ ہی کہ قوت ماسکہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو غذا کو معدہ مین بند رکھتی ہی تاکہ معدہ ہی مین وہ ہضم ہو جاوے۔ دوسری وہ جو غذا وارد ہ علی الاعضا کو روکتی ہے تاکہ اسمین سے ہر عضو اپنی ہیئت کے مشابہ غذا حاصل کر لیوے اور قوت دافعہ وہ ہی جو ثقل اور باقی فضلون کو جنمین غذا بننے کی صلاحیت نہین ہے

مناسب راہ سے باہر کی طرف خارج کر دیتی ہی۔ فائدہ قوت طبعی مین سے ایک قوت رحم مین ہی جو منی کو پکڑ کر بند رکھتی ہی اور رحم کو اسکی تمکن تصویر کے پورا کرنیکے لیے مجبور کرتی ہی

مَا یُشْبِهُ الْجِسْمَ مِنَ الْغِذَاءِ	وَقُوَّةٌ تُلْصِقُ بِالْاَعْضَاءِ
اُس غذا کو جو جسم کے مشابہ ہوتی ہی	اور ایک قوت ہی جو اعضا سے ملا دیتی ہی

اُس قوت کا نام قوت مشبہ ہی اور وہ ایک حالت ہی اجزاء بدن کے ہر ایک جزء مین اگرچہ صغیر ہو۔ اور اُسکے دو فعل ہین ایک فعل وہ ہی جو غذا کو بدن کے اعضا مین سے ہر ایک عضو کا جز بنا دیوے۔ دوسرا وہ فعل ہی جو غذا کو رنگ اور قوام مین عضو کے مشابہ کر دیوے۔ جب اول فعل مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن دُبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہی۔ اور دوسرے فعل کے تغیر سے رنگ مین فرق آجاتا ہی۔ جیسا بہق یا برص کا جسم کو عارض ہونا

ذِكْرُ قُوَى الْحَيَوَانِيَّةِ

حیوانی قوتون کے بیان مین

كِلَاهُمَا اَفْعَالُهَا قِسْمَانِ	وَالْحَيَوَانِيَّةُ قُوَّتَانِ
دونون کے فعل دو قسم پر ہین	قوائے حیوانی کی دو قوتین ہین
بِبَسْطِ شِرْيَانَاتِهَا وَالْقَبْضِ	اِحْدٰهُمَا فَاعِلَةٌ لِلنَّبْضِ
بذریعہ کشادہ کرنے اور قبض کرنے شریانون کے	منجملہ انکے ایک فاعلہ ہی جو نبض مین مؤثر ہی

حیوانی قوتین جنکا فیضان دل کی طرف ہی اُنکی دو قسمین ہین۔ اور ہر ایک جنس کے نیچے دو نوع ہین جنس اول جو قبض ہی اُسمین سے ایک قسم انبساط ہی جو کشادہ کرتی ہی اُن شریانون کو جو روح کے مقامات و ظروف مین تاکہ اُنمین سے ہوا داخل ہو کر

دل کی طرف جاوے جس سے اُسکی حرارت میں اعتدال آجاتا ہی اور دل اور جسم کے بخارات دُخانی خارج ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ بخارات اگر دل میں بند رہیں تو اس سے نہایت تکلیف پہونچتی ہی۔ جس سے آخر کار انسان مرجاتا ہی اور اس قوت کو اسلیے حیوانی کہتے ہیں کہ یہ حیوان ناطق کے ساتھ مخصوص ہی اور اسی کی وجہ سے دل کو حرکت پہونچتی ہی دوسرا قسم انقباض ہی جو باہر کی ہوا داخلہ کو جلد خارج ہونے سے روکتی ہی جبتک اسمیں دل کا فعل مکمل نہو جاوے

وَ اُخْتُهَا تَنْفَعِلُ انْفِعَالًا	لِكُلِّ شَيْءٍ تُحْدِثُ الْإِفْعَالَا
اور اُسکی دوسری قوت جو منفعلہ ہی قبول کرتی ہی	اُن افعال کو جو ہر چیز پیدا کرتی ہی
كَالْحُبِّ لِلشَّيْءِ اَوِ الْكَرَاهَةِ	اَوْ ذِلَّةِ النَّفْسِ اَوِ النَّبَاهَةِ
جیسے دوستی و محبت یا کراہت کسی چیز کی	یا ذلت یا عزت کسی نفس کی

اس قوت منفعلہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ انفعال جو واسطے قبول فرحت وسرور وغیرہ کے ہوتا ہی۔ دوسرا وہ جو دلپر غم اور رنج اور تکلیف وغیرہ سے صدمہ پہونچتا ہی۔ پس معلوم ہوا کہ اس قوت کی چار قسم ہیں۔ دو قسم فاعل (۱) شریانوں کا انبساط (۲) یا اُنکا انقباض اور دو قسم منفعل۔ (۱) خوشی راحت کا حاصل ہونا۔ (۲) یا غم وغیرہ کا وارد ہونا

ذِكْرُ قُوَى النَّفْسَانِيَّةِ

نفسانی قوتوں کے بیان میں

نفسانی قوت وہ ہی جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی اور اُسکو نفس ممیزہ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ پیدا ہوتی ہی دماغ کی نفسانی قوت سے

تِسْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلنَّفْسِیَّۃ	اَلْخَمْسُ مِنْھَا لِلْقُوَی الْحِسِّیَّۃ
نو قوتین ہین جو نفسانی شمار کی جاتی ہین	پانچ اُنمین سے حسی قوتین ہین
اَلسَّمْعُ وَالْاَبْصَارُ ثُمَّ الشَّمُّ	وَالذَّوْقُ وَاللَّمْسُ الَّذِیْ یَعُمُّ
ایک سامعہ دوسری باصرہ تیسری شامہ	چوتھی ذائقہ پانچوین لامسہ جو سارے بدن مین عام ہے

یہان مصنف نے قوت نفسانی کی نو قسمین بیان کی ہین لیکن دیگر حکما اور اصولیین دس قسمین بیان کرتے ہین اور اطبا کے نزدیک یہ تمام قوتین ادراک کے لیے مبدء ہوتی ہین اور تحریک کی بھی جو اسی ادراک سے حاصل ہوتی ہی اور انکی دو قسمین ہین (۱) قوت مدرکہ (۲) قوت محرکہ اور مدرکہ کی بھی دو قسم ہین - ایک وہ جنسے ظاہری حواس کا ادراک ہوتا ہی جو تعداد مین شیخ کے نزدیک پانچ ہین - اول قوت سامعہ جو ایک جماعت کے نزدیک سب سے افضل ہی اور نفس ادراک مین لاتا ہی - مسموعات اور ملموسات کو ان (قوتون) کے ذریعہ سے - کیونکہ ہر عضو وہی کام کرسکتا ہی کہ جسکے لیے وہ مخلوق ہی - پس آنکھ دیکھنے کا کام کرتی ہی اور کان سننے کا اور جگر خون کے پیدا کرنے کا - اور سمع ایک پٹھا ہی جو کان کے سوراخ مین بچھا ہوا ہی - جالینوس اور ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ ہوا مین جو آوازین پیدا ہوتی ہین اُنکا ادراک اس قوت کے ذریعہ سے ہوتا ہی جو کان مین موجود ہی اور کان ساکن ہوا سے پُر ہی جب اس ہوا کے نزدیک کوئی آواز ہوتی ہی تو اسکو دوسری بیرونی ہوا کان کی ساکن ہوا مین پہونچا دیتی ہی جسمین کان کی ہوا جب تاثیر کرتی ہی تو اُسکو قوت سامعہ ادراک کر لیتی ہی - دوم

قوت باصرہ جو تمام مرئیات کا ادراک کرتی ہی اور اسکو جالینوس نے سب سے
اشرف بیان کیا اور کہا ہی کہ اول خداوند تعالی نے دماغ کو آنکھ ہی کی خاطر پیدا
کیا تھا اور وہ دیگر حواس خمسہ سے زیادہ تر نافع ہی اور موضع اسکا وہ تقاطع
صلیبی ہی جو دو سوراخدار پٹھون مین واقع ہی جو کہ قوت مشترکہ مین سے آنکھ مین آئے
ہین سوم قوت شامہ جو تمام خوشبو اور بدبو کو دریافت کرتی ہی اور وہ آدمی مین
دیگر حیوانات کی نسبت سے بہت کم اور ضعیف ہی کیونکہ حیوانون کو اسکی ضرورت
زیادہ ہوتی ہی - اور وہ دو پٹھے ہین ناک مین او بھرے ہوے جو پستانون کی
ڈوڈی سے مشابہ ہین - اور انھین کے ذریعہ سے سونگھنا اور ہوا کا اندر
پہونچنا ہوتا ہی - چہارم لامسہ جسکا ہونا ہر حیوان مین ضروری ہی اور دیگر حواس
حیوانات مین اسکے خادم ہین - کیونکہ بعض حیوانات مثل چھچوندر مین بینائی
نہین ہوتی اور کسی مین سونگھنے کی طاقت نہین ہوتی - اور یہ ایک قوت ہی جو دماغ
کی روح نفسانی کے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا مین منتشر ہی بعض فلاسفہ کے
نزدیک حس ایک قوت ہی نفس کی جس سے محسوسات کا ادراک ہوتا ہی افلاطون نے
کہا ہی کہ نفس اور بدن تمام محسوسات مین برابر شریک ہین کیونکہ حس کی قوت لمس ہی اور
اسکا آلہ بدن ہی پنجم قوت ذائقہ - اہل لغت کے نزدیک ذائقہ یہ ہی کہ جب کوئی چیز زبان پر رکھی
جاوے تو اس سے اُسکا مزہ میٹھا یا کڑوا ہونا معلوم ہو جاتا ہی اور موضع اسکا زبان کا پٹھا ہی جس سے
زبان اپنی رطوبت کے ذریعہ سے کہ جو شی مطعون یا ماکول مین ملجاتی ہی مطعومات کا
ادراک کرلیتی ہی یہ تمام حواس ظاہری خادم ہین واسطے باطنی حواس کے جو وہ بھی پانچ ہی
ہین اول حس مشترک وہ ایک ایسی قوت ہی جو تمام محسوسات کی پوری صورتون کا ادراک

کرتی ہی جیسے اسطور سے حکم کرتا کہ یہ چیز سیاہ یا خوشبودار یا میٹھی ہی۔ پس اسصورت مین
نفس کی قوت کا منفعل ہونا ضروری ہی جو ان تمام امور کو دریافت کر سکے۔ اس
قوت کا مقام دماغ مین بطن (خانہ) اول کا مقدم ہی۔ اور یہ قوت پہلی پانچون
ظاہری قوتون کی خزانہ ہی۔ کیونکہ ہرایک قوت کے لیے خزانہ کا ہونا ضروری ہی
جسمین وہ اپنی یادداشتون کو محفوظ رکھ سکے۔ دوم قوت تخیل قوت خیالی
وہ ہی جو محسوسات کی صورتون کو ذہن مین قائم اور ثابت رکھتی ہی اور اسکو
اطبا مفکرہ بھی کہتے ہین اور یہ ایسی قوت ہی جو ادراک اور سمجھ کے لیے
اشیاے محسوسہ کی صورتون کو محفوظ اور یاد رکھتی ہی۔ پھر اس قوت کو
اگر قوت وہمیہ (جو حیوانات مین بھی موجود ہی) اپنے استعمال مین لاوے
تو اُسکو متخیلہ کہتے ہین۔ اور جب قوت ناطقہ اپنے کام مین لاوے
تو متفکرہ ہی۔ اس قوت کا مقام ہر سہ بطون دماغ مین سے بطن (حصہ) اول کا
مؤخر ہی اور یہ قوت یقظہ اور نوم کی حالت مین مساوی کام کرتی ہی مگر نیند کی
حالت مین اسکا فعل قوی ہوتا ہی۔ کیونکہ وہ اس صورت مین روح نفسانی
سے منفعل ہو کر تحریک عضو کی طرف محتاج نہین ہوتی۔ پس اس بطن مین دو
قوتین رہتی ہین۔ حس مشترک اور قوت خیالی۔ سوم قوت وہمیہ حقیقت مین
یہی مدرکہ ہی جو کہ معانی جزئیہ کو ادراک کرتی ہی جیسے کسی کی دوستی یا کسی کی
دشمنی کو سمجھنا اسی کا کام ہی اسی قوت سے حیوان ہوتا ہی۔ بلکہ حیوانات مین
یہ قوت ایسا کام دیتی ہی جیسا کہ عقل انسان مین۔ اور باقی قوتین اسکی خادم
ہین اور اسکا خزانہ حافظہ ہی اور مقام تمام دماغ ہی۔ مگر وسط دماغ کے ساتھ

اسکو زیادہ خصوصیت ہی چہارم حافظہ جسکو متذکرہ بھی کہتے ہین جو محفوظ رکھتی ہی ان محسوسات کے معانی کو (نہ انکی صور تونکو) جنسے وہم نے ادراک کیا تھا اور اسکو بعض حکما مصورہ بھی کہتے ہین اور اسکا کام حاضر رکھنا اُن امور کا ہی جو ذہن مین پہلے سے موجود ہوتے ہین اور اُسکا مقام دماغ کے بطون مین سے دوسرے بطن کا موخر ہی اور بعض حکما کے نزدیک پانچ باطن حواس (۱) عقل (۲) فہم (۳) تمیز (۴) معرفت (۵) درایت ہین پنجم قوت جو اشیای متخیلہ کی حقائق پر آگاہی بخشتی ہی اور اسکا محل دماغ بطون مین سے سب کے وسط مین ہی

وَقُوَّةُ التَّخْیِیْلِ لِلْاَشْیَاءِ	فِیْهَا کَمَا یَکُوْنُ فِی الْمِرْاٰةِ
اور ایک قوت تخیلہ ہی جو اپنی تمام چیزونکا خیال	کرتی ہی جیساکہ آئینہ مین ہوتا ہی

پہلے بیان ہوچکا ہی کہ قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین۔ ایک صرف مدرکہ۔ دوسری مدرکہ اور متصرفہ بھی جسکو اسکی ذات کے اعتبار سے مفکرہ کہتے ہین اور اس لحاظ سے کہ اسکی حرکت وہم کے تابع ہی یا خود بخود حرکت کرسکتی ہی متخیلہ کہتے ہین اور اس قوت مین منطبع اور منقش ہوتے ہین وہ امور جنکا آیندہ وقوع مین آنا خوف یا رجا کی امید سے ممکن ہی جسطرح کہ جو شخص آئینہ کے سامنے کھڑا ہو تو اسکے خیال کی صورت آئینہ مین جم جاتی ہے

وَقُوَّةٌ بِهَا یَکُوْنُ الْفِکْرُ	وَقُوَّةٌ بِهَا یَکُوْنُ الذِّکْرُ
اور ایک قوت ہی جس سے فکر ہوتی ہی	اور ایک قوت ہی جس سے ذکر اور یاد ہوتی ہی

اول کو مفکرہ اور دوسری کو مذکرہ کہتے ہین۔ فکر ایسا تامل اور نظر ہی جس سے جو اشیا کہ خیال مین ہین اُنکی حقیقتین معلوم ہوجاتی ہین اور اسکا مقام دماغ کا وسط ہی۔ اور ذکر فعل ہی افعال نفس سے جیسے سیکھنا اور یاد کرنا اور ماسبق کو

حاضر سمجھنا اور اُسکا وجود صرف ذہنی ہوتا ہی - اور اُسکا محل بطن مؤخر ہے

وَ قُوَّةٌ فِي الْعَضَلَاتِ وَاصِلَةٌ	بِهَا تُحَرِّكُ الْفَتَى مَفَاصِلَهُ
اور ایک قوت ہی جو مچھلیون مین داخل ہی	جس سے آدمی اپنے جوڑ ہلاتا ہی

جسکو قوت محرکہ کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین (۱) ایک وہ جو حصول نفع کی غرض سے حرکت پر ترغیب دیوے وہ قوت شہوانیہ یا قوت شوقیہ ہی دوسرے وہ جو ضرر کی مدافعت پر برانگیختہ کرے - (۲) وہ جو حرکت کو پیدا کرتی ہی اسطرح کہ مچھلیون کو کشادہ کرتی ہی جس سے عضو کشادہ ہوجاتا ہی یا انکو بند کرتی ہی جس سے عضو منقبض ہوجاتا ہی - اس لیے یہ فعل بواسطہ مچھلیون اور پٹھون کے پیدا ہوتا ہی - فائدہ شیخ نے طبعی اور حیوانی قوتون کے بعد نفسانی قوتون کا ذکر کیا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک مدرکہ دوسری محرکہ - اور مجموعہ نو ہین - جیساکہ اُسنے کہا ہی تِسْعٌ قِوًى منجملہ اُنکے پانچ تو ظاہری حواس ہین چنانچہ اُسنے خود کہا ہی اَلْخَمْسُ مِنْهَا الخ اور تفصیل کردی بالسمع وغیرہ کی طرف - اور تین باطن کہی ہین - علے مذہب الاطباء یعنی شیخ نے باطنی تین حواس کا ذکر کیا ہی جو اطباء کا مذہب ہی اور فلاسفہ کے مذہب پر باطنی بھی پانچ ہین جیساکہ قانون مین فصل خامس تعلیم سادس مین کتاب اول کے مقالہ اولی مین کہا ہی نَظَرُهُمْ مَقْصُوْرٌ عَلٰى اَفْعَالِ الْقِوَى الثَّالِثِ لَا غَيْرَ یعنی اطبا کی نظر صرف تین قوتون کے افعال پر منحصر رہتی ہی - پس شیخ نے آٹھ مدرکہ قوتین بیان کی ہین جنمین سے پانچ ظاہری اور تین باطنی ہین اور ایک قوت محرکہ

جسکو اس قول مین بیان کیا ہی وَقُوَّۃٌ فِی الْعَضَلَاتِ وَاصِلَۃٌ یعنی ایک قوہ ہی مچھلیون مین جس سے تحریک بالانبساط والانقباض ہوتی ہی

اَلسَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَفْعَالُ

یہ ساتوان ہی امور طبیعیہ سے اور وہ افعال ہین

کسی موضع اور محل مین تاثیر کرنے کو فعل کہتے ہین

وَکُلُّ اَفْعَالِ الْقُوٰی کَمِثْلِھَا	مَعْدُوْدَۃٌ لِاَنَّھَا مِنْ فِعْلِھَا
اور سارے افعال قوتون کے انکی طرح	شمار کیے گئے ہین کیونکہ وہ افعال قوتونکے فعل ہین

یعنی قوتین اور افعال باہم ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہین - کیونکہ ہر قوت اپنے فعل کا مبدء ہوتی ہی - اور چونکہ قوتین تین ہین اسلیے ضروری ہی کہ افعال بھی تین ہون

وَالْفِعْلُ قَدْ یُقَالُ بِالْاِشْتِرَاکِ	کَالْجَذْبِ وَالتَّغْیِیْرِ وَالْاِمْسَاکِ
اور کبھی فعل بالاشتراک کہا جاتا ہی	جیسا کہ جذب اور تغییر اور امساک ہی
اَوْ کَنُفُوْذٍ لِلْغِذَاءِ وَالشَّھْوَۃِ	فَالْجَذْبُ فِعْلٌ مُفْرَدٌ لِلْقُوَّۃِ
اور غذا کے نفوذ اور شہوت کیطرح ہی	پس جذب مفرد فعل ہی قوت کا

غذا کے ہضم اور اُسکے نفوذ مین تین افعال پائے جاتے ہین (۱) غذا کو مُنھ سے کھینچکر معدہ مین لانا (۲) پھر اُسکو معدہ مین بند رکھنا تاکہ وہان اسمین طبخ اور ہضم واقع ہووے - (۳) ایک حال سے اُسکا دوسری حالت مین تغیر اور بدل کر آنا - اور غذا کی تشبیہ اسلیے دی گئی ہی کہ تمام حیوانات کو اپنی بقاء اور زندگی مین اُسکی طرف زیادہ احتیاج ہوتی ہی - پھر فعل کی دو قسمین ہین

ایک مفرد جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہے - اور اُسکا بیان آگے آئیگا -
دوسری وہ جسکا فعل دو قوتون سے تکمیل ہوتا ہے جسکو شیخ نے بالاشتراک
بیان کیا ہے - یعنی اسمین دو قوتون کے فعل مشترک ہوتے ہین - پس تحقیق غذا کا
جذب ہونا دو قوتون سے پورا ہوتا ہے - ایک وہ قوت جو معدہ کی طرف سے
کشش کرے - دوسری وہ جو مُنھ کی طرف سے مدافعت کرے - تعبیر
یہ ہے کہ قوت طبعی معدہ مین غذا کو اسقدر بند اور روک رکھے کہ اسمین قوت منضجہ
عمل کرسکے - (۲) قوت ماسکہ وہ قوت طبعی ہے جو معدہ مین غذا کو بند رکھتی ہے
تاکہ وہ جگر کیطرف مستحیل ہو جاوے - اور جگر کی قوت اُسکو اپنی طرف جذب
کرلیوے اس فعل کی مثال جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہے - غذا کا نفوذ ہے
اعضا مین یا جگر سے غذا کو جذب کر لینا ہے اور نیز معدہ مین دو اور قوتین ہین
ایک وہ جو معدہ کو طلب غذا کیطرف رغبت دلاتی ہے اُسکا نام جوع ہے دوسری
وہ جو خواہش کرتی ہے اُن اشیا کی جنمین غذا بننے کی صلاحیت ہے

وَشَهْوَةٌ لِلْغِذَاءِ مِنْ فِعْلَيْنِ	اَلْحِسُّ وَالْجَذْبُ مُرَكَّبَيْنِ
اور شہوت غذا کی دو فعلون سے مرکب ہے	ایک حس دوسرا جذب

یعنی غذا کی خواہش بھی دو قوتون سے پوری ہوتی ہے جنکو دو فعلون کے
ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے ایک قوت حساسہ جو معدہ کو غذا کی طلب پر تحریص دلاتی
ہے دوسری جذب جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہے

وَالْحِسُّ وَالدَّافِعُ هُوَ النُّفُوذُ	فَذَاكَ فِعْلٌ مِنْهُمَا مَأْخُوذُ
اور حس اور دفع دونون کا مجموعہ نفوذ ہے	پس یہ فعل ان دونون سے ماخوذ ہے

یعنی قوت حساسہ اور قوت دافعہ دونون ایک فعل مین مشترک ہین جو نفوذ کرنا ہی غذا کا تمام اعضا کیطرف

ذِكْرُ الْأُمُورِ الضَّرُورِيَّةِ وَأَوَّلُهَا تَأْثِيرُ الشَّمْسِ فِي الْهَوَاءِ

امور ضروری کے بیان مین جسمین سے اول ہوا مین شمس کی تاثیر کا ذکر ہے

ان امور کو ضروری اسلیے کیا گیا ہی کہ حیوان کو اپنی زندگی اور بقا مین انکی زیادہ ضرورت پڑتی ہی جنکے نہونے سے حیوان بالکل معدوم ہو جاتا ہی اور کسی ایک کے فقدان سے اُسکے مزاج مین فساد آجاتا ہی انمین سے کسی کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن کا مزاج بھی بدل جاتا ہی اور اُسکی پوری صحت زائل ہو جاتی ہی۔ اور امور ضروریہ چھ ہین جنکا انحصار استقرائی ہی اور پہلے ہوا کا اسلیے ذکر کیا ہی کہ وہ بدن کی مددگار اور ارواح کے لیے عنصر قریب ہی

تَظْهَرُ فِي الْفُصُولِ وَالْأَنْوَاءِ	لِلشَّمْسِ أَحْكَامٌ عَلَى الْهَوَاءِ
جو فصلون اور ستارون مین ظاہر ہوتی ہی	ہوا مین سورج کی تاثیرین ہین

حاکم علی الشئے سے یہ مراد ہی کہ اُسپر اُسکا غلبہ اور حکومت ہی۔ پس سورج ہوا پر حاکم ہی اسطرح سے کہ ہوا مین اُسکی تاثیر ہوتی ہی جس سے جاڑون مین سردی اور گرمیون من گرمی ہو جاتی ہی۔ کیونکہ جب سورج سر کے مقابل ہوتا ہی تو اس سے گرم شعاعین نکل نکلکر حرارت پیدا کرتی ہین۔ اور موسم سرما مین جب سورج سمت الراس سے بعید ہوتا ہی تو اُس سے ہوا مین برودت آجاتی ہی اور موسم ربیع مین نہ زیادہ حرارت ظاہر ہوتی ہی اور نہ سردی بلکہ سورج کے قرب و بعد مین مساوی ہونے کی وجہ سے اعتدال پایا جاتا ہی۔ یہ تمام حالات

طبعی ہین قمر کی اٹھائیس منزلون مین سے جب کسی ایک مین کوئی گرم ستارہ مثل زحل و مشتری یا شعری یا دران کے یا کوئی سرد ستارہ مثل مریخ قلب العقرب کے جاوے اور شمس کا طلوع بھی اس منزل کے مقارن ہووے تو ضرور اس منزل سے حرارت یا برودت زمین پر واقع ہوگی جو شعاع کے ذریعہ سے ہوا مین مخلوط ہوکر اُسکو گرم یا سرد کردیویگی۔ یعنی جبکہ چاند کی اٹھائیس منزلون مین سے کسی ایک مین کوئی ستارہ طلوع شمس کے وقت ہو تو اگر وہ ستارہ حار یا بارد ہی اور سورج کا طلوع بھی اس منزل کے متصل ہی تو اس منزل سے سورج حرارت یا برودت کو اپنی شعاعون کے ذریعہ سے حاصل کرلیتا ہی جو ہوا مین مخلوط ہوکر اسکو گرمی یا سردی کی تاثیر پہونچادیتی ہین ایسا ہی وشن ستارون کا حال سمجھنا چاہیے۔ بہرصورت یہ تغیر طبعی ہی۔ ہوا سے محسوس ہی آسمان کے مقعر (اندرونی سطح) اور زمین کے محدب (بیرونی سطح) مین جو لمس کے ذریعہ سے بوقت چلنے ہواؤن کے محسوس اور مدرک ہوتی ہی اور وہ ایک وسیع دریا ہی جسمین جانور پرند بمنزلہ مچھلیون کے ہین۔ اور مطلق ہوا سے مراد وہ عنصر ہی جو ہمارے بدنون کو محیط اور ارواح کے لیے مدد ہی۔ نو، وہ ستارہ ہی جسکی تاثیر سے بارش وغیرہ ہوتی ہی منزلہ ہی۔ قمر کے اٹھائیس منزلون مین سے جسمین طلوع شمس کے وقت قمر یا کوئی ستارہ ہوتا ہی جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی

وَفِی الْاٰفَالِمِ لَهَا قَضَاءٌ	وَقَدْ جَرٰی مِنْ ذِکْرِهَا الْقَضَاءُ
اور ولایتون مین آفتاب کا حکم ہی	جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی

یعنی جیسا کہ ہوا کا مزاج ستارون یا قمر کی منزلون سے متغیر ہوجاتا ہی اسیطرح

ملک اور ولایتون کے مزاج کے اعتبار سے بھی اُسمین تغیر آجاتا ہی اسطور سے
کہ ہر گرم ولایت ہوا کو گرم کردیتی ہی اور سرد سرد

تَاثِیرُ النجُومِ فِی الھَوَاءِ مَعَ الشَّمسِ

بیان ہی ستارون کی تاثیر کا ہوا مین جبکہ سورج کے ساتھ مقارن ہون

وَالجَوُّ بِالانوَاءِ فِی تَغَایُرِ ہوا مین ستارون یا منزلونکے سبب تغیر ہوتا ہی	مِن کُلِّ نَجمٍ طَالِعٍ اَو غَائِرِ ہر ایک ستارے نکلنے والے اور ڈوبنے والے سے

جو وہ خلا ہی جو فلک القمر کے نیچے ہی۔ تغیر سے یہ مراد ہی کہ ہوا مین حرارت یا برودت
یا یبس یا کدورت وغیرہ منزل کے طلوع یا غروب کے وقت جاذب ہوتی ہی
جسپر وہ ستارہ دلالت کرتا ہی جو قمر کی منزلون مین سے کسی ایک مین موجود
ہوتا ہی۔ کوکب جسم بسیط کردی ہی جسکا مکان طبعی آسمان کا وسط ہی۔ اور وہ بھی
روشن بالذات ہی بجز چاند کے جسکو روشنی سورج سے ملتی ہی

فَالشَّمسُ مَهمَا تَدنُ مِن شِهَابٍ پس آفتاب جب شہاب کے قریب ہوتا ہی	تَقدَحُ فِی الھَوَاءِ بِالتِھَابِ تو ہوا مین اشتعال کے سبب نقصان پہونچتا ہی

شہاب وہ ستارہ جو رات کو ٹوٹتا نظر آتا ہی۔ جوہری نے کہا ہی کہ شہاب ستارہ
نہین ہی بلکہ وہ ایک جسم روشن ہی جو خلاء کی ہوا مین احتراق پیدا کرتا ہی جس سے
وہ کبھی نظر آتا ہی اور کبھی گم ہو جاتا ہی جو کبھی تپلا دم دار نظر آتا ہی اور کبھی لمبا چوڑا
پس جبکہ آفتاب شہاب کی تاثیر سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہی تو اُسکی شعاع کی
حرارت بھی بڑھ جاتی ہی جس سے ہوا کو جو ہمارے جسمون کو حرارت پہونچتی ہی
ایسے گرم آفتاب مین بیٹھنے سے بدن مین تحلیل ہوا مین ہیں استسقا سے آرام

دماغ بارد کو مفید ہوتا ہی لیکن زیادہ بیٹھنے سے رنگ مین تغیر چہرہ پر چھائین پڑجاتی ہی

حَتّٰی اِذَا قِیْلَ الشِّہَابُ قَدْ نَفَدْ	مِنْہَا رَاَیْتَ الْجَوَّ شَیْئًا قَدْ بَرَدْ
یہانتک کہ کہین شہاب نابود ہو گیا ہی	اس سبب سے تو دیکھے گا کہ ہوا کچھ سرد ہو گئی ہی

یہ ظاہر ہی کہ جب سخونت اور گرمی کا باعث جاتا رہیگا تو اسی سے ہوا مین تغیر برودت کا آجائیگا

وَاِنْ تَكُ النُّحُوْسُ فِی الْاَشْرَافِ	فَاقْضِ عَلَی النُّفُوْسِ بِالْاِتْلَافِ
اور اگر نحس ستارے بلندی مین ہون	تو جانون پر تلف ہونے کا حکم کردیا جائیگا
وَاِنْ تَكُ السُّعُوْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ	تَقْضِ بِكُلِّ صِحَّةٍ هُنَالِكَ
اور اگر سعد ستارے اسطرح	بلندی مین ہون تو اسوقت ہر صحت کا حکم کیا جائیگا

یعنی جب کوئی نحس ستارہ درجہ شرف مین ابتداے مرض مین ہو تو وہ شخص کبھی اچھا نہوگا اسکو بھی اس بیماری سے کبھی آرام نہوگا اور اگر کوئی سعد ستارہ اس شرف کے درجہ مین بوقت ابتداے مرض کے ہو تو اُسکو بیماری سے آرام ہو جائیگا اور اُسکی صحت پر حکم کیا جائیگا اور سعد و نحس ہونا سات ستارونکے ساتھ مخصوص ہی جو آفتاب و ماہتاب و مشتری و زہرہ و عطارد و زحل و مریخ ہین اور بعضون نے اُنمین راس اور ذنب کو بھی شامل کردیا ہی سعد وہ ستارے ہین جنکے مزاج مین اعتدال ہی اور نحس وہ جنمین افراط ہی پس زحل جو نہایت بارد و یابس ہی نحس ہی اور مریخ جو نہایت حار یابس ہی نحس ہی۔ اور مشتری جو حار رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی۔ اور زہرہ جو بارد رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی اور عطارد بارد معتدل ہی لیکن یابس ہی جبکہ وہ اکیلا ہو۔ اور اگر اسکے ساتھ کوئی اور ستارہ ملجاوے تو اُسکے مزاج کیطرف وہ مائل ہو جاتا ہی اور آفتاب جو اسی طرح بارد یابس معتدل ہی سعد ہی۔ اور ماہتاب جو بارد رطب معتدل ہی سعد ہی پھر

ان ہر ایک ستارون کے لیے ایک شرف کا درجہ ہی جہان اُنکی تاثیر قوی ہوجاتی ہی
پس شرف آفتاب کا اس صورت مین ہی جبکہ وہ برج حمل سے انیسوین درجہ مین
ہو اور قمر کا جبکہ برج ثور سے تیسرے درجہ مین ہو۔ اور زحل کا جبکہ برج میزان سے
اکیسوین درجہ مین ہو۔ اور مریخ کا جب کہ برج عقرب سے اٹھائیسوین درجہ مین ہو اور
زہرہ کا جبکہ برج ثور سے ستائیسوین درجہ مین ہو اور عطارد کا جبکہ برج سنبلہ سے ستائیسوین
درجہ مین ہو۔ اور راس کا جب برج ثور مین ہو اور ذنب کا جبکہ برج قوس مین
ہو۔ یہ وہ بیان ہی جسکو شیخ نے اس موقع پر ذکر کیا ہی اور جو لوگ کہتے ہین
کہ آدمیون اور ممالک اور اشیا مین ان ستارون کی جداگانہ تاثیرین ہین
اور ان سب پر اُنکی حکومت ہی۔ اُسکو شیخ نے نہ قانون نہ کسی اور کتاب مین
ذکر کیا ہی اور نہ کسی طب کی کتاب مین اسکا پتہ ملتا ہی۔ بلکہ ایسی باتین نجومیون
کے بیہودہ اور باطل اقوال مین سے ہین۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا اُنکی
تصدیق کرے تو اُسکو مرتد کافر سمجھنا چاہیے

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِلَادِ

ہوا مین تغیر شہرون کی بلندی اور پستی کے سبب سے ہی

وَمَا عَلَى فَوْقِ الْجِبَالِ الْبَلَدُ	فَإِنَّهُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَبْرَدُ
جو شہر پہاڑون پر واقع ہو	سو وہ اس سبب سے بہت سرد ہوتا ہی
وَاِنْ تَكُنْ مِنْ غَوْرِهَا فِي قَعْرٍ	فَاقْضِ فِي مِزَاجِهَا بِالْحَرِّ
اور اگر پہاڑون کے دامن کے نشیب مین ہو	پس تو اُسکے مزاج مین گرمی کا حکم کر

یعنی جو شہر بلند زمین پر واقع ہین وہ نیچے والون کی نسبت سے بہت سرد ہوتے ہین

کیونکہ زمین جب آفتاب کی شعاعون سے گرم ہو جاتی ہو تو اُس سے بخارات نکل کر ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین جو اُسکو بھی گرم کر دیتے ہین - پھر جہانتک اُس ہوا کی تاثیر پہونچتی ہو وہ سبکو گرم کر دیتی ہو اسلیے جسقدر کوئی شہر یا مقام اونچا ہوگا وہان شعاع معکوس کے ضعف اور کم پہونچنے کے سبب سے حرارت کی تاثیر بھی کم ہوگی جس سے اُسکا سرد ہونا ضروری ہو اور اسیطرح جسقدر کوئی شہر نشیب اور پستی مین ہوگا اُسیقدر وہان حرارت زیادہ ہوگی

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسْبِ الْجِبَالِ

ہوا کا تغیر پہاڑون کے باعث

وَإِنْ تَكُنْ مِنْهَا لَدَى الْجُنُوبِ	اِقْضِ لَهُ بِالْحَرِّ فِي الْهُبُوبِ
اور اگر کوئی شہر پہاڑون کے جنوب مین ہو	تو وہان حکم ہوگا کہ وہ ہوا کے چلنے مین گرم ہی

جن بلاد و مقامات مین ہمیشہ ہوا جنوب کی طرف سے آتی ہو وہان حرارت زیادہ ہوتی ہو - کیونکہ وہ ہوا اکثر زمین شور اور نباتات معطشہ پر سے گذر کر آتی ہے اور نیز وہان آفتاب ہمیشہ ایک ہی طرف کے مقابل رہتا ہو جس سے اُسکی ہوا مین زیادہ حرارت کی تاثیر آجاتی ہو

وَإِنْ تَكُنْ جُنُوبُهَا الْجِبَالُ	قَضَتْ لَهُ بِبَرْدِهَا الشَّمَالُ
اور اگر اُسکے جنوب مین پہاڑ ہون	تو شمال اُسکے سرد ہونے کا حکم کریگی

یعنی اگر کوئی شہر جنوب کی طرف سے مستور اور شمال کی طرف سے مکشوف ہو تو وہان کی ہوا کی طبیعت بارد یابس ہوتی ہو - کیونکہ جو ہوا قطب شمالی کیطرف سے چلتی ہو وہ اکثر پانیون اور برف اور سرد پہاڑون پر سے گذر کر آتی ہو جس سے

اُسمین نہایت برودت اور یبوست آجاتی ہی اور نیز شمال کی جہت آفتاب کی سامتت سے بہت بعید ہی - اور اسیوجہ سے جسقدر کوئی شہر شمال کیطرف زیادہ قریب ہوتا جائیگا - اسیقدر اسمین زیادہ برودت آتی جاتی ہی اسیطرح جسقدر قطب شمالی سے بعید ہوگا حرارت کی طرف زیادہ مائل ہوگا - پس اچھا شہر وہ ہی جسمین جنوب کی جہت مستور اور مشرق اور شمال کیطرف سے مکشوف ہو

وَهُوَ كَثِيفٌ إِنْ تَكُنْ غَرْبِيَّةً		وَهُوَ لَطِيفٌ إِنْ تَكُنْ شَرْقِيَّةً
اور وہ ہوا کثیف ہوگی جبکہ شہر پہاڑ کی جانب غرب مین ہو		اور لطیف ہوگی اگر پہاڑ کی جانب مشرق مین ہو

یعنی وہ ہوا جو غرب کی جانب سے چلتی ہی کثیف ہوتی ہی - کیونکہ وہ بارد رطب ہی اور ہر بارد رطب کثیف ہی اور اُسکو دبور بھی کہتے ہین - اور جو مشرق کی جانب سے چلتی ہی وہ حار رطب ہی اسیواسطے اُسکو لطافت سے تعبیر کیا ہی - کیونکہ ہر لطیف حار ہی - اور اُس ہوا کو صبا بھی کہتے ہین - اور کبھی ہوامین اور اسباب سے بھی تغیر آجاتا ہی - جیساکہ کسی جنوبی شہر کے نزدیک کوئی برف دار پہاڑ ہوئے جس سے جنوبی ہوامین پہاڑ پر عبور کرنے کی وجہ سے برودت آجاتی ہی اور کبھی شمالی شہر کے نزدیک زمین محترق ہوتی ہی جس سے شمالی ہوامین اس پہاڑ پر گذر کرنے کی وجہ سے حرارت آجاتی ہی

وَتَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِحَارِ
ہوا کا تغیر سمندر اور پانیون کے باعث سے ہی

وَلِلْبِحَارِ ضِدُّ هٰذَا الْحُكْمِ		فِيمَا بِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ
اور سمندرون کا حکم برخلاف اس حکم پہاڑ کے ہی		اسطور پر جو اہل علم کہتے ہین

یعنی اطبا کہتے ہین کہ سمندرون کا حکم پہاڑون کے حکم کے برخلاف ہی کیونکہ گرم ہوا جب سمندرون پر سے گذرتی ہی تو وہ سمندر اُسکو سرد کر دیتے ہین اسیوجہ سے سمندر کے قریب اکثر زیادہ بارشین ہوا کرتی ہین اور یہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے جب سمندر شہر سے شمال کی جانب ہو تو وہان کے سمندر کا پانی ہوا سے بلا اختلاف زیادہ بارد ہی پس ہم شیخ کے اس قاعدہ کو تسلیم نہین کرسکتے حالانکہ خود ہی اُسنے قانون مین اُسکے برخلاف کہا ہی

تَغَیُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الرِّيَاحِ

تغیر ہوا کا ہوا کے باعث سے

یعنی ہوا پر جو ہوائین چلتی ہین اور اسمین وہ بھی مخلوط ہو جاتی ہین جو کہ پیدا ہوتی ہین یابس بخارات سے جبکہ اُنکو برودت پہونچتی ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ زمین مین ہوا اپنے خزانہ مین محفوظ رہتی ہی جسمین سے جسقدر خداوند تعالی چاہتا ہی بھیجدیتا ہی جس سے خلائق کی ساکن ہوائین جو ہمارے جسمون کو محیط ہین تغیر و انقلاب آجاتا ہے۔ اور جسکو ہم بھی بخوبی محسوس کر لیتے ہین

وَتُحْدِثُ الرِّيَاحُ فِي الْهَوَاءِ	خُلْقًا كَمَا تُحْدِثُ بِالْأَنْوَاءِ
اور ہوا مین ہوائین کئی ایک مزاج	پیدا کرتی ہین جیسا کہ ستارون کے سبب سے وہ پیدا ہوتی ہین

یعنی جب ہوائین چلتی ہین تو اس سے ہوا کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جیسا کہ ہوا مین (انواء) منازل قمر کے طلوع سے تغیر ہو جاتا ہی

وَلِلْجَنُوبِ الْحَرُّ وَالنُّدُونَهْ	لِذَا كَمَا قَدْ تُحْدِثُ الْعُفُونَهْ
اور جنوبی ہوا سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوتی ہی	اسی سبب سے عفونت پیدا ہوتی ہی

یعنی ہوا کے مزاج مین جہات کی وجہ سے تغیر آجاتا ہی۔پس جنوبی ہوا ای حار رطب ہی اور شمالی اُسکے برخلاف ہی۔ جسکے رطوبت کی وجہ یہ ہی کہ جنوبی بلاد و امصار مین بخارات زیادہ ہوتے ہین جبکہ وہان آفتاب کی زیادہ تاثیر پہونچتی ہے جس سے بخارات زیادہ صعود کرکے ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین اسیوجہ سے وہانکے باشندون کے بدنون مین تغیر اور بیماریون کی زیادتی اور اخلاط مین تعفن ہوتا ہی۔ کیونکہ خلطون مین اکثر عفونت حرارت اور رطوبت کے سبب سے ہوا کرتی ہی۔ نہ یبوست وغیرہ سے اور عفونت کی وجہ سے وہان کے باشندے دردسر اور آشوب چشم اور ثقل حواس وغیرہ امراض متعفنہ مین مبتلا رہتے ہین اہل لغت کے نزدیک مطلع سہیل سے مطلع ثریا تک جنوب ہی اور اسکا مقابل شمال ہی

وَالْبَرْدُ وَالْجَفَافُ فِي الشِّمَالِ	لِذَا كُمَا تَضُرُّ بِالسُّعَالِ
اور ہوا شمالی مین سردی اور خشکی ہی	اسی سبب سے وہ کھانسی کا ضرر پیدا کرتی ہی

یعنی ہوائے شمالی کی طبیعت بارد یابس ہی جو کہ خشکی کے سبب سے اعضائے نفسانی مین خشونت پیدا کرتی ہی۔ اسیواسطے وہ کھانسی کو نہایت مضر اور پھیپھڑے کی بیماریون کو حرکت مین لاتی ہی اور زکام کے امراض کو حادث کرتی ہی۔ لیکن وہ عفونت کو دور کرتی ہی اور ہوائے جنوبی کے نقصانات کی مکافات کرتی ہی

وَالْحَرُّ فِي الصَّبَا مَعَ اللَّطَافَهْ	وَالْبَرْدُ فِي الدَّبُورِ مَعَ الْكَثَافَهْ
اور باد صبا (پروا) مین گرمی اور لطافت ہی	اور دبور (پچھوا) مین سردی اور کثافت ہی

اکثر اطبا کا یہی مذہب ہی کہ صبا حار لطیف ہی۔ اور قانون مین ہی کہ مشرقی ہوا

جب رات کے شروع اور دن کے آخر وقت مین چلتی ہی تو وہ آفتاب کی روشنی سے مستفیض اور متبدل ہو کر لطیف ہو جاتی ہی - اور اُسکی رطوبت مین بہت کچھ کمی آجاتی ہی - اور اگر رات کے اخیر اور دن کے شروع وقت مین چلتی ہی تو وہ اُسکے مخالف ہوتی ہی - کیونکہ اُسمین ابھی آفتاب نے اپنا کچھ عمل نہین کیا جو بہر صورت غلیظ اور کثیف ہوتی ہی - اور اس حکم مین ہوا ے غربی شرقی کے مخالف ہی - اور دبور وہ ہوا ہی جو جا نور نسر کے مطلع کی طرف سے چلکر مطلع سہیل کی طرف آتی ہی - اور مقابل اُسکے صبا ہی جسمین نہایت درجہکی خوست ہوتی ہی

تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ مَا يُجَاوِرُهُ مِنَ التُّرَابِ وَالْمِيَاهِ

تغیر ہوا مین ابھی مجاور مٹی اور پانی کے سبب سے ہی

وَكُلُّ قُطْرٍ أَرْضُهَا نَدِيَّةٌ	وَحَوْلَهَا ضَحَاضِحٌ نَدِيَّةٌ
اور جس جانب یا شہر کی زمین نمناک ہو	اور اُسکے پاس چشمے اور تر زمینین ہون
وَيَنْبُعُ فِي مَائِهَا عُذُوبَةٌ	فَإِنَّ فِي مِزَاجِهَا رُطُوبَةٌ
اور وہ چشمے ہون جنکے پانی مین شیرینی ہو	پس تحقیق اصلی مزاج اُسکا مرطوب ہی

اسمین چند مسائل ہین اول یہ کہ جس زمین مین رطوبت اور اُسکی مٹی مین نمی ہو تو اُسکا مزاج برودت کی طرف قریب ہی - مگر جب وہان کی زمین شور یا نمکین ہو تو وہ یبس کیطرف مائل ہو گی - دوم یہ کہ جب کسی شہر کے گرد شیرین پانی کی ایسی نہرین جاری ہون جو اوپر کیطرف سے مکشوف ہین تو اُسکی ہوا اورون کی نسبت سے مرطوب ہوتی ہی - سوم یہ کہ جس جگہ کی زمین شور ہو اور وہان ایسے چشمے اور نہرین

جاری ہو جو شیرین پانیوں سے بخوبی لبالب ہین تو انکی ہوا بھی رطوبت کیطرف مائل ہو گی

إِنْ جَاوَرَتْ صَخْرًا وَّ مِلْحَ الْمَاءِ	فَتُحْدِثُ الْجَفَافُ فِي الْهَوَاءِ
جب وہ قطعۂ زمین کہ سنگ خارا اور شور پانی کے مجاور ہو	اور ہوا مین خشکی پیدا ہوتی ہے

یعنی اگرچہ دراصل ہوا کی طبیعت مرطوب ہی لیکن جب سخت زمین یا شور پانی اُسکے قریب ہو تو اُس سے اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جو یبس کی طرف مائل ہو جاتی ہی

تَغَيُّرُهُ بِحَسَبِ الْمَسَاكِنِ

ہوا کا تغیر مسکنون (مقامات) کے باعث ہی

مُنْكَشِفٌ لِسَائِرِ الرِّيَاحِ	وَالْمَسْكَنُ الْكَثِيرُ الْاِنْفِتَاحِ
اور ساری ہواؤن کے لیے کھلا ہے	اور مسکن (مقام) جو بہت راستون والا ہی
وَفِي الْمُصِيفِ حَرُّهُ عَسِيرٌ	فَفِي الشِّتَاءِ بَرْدُهُ كَثِيرٌ
اور موسم گرما مین اُسکی گرمی زیادہ ہی	سو موسم سرما مین اُسکی سردی بہت ہی

یعنی جن مقامات کے زیادہ دروازے ہین جو چارون جہات کی طرف اکثر کھلے رہتے ہین۔ انکی ہوا موسم سرما مین سرد ہوتی ہی جسمین چارون طرف کی ہوا جو موسم سرما کی برودت کی وجہ سے سرد ہی داخل ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرم کیونکہ وہ اکثر آفتاب کی شعاع کے مقابل رہتا ہی جو ان دونون کے درمیان ہی اُسکی ہوا درست اور صحت کے قریب ہی

بِضِدِّ ذَا الْحُكْمِ عَلَيْهِ فَاقْضِ	وَالْمَسْكَنُ الدِّهْلِيزُ تَحْتَ الْاَرْضِ
اُسپر اس حکم کے برخلاف حکم کر	اور مقام دہلیز (پست) جو زمین کے نیچے ہو

یعنی وہ سردیون مین گرم اور گرمیون مین سرد ہو گا جیسے پہاڑ اور غارون کا حال ہی

تَغَیُّرُہٗ بِحَسْبِ المَلَابِسِ
ہوا کا تغیر لباسون کے باعث

ہوا جو ملبوس کے اندر کی طرف سے تمام جسم کو محیط ہی گرم لباس کے پہننے سے اسمین گرمی پیدا ہو جاتی ہی جو جسم کو بھی گرم کر دیتی ہی۔ اور اگر وہ ملبوس سرد ہو تو اس سے اندر کی ہوا مین بھی سردی آجاتی ہی جس سے جسم کو سردی پہونچتی ہی

وَالبَرْدُ فِی المَصْقُولِ الکَتَّانِ	وَالحَرُّ فِی الحَرِیرِ وَالاَقْطَانِ
اور سردی مصقول اورالسی مین ہی	اور ریشم اور روئی مین گرمی ہے

اور اگر کہا جاوے کہ جس صورت مین ریشم گرم ہی تو وہ جرب و (خارش کھجلی مین جنکا مادہ گرم ہی کیونکہ پہنا جاتا ہی۔ جو بالکل معالجہ طب کے برخلاف ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ ریشم مین اسقدر گرمی نہین ہی کہ جسکی تاثیر بدن مین ظاہر ہووے کیونکہ اسکی گرمی پہلے درجہ مین خفیف سی ہے

لٰکِنْ فِیْہَا الشَّیْءُ مِنْ جَفَافِ	وَالحَرُّ فِی الاَوْبَارِ وَالاَصْوَافِ
لیکن اُنمین کچھ خشکی بھی ہے	پشمون اور رادون مین حرارت ہوتی ہی

اور پوستین جو لومڑی کے چمڑون سے بنائی جاتی ہی اُسمین نہایت گرمی ہوتی ہی

تَغَیُّرُہٗ بِحَسْبِ المَشْمُومِ مِنْ رَیْحَانٍ وَطِیْبٍ
تغیر ہوا کا پھول اور خوشبو کے سونگھنے کے سبب سے ہی

فَاقْضِ عَلٰی مِزَاجِہٖ بِالحَرِّ	وَکُلُّ رَیْحَانٍ وَکُلُّ زَہْرٍ
تو حرارت کا حکم کر دے	اور ہر ایک خوشبودار اور پھول کے مزاج پر
اَلآسُ وَالخِلَافُ وَالنَّیْلُوفَرُ	وَاسْتَثْنِ مِنْہَا خَمْسَۃً سِتًّا کَیْ
مورتی اور بید مشک اور نیلوفر	ان پھولون سے پانچ مستثنے کر یا چھ کہ

وَالْوَرْدُ فِي نَوْعَيْهِ وَالْبَنَفْسَجُ	فَإِنَّهَا بِبَارِدَاتٍ أَلَا دَرَجْ
گلاب کا پھول دونوں قسم (سفید سرخ) اور بنفشہ	کہ یہ سارے سرد بو والے ہین

یعنی تمام پھول اور خوشبوئین جو سونگھی جاتی ہین اُنکا مزاج گرم ہی جس سے اُنکے قرب کی ہوا مین گرمی آجاتی ہی بجز ان پانچون کے جنکو مستثنے کیا جاتا ہی اول آس (موڑی) جو متضاد قوتون سے مرکب ہی۔ لیکن اسمین جوہر ارضی بارد زیادہ غالب ہی۔ اور اسکی ایک قسم ہی جسکو ملک شام مین قف القر کہتے ہین۔ دوم بید مشک جسکو عربی مین خلاف کہتے ہین۔ کیونکہ یہ پانی کے رو کے پیچھے پیدا ہوتا ہی۔ اور ایک جماعت کے نزدیک اسکی طبیعت گرم اور اعتدال کی طرف مائل ہی۔ سوم۔ نیلوفر جسکو عربی مین کرنب الماء کہتے ہین جو سرد ہی تیسرے درجہ مین اور مرطوب ہی۔ دوسرے مین چہارم گلاب جسکو فارسی مین گل بھی کہتے ہین۔ پنجم بنفشہ جو تمام افعال ہین نیلوفر سے کمتر ہے بجز اسہال کے کہ اسمین اُسکی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہے

وَأَنَّهُ حَارٌّ فِي الطِّيبِ وَالْعِطْرِ	مِمَّا سِوَى الصَّنْدَلِ وَالْكَافُورِ
ساری خوشبودار اور مہکنے والی چیزون مین گرمی ہی	سوا اسے صندل اور کافور کے جو سرد ہین

تمام عمدہ خوشبوئین جو ہر روح کو قوت بخشتی ہین اور جس مقام مین ہوتی ہین وہان کی ہوا کو صاف اور اُسکی اصلی طبیعت کو اعتدال کی طرف مائل کردیتی ہی

فِعْلُ الْأَلْوَانِ فِي الْبَصَرِ

رنگون کی تاثیر بینائی مین

وَانْفَعُ الْاَلْوَانِ لِلْاَبْصَارِ	مَا اَسْوَدَّ اَوْمَا کَانَ خَالِصًا خَضْرَاءَ
بہت نافع رنگ واسطے آنکھون کے	وہ رنگ ہے جو سیاہ ہو یا سبزی آمیز

یعنی سبز اور سیاہ اور نیلا رنگ آنکھون کو فائدہ بخشتے ہین کیونکہ یہ تمام رنگ روح باصرہ کو منتشر ہونے سے باز رکھتے ہین

وَالْبِیْضُ وَالصُّفْرُ اِذَا مَا تَشْرِقُ	ضَوْءٌ فَاِنَّ نُوْرَهَا تُفَرِّقُ
اور سفید اور زرد چیزین جبکہ خوب روشن ہون	تو اُنکا نور بینائی کو پراگندہ کرتا ہی

سفید مین شرط یہ ہی کہ اس سے شعاع نکلتی ہون یا اُسمین بہت زیادہ سفیدی ہو یہ دونون آنکھ کے نور کو ضعف پہونچاتی ہین۔ بخلاف تھوڑی سفیدی کے کہ جس سے کچھ نقصان نہین ہوتا

اَلثَّانِیْ مِنَ الضَّرُوْرِیَّةِ الْمَاکِلِ وَالْمَشْرَبِ

دوسرے ستہ ضروریہ سے غذا اور پینے کی چیزین ہین

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحُکْمَ فِی الْغِذَاءِ	یَنْمِی الَّذِیْ یَصْلُحُ لِلنَّمَاءِ
تو جان لے کہ اثر غذا کا یہ ہی کہ	اُس بدن کو جو لائق بڑھاوے کے ہو بڑھاوے
وَکُلُّ مَا یَنْقُصُ بِالْاِنْحِلَالِ	مِنْ بَدَنٍ یُخَلِّفُ فِی الْحَالِ
جو کچھ کہ بدن سے بسبب تحلیل کے ناقص ہو	تو فی الحال اُسکا بدل اور خلیفہ کردیوے

ابتداے کتاب مین غذا اور دوا مین فرق کا ذکر ہو چکا ہی سا اور یہ بھی کہ غذا اُس بدن کو جو بڑھنے کے قابل ہو بڑھاتی ہی جیسے لڑکونکا بدن جو زیادہ نمو کی صلاحیت رکھتا ہی اُسکو غذا نمو کی طاقت بخشتی ہی اور جو بڑھاؤ کے قابل نہین جیسے جوانون یا بوڑھون کا جسم تو وہان جسقدر بسبب حرارت کے بدن مین

تحلیل واقع ہوتی ہی - غذا اُسکا بدل اور پیدا کردیتی ہی - بدن مین جو تحلیل اور کمی بسبب گرمی ہوا کے جو بدن سے بذریعۂ تحلیل کے بول براز - عرق کو نکال دیتی ہی تو اُسکا بدل اور عوض طبیعت خداوند تعالیٰ کی اجازت اور حکم سے اور پیدا کردیتی ہی جس سے زندگی کا قیام رہتا ہی کیونکہ زندگی اور حیات حرارت کے سبب سے ہی جو آگ سے مشابہت رکھتی ہی - اور آگ اپنے قیام مین ہمیشہ ایندھن کی محتاج رہتی ہی جو اُسکی غذا ہی - پھر جو بدن پر وارد ہوتا ہی اُسکی چھ قسمین ہین اوّل یہ کہ وہ صرف اپنی غذا اور ذات سے بدن مین تاثیر کرے مانند گوشت اور زردی بیضون کے جسمین جزء عضو بننّے کی زیادہ قابلیت ہوتی ہی دوسرے یہ کہ بدن کو صرف اپنی کیفیت سے تاثیر پہونچا دے اسطرح سے کہ اسکو گرم کردیوے جیسے مرچین - یا سرد جیسے نیلوفر اُسکو دواے مطلق کہتے ہین تیسرے یہ کہ بدن مین صرف اپنی صورت سے موثر ہو یعنے خاصیت کے سبب سے فعل کرے جیسے تریاق جو کہ مطلق صحت کو محفوظ رکھتا ہی یہانتک کہ گرم مزاج والون کو بھی مفید ہوتا ہی - چوتھے یہ کہ اپنی صورت اور خاصیت دونون سے موثر ہووے جسکو دواے ذوالخاصیت کہتے ہین پانچوین یہ کہ اپنے مادہ اور کیفیت سے مؤثر ہوئے اُسکو غذاء دوائی کہتے ہین جیسے کہ جو غذا ہین اور باوجود قابلیت دوا کے اسمین جلا اور تبرید بھی ہی چھٹے یہ کہ بدن مین اپنے مادہ اور صورت اور کیفیت سے موثر ہو جسکو غذاء دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین جیسے قلب العجوز کو انجیر اور سداب کے ساتھ کھانا - جسمین عضو کے جزو بننے کی استعداد موجود ہی - اور بدن مین جسقدر تحلیل ہوتا ہی اسکا بدل پیدا

پیدا کرتی ہی - اور اسمین ایک خاصیت ہی جو اسکی صورت کی تاثیر ہی - اور سرد زہرون کو مفید ہی اسطور سے کہ اپنی کیفیت سے گرمی پیدا کرتی ہی

وَمَحْمُودُ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ — دَمٌ نَقِيٌّ يَسْتَحِيلُ عَنْهُ

محمود غذا وہ ہی کہ جس سے — صاف خون اور مستحیل ہو کر بنے

یعنی محمود وہ غذا ہی کہ جس سے خون صاف اور عمدہ پیدا ہو - کیونکہ غذا خون کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی - جسکا بیان مذکور ہو چکا ہی

مِثْلُ لَطِيفِ الْخُبْزِ مِنْ رِقَاقِ — وَاللَّحْمِ مِنْ فَرَارِجٍ دِقَاقِ

جیسے پتلی روٹی چپاتیون سے — اور گوشت چھوٹے چھوٹے چوزون کا

پس یہ دونون چیزین عمدہ اور صاف خون پیدا کرکے جسم مین نمو اور بدل ما یتحلل پیدا کرتی ہین

وَكَالْيَمَانِيَةِ مِنْ بُقُولٍ — وَهٰذِهٖ تَصْلُحُ لِلْعَلِيلِ

اور جیسے بقلہ یمانیہ بقولات سے — اور یہ ساری بیمار کے غذا کی صلاحیت رکھتی ہین

بقلہ یمانیہ عمدہ غذاؤن سے ہی - لیکن اسمین غذائیت کم ہی اسیواسطے اُسکو مصنف نے تندرستون کی غذا مین شمار نہین کیا - ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ جب بقلہ کو صاف کرکے روغن بادام اور ترش انار دانہ سے پکایا جاوے تو وہ گرم مزاج والونکو مفید اور پیاس کو دور کرتا ہی اور اُسکو بقلہ عربیہ بھی کہتے ہین اور بقلۃ الحمقا اور چیز ہی

وَمِنْهُ مَا يُكَثِّفُ كَالسَّمِيذِ — وَكَشِيِّ الضَّأْنِ اللَّذِيذِ

اور غذا مین سے ایک وہ ہی کہ کثیف کرتا ہی — جیسے میدہ اور دونبہ اسینڈھا لذیذ

یعنی محمود غذا مین سے ایک غلیظ ہی جسمین کثافت ہوتی ہی لیکن وہ صالح الکیموس ہی جس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہی جیسے دُھلے ہوئے گیہون کے میدے کی روٹی اور مینڈھے کا

گوشت (جو ایک برس کا مکمل اور دوسرے مین شروع ہو) ابن ماسویہ نے کہا ہی
کہ اس روٹی مین دیگر تمام روٹیون کی نسبت سے زیادہ غذائیت ہی لیکن اُسکا
ہضم دیر سے ہوتا ہی - پھر روٹیون کی تین قسمین ہین ایک نہایت ہی باریک
جسکو چپاتی کہتے ہین جو سریع الہضم اور معدہ سے بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہی -
لیکن طبیعت مین کسیقدر قبض پیدا کرتی ہی - دوسرے موٹی جو نہایت ہی غلیظ
اور مذموم ہی جو کہ سُدّون اور بلغم کو پیدا کرتی ہی - تیسرے ان دونونکے درمیان
نہ پتلی نہ موٹی جیسے تنور کی روٹی جو عمدہ اور اچھی ہوتی ہی اور بھوسے کی روٹی مین غذائیت
تھوڑی ہوتی ہی لیکن سریع الہضم اور جلدی تحلیل ہو جاتی ہی - اور جسقدر روٹی چھلکون
سے زیادہ صاف ہوگی اسیقدر اُسمین غذائیت زیادہ لیکن عسیر الانحدار اور بعید الہضم
ہوگی - اور دو برس کے مینڈھے کے ساتھ زردی بیضہ نیمبرشت بھی ملحق ہے

وَالسَّمَكُ الْمَعْرُوْفُ بِالرَّضْرَاضِ	غِذَاءُ مَنْ يَتْعَبُ فِي الْارْتِيَاضِ
اور جیسے مچھلی جو مشہور ہی رضراضی کے نام سے	یہ غذا ہی اُسکی جو ریاضت مین تھک جاوے

منجملہ کثیف غذاؤن کے مچھلی رضراضی ہی جو اُن نہرون اور پانیون مین ہوتی ہی
جو زیادہ عمیق نہین ہین - یا اُن ندیون مین جنمین زیادہ سنگریزہ ہون کہ ایسی
مچھلیون کی غذا اگرچہ ردی نہین ہی لیکن بہرصورت وہ غلیظ ہی جسکو بجز قوی
معدہ ریاضت والون یا گرم مزاج والون کے کوئی اور ہضم نہین کر سکتا
تمام قسم کی مچھلیین مطلق ردی ہین معدہ کو مضر اور خلط ناقص اور خون بلغمی کو
پیدا کرتی ہین جیسے قولنج اور فالج اور رعشہ اور سکتہ اور سدونکی بیماریین حادث
ہوتی ہین - اور مچھلیین باعتبار صغر اور کبر اور نرمی و سختی اور مکانون کے

مختلف ہوتی ہین جالینوس نے کہا ہے کہ جو مچھلیان چشموں اور مکدر پانیون مین
پیدا ہوتی ہین وہ نہایت ناقص ہوتی ہین - اور جو شور پانیون مین ہوتی مین
وہ بلغم شور کو پیدا کرتی ہین جس سے خارش کھجلی اور داد کی بیماریین لاحق
ہوتی ہین - امام رازی نے بیان کیا ہے کہ مچھلی ہرگز نہین کھانی چاہیے مگر واسطے
قی کے پھر اگر اس سے قی نہ آسکے تو اُس دوا کو استعمال مین لاوے جو بلغم کے
اسہال لاوے - اور نیز مچھلی بدون لگانے گرم مصالحون (فلفل - سونٹھ
تج) کے نہین کھانی چاہیے - اور مچھلی اور انڈون کا ایک وقت مین کھانا
برص کو پیدا کرتا ہے - اور مچھلی اور دودھ اکٹھا کھانا پٹھون کو ڈھیلا اور سست کرتا ہے

وَمِنْهُ مَا يَلْطِفُ مِنْ مَذْمُوْمٍ		كَخَرْدَلٍ وَبَصَلٍ وَثُوْمٍ
اور غذا سے وہ قسم ہے کہ لطیف ہے پر مذموم		جیسے رائی اور پیاز اور لہسن

غذائے لطیف مین سے ایک قسم ہے جو غلیظ کیموس کو توڑتی اور اسکی غلظت کو نرم کرتی ہے
اور اسکی لزوجت کو دور کرتی ہے لیکن وہ فی نفسہ مذموم ہے جس سے ردی کیموس پیدا ہوتا ہے

وَهٰذِهٖ تُوْلِدُ الصَّفْرَاءَ		وَرُبَّمَا قَدْ أُخِذَتْ دَوَاءَ
یہ سارے صفراء پیدا کرتے ہین		اور گاہے دوا بنائے جاتے ہین

یعنی یہ لطیف غذائین اپنی حرارت کے سبب سے صفرا کو پیدا کرتی ہین اور بسا
اوقات خاص اسی غرض سے کھائی جاتی ہین - نہ غذا کے طور پر کیونکہ یہ خون کو
جلاتی ہین اور مرطوب اور بلغمی مزاجون کو مفید پڑتی ہین

وَمِنْهُ مَا يُوْلِدُ السَّوْدَاءَ		يُحْدِثُ فِيْ بَعْضِ الْجُسُوْمِ دَاءَ
اور اس سے ایک قسم وہ ہے کہ سودا پیدا کرتی ہے		اور بعض بدنون مین بیماری پیدا کرتی ہے

وَخُبزِ خُشکارٍ وَفِی ذَینِ ضَرَرٌ	مِثلُ المُسِنِّ مِن تَیُوسٍ اَو بَقَر
اور سوکھی روٹی اور ضرور انمین ضرر اور نقصان ہے	جیسے بڈھا بکرا یا بڈھی گاے

یعنی بعض ایسی غذائین ہین جنمین کچھ فائدہ نہین ہے-اور علاوہ اُسکے سوداوی خُشک مزاجون مین امراض سوداوی پیدا کرتی ہین جس سے اجسام نہایت مُہلک بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین

کالسَّمکِ الغَلِیظِ وَالاَلبَانِ	وَمِنہُ مَا یَذُمُّ بَلغَمَانِی
جیسے موٹی مچھلی اور گاڑھے دودھ	اور اس (غذا) سے وہ قسم ہے جو مذموم بلغمی ہے

جبکہ شیخ نے غذا سے عمدہ ردی گرم کو بیان کیا اور اُسکو بھی جس سے اچھا خون یا سودا یا صفرا پیدا ہوتا ہے تو اب اُس غذا کو بیان کرنا چاہا ہے جو بلغم کو پیدا کرتی ہے-پس ذکر کیا بڑی مچھلی کا جسکا ہضم بطی اور اُسمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے جو مرطوب اور مبرود مزاجون کو موافق نہین ہے-اور دودھ کے اقسام مین سے تازہ دودھ معتدل ہے جو کسیقدر حرارت کیطرف مائل ہے اور دودھ نہایت عمدہ غذا ہے جو بلغم کو کم پیدا کرتا ہے-اور اسمین مچھلی کی نسبت سے کم رطوبت ہے اور دودھ کی طبیعت متضاد جوہرون (مائیت جبنیت دہنیت) سے مرکب ہے اور ترش دودھ بقدر ترشی کے برودت کیطرف مائل ہوجاتا ہے-اور گاے کے دودھ مین زیادہ دہنیت اور غلظت اور بہت جبنیت ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ سب سے گاے کا دودھ قبض کے بارہ مین نہایت قوی التاثیر ہے خصوصًا جبکہ اُس سے مکھن نکالا جاوے اور اسمین پتھر یا لوہا گرم کرکے ڈالا جاوے اور بکری کا دودھ پتلا اور مائیت مین زیادہ ہوتا ہے اور بھیڑ کا دودھ گاے

اور بکری کے دودھ مین متوسط ہی۔ اور اونٹنی کے دودھ مین ترشی اور مائیت
زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے وہ دست آور ہی اور فضلون کو کم پیدا کرتا ہی اور معدہ
اور امعا کو صاف کرتا ہی اور استسقا کو نہایت مفید ہی مکھن کی طبیعت حار رطب ہی
جو مرخی اور منضج ہی۔ اور شکر سفید یا شہد کے ساتھ کھانا سینہ کو مفید اور تھوک
کے نکالنے مین امداد دیتا ہی۔ اور پنیر تین قوتون سے مرکب ہی ایک دودھ کی
قوت۔ دوسرے اُسکی غلظت کی۔ تیسرے نمک کی تاثیر۔ پس تازہ پنیر مین زیادہ
مائیت ہوتی ہی اور اسکی غذا اور ہضم متوسط ہی۔ اور دوفس نے کہا ہی کہ وہ بطن کو
نرم کرتا ہی۔ اور پرانا پنیر غلیظ عسیر الہضم ہوتا ہی جسمین تیزی اور خشکی ہوتی ہی اور
کثیر کہا ہی کہ پنیر قبض کرتا ہی خصوصاً جبکہ اُسکا پانی نچوڑکر بھونا جاوے اور نمکین
اور کسیلے پنیر مین تیزی اور خشکی زیادہ ہوتی ہی۔ اور معدہ کو مضر اور خون مین
احتراق پیدا کرتا ہی اور جو پنیر ایسا خشک ہو جاوے کہ اُسکے اجزا مین تفرق
اور تفتت آجاوے تو وہ دہنیت اور دسومت سے بعید ہو جانے کی وجہ
سے نہایت ردی ہی۔ فصل چونکہ غذا کا پہچاننا ضروری ہی اسلیے اس فصل مین
غذاونکی قسمونکا ذکر کیا جاتا ہی۔ جاننا چاہیے کہ غذاؤن کی تین قسمین ہین (۱)
لطیف (۲) کثیف (۳) متوسط پھر ان تینون مین سے ہر ایک مین غذا کا مادہ
یا زیادہ ہوگا یا کم۔ پس ان دو مین تین کو ضرب دینے سے چھہ حاصل ہوئے
پھر ان چھون مین سے ہر ایک جسم کو یا تو عمدہ غذا پہونچائیگا یا ناقص یا معتدل
سو یہ تمام اٹھائیس قسمین ہوتی ہین قسم اول لطیف کثیر التغذیہ سریع الہضم
حسن الکیموس جیسے باریک چپاتیان اور چوزون اور مرغون کے بازؤن کا گوشت

زردی بیضہ نیم برشت کی قسم دوم لطیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس قسم سوم لطیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے گوشت کا شوربا قسم چہارم لطیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس۔ جیسے پیاز۔ رشاد۔ جرجیر۔ گندنا قسم پنجم۔ کثیف کثیر التغذیہ۔ حسن الکیموس جیسے ایک برس کے مینڈھون کا گوشت اور بیضے مرغی کے اور روٹی میدہ کی۔ قسم ششم۔ کثیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس۔ جیسے بڈھی بکری اور بوڑھی گائے۔ اور گھوڑے اور لبط کا گوشت اور بڑی مچھلیون اور بھیڑا اور طحال کا گوشت قسم ہفتم کثیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے باقلا۔ قسم ہشتم کثیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس جیسے تمام سوکھے گوشت اور پرانا پنیر۔ اور پاون قسم نہم۔ معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس جیسے نوجوان مینڈھون کا گوشت۔ صاف سفید روٹی تنور کی اور پاچوزہ کا گوشت قسم دہم۔ معتدل قلیل الغذا، صالح الکیموس۔ قسم یازدہم معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس۔ دوازدہم۔ معتدل کثیر الغذا، فاسد الکیموس

اَحْکَامُ الْمَشْرُوْبِ مِنْ مَاءٍ وَغَیْرِہٖ

پانی وغیرہ پینے کی چیز کی تاثیرات کا بیان

فَتَحْفَظُ الرُّطُوْبَۃَ الْاَصْلِیَّۃَ	اَمَّا الْمِیَاہُ الْعَذْبَۃُ النَّھْرِیَّۃُ
رطوبت اصلی کی محافظت کرتے ہین	آب شیرین پانی دریاؤن کے

پانی ایک جوہر لطیف سیال ہے جس سے بوقت مس کرنے کے تری اور نمی محسوس ہوتی ہے۔ اور پانی منجملہ ارکان کے ایک رکن بسیط ہے جو تنہا غذا کا کام نہین دے سکتا بلکہ غذا کے نفوذ کرنے مین اُسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہے

جو غذا کے ساتھ مخلوط ہو کر ایک ایسا جسم بنجاتا ہی جسمین غذائیت کی صلاحیت آجاتی ہی اور بسیط اجسام اسلیے غذا کے کام مین نہین آتے کہ وہ کسی عضو کی صورت کو قبول نہین کر سکتے نہ کسی اعضا کی طرف مستحیل ہو سکتے ہین بعض قدماے طبیعین کے نزدیک پانی مرکب ہی اولی ترکیب سے جسمین دو بسیط طبیعتین موجود ہین اور وہ رطوبت اور برودت ہین۔ پس اس صورت مین وہ تنہا غذا بن سکتا ہی۔ اور پانی اپنی رطوبت کے ذریعہ سے رطوبت اصلیہ کو جو حرارت غریزیہ کی غذا ہی محفوظ رکھتا ہی۔ اور شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس شخص کے نزدیک پانی کے پینے اور اُسکے ساتھ غسل کرنے سے اعضا کو رطوبت نہین پہونچتی وہ نہایت غلطی مین ہی۔ شور اور نمکین پانی رطوبت کی حفاظت نہین کر سکتا بلکہ اُسکے پینے اور استعمال مین لانے سے بدن خشک سوکھا پتلا دبلا ہو جاتا ہی۔ اور پانی اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزیہ کی تیزی توڑتا ہی۔ اور معدہ کو بوقت ہضم غذا کے زیادہ جل جانے سے روکتا ہی

وَتُنْزِرُ الْاَثْقَالَ بِالتَّطْرِيْقِ	وَتَرْسِلُ الْغِذَاءَ فِي الْعُرُوْقِ
ثقل (بھوک) کو راستہ پاکر نکالتا ہی	اور غذا کو رگون مین روان کرتا ہی

یعنی پانی مین باوجود حفاظت رطوبت اصلیہ کے اور منافع بھی ہین جو معدہ کو رطوبت پہونچاتے ہین جس سے پیٹ نرم ہو کر اُس سے ثقل اور فضلۂ غذا کا نیچے کو نکلتا ہی۔ بسہولت جسکے نکلنے مین اُسکی رطوبت سے امداد پہونچتی ہی اور غذا کو اسطرح نافذ کرتا ہی کہ اُسکے اجزا مین داخل ہو کر خُرد خُرد (چھوٹا چھوٹا) کر دیتا ہی۔ جسکے سبب سے وہ جگر کی رگون مین بآسانی نفوذ کر سکتا ہی۔

جس سے جگر کے ہضم کو بخوبی امداد پہونچتی ہی	
اَفضَلُهَا الخَالِصُ مِن مَاءِ المَطَر بہتر سب سے مینھ کا خالص پانی ہی	فَذَاكَ لَم يُشُبهُ مَا فِيهِ ضَرَر سو یہ پانی ضرر والی چیز سے مشابہت نہیں رکھتا

حکماء کا اس باب مین اختلاف ہی کہ پینے کے لیے چشمہ کا جاری پانی بہتر ہی یا بارش کا پس شیخ رئیس نے باتباع اطباے عراق کے کہا ہی کہ بارش کا پانی بہتر ہے کیونکہ وہ رقیق خفیف ہی جسمین کچھ مٹی کے اجزا نہین ہین۔ بلکہ وہ پیدا ہوتا ہی بخارات سے جو اوپر کو صعود کرتے ہین۔ اور ایک نقلی دلیل یہ قول خداوندی ہی وَاَنزَلنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا۔ یعنی ہمنے آسمان سے پانی برکت والا اُتارا ہی۔ پس برکت والا پانی وہی ہی جسمین کچھ ضرر نہو۔ پھر اُسمین زیادہ بہتر وہ ہی جو کڑک والے بادل اور گرم آفتاب سے ہو اور بعض (یعنی رازی ابن ماسویہ وغیرہ) کے نزدیک بہتر پانی چشمون کا ہی جو عارضی کیفیتون سے مبرا ہو اور اُسمین بو بھی ناخوش یا زنج یا سُہاگہ یا نمک و پھٹکری وغیرہ کیطرح نہو۔ اور اُسکا رخ ہوا اور آفتاب کیطرف کھلا ہو۔ اور سنگریزہ والی زمین پر بہتا ہو اور سب سے ناقص وہ پانی جاری ہی جو زمین مین مستور اور اسمین سرکنڈے بکثرت موجود ہون

وَمِنهُ مَاءٌ عَنِ الطَّبِيعِ خَرَج اور منجملہ اُسکے وہ پانی ہی کہ مزاج طبیعی سے نکلجاوے	وَحُكمُهُ كَحُكمِ مَا بِهِ امتَزَج حکم اُسکا اُسی کا حکم ہی جس سے ملجاوے

یعنی بعض مقامات مین ایسا پانی ہوتا ہی کہ اُسکا مزاج اصلی طبیعت پر جو سرد ہی نہین ہوتا سو اگر اُسکے ساتھ کوئی چشمہ یا جگہ ٹھہرنے یا چلنے کی راہ مین مشک ہڑتال یا چونہ یا نمک وغیرہ کے مخلوط ہو جاوے تو وہ کڑوا یا نمکین ہو جاتا ہی

تو اُس صورت مین پانی کا مزاج شی مخلوط کے مزاج کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسے
کہ اگر اسمین گندھک یا ہرتال ملجاوے تو وہ حار رہتا ہی - اور جب پھٹکری
ملجاوے تو یابس - لیکن بہر صورت اس قسم کے پانی نہایت ردی ہین چونکہ
معدہ کو فاسد کرتے ہین - اور جس پانی کو جوش دیا جاوے اُسمین نفخ
کم اور انحدار کی قوت زیادہ اور اُسکے جوہر مین نرمی اور رقت آجاتی ہی اور
اگر ویسا ہی نیم گرم پیا جاوے تو معدہ کو صفائی اور تیزی بخشتا ہی اور اسہال
لاتا ہی - اور کبھی ریح کو بھی خارج کرتا ہی - اور سردرد سر اور نزلہ کو مفید ہوتا ہی
اور سینہ اور پھیپھڑے کے زخمون کو فائدہ دیتا ہی - اور باطنی ورمون مین
نضج پیدا کرتا ہی اور ظاہر بدن کی سردی کو زائل کرتا ہی اور نیز رؤین کھڑے ہونے
سے تسکین دیتا ہی - اور برف اور اولون اور یخ کے پانی مین نہایت زیادہ برودت
ہوتی ہی جو بدن اور معدہ کو ضعیف اور قوت باہ کو زائل کرتا ہی - اور پٹھون اور
طحال اور جگر کو نہایت مضر ہی - بلکہ استسقا کی بیماری بھی پیدا کرتا ہی -
اور دانتون کو ضرر اور نقصان پہونچاتا ہی - اور کھانسی لاتا ہی اور اگر ایسا
پانی ہمیشہ پیا جاوے تو اُس سے نسل کا مادہ منقطع ہوجاتا ہی اور اسیواسطے
اطبا نے سرد پانی کا پینا کئی اوقات مین منع لکھا ہی - منجملہ اُنکے ایک نہار مُنھ
پینا جسکے بارہ مین شافعی نے کہا ہی کہ نہار مُنھ پانی پینے سے بدن سُست
پڑجاتا ہی اور باہ کی قوت بھی زائل ہوجاتی ہی - منجملہ انکے ریاضت اور جماع
اور حمام سے نکلنے اور میوون اور گرم غذا کے کھانے اور نیند سے اُٹھنے کے بعد
نہایت مضر ہی - اور جس شخص کا معدہ ضعیف یا سرد ہو اُسکو خلو معدہ کی

حالت مین پانی پینے سے نہایت نقصان پہونچتا ہی - اور جس پانی مین لوہا بجھایا جاوے وہ پُرانے اسہالون کو بند کرتا ہی اور معدہ کے استرخاء اور امعاکے زخمون کو مفید ہی - جالینوس کے نزدیک ایسا پانی دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کو بہت مفید ہی - جبکہ بلا اطلاع کے پلایا جاوے اور معدہ کے فساد اور اسہال کے روکنے مین بہت اچھا ہی

وَکُلُّ مَشْرُوبٍ مِمَّا یَغْذُو الْاَبْدَانَ	مِنَ الْمُدَامِ وَالنَّبِیْذِ وَاللَّبَنْ
اور ہر مشروب جو بدن کو غذا دیتا ہی	وہ شراب ہی اور انگور کا شیرہ اور دودھ

اگرچہ ہر قسم کے مشروبات مین مائیت ہوتی ہی - مگر انکا حکم پانی کے مثال نہین ہی بلکہ وہ غذا کے حکم مین ہین جیسے کہ انگورون اور کھجورون کا پانی یا وہ شربت جو میٹھے کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہین - لیکن شراب جو کہ بالاتفاق حرام ہی جسکے نفع کو خداوندتعالی نے دور کردیا ہی جیسے اُسکو حرام کردیا ہی - اَبی ہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ - یعنی شرابخوار شراب پینے کے وقت مومن نہین ہوتا ہی - اور دوسری روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہی فرمایا مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ کَعَابِدِ وَثَنٍ یعنی ہمیشہ شراب پینے والا بعد مرنے کے عابد بت پرست کیطرح خداوندتعالی سے ملیگا جو وہ اُسپر نہایت غصہ مین ہوگا

وَمَا یَمِیْلُ الْجِسْمُ نَحْوَ طَبْعِهٖ	مِثْلُ السَّکَنْجَبِیْنِ عِنْدَ نَفْعِهٖ
اور وہ ہی جسکو بدن اپنی طبیعت کیطرف کھینچتا ہی	جیسا سکنجبین جب نفع دیوے

یعنی مشروبات مین سے بعض وہ ہی جو جسم کے مزاج کو مشروب کی طبیعت کیطرف

کھینچتا ہی جیسے کہ سکنجبین جو بدن کی حرارت کو جب اُسمین حرارت کا غلبہ ہو
زائل یا خفیف کرتی ہی۔ اور جب جسم مین برودت کا غلبہ ہو تب بھی سکنجبین
بذوری مادہ سرد کو صاف کرتی ہی جس سے جسم کو سخونت اور گرمی بالعرض
پہونچتی ہی۔ اسیواسطے شیخ نے مشروب کی تین قسمین بیان کی ہین (۱) جو جسم کو
رطوبت پہونچاوے جیسے خالص پانی (۲) جو جسم کو موٹا اور فربہ کرے جیسے
دودھ وغیرہ (۳) جو جسم کے مزاج کی درستی اور اصلاح کرے جیسے سکنجبین

اَلثَّالِثُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّۃِ وَھُوَ النَّوْمُ وَالْیَقْظَۃُ

اور تیسرا ہی اُمور ستہ ضروریہ مین سے اور وہ خواب و بیداری ہی

نوم رجوع ہی روح نفسانی کا آلات حس اور حرکت سے باطن کیطرف واسطے نضج
اور طلب آرام کے جسکا سبب تبرید بخارات ہین جو غذا سے اُٹھکر دماغ کیطرف
صعود کرتے ہین جنسے دماغ ممتلی ہوکر بوجھل ہوجاتا ہی۔ تب اُن بخارات کی تحلیل
کے لیے نیند حادث ہوتی ہی اور یقظہ رجوع اُس روح کا ہی بطرف آلات حس و حرکت کے
جس سے بدن کے افعال جلدی اُسکی طرف عود کر آتے ہین۔ اور بعض کے نزدیک
نوم یہ ہی کہ نفس حواس کو اپنی طرف کھینچکر بغیر کسی مرض کے انکو اپنے استعمال
مین نہین لاتا اور شیخ محی الدین نووی نے شرح مسلم مین کہا ہی کہ نوم ریح لطیف ہی
جو دماغ کیطرف سے آکر آنکھون کو بند کر دیتی ہی سو اُسکو اونگھ کہتے ہین اور جب
دل تک پہونچ جاوے تو وہ نیند ہوجاتی ہی۔ اور قانون مین ہی کہ نیند کو سکون کے
ساتھ زیادہ مشابہت ہی اور بیداری کو حرکت سے

مِنْ حَرَكَاتٍ فِي الْقُوَى الْحِسِّيَّةِ	اَلنَّوْمُ مُرَاحَةُ الْقُوَى النَّفْسِيَّةِ
اُن حرکات سے جو قوی ظاہری ہر عتی ہین	نیند قواے نفسانی کے لیے راحت ہی

نیند سے باطل ہو جاتا ہی صرف نفسانی (جسکا فیضان دماغ سے ہی) قوتون کا کام جو حرکت ہی جس سے بدن مین تھکان اور رطوبتون مین تحلیل واقع ہوا کرتی ہی سو جب آدمی سو جاتا ہی تو اُسکے بدن کو راحت پہونچتی ہی - اور جسقدر تحلیل پہلی رطوبتون مین ہوئی تھی بخوبی زیادہ ہوتی ہی یہ قوت ارادی ہی بخلاف قوت طبعی اور حیوانی کے جنکے افعال طبعی ہین جو ہمیشہ نیند اور سونے کی حالت مین بدستور جاری رہتے ہین پس ان دونون قوتون (طبعی حیوانی) راحت کی ضرورت نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نیند کے دو فوائد ہین (۱) اعضا کو راحت پہونچانا جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی (۲) ہضم کا بخوبی ہونا کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت اندر کی طرف جاتی ہی جو ہضم کو قوی کرتی اور خلطون کو پکاتی ہی

بِذَا يُجِيْدُ الْهَضْمَ لِلطَّعَامِ	مُسَخِّنٌ لِبَاطِنِ الْاَجْسَامِ
اسی سبب سے طعام کا ہضم اچھا کرتی ہی	اندرون بدنون کو گرم کرتی ہے

کیونکہ جب حرارت بدن کے اندر کیطرف جاتی ہی تو ضرور باطن کو گرم اور ظاہر کو سرد کرتی ہی اسیواسطے سونے کی حالت مین زیادہ کپڑون اور بسترون کی ضرورت پڑتی ہی پس اندرونی حرارت کی قوت کیوجہ سے ہضم بھی ہو جاتا ہی اور معتدل درجہ کی نیند جسم کے باطن کو گرم اور ہضم مین مدد کرتی ہی اور اس سے ہر قسم کی تھکان سے حرارت غریزی کو قوت پہونچتی ہی

يَمْلَأُ بُطُوْنَ الرَّاسِ بِالْاَخْلَاطِ	وَاِنْ تَمَادَى النَّوْمُ بِالْاِفْرَاطِ
تو بطون سر کو خلطون سے بھر دیتی ہی	اور اگر نیند کثرت سے دراز ہو

کیونکہ زیادہ نیند جو حد افراط کو ہوپنچ جاوے باطن کی حرارت کو بارد اور ہضم کو
فاسد کردیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف جاتے ہین اور اُسکے بطون کو
خراب کردیتے ہین جس سے روح جو دماغ مین ہی بگڑ جاتی ہی اور چہرہ زرد اور
آنکھون پر تہبج اور بدن مین تھکان پیدا ہوجاتا ہی اور دل اندھا ہوجاتا ہی اور
ایسا کرنا شریعت اور طبیبون کے نزدیک بہت مذموم و ناجائز ہی

وَيُطْفِئُ الْحَرَّ الَّذِي يُحْيِيهَا	يُرَطِّبُ الْجُسُومَ وَ يُرْخِيهَا
اور بجھاتی ہی اس حرارت کو جو بدنون کو زندہ کرتی ہی	بدنون کو مرطب کرتی ہی اور سست کرتی ہی

زیادہ نیند سے جسم اسلیے مرطوب ہوتا ہی کہ جو رطوبتین حرکت کرنے اور بیداری سے
تحلیل پاتی ہین نیند سے انمین زیادہ تحلیل نہین واقع ہوتی ہی اور اسیواسطے ایسی
نیند کیطرف وہ شخص مضطرب ہوتا ہی جسکے مزاج مین خشکی غالب ہوتی ہے
اور جسم کا دُبلا پتلا ہونا اس سبب سے ہی کہ جسم نیند مین حرارت غریزی سے
جو اُسکی حیات ہی خالی ہوتا ہی کیونکہ نیند کی حالت مین وہ حرارت اپنے مبدء
(دل) کیطرف رجوع ہوجاتی ہی جس سے حواس سست پڑجاتے ہین پس جب
نیند زیادہ ہوکر افراط کے درجہ تک ہوپنچ جاوے تو حرارت اُن خلطون مین
عمل کرتی ہی اور ریاح کو فوراً توڑ کر پراگندہ اور منتشر کردیتی ہی جس سے خواہ مخواہ
حرارت غریزیہ کم ہوجاتی ہی جیسے کہ آگ عمل کرتی ہے چراغ کے تیل مین جو
اُسکے شعلے کے جلجانے کا مادہ ہوتا ہے

تُحَرِّكُ الْأَجْسَامَ فِي نَشَاطِ	وَالْيَقَظَةُ الَّتِي عَلَى الْأَقْسَاطِ
بدنون کو خوشی مین حرکت دیتی ہے	اور وہ بیداری جو تھوڑی ہوتی ہی

یہان بیداری سے بیداری معتدل مراد ہی جو انسان کے ارادہ سے ہوتی ہے
اور وہ اس قوت کو جسکے ذریعہ سے حس اور حرکت ہوتی ہی۔ حرکت مین لاتی ہی
جس سے حرارت غریزیہ ظاہر بدن کیطرف آجاتی ہی۔ اور نیز قوت جسیہ کو (جسکا
فیضان دماغ سے ہی) حرکت دیتی ہی جس سے بدن کو قوت پہونچتی ہی

وَتَبْعَثُ الْقُوَّةَ فِی الْاَعْمَالِ	وَتُنَظِّفُ الْجِسْمَ مِنَ الْاَثْقَالِ
اور برانگیختہ کرتی ہی قوت کو کامون مین	اور جسم کو ثقل اور میل سے پاک کرتی ہی

یعنی معتدل حرکت جسطرح قوت حسی کے افعال کو حرکت دیتی ہی اُسیطرح
قوت طبعی کے افعال (ہضم نضج وغیرہ) کو قوت پہونچاتی ہی۔ اور قانون مین
ہی کہ بیداری حرکت کے مشابہ ہی اور حرکت کا حکم معتدل ریاضت کے حکم کے مانند ہی

وَاِنْ تَمَادَتْ یَقْظَةٌ کَانَتْ اَرَقْ	تُحْدِثُ لِلنُّفُوْسِ کَرْبًا وَقَلَقْ
اور اگر بیداری زیادہ ہو تو اُسکا نام ارق ہی	نفسون کو (یعنی ارواح) مین بیقراری اور اضطرابی پیدا کرتی ہی

جب بیداری طبعی مقدار سے زیادہ دراز ہو جاوے تو اس سے تینون ارواح مین بیقراری
و اضطرابی لاحق ہوتی ہی۔ کیونکہ اُس سے حواس مکدر اور بدن خشک اور رطوبتین
معدوم ہو جاتی ہین اور دماغ مین ایک قسم کی خشکی آجاتی ہی جو عقل کو نقصان
پہونچاتی اور خلطون کو جلا دیتی ہی۔ اور بعض حکمانے کہا ہی کہ مفرط بیداری سے
جنون اور دیوانگی عارض ہوتی ہی

تُنْحِلُ الْاَرْوَاحَ وَالْاَبْدَانَا	وَتُفْسِدُ السَّحْنَاتِ وَالْاَلْوَانَا
لاغر کر دیتا ہی روحون اور بدنون کو	اور فاسد کر دیتا ہی شکلون اور رنگون کو

یعنی زیادہ بیداری بسبب کثرت تحلیل رطوبات کے بدن کی تمام قوتونکو

نقصان

نقصان پہونچاتی ہی جس سے بدن کا رنگ متغیر ہوجاتا ہی

وَتُبْطِلُ الْفِكْرَ اَوْ يَبْرِي الْجِسْمَا	تُغَوِّرُ الْعَيْنَ وَتُرْدِي الْهَضْمَا
اور باطل کردیتی ہی فکر کو اور لاغر کرتی ہی جسم کو	پست کردیتی ہی آنکھونکو اور بگاڑدیتی ہی ہضم کو

چونکہ آنکھون کیطرف فاسد بخارات زیادہ صعود کرتے ہین جس سے دماغ کی رطوبتین جذب ہوجاتی ہین اسلیے آنکھین بھی چھوٹی ہوجاتی ہین اور بسبب فساد دماغ کے اُسکی قوت معدہ مین بھی نقصان آجاتا ہی فصل پنجم در احکام متعلقات نیند۔ جبتک ہاتھ مین غذا (دودھ۔گھی۔یا اُنکی بو) کا اثر ہو سونا نہین چاہیے کیونکہ سنن نسائی مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِذَا بَاتَ اَحَدُكُمْ وَفِيْ يَدِهٖ غَمْرٌ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ جب کوئی شخص ایسی حالت مین سوجاوے کہ اُسکے ہاتھ پر کچھ غذا کا اثر باقی ہی سو اگر اُسکو کوئی موذی ایذا پہونچاوے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے اور نیز اکثر لوگون کو اسی سبب سے ایذائین پہونچا کرتی ہین۔ اور افضل خواب یہ ہی کہ اول دہنی طرف لیٹے جو سنت بھی ہی تاکہ غذا معدہ مین بخوبی قرار پاوے کیونکہ معدہ دہنی جانب زیادہ مائل ہی۔ اور جب طعام اپنے مقام مین ٹھہرجاوے تو پھر بائین کروٹ پر لیٹے تاکہ ہضم کو زیادہ تقویت پہونچے کیونکہ اسصورت مین معدہ پر جگر بخوبی مشتمل ہوجاتا ہی۔ اور بائین جانب پر زیادہ سونے سے اعضا کا ثقل دل پر پہونچتا ہی جس سے دل ضعیف ہوجاتا ہی۔ اور امتلا کی حالت مین سونے سے روح کو ضرر پہونچتا ہی اور دماغ بخارات سے پُر ہوتا ہی۔ اور دن کو سونا بغیر عادت کے رنگ کو فاسد کرتا ہی اور طحال کو بڑھاتا ہی اور ہاتھ پانون کو متورم کرتا ہی اور صبح کو

رات کے خواب سے اُٹھنے کے بعد چلنے پھرنے اور جاسے ضرور جانے سے پہلے دوبارہ
سوجانا نہایت ہی مضر ہی جو بدن کو نقصان پہونچاتا ہی۔ اور جن فضلات کی تحلیل حرکت
سے ضروری تھی اُنمین خرابی آجاتی ہی جس سے بدن کو امتلاء تھکانی عارض اور
لاحق ہوجاتی ہی۔ اور ایسا ہی بعد عصر کے غروب آفتاب سے پہلے مناسب نہین ہی
کہا امام شافعی نے کہ مُنھ کے بل سونا شیطانون کی نیند ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی
کہ ضعیف آدمی کا مُنھ کے بل سونا بغیر عادت کے مذموم ہی اور قانون مین ہی کہ
پیٹھ کے بل پر سونا سخت امراض (مثل کابوس۔ سکتہ۔ فالج کے) کا مہیج ہے
کیونکہ اس سے فضلے پیٹھ کی طرف آتے ہین۔ جو مجاری مین بند ہو جاتے ہین

اَلرَّابِعُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّۃِ وَھُوَ الْحَرَکَۃُ وَالسُّکُوْنُ

یہ چوتھا ہی ستہ ضروریہ سے اور وہ حرکت اور سکون بدنی ہی

اَمَّا الرِّیَاضَاتُ فَمِنْهَا مُعْتَدِلٌ

اب ریاضتین سو منجملہ اُنکے ایک معتدل ہی

فَإِنَّهَا تُعْدِلُ الْأَبْدَانَا

پس تحقیق وہ معتدل رکھتی ہی بدنونکو

وَ يَنْبَغِي لِمِثْلِ ذَا أَنْ نَمْتَثِلُ

اور لائق ہی کہ اسکی طرح ہم کام کرین

يُخْرِجُ الْأَثْقَالَ وَالْأَدْرَانَا

اور نکالتی ہے میل کچیل کو

اور ضروری اُمور انسان کی بقا ہی۔ اور اُسکی صحت کی حفاظت مین سے ریاضت
یعنی حرکت ہی جو قوی اور ضعیف اور معتدل ہوتی ہی۔ قوی وہ ہی جسمین متحرک کو
تکان معلوم ہو اور پیاس لگے اور سانس تیز اور عظیم اور متواتر ہو اور پسینہ زیادہ
نکلے جیسے کُشتی کرنا اور زیادہ دوڑنا۔ اور ریاضت ضعیف وہ ہی جو ایسا ہو جیسے
بہت نرم چلنا اور لطیف حرکت کرنا۔ اور معتدل ریاضت وہ ہی جسمین کسیقدر

تکان معلوم ہو - اور کچھ پسینہ جاری ہو جیسا معتدل چلنا یا سواری کرنا اور
کبھی ایک ریاضت ایک آدمی کے حق مین معتدل ہوتی ہی اور دوسرے کے
لیے قوی - پس قوی ریاضت سے تحلیل اور حرارت پیدا ہوتی ہی اور معتدل
سے غذا اپنے مقامات مین پہونچتی ہی جس سے بدن مین اعتدال آجاتا ہی - حرارت
غریزیہ کو قوت پہونچتی ہی اور بدن کے اندر اُسکے افعال اور مسامات مین سے
جو ہضم کے فضلے محبوس ہوتے ہین وہ مندفع ہو جاتے ہین تاکہ بدن کو معتدل
درجہ کی حرارت پہونچے اور حرارت غریزیہ کو تقویت ہو جس سے ہضم قوی
ہو جاتا ہی اور چاہیے کہ ریاضت طعام سے پہلے کیجاوے کیونکہ جالینوس نے
کہا ہی کہ غذا سے پہلے ریاضت کرنا حفظ صحت مین امداد دیتا ہی اور معدہ اور
جگر اور ہضم اور تمام اعضا کو تقویت بخشتا ہی اور فضلون کو خارج کرتا ہی - اور
نیز کہا ہی کہ موسم ربیع مین ریاضت ادویہ مسہلہ کا کام دیتی ہی - اور ابو نعیم نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
ذِیبُوْا طَعَامَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَبِالصَّلٰوۃِ وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَتَقْسُوْ قُلُوْبُکُمْ
اپنی غذا کو اللہ کے ذکر اور نماز کے ساتھ ہضم کرو اور طعام پر نہ خواب کرو
جس سے تمھارے دل مین قساوت و بدبختی پیدا ہوگی - اور ہر انسان کی ریاضت
بقدر اُسکی حاجت اور برداشت قوت کے ہوتی ہی - اور ریاضت صنعت
اور حرفت کے اعتبار سے مختلف ہی کیونکہ قصارۃ (دھوبیون) کی ریاضت
اگرچہ قوی ہی - مگر بدن کو برودت پہونچاتی ہی - اور بھوک کی حالت مین ریاضت
کرنا نہایت ناقص ہی - ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ بھوک مین بالکل ریاضت نہین چاہیے

وَتُحَلِّلُ الصَّغِيرَ لِلنَّمَاءِ	تُهَيِّئُ الْجِسْمَ لِلْاِغْتِذَاءِ
اور چھوٹے جسم کو بڑھنے کی صلاحیت دیتی ہی	تیاری کرتی ہی جسم کو واسطے غذا کھانے کے

یعنی معتدل ریاضت قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہی جس سے غذا کی خواہش بڑھتی ہی اور بدن کے فضلون کو تحلیل کرتی ہی جس سے بدن کو خوبصورتی زیادہ ہوتی ہی اور معدہ کے افعال کو تقویت پہونچتی ہی فائدہ جس ہضم مین سے کسیقدر فضلہ باقی رہجاتا ہی اُس سے کتنے عرصہ کے بعد بہت سے فضلے جمع ہو جاتے ہین جو آخر کار جسم کو ضرر پہونچاتے ہین۔ پس ریاضت ایسے فضلون کی تولید کو روکتی ہی اور جو کسیقدر پیدا ہو چکے ہین اُنکو تحلیل کر دیتی ہی۔ اور چھوٹے جسم کے بڑھانے کی یہ تمثیل ہی کہ جب لڑکون کو مہد (بھگوڑی) مین بٹھایا جاتا ہی تو جبکہ اُسکی حرکت کا حکم گویا ریاضت کے حکم مین ہی تو بھگوڑی کی حرکت اُنکی حرارت غریزیہ کو زیاد کرتی ہی جس سے اُنکے اجسام زیادہ بڑھنے لگتے ہین۔ ہر ایک عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی۔ پس خوبصورت اور چھوٹی چھوٹی چیزونکو دیکھنا آنکھ کی ریاضت ہی۔ اور زیادہ سوچنا اور فکر کرنا قوت مفکرہ کی ریاضت ہی اور زیادہ پڑھنا اور یاد کرنا قوت حافظہ کی ریاضت ہی اور باریک اور خوش آوازونکا سُننا کان کی ریاضت ہی۔ اور زبان کو حرکت دینا اور پڑھنا زبان کی ریاضت ہی

يَسْتَفْرِغُ الرُّوحَ وَيُولِدُ النَّصَبَا	وَهُوَ إِذَا أُفْرِطَ سُمِّيَ تَعَبَا
جو روح کا استفراغ کرتی ہی اور تھکان پیدا کرتی ہی	اور جب وہ زیادہ ہو جاے تو اُسے تعب کہتے ہین

یعنی مفرط ریاضت کو تعب کہتے ہین جو مسامات کو کھولتی اور اصلی رطوبتون کو تحلیل کرتی ہی جس سے روح کی قوت تحلیل ہو کر ضعیف ہو جاتی ہی بسبب کثرت

استفراغ کے حرارت غریزیہ کی برودت غریبیہ بدن پر غلبہ پاتی ہی

وَيُفْرِغُ الْجِسْمَ مِنَ الرُّطُوبَة	وَيُشْعِلُ الْحَرَارَةَ الْغَرِيبَة
اور جسم کو رطوبت سے خالی کرتی ہے	اور حرارت غریبہ کو بھڑکاتی ہے
وَيُهْرِمُ الْجِسْمَ وَلَمَّا يَأْتِ الْهَرَمُ	وَيُضْعِفُ الْأَعْضَاءَ مِنْ فَرْطِ الْأَلَمِ
اور جسم کو بڈھا کرتی ہی اور ہنوز وقت بڑھاپے کا نہیں آیا	اور کثرت درد کے سبب اعضا کو ضعیف کرتی ہی

کیونکہ بسبب شدت حرکت کے زیادہ تحلیل ہونے سے اعضا میں ضعف آجاتا ہی اور روح کا جوہر کم ہو جاتا ہی جس سے قبل از وقت بڑھاپا آجاتا ہی اور بڑھاپا کیا ہی بدن کی تمام قوتوں کا ضعیف ہو جاتا ہی

فَلَيْسَ فِي الْإِفْرَاطِ مِنْهَا مَنْفَعَة	وَلَا يَغُرَّنَّكَ إِفْرَاطُ الدَّعَة
کیونکہ بہت آرام میں کچھ نفع نہیں ہے	اور کثرت آرام اور سکون تجھے مغرور نکرے

جیسے کہ قوی کو ریاضت سے ضرر پہونچتا ہی۔ اسیطرح زیادہ ارام و راحت سے بھی نقصان ہوتا ہی اور ردی خلطیں جو ریاضت سے تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام میں زیادہ جمع ہو جاتی ہیں بلکہ جالینوس نے کہا ہی کہ اسمیں حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے کا اندیشہ ہی

وَلَا تُهَيِّئُ الْجِسْمَ شَيْئاً لِلْغِذَى	قَدْ تَمْلَأُ الْجِسْمَ بِخِلْطٍ كَالْقَذَى
اور بدن کو تھوڑی غذا کے لیے بھی تیار نہیں کرتی	اور کبھی آرام بدن میں خس و خاشاک کیطرح خلطیں بھر دیتا ہی

استلاد و چیزوں (غذا اور خلطوں) سے ہوا کرتا ہی لیکن یہاں مقصود اخلاط بلغمی سے ہی یہ نسبت ہونے حرکت کے جو محلل اور گرم ہی اور کبھی تارک ریاضت کو وجع مفاصل اور ضعف اعضا لاحق ہوتا

الْخَامِسُ مِنَ الضَّرُورِيَّةِ وَهُوَ الِاسْتِفْرَاغُ وَالِاحْتِقَانُ

یہ پانچواں ہی ستہ ضروریہ سے اور وہ استفراغ اور بندش ہے

استفراغ بدن سے فضلون کا داخل سے خارج کی طرف حرکت کرنے کا نام ہی اور اسمین تین شرطین ہین (۱) محرّک جو فعل کی قوت ہی (۲) شی متحرک جو فضلے ہین (۳) شی متحرک منہ جو عضو ہی۔ استفراغ کی ضرورت بسبب اُن غذائی فضلون کے ہوتی ہین جو ریاضت سے تحلیل نہین ہو سکتے پھر استفراغ کی دو قسمین ہین۔ ایک کلی۔ جیسے فصد۔ اسہال خون حیض و نفاس کا۔ پیپ جو دنبلون اور زخمون سے نکلتی ہی۔ اور زیادہ بھوک اور پسینہ اور ریاضت جو کبھی مفرط ہون۔ دوسرا جزئی جیسے قی۔ نکسیر۔ تھوڑا پسینہ۔ بول۔ ریح۔ بلغم۔ تھوک۔ اور کبھی استفراغ بالکل محسوس نہین ہوتا جیسے بخارات جو جلد کے مسامات سے تحلیل ہوتے ہین

وَالْجِسْمُ يُحْتَاجُ إِلَى الْاِسْتِفْرَاغِ	مِنْ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ وَالدِّمَاغِ
اور بدن کے سارے اعضا اور دماغ	استفراغ کی طرف محتاج ہوتے ہین
فَالْفَصْدُ وَالدَّوَاءُ فِي الرَّبِيعِ	لِلنَّاسِ فِيهِ غَايَةُ الْمَنْفُوعِ
پس فصد اور دوا بہار کے موسم مین	لوگون کو اُسمین بہت پرلے درجہ کا نفع ہی

یعنی چند امور جو ضروری ہین اور انسان اپنی صحت کی سلامتی مین اُنکی طرف محتاج ہی۔ اُن مین سے ایک استفراغ ہی اور استفراغ کے لیے چند شرطین ہین۔ اول امتلاء اور خلاء کی صورت مین استفراغ کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ دوم قوت کا قوی ہونا۔ پس ضعف مین استفراغ ممنوع ہی سوم سحنہ یعنے جسم کا کسیقدر فربہ ہونا۔ جو جسم بہت زیادہ موٹا یا نہایت دُبلا پتلا ہو استفراغ کو مانع ہو۔ چہارم عمر یعنی متوسط درجہ کی جوان عمر ہو

پس بہت بڑی عمر کا بوڑھا - یا چھوٹی عمر کا لڑکا استفراغ کے مانع ہین اور مناسب ہی کہ اعضاؤن کے استفراغات اُنکے قریب مقامات سے کیے جاوین - یعنی سر سے بذریعہ غرغرون کے اور معدہ سے بذریعہ قی اور حقنہ کا اور تمام بدن سے بواسطہ فصد یا اسہال کے اور جسم کی جلد اور ظاہری گوشت سے بذریعہ پسینہ وغیرہ کے اور گردون مثانون - مجاری بول سے بذریعہ مدرات کے - ابن ماجہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَلَیْکُمْ بِالسَّنَاءِ فَاِنَّ فِیْہِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ یعنی ہمیشہ تم سناے سے علاج کیا کرو کہ اسمین بجز ایک موت کے اور تمام مرضون سے شفا ہی اور معلوم ہی کہ سنا اسہالون مین استعمال کی جاتی ہی - یہان ہم ایک ایسا فعل بیان کرتے ہین جو معدہ اور امعا کو فضلون سے پاک کرتا ہی اور جگر اور طحال کے سدونکو کھولتا ہی اور بھوک کو تیز اور رنگ کو صاف کرتا ہی اور بڑھاپے کو پیچھے ہٹاتا اور معدہ سے بلغم کو خارج کرتا ہی - اور جو صحت کی حفاظت چاہے اُسکے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہی وہ یہ ہی انیسون - نانخواہ - اصل السوس - فستقین - مصطگی - سنبل الطیب - قرفہ (ہر ایک حاشیہ) (ہر ایک حاشیہ) تج (ہر ایک حاشیہ) سب برابر بھگو کر کوٹ چھانکر ایک جگہ کیا جاوے اور خوراک اُسکی بقدر تین درہم کے ہی جسکو سرد طبیعت والا آدمی عرق بادیان کے ساتھ اور محرور المزاج سکنجبین سے استعمال کرے اور اگر سوداوی خلطون کا نکالنا بھی مطلوب ہو تو بمقدار پانچ درہم افتیمون بھی بڑھا دیوین اور عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائین - اور فصد کی اس صورت مین ضرورت ہوتی ہی کہ جب خون مقدار مین زیادہ یا کیفیت مین ناقص ہو اور اگر کسی موقع پر فصد اور اسہال دونون کی

ضرورت پڑے تو وہاں فصد کو مقدم کرنا چاہیے اور جو شخص ضعیف یا لاغر ہو اُسکا خون نہ لینا چاہیے اور نہ جسکو ضیق النفس کی بیماری ہو نہ جسکے پٹھے ضعیف ہوں اور نہ مسلول اور فصد کے بعد ترش اور نمکین چیزوں کا استعمال نہیں کرنا چاہیے

وَتُخْرَجُ السَّوْدَاءُ فِی الْخَرِیْفِ	وَالْقَیْءُ یُسْتَعْمَلُ فِی الْمَصِیْفِ
اور موسم خریف میں سودا نکالا جاتا ہے	اور قے گرمی کے موسم میں استعمال کیجاتی ہے

چونکہ گرمی کے موسم میں خلط صفراوی غالب ہوتی ہے جو رقیق ہے اور فم معدہ پر طافی ہوتی ہے جس سے معدہ کی صفائی کے بارہ میں قے عمدہ کام دیتی ہے۔ اور موسم خریف کی طبیعت سودا کی طبیعت کے موافق ہے اسلیے اس موسم میں سودا زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور نیز اسلیے کہ اس سے پہلے گرمی کے موسم گذشتہ نے بہت سی خلطوں کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے اسلیے بذریعۂ اسہال کے اُنکے نکالنے کی ضرورت ہے کیونکہ سوداوی خلط کا قے سے نکلنا دشوار ہے۔ اگر سودا قے سے خارج ہو تو ناقص اور ردی علامت ہے۔ اور بلغم سودا اور صفرا کے درمیان ہے۔ اور قے مزمنہ امراض کو جو کہ استسقا۔ صرع۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ خدر۔ یرقان۔ وغیرہ ہیں مفید ہے اور بقراط نے کہا ہے کہ ایک مہینہ میں قے متواتر دو بار کرنی چاہیے تاکہ قے پہلی میں جو کچھ کمی رہیگی اُسکو دوسری بار پوری کر دیوے۔ اور چاہیے کہ قے سے پرہیز کرے وہ آدمی جسکا سینہ ضعیف یا جسکے حق میں کچھ بیماری یا اُسکے حلق کا مجری تنگ ہو یا کبھی معتاد نہو۔ تمام اطبا کا اس امر پر اتفاق ہے کہ طبیعت کا نرم رہنا اور اُسمیں قبض کا نہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اکثر اُسکی صحت ہمیشہ محفوظ اور قائم رہیگی اور ملینات و مسہلات کا استعمال موسم ربیع کے ساتھ اسلیے مخصوص ہے کہ وہ

حرارت برودت مین معتدل ہوتی ہی اور نیز اسلیے کہ موسم سرما مین بسبب کثرت
طعام اور غلیظ دواؤن کے تناول کرنے اور حرارت محللہ اور حرکت کے نہونے
سے خلطین زیادہ ہوجاتی ہین جنکو نکالنے کے لیے فصد یا اسہال کی ضرورت پڑتی ہی

فَغَرْغَرَنْ وَاسْتَعْمِلِ السِّوَاكَا		تَنَظَّفِ الْاَسْنَانَ وَالْاَحْنَاكَا
پس غرغرہ کرکے مسواک کا استعمال کر		دانتون اور تالو پاک وصاف کر

اور غرغرہ دماغ کو ایسا صاف کرتا ہی جسطرح اسہال معدہ کو۔ اور مسواک کرنے
سے مُنھ اور دماغ کی رطوبتین اور زائدہ فضلے نکل جاتے ہین۔ اور جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تھے تو اول مُنھ کو مسواک سے صاف
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم زیادہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک مُنھ کو پاک اور صاف
کرتی ہی۔ اور خداوند تعالی کے نزدیک پسندیدہ ہی۔ اور جب کبھی میرے پاس جبرئیل
آئے ہین تو اُسکی وصیت کی ہی جس سے مجھے ڈر ہی کہ کہین میری اُمت پر فرض
نہو جاوے۔ اور اگر مجھے تکلیف کا خیال نہوتا تو ضرور مسواک کی فرضیت کا حکم دیدیتا پہلی
حدیث کو امام مسلم بخاری نے اور دوسری کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہی۔ اور ترمذی
مین اسطرح سے ہی کہ پہلے پیغمبرون کے خصائل مین سے یہ چار خصلتین ہین (۱) ختنہ (۲)
خوشبو۔ (۳) مسواک (۴) نکاح۔ اور ابن عباس سے مروی ہی کہ مسواک مین دس
فوائد ہین جو مُنھ کو صاف اور مسوڑون کو پاک کرتی ہی۔ بلغم کو نکالتی ہی اور آنکھونکو
روشنی بخشتی ہی اور حفر کو دور کرتی ہی۔ اور معدہ کو قوی اور دانتون کو مضبوط کرتی ہی
اور فرشتون کو راحت پہونچاتی ہی۔ اور خداوند تعالی کو پسندیدہ اور نیکیون کو
بڑھاتی ہی۔ اور سب سے عمدہ مسواک پیلو یا زیتون کی ہی۔ اور پیلو کی مسواک کا

حال تو معلوم ہی مگر زیتون کے بارہ مین ابو نعیم نے معاذ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اچھی مسواک زیتون کی ہی جو برکت والے درخت سے ہی - اور وہ منھ کو پاک صاف کرتی ہی اور حفر کو دور کرتی ہی اور یہی مسواک میری اور مجھسے پہلے پیغمبرون کی تھی - درختون مین مسواک کے درخت جھاؤ - بید مشک السے مین جنگلی مسواک ہضم کو مفید ہی - اور انار اور ریحان اور سر گندہ کی مضر ہی اور جس درخت کا نام یا کیفیت مجہول ہو اُسکی مسواک بھی نہین چاہیے شاید کہ اسمین زہر کی تاثیر ہووے اور مسواک کرنے مین زیادہ مبالغہ نہین چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے دانتون کی چمک زائل ہو جاتی ہی اور رطوبتین اور بخارات جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین یہان گرنے لگتے ہین - اور عمدہ مسواک وہ ہی جو گلاب کے ساتھ تر کر کے استعمال مین لائی جاوے - وہ منجن جو مسواک کا کام دیتا ہی اور حفر کو زائل کرتا ہی نمک اندرانی - زبد بحر - خزف چینی - آرد جو سوختہ - عقیق سوختہ - سبکو ہموزن غبار کیطرح باریک پیسکر منجن کیا جاوے اور پیچھے اُسکے روغن گل لگایا جاوے

وَاَطْلِقِ الْبَوْلَ وَاِلَّا فَاتُجْبَنَّ		وَاسْتَخْرِجِ الطَّمْثَ مِنْ اِقْطَاوِ الْبَدَانْ
اور بول کو چھوڑ ورنہ استسقا ہو جائیگا		اور حیض کا خون بدن کے کونون سی نکال

یعنی مدرات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بدن کی فاسد رطوبتین نکل جاوین ورنہ استسقاء زقی کے ہو جانیکا احتمال ہی دوا - جو بول کو نہایت ادرار کرے اور بدن کی نرمی اور استسقا اور درد مفاصل وغیرہ امراض باردہ سے شفا بخشے اور ریح کو خارج اور ریگ اور گردہ کے سنگریزون کو توڑے اور بلغمی رطوبتون کو خشک کرے تخم کرفس نبطی وجبلی بزر بزر - مجیٹھ - اصل اسارون - تمر سنبل الطیب وغیرہ مناسب

اجزا کو باریک پیسکر سفوف بناکر استعمال مین لایا جاوے حیض کے خون کو بھی
مدرات کے ذریعہ سے خارج کرنا چاہیے کیونکہ اسکے بند ہوجانے سے سخت مرضین مرگی
اختناق الرحم ظلمۃ البصر ضعف معدہ خارش کھجلی دواد سوغیرہ ردی امراض پیدا ہوتے ہین

وَاَرْسِلِ الْجَوْفَ مِنَ الْقُوْلَنْجِ	فَاِنَّ بِالْاِدْرَارِ مِنْهُ تَنْجِیْ
اور قولنج کے عارضہ سے پیٹ کو چھوڑ یعنی مسہل دے	کہ اسکے سبب سے تو اس بیماری سے نجات پائیگا

یعنی مسہل دوا یا ملینات کا استعمال کرنا ریح اور قولنج کی بیماریون سے نجات دیتا ہی
کیونکہ قولنج اکثر طبیعت کی خشکی سے عارض ہوتا ہی جو اکثر امعا قولون مین حادث
ہوتا ہی اور کبھی خشک فضلے یا غلیظ ریح یا امعا کے سدہ سے بھی ہوجاتا ہی

وَاسْتَعْمِلِ الْحَمَّامَ لِلْاَوْسَاخِ	وَلَا تَكُنْ مِنْ ذٰلِكَ فِیْ تَرَاخِ
میل کچیل کے لیے حمام کو استعمال کر	اور تو اس سے سستی مین مت ہو

بسا اوقات ظاہر بدن پر میل جمع ہوجاتا ہی جسکا سبب داخلی یا خارجی ہوتا ہی۔
داخلی کا سبب یہ ہی کہ بدن سے جو بخارات ناقص تحلیل پاتے ہین وہ ظاہر بدن پر کثیف
ہوکر جم جاتے ہین اور مسامات کو روک لیتے ہین۔ جس سے بخارات جو قابل تحلیل کے
ہوتے ہین بند ہوجاتے ہین اسی وجہ سے کئی قسم کی بیماریون کے عارض ہونے کا
احتمال ہی۔ پس حمام مین غسل کرنا اُس میل کو دور کرنا اور بدن کے مسامات کو کھول
دیتا ہی جس سے ردی فضلے بآسانی نکل جاتے ہین۔ جالینوس نے کہا ہی کہ جب
رقیق خلط کسی جسم کے بیرونی چمڑے کے قریب آجاوے تو اُسکا نکالنا بذریعہ
حمام یا ریاضت کے نہایت ضروری ہی۔ اور حمام مین دو متضاد قوتین پائی جاتی
ہین اُسکی ہوا تو حرارت اور گرمی پہونچاتی ہی اور اُسکا پانی رطوبت اور نمی پہونچاتا ہی

اور حمام مین بغیر استعمال پانی کے صرف پسینہ لانا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی جو استسقا
اور ترہل کو نہایت مفید ہی اور وہ تمام امور مین ماسوائے تقویت حرارت غریزیہ کے
ریاضت کا کام دیتا ہی - اور حمام بدن کو تر اور نفخ کو تحلیل کرتا ہی اور بول کو بآسانی نکالتا
اور خارش کھجلی اور ہر قسم کے تھکان سے آرام بخشتا ہی - اور تپ دق کو بہت مفید ہی
اور شور نمکین پانی سے غسل کرنا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی اور رطب بیماریون سے آرام
دیتا ہی - سرد پانی سے غسل کرنا بدن کو سردی اور رطوبت پہونچاتا ہی اور کبھی بالعرض
حرارت بھی کرتا ہی جسکی سردی کے سبب سے بدن کے مسامات بند ہو جاتے ہین
اور گرم بخارات جو تحلیل ہوتے تھے وہ رُک جاتے ہین جس سے بدن مین ایک قسم کی
گرمی پیدا ہو جاتی ہی - لیکن گرم موسم مین جوانون اور گرم طبیعت والون کو مفید
ہی - سرد پانی سے غسل کرنا ممنوع ہی اُس شخص کو جسکو بدہضمی یا اسہال یا کوئی
سرد بیماری یا درد مفاصل یا بیخوابی یا نزلہ یا ہیضہ یا ضعف معدہ کی بیماری ہو
یا ایسے کسی مسہل دوا کو نوش کیا ہو یا ابھی اسکے معدہ مین غذا نہ ہضم ہوئی ہو یا اسکا بدن
لاغر ہو جس سے احتمال ہی کہ کہین پانی کی سردی اعضاے رئیسہ تک نہ پہونچ جاوی یا جسکو
کوئی ورم ظاہر یا باطن ہین ہو حمام مین زیادہ غسل کرنے یا وہان زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے سے
دل کو حرارت پہونچتی ہی جس سے غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہی - اور مواد اعضا کیطرف
گرتے ہین اور جسم ڈھیلا ہو جاتا ہی - پٹھون کو ضرر پہونچتا ہی - اور حرارت غریزی کو زیادہ تحلیل
ہوتی ہی - اور باہ کو نقصان پہونچتا ہی - اور جسکو درد مفاصل ہو اُسکو نہایت ہی مضر ہی

وَاَطْلِقِ الْجِمَاعَ لِلْاَحْدَاثِ ‏ لِيَسْلَمُوْا بِذَاكَ مِنْ اَخْبَاثِ

اور تو جماع کی اجازت دے جوانون کو ‏ تاکہ وہ اس سبب سے خرابیون اور زناکاری سے بچ رہین

یعنی

یعنی جوانون کو جماع مین سلامتی ہی فواحش اور بیحیائیون سے اور نیز بچاؤ ہی ابتلاے مرضون سے جالینوس نے کہا ہی کہ جماع سے مقصود اعظم یہی ہی کہ نسل کی حفاظت کی جاوے۔ اور محبوس (بند) پانی کو نکالا جاوے۔ اور نیز کہا ہی کہ منی پر جوہر آتشی اور ہوائی غالب ہی جسکا مزاج حار رطب ہی۔ صحیح بخاری و مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ اى جوانون کی جماعت تم سے جسکو مقدرت اور طاقت ہی وہ نکاح کر لیوے اور جسمین اُسکی توفیق نہین وہ روزے رکھے جو اُسکے لیے بچاؤ ہی کیونکہ منی جب ہمیشہ بند رہیگی تو اُس سے وسواس اور مرگی اور ظلمت بصر اور فکر وغیرہ امراض سوداوی پیدا ہونگے۔ اور رازی نے کہا ہی کہ جو شخص مدت دراز تک تارک الجماع رہے اُسکے اعضاؤن کی قوتین گھٹ جاتی ہین اُسکے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہین اسکا اعضاے تناسل سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہی اور ہضم مین ضعف ہو جاتا ہی اور بعض قدما نے کہا ہی کہ انسان کو چاہیے کہ تین باتو نکو کبھی ترک نہ کرے۔ (۱) چلنا پھرنا کیونکہ ضرورت کے وقت نہایت تکلیف ہوگی (۲) کھانا۔ کہ اگر چھوڑ دیا جاوے تو امعا چھوٹی یا بند ہو جاتی ہین (۳) جماع۔ کیونکہ جس کنوین سے پانی نہین نکالا جاتا ہی وہ خشک ہو جاتا ہی

وَلَا تُحَبِّبْهُ إِلَى النِّحَافِ	وَلَا إِلَى الْكُهُولِ وَالضِّعَافِ
اور اُس جماع کو نحیف و لاغرون کیطرف مت مرغوب کر	اور نہ ادھیڑ مردون اور ضعیفونکو ترغیب دے

ضعف سے مراد وہ ہین جو نقیہ یا انکی قوتین ضعیف ہون یا کسی بیماری سے عنقریب صحتیاب ہوئے ہون

فَعِدَّهٗ بِالنِّقْرِسِ وَالْاٰلَامِ		وَمَنْ يُّجَامِعُ اِثْرَ الطَّعَامِ
اُس سے نقرس اور درد دون کا وعدہ کر		جو شخص طعام کے بعد جماع کرے

کیونکہ جماع حرکت کلی ہی جو تمام جسم کو شامل ہی۔ سو جب بدن طعام سے پُر ہوگا تو حرکت
کے باعث ضرور طعام بغیر نفج کے معدہ سے نکلکر تمام مجاری خصوصاً جگر کے مجرونکو
بند کردیگا۔ جس سے اعضاے طعام غیر منہضم کو اپنی غذا مین لائینگے تو اعضا مین
ناقص خون پیدا ہوگا۔ اکثر درد مفاصل جگری ہضم کے فضلے سے ہوتا ہے۔
نقرس وہ درد جو پانون کی انگلیون مین عارض ہوتا ہی۔ اصمعی نے کہا ہی کہ تین چیزین
بدن کی طاقت کو اُکھاڑ دیتی ہین بلکہ کبھی ہلاک بھی کردیتی ہین (۱) امتلا کی حالت
مین جماع کرنا۔ (۲) عمر رسیدہ بوڑھی عورت سے ہم بستر ہونا (۳) سوکھے
ہوے گوشت کا کھانا اکثر اطبا نے کہا ہی کہ درد مفاصل اور قولنج والون کو
غذا کا کھانا حمام مین اور حرکت قوی کے بعد اور جماع سے پہلے نہایت ممنوع ہی
اور کھانے کے بعد کوئی زیادہ حرکت کرنی بھی ایسی ہی ہی

وَيُوْرِثُ الْجُسُوْمَ اَنْوَاعَ الْمِحَنِ		كَثْرَةُ الْجِمَاعِ اَضْعَافُ الْبَدَنِ
اور بدنون مین کئی قسم کی تکالیف لاحق کرتا ہی		جماع زیادہ کرنا جسم کو ضعیف کرتا ہی

کیونکہ منی جو خارج ہوتی ہی عمدہ خون کا خلاصہ ہوتی ہی جسمین بدن کی غذا بننے کی
زیادہ صلاحیت ہوتی ہی سو اُسکے نکلنے سے اعضا کو پوری غذا نہین پہونچ سکتی
جس سے بدن کی تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین۔ اور ہضم ناقص اور آنکھونکی
بینائی کم اور حواس ظاہری اور باطنی مکدر ہو جاتے ہین فائدہ منی کا نکلنا خون کے
نکلنے کی نسبت سے زیادہ ضعف پیدا کرتا ہی۔ مگر جو کہ نیند مین احتلام کی صورت سے

نکلتی ہو اُس سے کچھ نقصان نہین ہوتا - افلاطون نے کہا ہو کہ جو شخص جماع نکرے اُسکے سر اور داڑھی کے بالون کی سیاہی اور جسم کی قوتین ثابت اور قائم رہتی ہین کسی نے حارث بن کلدہ سے کثرت جماع کے بارہ مین پوچھا اُسنے جواب مین کہا کہ نہایت بدی ہو پھر عمر رسیدہ کے ساتھ جماع کرنے کا حال دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ قوت کو زائل کرتی ہو اور اُسکا پانی زہر کا کام دیتا ہو - اور اُسکا نفس جلد ہی موت لاتا ہو اور غم و فکر لاحق کرتا ہو - کسی کا مقولہ ہو کہ منی آنکھ کا نور سر کا مغز ہڈیون کا گودہ ہو روح کا خلاصہ ہو - اور شافعی وغیرہ نے کہا ہو کہ زیادہ جماع کرنا جسم کو سست اور عمر کو کم کردیتا ہو - جسکی دلیل مین یہ بیان کیا ہو کہ خچر کی عمر تمام حیوانون سے زیادہ ہوتی ہو اور چڑیا کی کم - اور بقراط نے کہا ہو کہ جماع حیاتی کے مادہ کو خارج کردیتا ہو - اور نہین جائز حیض والی عورت سے جماع کرنا شریعت مین اور نہ طب مین جو شخص حیض کی حالت مین جماع کرے جس سے حمل ٹھہرجاوے تو اُس سے اولاد مجذوم پیدا ہوتی ہو - یعنی حیض کی حالت مین حمل ٹھہرجانے سے اولاد مجذومی پیدا ہوتی ہو

اَلسَّادِسُ مِنْهَا الْاَحْدَاثُ النَّفْسَانِيَّةُ

چھٹا ستہ ضروریہ سے افعال نفسانی ہین

یعنی وہ افعال جو نفسانی قوتون کیطرف منسوب ہین اور قوتین وہیئت نفسانی ہین جنسے افعال سرزد ہوتے ہین جب وہ ہیئت اچھی ہوتی ہو تو اُس سے افعال بھی محمودہ صادر ہونے لگتے ہین اور جب مذموم ہوتی ہو تو ناقص اور سبکی نے کہا ہو کہ تمام نفسانی عوارض سے جسم مین تغیر آجاتا ہو (جو نہایت مضر ہو) جیسے کہ وہ اسباب سے آجاتا ہو

وَقَتَارَاۃً یُوْرِثُ جِسْمًا ضَرَرًا	وَغَضَبُ النَّفْسِ یَھِیْجُ الْحَرَا
اور کبھی بدن کو ضرر دیتا ہے	اور نفس کا غصہ حرارت برانگیختہ کرتا ہی

غضب دل کے خون کا جوش ہی جس سے حرارت بدلہ لینے کی غرض سے باہر کی طرف
دفعتًا حرکت کرتی ہی - اور غصہ جسم کو حرارت اور خشکی پہونچاتا ہی اور کبھی تپ بھی
پیدا کرتا ہی - اور جب زیادہ ہوتا ہی تو حرارت غریزیہ کم کر دیتا ہی جس سے آدمی
سرد ہو جاتا ہی اور کانپنے بھی لگتا ہی - اور بعض حکما نے کہا ہی کہ غضب کی حالت جنون
اور دیوانگی کے مشابہ ہی جو مقتضی عقل سے باہر ہو جاتا ہی اور جسم کو تغیر اور ضرر
پہونچاتا ہی - کیونکہ جب جسم مین کوئی فاسد مادہ ہوتا ہی تو اُسکو غضب حرکت مین
لے آتا ہی جو اعضا کی طرف نکلنا چاہتا ہی جس سے ورم یا رعشہ یا دوار کی بیماری
ہو جاتی ہی - اور معتدل درجہ کا غصہ سرد اور مرطوب طبیعتون کو مفید ہوتا ہی
ابوہریرہ سے مروی ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر
عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کرین آپنے تین بار فرمایا کا تغضب یعنی غصہ مت کر

وَرُبَّمَا اَفْرَطَ حَتّٰی اَذْکٰی	وَفَزَعُ النَّفْسِ یُھَیِّجُ الْبَرْدَ
اور اکثر اوقات بہت ہو جاتی ہی یہانتک کہ ہلاک کر دیتی ہی	اور نفس کی بیقراری سردی اٹھاتی ہی

فزع فعل ہی نفسانی افعال سے جو غضب کا مقابل ہی اور اُسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ حرارت
غریزیہ اندر کی طرف دفعتًہ رجوع ہو جاتی ہی جس سے یکدفعہ جسم بیرونی سرد ہو جاتا ہی - اور جب زیادہ
خوف پہونچتا ہی - تو ڈر کے مارے دل مین حرارت محبوس اور بند ہو کر منطفی ہو جاتی ہی

وَمِنْہُ مَایُوْذِیْ بِاِفْرَاطِ السِّمَنِ	وَکَثْرَۃُ الْاَفْرَاحِ اِخْصَابُ الْبَدَنِ
اور اس سے ایک قسم ہی جو افراط فربہی سے دکھ دیتی ہی	بہت خوشیان بدن کی تر و تازگی ہین

فرحت-خوشی-لذت-امید وغیرہ یہ ہی کہ حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی ظاہر بدن کی طرف آتی ہی جسکے حصول کے سبب سے جسم کی قوتین بڑھ جاتی ہین اور ہاضمہ قوی ہو جاتا ہی اور غذا بدن کے تمام اعضاؤن مین جاری ہو جاتی ہی اور جب کبھی کسی بدن کی طبیعت سرد ہوتی ہی تو وہ جلد بڑھتا ہی اور بہت زیادہ موٹا ہو جاتا ہی-کیونکہ سرد بدن مین تحلیل کم واقع ہوتی ہی

وَالْحُزْنُ قَدْ يَفْخِنُ عَلَى الْمَهْزُولِ	وَ يَنْفَعُ الْمُحْتَاجَ لِلنُّحُولِ
اور رنج کبھی لاغر آدمی کو مار دیتا ہی	اور جو شخص محتاج لاغری کا ہی اُسے نفع دیتا ہی

یعنی غم سے لاغر آدمی کا مزاج بگڑ جاتا ہی اور کبھی نہایت دُبلا پتلا ہو جاتا ہے غم مین حرارت غریزیہ بدن کے اندر کی طرف تھوڑی تھوڑی داخل ہوتی ہے جو اگر زیادہ مدت تک رہی تو اس سے بدن متغیر اور قوتین ضعیف اور آنکھ کی روشنی باطل ہو جاتی ہی-کیونکہ غم سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی معدوم ہو گئی تھی-بقراط نے کہا ہی کہ دل کی دو آفتین ہین جو اُسکو ایذا پہنچاتی ہین (۱) غم (۲) ہم جب غم زیادہ ہو جاتا ہی تو وہ نیند لاتا ہی-کیونکہ وہ ایسے امر کے سبب سے ہی جو منقضی ہو چکا ہی اور ہم سے بڑھاپا جلد آتا ہی کیونکہ وہ ایک ایسے خوف سے ہی جسکے آیندہ آنے کا احتمال ہی-اور کسی کا مقولہ ہی کہ دل کی مدات غم ہی-اور اُسکا دن خوشی و فرحت ہی-اور غم کی نسبت سے زہر کا پینا آسان تر ہی-جالینوس نے کہا ہی کہ غم دل کو اندھا اور اُسکی حیات کو زائل کر دیتا ہی-شیخ نے خجل (شرمندگی) اور غیظ کا حال بیان نہین کیا-شرمندگی حرارت کو پہلے منتشر کر دیتی ہی اور پھر تھوڑی تھوڑی بدن کے اندر کی طرف آتی ہی-پس

وہ مرکب ہی فرح اور خوف سے - اسیوجہ سے اسمین نفس بہت منقبض ہوجاتا ہی
اور جب شرمندگی زائل ہوجاتی ہی تو خوف باقی رہجاتا ہی - اور غیظ کی ابتدا مین
غضب اور آخر مین غم ہوتا ہی جو دونون کا کام دیتا ہی - اور شجاعت اور بہادری
دلیری - حار رطب ہین - اور نامردی - بخل - فقر کا خوف - بارد یابس ہین اور تحمل
و تواضع - حب - بغض بارد رطب ہین - یہ سبھی روح حیوانی کے افعال ہین اور نظر کا
لگنا افعال نفسانی کے ساتھ ملحق ہی - اور جو بعض آدمیون کی آنکھون مین زہریلی
قوت ہوتی ہی جو اُنسے نکلکر شعاعون کے ذریعے سے دوسرے جسم مرئی پرجا پہونچتی ہی
جسمین اثر کر جاتی ہی - اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ بعض آنکھون مین فعل کی تاثیر
ہوتی ہی اور انفعال بھی ہوتا ہی - اور فعل کا فیضان نفس کی طرف سے ہی جو
یہ ہی کہ اس سے زہر دار لطیف جوہر نکلکر منظور پر پہونچتا ہی اور اُسکے جسم کے
ساتھ مخلوط ہو کر جسم کے مسامات مین داخل ہوجاتی ہین جو اُسکو فاسد کر دیتی
ہین - اکثر ایسی تاثیر خوبصورتون مین ہوا کرتی ہی - اور انفعال یہ ہی کہ یہی جوہر
جب شئی منظور کی طرف جاتا ہی تو اُسکے ساتھ بخوبی مخلوط ہوجاتا ہی جو اس مخالطت
کی وجہ سے بظاہر آنکھون مین نظر آنے لگتا ہی - ترمذی مسلم مین حضرت ابن
عباس سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْعَیْنُ
حَقٌّ وَ لَوْ کَانَ شَیْئٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ نظر لگنا درست ہی
اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی

اَلْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِطَبِیْعَتِہٖ وَاَوَّلُ الْاَمْرَاضِ

یہ وہ اُمور ہین جو طبیعت مین داخل نہین ہین جنمین سے اول امراض

اَلْمُتَشَابِهَةِ الْاَجْزَاءِ

متشابہۃ الاجزا کا ذکر ہے

یہ تینون قسمون مین سے تیسرا قسم ہے جسکو شروع مین کہا تھا وَالْعِلَلُ فِیْ ثَلٰثَةٍ قَدْ اَکْتَمَلَ

وَتُوْجَدُ الْاَمْرَاضُ فِی الْاَعْضَاءِ		اَلْمُتَشَابِهَاتُ فِی الْاَجْزَاءِ
اور بیماریین اُن اعضا مین پائی جاتی ہین		جنکے اعضا باہم متشابہ ہوتے ہین

مرض وہ ہیئت ہے جو افعال اور انفعالون کو ضرر پہونچاتی ہے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اعضاے متشابہۃ الاجزا وہ مفرد اعضا ہین جنکو بسیط کہتے ہین جو کہ صرف خلطون سے ترکیب پاتے ہین جیسے گوشت چربی۔ ہڈی وغیرہ غیر متشابہ وہ جو اُسکے برخلاف ہون اور مفرد اعضا واسطے اعضاء آلیہ کے اصول ہین کیونکہ آلیہ انھیں سے ترکیب پاتے ہین

بِفَصْلِ جُزْءٍ غَیْرِ فُضُوْلِ		کَمَرَضِ الدِّقِّ وَالذُّبُوْلِ
بباعث جدا ہونے ایک جزء اصلی کے		جیسے تپ دق اور ذبول کی بیماری

ذبول رطوبات اصلی کے گداز ہو کر اسہال یا پیشاب کے ساتھ نکلنے کو کہتے ہین خواہ عارضی تپ کے ساتھ ہو یا بغیر تپ کے ہو جو مرض اعضاء متشابہۃ الاجزا کو لاحق ہوتا ہے۔ اُسکی دو قسمین ہین ایک غیر مادی جسمین بدن کی خلطین فنا ہو جاتی ہین اور حرارت جسم پر غلبہ پالیتی ہے۔ جیسے روزانہ تپ جب دیر تک رہتی ہے تو جسم کو مغلوب کر دیتی ہے اور مصنف نے تپ دق اور ذبول کی مثال بیان کی ہے کہ یہ دونون پیدا ہوتی ہین بدن کی خلطون اور رطوبتون کے معدوم ہو جانے سے جیسے چراغ کا تیل جلجاتا ہے لیکن حقیقت مین یہ دونون مرضین خلطون سے پیدا نہین ہوتین۔ بلکہ یبس اور خشکی کے غلبہ اور افراط سے

وَمَرَضُ الْخَلْطِ مَعَ السُّخُوْنَةِ	كَمِثْلِ الْحُمّٰى مَعَ الْعُفُوْنَةِ
اور مرض خلط کی گرمی کے ساتھ	جیسے تپ عفونت کے ساتھ

یعنی وہ تپ جو کہ خلطون کے باہم تعفن سے حادث ہوتا ہی

وَمِنْهُ بَارِدٌ وَمَا فِيْهِ سُدَادٌ	مِثْلُ الْجُمُوْدِ مِنْ جَلِيْدٍ اَوْبَرْدٍ
منجملہ اس مرض کے ایک سرد ہی اور اسمین سدے نہین ہین	جیسے جمود ہوجاوے یخ یا اولون سے

یعنی منجملہ اُن امراض کے ایک سرد مرض ہی جسمین مادہ نہین ہوتا جیسے کہ وہ تشنج جو زیادہ سردی کے پہونچنے سے ہوجاتا ہی جسکا سبب برف یا یخ ہوتا ہی۔ جس سے کزاز کی بیماری ہوجاتی ہی۔

وَمِنْهُ بَارِدٌ فِيْهِ خِلْطٌ	كَفَالِجِ الْبَلْغَمِ فِيْهِ فَرْطٌ
اور منجملہ اُسکے بارد ہی اور اُسمین خلط ہی	جیسے فالج کہ جسمین بلغم بافراط ہی

یعنی سرد مرض جو مادہ سے پیدا ہوتا ہی جیسے فالج جسکا سبب سرد خلط ہی جو عضو مین زیادہ ہوجاتا ہی۔ اور فالج اصطلاح مین بدن کے کسی ایک طرف کا اُسکے طول مین استرخاء کو کہتے ہین لیکن مطلق کسی عضو کے استرخا کو بھی کہدیتے ہین

وَمِنْهُ رَطْبٌ لَيْسَ فِيْهِ فَضْلَةٌ	كَسَخْنَةٍ حِيْنَ تَرَاهَا رَهْلَةٌ
اور منجملہ اُسکے رطب ہی جسمین کوئی فضلہ نہین	جیسے وہ جسم جسکو تو ڈھیلا دیکھے
وَمَرَضٌ رَطْبٌ بِاَخْلَاطِ الْبَدَنِ	مِثْلُ امْتِلَاءِ الْبَطْنِ اِنْ كَانَ الْحَبَنْ
اور مرض مرطوب ہی بدن کی خلطون کے سبب سے	جیسے بھر جانا پیٹ کا جبکہ استسقاء زقی ہو
وَمَرَضُ الْيُبْسِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَدَدُ	مِنْ فَضْلَةٍ كَالسَّرَطَانِ وَالْغُدَدْ
اور خشکی کی بیماری کہ جسمین امداد ہو	فضلے سے جیسے سرطان اور غدود مین

یعنی منجملہ ان امراض کے جو کہ مادہ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ہین جو کہ سخت سوداوی مادہ سے عارض ہو جاتے ہین جیسے سرطان جو کہ اس سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہی جو بدن کے کسی عضو مین احتراق پاتا ہی جس سے جسم کا مزاج سوداوی مزاج کیطرف مائل ہو جاتا ہی۔ سرطان ایک قسم کا ورم ہی جو کسی عضو کو چمٹ جاتا ہی جیسے جانور سرطان (کیکڑا) اپنے شکار کو پکڑ لیتا ہی اور نیز وہ ورم اپنی گولائی و تدویر مین سرطان کیصورت کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور اُسکے گرداگرد کی رگین بمنزلۂ اُسکے پانون کے سمجھی جاتی ہین۔ اور غدود مین گوشت کا فضلہ ہوتی ہین جو کہ سخت بمقدار گولی یا اخروٹ کے اکثر گندھون یا گردنون پر نموار ہو جاتی ہین

وَالْيُبْسُ دُوْنَ الْخِلْطِ فِي الْاَبْدَانِ	مِثْلُ تَشَنُّجٍ مِنَ النُّقْصَانِ
اور خشکی بدنون مین بدون کسی خلط کے	جیسے تشنج کا ہو جانا کسی خلط کے نقصان سے

یعنی مرض یابس بلا مادہ وہ تشنج ہی جسمین بدن کی کوئی خلط ناقص ہو جاوے اور اسمین نہایت درجہ کی یبوست آجاوے اور کبھی تمام بدن مین مرطوب خلط کم ہو جاتی ہی۔ جسکے سبب سے تپ عارض ہو جاتی ہی۔ الحاصل کسی بدن مین کوئی بیماری صرف بارد یا یابس یا حار یا رطب نہین پائی جاتی۔ اسلیے کل مرضون کی آٹھ قسمین ہین۔ اول حار بارد جیسے دق اور ذبول۔ دوم حار مادی جیسے کہ وہ تپ جو کہ حادث ہوتی ہی خون یا صفرا کی عفونت سے سوم بارد بلا مادہ جیسے جمود یا کزاز چہارم بارد مادی جیسے فالج و تپ بلغمی پنجم یابس بلا مادہ جیسے تشنج یابس۔ ششم یابس مادی جیسے جذام و سرطان ہفتم مرطوب مادی۔ جیسے جسم فربہ جسکا گوشت نرم ہو۔ ہشتم مرطوب مادی جیسے استسقا۔

ذِكْرُ الْأَمْرَاضِ فِي الْأَعْضَاءِ الْآلِيَّةِ

ذکر ہی ان بیماریون کا جو کہ اعضاے مرکبہ مین ہوتی ہین

وَتُوجَدُ الْأَمْرَاضُ فِي الْآلِيَّةِ	إِذَا جَرَتْ فِي خِلْقَةٍ بَدِيَّةٍ
اور امراض اعضاے مرکبہ مین پائے جاتے ہین	جبکہ پیدائش مین کچھ بلا جاری ہو

اعضاے آلیہ وہ ہین جو کہ بسیط سے مرکب ہوتے ہین مثلا سر مرکب ہی گوشت اور پٹھون اور شرائین سے - اور اسیطرح ہاتھ پانون وغیرہ کو سمجھنا چاہیے - اعضاے مرکبہ کی بیماریین چہار قسم پر ہوتی ہین (۱) امراض خلقہ (۲) امراض عدد (۳) امراض وضع (۴) امراض شکل کیونکہ جب جسم کے کسی عضو کی مقدار تعداد وضع شکل طبعی طور پر ٹھیک ہو تو وہ صحیح الخلقت مستقیم العقل ہوتا ہی

فَإِنْ زَادَتْ مِثْلُ الْهَامَةِ الْكَبِيرَةِ	وَالنَّقْصِ كَالْمَعِدَةِ الصَّغِيرَةِ
اور اگر زیادہ ہو جیسے بڑا سر	اور نقصان جیسے چھوٹا معدہ

یعنی مقدار کی بیماریین دو قسم پر ہین ایک زیادتی جیسے سر کا بڑا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کی قوت معلوم ہوتی ہی - اور کبھی زیادتی تمام جسم کو عادی ہوتی ہی جیسے نہایت درجہ کی فربہی دوسرے کمی جیسے معدہ کا چھوٹا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کا ضعف ہے - اور کبھی نقص عام تمام جسم کو شامل ہوتا ہی - جیسے نہایت درجہ کی لاغری اور ناتوانی

وَالشَّكْلُ إِنْ وَقَعَ فِي أَمْرٍ غَلَطٌ	رَأَيْتَ شَكْلَ الرَّأْسِ مِنْهُ كَالسَّقَطْ
اور اگر شکل امر غلط مین واقع ہو	تو اس سے تو شکل سر کی دیکھے گا جیسے چپٹی

مرض شکل یہ ہی کہ کسی عضو کی ہیئت بدل جاوے اسیطرح کہ گول ہو جاوے

وہ عضو جسکا چپٹا ہونا ضروری تھا۔ جیسے رطوبت جلیدیہ گول ہو جاوے جسکی طبعی
شکل میں طوالت اور لمبائی پائی جاتی ہے یا کوئی مستقیم عضو ترچھا ہو جاوے

فَيَمتَلِى بِاللَّحمِ بَاطِنَ الْقَدَمِ پس گوشت سے بھر جاویگا اندرون قدم کا	كَذَا فِى التَّجوِيفِ اِن جَرى سَقَمٌ ایسی ہی اگر جوف دار مین چلے بیماری

طبعی شکل باطن قدم کی یہ ہے کہ محدب ہووے اور اسمین کسیقدر تجویف بھی
پائی جاوے کیونکہ اگر تجویف نہوتی تو کبھی قدم زمین محدب پر نہین ٹھہر سکتا
اسیطرح ہاتھ کی ہتھیلی اگر گوشت سے بھر گئی تو ہاتھ کا بند کرنا مشکل ہوجاتا

كَالسَّدِّ فِى الْكُلى عَلَى الْاَحجَارِ جیسے بند ہوجاتا گردونکا سنگریزون پر	وَاِن جَرى شَيءٌ عَلَى الْمَجَارِى اور اگر جاری ہو کچھ مجرون پر

اعضاے مرکبہ کی بیماریوں مین سے مجرون کی بیماریں ہین جنکی تین قسمین ہین
اول یہ کہ مجری وسیع اور زیادہ ہو جاوے جیسے کہ آنکھ کا سوراخ یعنی ثقبہ عنبی
بڑھ جاوے۔ یا آنکھ کے اندرونی پٹھون مین وسعت آجاوے جسکو انتشار سے
تعبیر کرتے ہین جس سے ثقبہ عنبی زیادہ پھیل جاتا ہے۔ اور ایسیوجہ سے آنکھ کی
رگین زیادہ موٹی ہو جاتی ہین جس سے سبل کی بیماری ہو جاتی ہے۔ دوسرے
یہ کہ مجاری بند اور چھوٹے ہو جاوین جیسے کہ آنکھ کا سوراخ چھوٹا ہو جاوے
یا نفس کے مجاری تنگ ہو جاوین جیسے مرض ربو مین ہوتا ہے۔ یا مری تنگ
ہو جاوے جیسے خناق مین ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی عضو ناقص یا فاسد ہو جاوے
جس سے اُسکے فعل مین بھی بطلان آجاتا ہے یا تو بالکل جیسے کہ آنکھ کے نورانی
پٹھون مین کوئی سدہ ٹھہر جاوے جس سے آنکھ کا کام جو دیکھنا ہے باطل ہو جاوے

یا دماغ کے کسی بطن مین سدہ ٹھہر جاوے جس سے سکتہ عارض ہو جاوے یا گردون کے کسی مجری مین سدہ ہو جاوے جیسے کہ مثال بیان کی گئی ہی حصات جو پیدا ہو جاوین گردون یا مثانہ مین یعنی حصات (سنگریزے) پیدا ہوتے ہین لزوجت دار بلغمی مادہ سے جو سخت اور تحجر ہوکر منجمد ہو جاتا ہی اور مجاری کو بند کر دیتا ہی۔

وَیُمْلِسُ الْمُوَاحِجِ لِلْخُشُوْنَۃ	کَمِعْدَۃٍ مُفْرِطَۃِ الْلُّدُوْنَۃ
اور صاف ہو جاتی ہی عضو جو سختی کا محتاج ہی	جیسے معدہ بہت رطوبت والا

امراض وضع مین سے ایک یہ ہی کہ جس عضو کا سخت اور خشونت دار ہونا ضروری ہو وہ املس اور صاف ہو جاوے جیسے کہ معدہ کا غیر املس اور خشونت دار ہونا ضروری ہی تاکہ غذا کو عرصہ تک روک سکے اور جب املس اور صاف ہو جاتا ہی تو وہ طعام کو مدت معتاد تک ٹھہرا نہین سکتا بناءً علیہ امام فخر الدین رازی نے کہا ہی کہ اسیطرح ہڈی مین جب صفائی آجاتی ہی اور اُسکی خشونت بسبب گرنے ردی مادہ کے زائل ہو جاتی ہی تو اسپر گوشت بالکل پیدا نہین ہو سکتا

وَیُخَشِّنُ الْمُحْتَاجُ لِلْمَلُوْسَۃ	کَالْحَلْقِ حِیْنَ تَعْتَرِیْ الْیُبُوْسَۃ
اور محتاج صفائی کا کھدرا ہو جاتا ہی	جیسے حلق کہ جب اُسکو خشکی عارض ہو جاوے

اور حلق سے مُراد مُری ہی۔ کیونکہ جب مُری کو خشونت اور خشکی عارض ہوتی ہی تو اُس سے بحۃ الصوت اور کھانسی ہو جاتی ہے۔

وَیَخْرُجُ الْعَدَدُ عَنِ الطَّبَائِع	کَسِتَّۃٍ اَوْ کَارِبَعِ الْاَصَابِع
اور عدد اعضا بھی طبیعت سے نکل جاتا ہی	جیسے چھ یا چار انگلیان

مرض عدد بھی اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتی ہی۔ اور اُسکی دو قسمین ہین ایک

زیادتی جیسے اُنگلیون کا چھہ یا سات ہونا - یا کمی جیسے اُنکا چار ہونا اور کبھی زیادتی اور کمی دونون عام اور تمام بدن کو شامل ہوتی ہین جیسے مرض استسقا اور زیادہ فربہی اور نقصان عام جیسے دق اور ذبول اور زیادتی کی وجہ یہ ہی کہ یا تو زیادہ ہوتا ہی وہ مادہ جسکی صورت بنتی ہی - یا قوت مصورہ قوی ہوتی ہی جو صورت کو حد معین سے زیادہ بڑھا دیتی ہی - اور اُسکا خلاف نقصان کا سبب ہے یعنی مادہ کی کمی یا قوت مصورہ کی ناتوانی

وَرُبَّمَا يَنْفَصِلُ الْفَكَّانِ		وَرُبَّمَا يَتَّصِلُ اَصْبَعَانِ
اور کبھی دونون جبڑے الگ ہوجاتے ہین		اور بسا اوقات دو اُنگلیان ملجاتی ہین

ذِكْرُ الْخِلَالِ الْفَرْدِ

فرد کے کھلجانے کا ذکر ہی یعنے اعضاے مرکبہ اور مفرد کے پھٹ جانے کا بیان ہی

فِيْ مُرَكَّبِ الْاَعْضَاءِ اَوْ فِيْ فَرْدِ		اَلَا وَيُوْجَدُ انْحِلَالُ الْفَرْدِ
انحلال الفرد پایا جاتا ہی		سنو کہ اعضاے مرکبہ اور مفردہ مین

یعنی تفرق اتصال (کھلجانا کسی جوڑ کا یا ٹوٹ جانا کسی عضو کا) اعضاے بسیط مین جیسے ہڈی کا ٹوٹنا - اور مرکبہ مین جیسے سر کا پھٹنا پایا جاتا ہی

مِثْلُ قَطْعِ الرِّجْلِ اَوْ قَطْعِ الْيَدِ		فَمُرَكَّبٌ مِثْلُ انْحِلَالِ الْعَضُدِ
اور جیسے کٹ جانا پیر کا یا کٹ جانا ہات کا		پس انحلال اعضاے مرکبہ کا جیسے بازو کا جدا ہوجانا

کبھی ہوتا ہی سبب تفرق اتصال کا خارج سے جیسے ضربہ یا سقطہ اور کبھی ہوتا ہی داخل سے جیسے ورم یا دُنبلون کا نکلنا - یا مادہ آنکھون کیطرف گرتا ہی جس سے وہان کوئی دنبل یا قرحہ نی ہوجاتی ہی

وَالفَرْدُ فِی العِظَامِ وَهُوَ الکَسْرُ ۔ وَفِی الغِشَاءِ وَالعُرُوقِ فَزْرٌ

اور انحلال اعضائے مفردہ کا جو ہڈی میں ہوتا ہے وہ کسر ہے ۔ اور جو پردہ میں اور رگوں میں ہو وہ فزر ہے

اگر تفرق اتصال کسی ہڈی میں واقع ہو تو اُسکو کسر (ٹوٹنا) کہتے ہیں بشرطیکہ اجزاء بڑے ہوں ۔ اور جو چھوٹے چھوٹے ہوں تو اُسے تفتت کہتے ہیں اور غشاؤں اور رگوں میں جو بسیط ہیں تفرق ہونے کو فزر کہتے ہیں

وَمَا انْبَرَی بِالطُّولِ اَوْ بِالعَرْضِ ۔ فِی عَصَبٍ کَالشَّقِّ اَوْ کَالرَّضِّ

اور وہ جو عارض ہو طول یا عرض میں ۔ کسی پٹھے میں جیسے شق (ٹوٹنا) جیسے رض (کچلجانا)

اور اگر کسی پٹھے میں تفرق واقع ہو اسطور سے کہ وہ طول کیطرف سے پھٹجاوے تو اُسکو شق کہتے ہیں بشرطیکہ ایک ہی زخم ہو اور جو کئی ہوں تو اُسے شدخ کہتے ہیں اور جو عرض کیطرف سے قطع ہو جاوے تو اُسکو بتر کہتے ہیں اور جس زخم سے رگونکے منھ زیادہ کھلجاتے ہیں اُسکو شق کہتے ہیں اور دل کسی زخم کی برداشت نہیں کر سکتا

وَالهَتْکُ فِی الرِّبَاطِ اَوْ فِی الوَتَرِ ۔ مِثْلُ انْصِدَاعٍ فِیهِ اَوْ کَالبَتْرِ

اور ہتک رباط اور وتر میں ہوتا ہے ۔ جیسے انصداع اسمیں یا بتر

جو تفرق اتصال رباط اور وتر میں واقع ہو اُسے ہتک کہتے ہیں خواہ سبب خارجی سے ہو جیسے ضربہ یا سقطہ ۔ یا سبب داخلی جیسے ورم یا دبیلہ یا ہچکی وغیرہ ۔ و نیز تشنج صلب ہے جو عضلونکی ایک جانب سے پیدا ہو کر پٹھوں تک پہونچا ہے جو عضلونکو جذب کرتا ہے جس سے عضو میں جذب آجاتا ہے یا عضلونکو ڈھیلا کرتا ہے جس سے عضو مستنبط ہو جاتا ہے

وَمَا اَصَابَ اللَّحْمَ فَهُوَ جُرْحٌ ۔ وَاِنْ تَمَادَی الاَمْرُ فَهُوَ قَرْحٌ

اور جو زخم گوشت تک پہونچے وہ جرح ہے ۔ اور اگر یہ بات دراز ہو جاوے وہ قرح ہے

جو تفرق اتصال گوشت میں واقع ہو اُسکو جرح یا جراحت کہتے ہیں بشرطیکہ جدید ہو اور جو پرانا ہو جاوے اور اسمین پیپ پڑ جاوے تو اُسکو قرحہ کہتے ہیں

وَمَا تَفَرَّى مِنْ عَضَلٍ فَفَسْخٌ
جو ٹوٹ جاوے کسی عضلہ سے تو وہ فسخ ہے

وَمَا أَبَانَ الْجِلْدَ فَهُوَ سَلْخٌ
اور جو چمڑا ظاہر ہو جاوے وہ سلخ ہے

کسی عضلہ میں جو تفرق واقع ہوتا ہے اگر اُسکے کسی کنارہ میں ہو تو اُسکو ہتک اور اگر عرض میں ہو تو خط اور جو طول میں قلیل المقدار میں ہو تو قدح اور اگر زیادہ اجزا میں ہو تو رض اور فسخ کہتے ہیں۔ اسیطرح جو گوشت میں تفرق ہوتا ہے وہ اگر اُسکے عرض میں واقع ہو تو وہ شج اور سلخ ہے اور اگر منبسط اور بہت قلیل ہے وہ خدش ہے۔ اور اگر غشا یا حجاب میں ہو وہ فتق ہے

اَلثَّانِي مِنَ الْأُمُورِ الْخَارِجَةِ عَنِ الطَّبِيعِيَّةِ وَهُوَ الْأَسْبَابُ

دوسرا اُن امور میں سے جو طبیعی امور سے خارج ہیں اسباب ہیں

یعنی وہ خارجی اسباب ہیں جو بدن انسان میں بیماریوں کے پیدا کرنے میں مؤثر ہیں

وَتَنْقَسِمُ الْأَسْبَابُ نَحْوَ الْبَادِيَةِ
اور منقسم کیے جاتے ہیں اسباب طرف بادیہ کے

وَهِيَ عَلَى سَطْحِ الْجُسُومِ عَادِيَةٌ
جو ظاہر بدنوں پر تعدی کرتے ہیں

یعنی اسباب کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو بدن سے خارج ہی لیکن اسمیں جلد تر ہی اسکو بادی کہتے ہیں

كَالنَّارِ أَوْ كَالثَّلْجِ أَوْ كَالضَّرْبَةِ
جیسے آگ اور جیسے برف اور ضربہ

أَوِ الصِّدَاعِ يَعْتَرِي مِنْ وَثْبَةٍ
اور انشقاق جو کودنے سے عارض ہوتا ہے

آگ کے ساتھ داغ دینا سبب خارجی ہی جو بدن کو حرارت یا سخونت پہونچاتا ہے اور برف کے ساتھ زیادہ برودت پہونچنے سے عضو فاسد ہو جاتا ہے

وَ بَيْنَ اَسْبَابٍ يُسَمّٰى وَاصِلَةً — وَهِيَ لِهٰذِهِ الضُّرُوْبِ فَاصِلَةٌ

اور درمیان اسباب کے جنھیں واصلہ کہتے ہیں — اور وے اُن قسموں کے لیے فاصلہ ہیں

یعنی اُس دوسری قسم کے اسباب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو ظاہر بدن میں تاثیر کرتے ہیں اور باطن میں اُنکی تاثیر پہونچ جاتی ہی دوسرے جو اندر ہی جسم سے ہو جاتے ہیں جیسے عفونت کے ہو جانے سے تپ ہو جاتی ہی

مِثْلُ الْعُفُوْنَةِ الَّتِيْ مَادَامَتْ — فَاِنَّ حُمَّى الْعَفَنِ اسْتَدَامَتْ

جیسے عفونت وہ عفونت جو جبتک رہے — تو تپ عفن بھی باقی رہے

یعنی جبتک عفونت خلطوں میں رہتی ہی تپ بھی اُسکے ساتھ لازم رہتی ہی۔ پھر اسباب واصلہ کبھی مرض کے قریب ہوتے ہیں جیسے عفونت جو تپ کے لیے سبب ہوتی ہی۔ اور کبھی بعید وہ اسباب سابقہ ہوتے ہیں اور بعض اسباب واصلہ کے جوار میں ہوتے ہیں جیسے امتلا جو سبب ہی واسطے سدون کے اور سُدے سبب ہیں واسطے عفونت کے اور عفونت سبب ہی تپ کا۔ جاننا چاہیے کہ جب کسی خلط میں حرارت آجاتی ہی تو اس سے عفونت پیدا ہو جاتی ہی اور عفونت سے ایک قسم کا جوش خون میں آجاتا ہی

وَبَيْنَ اَسْبَابٍ تُسَمّٰى سَابِقَةً — لِكُلِّ جِسْمٍ مُمْتَلِئٍ مُطَابِقَةٌ

اور درمیان اُن اسباب کے جنھیں سابقہ کہتے ہیں — ہر جسم بھرے ہوے کے مطابق ہیں

یہ تیسری قسم ہی اسباب میں سے جنکو سابقہ کہتے ہیں کیونکہ لازم آتا ہی انکی وجود کو سبب پہلے کا وجود جو گذر چکا ہی

وَجُمْلَةُ الْاَمْرِ مِنَ الْاَسْبَابِ — مَا يُفْسِدُ الْمِزَاجَ بِانْصِبَابٍ

اور مجمل امر اسباب کا یہ ہے — کہ جو گرنے سے مزاج کو بگاڑدے

وَكَثْرَةُ الْخِلْطِ الرَّدِيِّ السَّائِلِ	قُوَّةُ دَافِعٌ وَ ضُعْفُ قَابِلٌ
اور کثرت خلط ردی سائل کی	قوت دافع کی اور ضعف قابل کا

قوت دافع سے مراد وہ قوت ہی جو معدہ مین واقع ہی یا وہ قوت جو عضو مین ہی جو اپنے سے ضعیف عضو کیطرف اخلاط کو گراتی ہی اسصورت مین ضروری ہی کہ جس عضو کیطرف خلطین گرتی ہین وہ ضعیف ہو تا کہ مادہ مندفع کو قبول کر سکے اور کبھی قوت قوی نہین ہوتی اور نہ کوئی ضعیف ہوتا ہی بلکہ خلطین معدہ یا عروق کی تجادیف مین زیادہ ہو جاتی ہین جو اس عضو مین سے رقیق جلدی گرتی ہی

وَهٰذِهِ الْجُمْلَةُ فِيهَا كَافِيَةٌ	وَسَعَةُ الْمَجْرٰى وَضُعْفُ الْغَاذِيَةِ
اور انھین ساریون مین کفایت ہی یعنی یہ کافی ہی	اور کشادہ ہونا مجرا کا اور ضعف قوت غاذیہ کا

عضو کیطرف مادہ گرنے کے اسباب مین سے ایک یہ ہی کہ وسیع ہو عضو کا مجرا یا وہ مجرا جو دونون عضوون کے درمیان ہی کیونکہ ہر قوی عضو اپنی غذا کو مستحیل کر کے اُسکو اپنی ہیئت اور صورت کے مشابہ کر لیتا ہی۔ اور جب اُسکی قوت مین ضعف یا اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو عضو بسبب فساد قوت کے فاسد مواد کو جو اُسکی طرف گرتے ہین قبول کر لیتا ہی۔ خواہ مجرا کبد کے ہون یا کسی اور اعضا کے

فِي جَوْهَرِ الْجِسْمِ اِلَى الضِّدِّيَّةِ	وَمَا نَرَاهُ تُقَلِّبُ الْكَيْفِيَّةَ
جوہر اور ذات جسم مین بطرف ضدیت کے	اور وہ یہی ہی جو کیفیت متغیر کر دیتا ہی

بعض ایسے اسباب ہین جو عضو کے ضعف یا جسم کے مزاج کو کیفیت مخالف کیطرف بدل دیتے ہین اسطور سے کہ جب جسم کا مزاج حار ہو تو اُسکو بارد اور اگر بارد ہو تو حار کر دیتے ہین اور حرکت انقلاب کی وجہ سے مزاج ضعیف ہو جاتا ہی جس سے

حرارت مین ضعف آجاتاہی - اور فاسد مواد اعضا کیطرف گرنے شروع ہوجاتے ہین

اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْحَارِّ

یہ گرم مرض کے اسباب (جزئی) ہین

اَمَّا الَّذِی یُحْدِثُ مِنْهُ الْحَرَا	حَرٌّ عَلَی الْجِسْمِ الَّذِی قَدْ حَرَا
اب وہ سبب جنسے حرارت پیدا ہوتی ہی	حرارت ہی اُس جسم پر جو گرم ہو گیا ہی

حرارت سے مراد یہ ہی کسی عضو یا بدن کا مزاج محل ہو جاوے ایسی گرمی کا جو اُسکی پہلی حالت سے بڑھ کر ہو

فَالْحَرُّ بِالْقُوَّةِ آکْلُ الثُّوْمِ	وَالْحَرُّ بِالْفِعْلِ مِنَ السُّمُوْمِ
پس گرم بالقوہ تو کھانا لہسن کا ہی	اور گرم بالفعل وہ تاثیرین جو سموات مین ہین
وَحَرَکَاتُ النَّفْسِ اَمْثَالُ الْغَضَبْ	وَحَرَکَاتُ الْجِسْمِ اَمْثَالُ التَّعَبْ
اور حرکات نفس جیسے غصہ وغیرہ	اور حرکات جسم کی جیسے تکان وغیرہ

قوی نفسانی کی حرکتین مستحسن بالغرض ہین جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی

وَعَفَنٌ وَقِلَّةُ الْغِذَاءِ	وَمَا یَسُدُّ الْجِلْدَ کَالْهَوَاءِ
اور مادہ متعفن (گندہ) اور کمی غذا کی	اور جو جز جلد کے مسامات کو بند کردے جیسی ہوا

اور تعفن سے مراد خلط کا متعفن ہونا ہی اگرچہ بارد ہی ہو کیونکہ جب بارد مین تعفن آتی ہی تو اُسکا مزاج حرارت کیطرف بدل جاتا ہی چنانچہ تپ بلغمی اور سوداوی مین بدن کی حرارت نہایت زیادہ قوی ہوجاتی ہی - اور قلت غذا سے اسلیے حرارت پیدا ہوتی ہی کہ جب معدہ کی حرارت کو غذا نظر نہین آتی تو اُسکی خلطون پر عمل کرنا شروع کردیتی ہی جس سے رطوبتین خشک ہوکر بدن مین حرارت پیدا ہوجاتی ہی

اور ہوا سے ایسی سخونت پیدا ہوتی ہی کہ شمالی ہوا جو سرد خشک ہی جب جسموں کو
ملاقی ہوتی ہی تو اُسکے جلد کے مسامات کو کثیف کر دیتی ہی جس سے جسقدر
دخانی بخارات قابل تحلیل کے ہوتے ہین بندرہ کر بدن کو گرمی پہونچاتے
ہین - جالینوس نے کہا ہی کہ مسخنات پانچ ہین (۱) حرارت جو مفرط نہو (۲)
ملاقی ہونا اُس چیز سے جو اعتدال کے طور پر حرارت پہونچاتی ہی - (۳) گرم اشیا کا
تناول کرنا - (۴) تکالیف کا برداشت کرنا (۵) بدن مین عفونت کا ہو جانا
دوم سبب مین اعتدال کی اسلیے شرط لگائی گئی ہی کہ زیادہ حرارت پہونچنے
کیصورت مین حرارت غریزیہ کی بکثرت تحلیل کے سبب سے جسم مین برودت
آجاتی ہی اور تکالیف سے مراد عام ہی خواہ ہوائے شمالی کے سبب سے ہو
یا قابض پانیون مین غسل کے سبب سے ہو یا غم معتدل ہو یا سینگیین بغیر پچھنے کے
ہو - اور پچھنیون مین خون کے نکلنے سے برودت آجاتی ہی - اور حمام اور بیداری
اور خوشی معتدل یہ سبھی حرارت کو پیدا کرتے ہین

اَسبَابُ الْاَمرَاضِ البَارِدَۃِ

اسباب جزئیہ امراض باردہ کے

وَكُلُّ مَا يُحْدِثُ فِيهِ الْبَرْدَا	فَرُبَّمَا يَنْحَلُّ مِنْهُ الْفَرْدَا
جو چیز کہ جسمین سردی پیدا ہو	بسا اوقات اُسکے سبب سے انحلال فرد ہوجاتا ہی

زیادہ سردی برف یا یخ کے پہونچنے سے جسم مین تفرق اتصال آجاتا ہی
اور اعضا مین نقصان آجاتا ہے - جسکا حال پہلے معلوم ہو چکا ہی -

وَالْبَرْدُ بِالْفِعْلِ كَمِثْلِ الثَّلْجِ	اَلْبَرْدُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْبَنْجِ
اور سردی بالفعل جیسے برف	سردی بالقوہ جیسے لینا اجواین خراسانی کا

کیونکہ سرد دوائین افیون اجواین خراسانی وغیرہ اپنی قوت اور طبیعت کے سبب سے سردی پہونچاتی ہین اور سرد بالفعل یہ ہے کہ برف کے ملنے سے عضو کو سردی محسوس ہوتی ہے

مِثْلُ فَنَاءِ الدُّهْنِ بِالْمِصْبَاحِ	وَالْجُوْعُ اِذْ يُفْنِي غِذَاءَ الْاَرْوَاحِ
جیسے فنا ہو جانا تیل کا چراغ مین	اور گرسنگی جبکہ فنا کر دیتی ہے روح کی غذا کو

اور بھوکھ سے مراد بھوکھ مفرط ہے کیونکہ غیر مفرط حرارت پیدا نہین کرتی اور جب گرسنگی زیادہ دیر تک رہتی ہے تو زیادہ تیز ہو کر خلطون مین داخل ہو جاتی ہے تب اس جوہر کو تحلیل اور فانی کر دیتی ہے جسمین روح کی غذا بننے کی قابلیت ہوتی ہے اور چراغ کے ساتھ اسلیے تشبیہ دی ہے جب آگ کی حرارت چراغ کے تیل کو فنا کر دیتی ہے تو چراغ گل ہو جاتا ہے۔ اسیطرح جب طبعی رطوبت کو بھوکھ زائل کر دیتی ہے تو وہ آدمی مرجاتا ہے

فَاِنَّ هٰذَا مُغْمِرُ الْحَرَارَةِ	وَالشِّبْعُ الْمُفْرِطُ فِي الْغَزَارَةِ
پس یہ حرارت غریزی کو دبوچ لیتی ہے	اور سیر شکمی کہ کثرت مین بڑھ گئی ہو

جیسے کہ حرارت تحلیل سے مطفی ہو جاتی ہے اسیطرح سیر شکمی بھی دبانے سے حرارت کو زائل کر دیتی ہے جسطرح آگ پر زیادہ کوئلے یا قندیل پر روغن ڈالنے سے معدوم ہو جاتی ہے

تَسْتَفْرِغُ الرُّوْحَ فَيَبْرُدُ الْجَسَدُ	وَحَرَكَاتٌ صَعْبَةٌ ذَاتُ مَدَدٍ
نکالتی ہین روح کو جس سے بدن سرد ہو جاتا ہے	اور حرکتین سخت زیادہ مدت والیان

کیونکہ سخت حرکت جب زیادہ مدت تک رہتی ہے تو اُس سے جسم مین برودت

آجاتی ہے خواہ وہ حرکت بدنی ہو (جیسے تعب و مشقت) یا حرکت نفسانی (جیسے غضب وغیرہ) کیونکہ وہ روح کو نکالدیتی ہے اور بدن کی ... رطوبتوں کو فنا کر دیتی ہے

وَدَعَةٌ تُبَرِّدُ بِالْإِسْكَانِ	كَاللَّهَبِ يُطْفِي بِالدُّخَانِ
اور آرام و سکون سرد کر دیتا ہے بسبب سکون کے	جیسے شعلہ آتش کا جو آگ کے سبب سے بجھ جاتا ہے

چونکہ راحت طویلہ بدن کی فاسد رطوبتوں کو تحلیل نہیں کر سکتی اسلیے بدن میں بخارات ہو جانیکے سبب سے حرارت معدوم ہو جاتی ہے جیسے زیادہ دھوئینگے سبب آگ کا شعلہ بجھ جاتا ہے

وَالْمُفْرِطُ الصَّعْبُ مِنَ التَّكَثُّفِ	يَحْقِنُ نَارَ الْجِسْمِ حَتَّى تَنْطَفِي
بہت سخت کثیف ہونا جسم کا	بند کر دیتا ہے بدن کی آگ کو یہانتک کہ بجھ جاتی ہے
وَالْجِسْمُ بَرْدُهُ مَتَى تَخَلْخَلَا	تَخَالُ فِيهِ الْحَرَّ قَدْ تَمَلَّلَا
اور جسم کی سردی جب اُسمیں سرایت کر جاوے	تو ہم جانینگے کہ اُسمیں حرارت کم ہو گئی ہے

جب جسم متخلخل ہو جاتا ہے اور اُسکے مسامات وسیع ہو جاتے ہیں تو اُسکی حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی گھٹتی رہتی ہے جس سے آخرکار بدن میں سردی کم سرایت کر جاتی ہے۔ جیسے بخشی اور پہلوان اور باربردار اشخاص اور شیخ نے برودت کے سات اسباب بیان کیے ہیں (۱) حرارت مفرط (۲) سکون مفرط (۳) زیادہ سردی کا پہونچنا (۴) زیادہ تحلیل کا ہونا (۵) سرد مادہ کا حاصل ہونا (۶) زیادہ تکاثف و تخلخل کا آنا (۷) حرکت معتدل حسب مقدار سے بڑھ جاوے

أَسْبَابُ الْمَرَضِ الرَّطْبِ

مرض رطب (تر) کے اسباب

كُلُّ مَا يُحْدِثُ لِلرُّطُوبَةِ	خَمْسَةٌ مَكْتُوبَةٌ مَحْسُوبَةٌ
ہر وہ چیز جو رطوبت پیدا کرتی ہے	سو پانچ ہیں لکھی ہوئیں حساب کی ہوئیں

بِعَذْبِ مَاءٍ صِبْغَةٌ عَمِيمٌ	فَاللَّيِّنُ بِالْفِعْلِ هُوَ الْحَمِيمُ
ساتھ شیریں پانی کے ملا ہوا اثر اُسکا عام ہے	پس تر بالفعل وہ گرم پانی ہے

اور مرطوب یبس کے مخالف ہے اور پانی کڑوا کھاری بدن کو خشک کر دیتا ہے

وَالسَّمَكُ الْعَذْبُ وَرَطْبُ الْجُبْنِ	فَاللَّيِّنُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ اللَّبَنِ
اور مچھلی شیریں اور تر و تازہ پنیر	پس تر بالقوہ پینا دودھ کا ہے

مرطوب بالقوہ وہ ہے جسکے مزاج میں رطوبت موجود ہے جو جسم کو تری پہونچاتی ہے اور اُسکی تین قسمیں ہیں (۱) تازہ دودھ جو درجۂ اعتدال کے قریب ہے (۲) تر مچھلی جسمیں حرارت نہیں ہوتی (۳) پنیر تازہ جسمیں نمک تھوڑا ہو اور ایسا ہی ماء الجبن اور ماء الشعیر ہے

وَحَقْنُ رَطْبٍ فِي الْجُسُومِ يَجْتَمِعُ	رَاحَةُ الْجِسْمِ وَاِفْرَاطُ الشِّبَعِ
اور بند ہو جانا رطوبتوں کا کہ مدتوں میں جمع ہو جاتی ہے	اور آرام بدن کا اور زیادتی سیر شکمی کی

حرکت سے جو جسم میں رطوبتیں تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام کی حالت میں تحلیل نہ ہونے سے رطوبت پہونچاتی ہیں اسلیے اور فصد اور اسہال بالدوا سے بدن کو خشکی پہونچتی ہے لیکن خلط خشک کو بذریعہ اسہال کے نکالتے ہیں بالعرض رطوبت حاصل ہو جاتی ہے

اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْيَابِسِ

اسباب مرض خشک کے

فَخَمْسَةٌ مَعْقُولَةٌ مَحْسُوبَةٌ	اَمَّا الَّذِي قَدْ يُحْدِثُ الْيُبُوسَةَ
سو پانچ ہیں سمجھے گئے حساب کیئے گئے	اب وہ چیز جو یبوست کو پیدا کرتی ہے
وَالْيُبْسُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْخَرْدَلِ	اَلْيُبْسُ بِالْفِعْلِ كَرِيحِ الشِّمَالِ
اور خشک بالقوہ کھانا رائی کا	خشک بالفعل جیسے ہوا شمال کی

چونکہ شمالی ہوا بارد یابس ہی اسلیئے جب جسموں کو پہونچتی ہی تو اُنمین خشکی کا اثر پیدا
کرتی ہی۔ گرم تنوروں مین بٹھانا۔ یا گرم ریتوں مین دابنا اور خشک پانیوں سے
غسل کرنا جو سبھی مجفف بالعرض ہین۔ اور مجفف بالطبع دوائین مین جنکی حرارت
نہایت تیز قوی ہی جنکی خشکی کا اثر ظاہر ہوجاتا ہی جیسے خردل سداب شیح خشک گوشت
اور وہ مسہلات جنسے بدن کی رطوبتین خارج ہوجاتی ہین جیسے شحم حنظل تربد کریلے وغیرہ

وَحَرَكَاتٌ كُلُّهَا صَعْبَةٌ	وَالْجُوعُ حَتَّى يُذْهِبَ الرُّطُوبَةَ
اور حرکتین جتنی سخت ہین	اور گرسنگی ایسی جس سے رطوبت چلی جاوے

جو سبھی خشکی بالعرض پہونچاتی ہین۔ پس جسطرح زیادہ گرسنگی برودت پیدا
کرتی ہی اسیطرح وہ خشکی بھی پہونچاتی ہی۔ کیونکہ جب غذا معدہ مین نہین ہوتی
تو اُس سے کوئی چیز جگر کیطرف نہین جاسکتی جو نضج اور تحلیل پاکر غذا بنجاسکے
جو آخرکار اعضا کو غذا نہ ملنے کے سبب سے اُنکی قوتین جو اُنمین رکھی گئی ہین
بدن کی رطوبتون کیطرف متوجہ ہوکر اُنکو تحلیل کردیتی ہین۔ اور اعضا کے
غذا کے کام مین آتی ہین جس سے رطوبتین معدوم ہوکر جسم کو خشکی پہونچاتی
ہین۔ ایسا ہی سخت حرکتون کا حال سمجھنا چاہیے

كَمِثْلِ مَا يَعْرِضُ مِنْ اِسْهَالٍ	وَالْيُبْسُ قَدْ يَعْرِضُ بِالْحَلَالِ
جیسے عارض ہوتا ہی اسہال کے سبب سے	اور یبس کبھی عارض ہوتا ہی انحلال کے سبب سے

اَسْبَابُ الْاَمْرَاضِ الْآلِي
امراض اعضاے مرکبہ کے اسباب

کبھی مرضین عضو کی ہیئت مین عارض ہوتی ہین اور کبھی شکل مین اور کبھی تعداد اور وضع مین

لِقُوَّةِ التَّصْوِيْرِ فِي الْغِذَاءِ		وَسَبَبُ الْكِبْرِ فِي الْاَعْضَاءِ
سبب قوت تصویر کی ہے غذا مین		اور سبب کبر کا اعضا مین

یہ بیماری جو پیدائشی امراض مین سے ہی مقدار کو بگاڑ دیتی ہی اور اُسکی کئی قسمین ہین- اول یہ کہ عضو طبعی مقدار سے بڑھ جاوے جیسے زبان کا لمبا ہونا یا سر کا بڑا ہو جانا- اور بڑائی کے دو سبب ہین (۱) قوت مصورہ ایسی قوی ہی جو عضو کو چارون قطرون مین زیادتی بخشتی ہی- (۲) قوت غاذیہ ایسی قوی ہی جو عضو کو مقدار ضروری سے زیادہ غذا پہونچاتی ہی- یہ دونون فعل رحم مین ہوتے ہین جبکہ جنین ماںکے پیٹ مین ہوتا ہی

يُضَادُّ الْمُحْدِثَ فِيْهَا الْكِبَرَ	وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ فِيْهَا الصِّغَرَ
اُس سبب کے مخالف ہوتا ہی جو اُنمین موٹائی اور فربہی پیدا کرتا ہی	اُن اعضا مین صغرہ کا پیدا کرنیوالا سبب

یا تو قوت مصورہ جو رحم مین ہی ضعیف ہوتی ہی یا قوت غاذیہ

يَكُوْنُ فِي الْعِدَادِ ذِي الْاَمْثَالِ		وَالسَّبَبُ الْمُفْسِدُ لِلْاَشْكَالِ
شمار مین چند قسم پر ہے		اور سبب مفسد شکلون کا

اور بعض نسخون مین الاعداد ہی جسکے معنی استعداد کے ہین- یعنی استعداد عضو کی اس امر کے لیے کہ اسکو کوئی مرض لاحق ہو جس سے وہ طبعی شکل سے خارج ہو جاوے جسکا سبب قوت طبعیہ کا (جو منی مصورہ مین ہی) فساد ہی یہ کسی اعضا کا جس سے اعضاء خلاف طبعی اشکال کے ساتھ متشکل ہو جاتے ہین- جیسا کہ ہاتھ یا پانون سیدھے نہون یا آدمی کبڑا ہو جاوے

بِسَبَبٍ فِي رَحِمٍ رَدِيٍّ ‌ ‌ أَوْ قَلَّ الِانْقِيَادُ مِنْ مَنِيٍّ

بسبب ہونے کے رحم ردی مین ‌ ‌ یا قبول کرنا منی کا کم ہو

کبھی ہوتا ہی فساد شکل کا سوء مزاج ناقص رحم کی طرف سے جسکی قوت ضعیف ہوتی ہی یا جوہر اور ذات منی مین نقصان اور فساد ہوتا ہی اسطرح سی کہ مناسب مقدار سے زیادہ گرم یا سرد ہو یا منی کی قوت مین ضعف ہو۔ یا زیادہ غلیظ ہو

أَوْ مِنْ وِلَادٍ سَاءَ فِي الْخُرُوجِ ‌ ‌ يُحْدِثُ سُوْءَ الشَّكْلِ بِالتَّعْوِيجِ

یا بچہ کے سبب کہ بُرا ہوا وقت خروج کے ‌ ‌ جو کجی کے سبب سے بدشکل ہوجاتا ہی

کیونکہ طبعی پیدائش یہ ہی کہ سر پہلے نکلے اور دونون ہاتھ رانون پر مرتب ہون سوا اسکے کسی اور طرح سے پیدا ہوگا وہ طبعی طریقہ کے برخلاف ہوگا

وَالظِّئْرُ إِذَا تُسِيءُ فِي الْقِمَاطِ ‌ ‌ أَوْ فِي ارْتِفَاعٍ مِنْهُ وَانْحِطَاطِ

اور دائی جب پوتڑون مین بُری طرح سے لپیٹے ‌ ‌ یا بلندی مین اور پستی مین رکھدیوے

یا کسی عضو کو سخت پکڑے اور کسی کو ڈھیلا چھوڑ دیوے۔ سو ان تمام اُمور کے سبب سے اعضا مین کمی آجاتی ہی

أَوْ رُبَّمَا أَكْثَرَتِ الطَّعَامَا ‌ ‌ أَوْ رُبَّمَا أَسَاءَتِ الْفِطَامَا

یا بسا اوقات طعام مین افراط کرتی ہو ‌ ‌ اور گاہے دودھ چھڑانے مین بُرا کرتی ہو

جب بچہ مناسب یا معمولی مقدار سے زیادہ یا غذا کے وقت سے پہلے کھالیوے تو اُس سے بھی شکل مین تغیر آجاتا ہی اسطور سے کہ کبھی اُسکا پیٹ بڑھ جاتا ہی یا دودھ چھڑانے مین بے احتیاطی کیجاوے اسطرح سے کہ سخت گرمیون مین دودھ چھڑایا جاوے جس سے وہ خشکی یا دق مین مبتلا ہوجاتا ہی بسبب اجتماع

دو حرارتوں کے (موسمی اور دودھ چھڑانے کی)

وَيَقَعُ الطِّفْلُ بِضُعْفٍ إِنْ تُرِكْ	فَتَكْسِرُ الْوَقْعَةُ أَقْرِيْزَ الْوَرِكْ
اور گر پڑتا ہی لڑکا سبب ضعف کے اگر چھوڑ دیا جاوے	پس یہ گرنا سُرین کی ہڈی کو توڑ دیتا ہی

کبھی جھگوڑی میں بغیر باندھنے رسی کے بچہ کو رکھ دیا جاتا ہی جسمیں سے گرنے کے سبب سے اُسکے اعضا کی شکل میں تغیر آجاتا ہی سرین کی ہڈی یا کبھی ہاتھ کی ٹوٹ جاتی ہی

وَيُشْدَخُ الْأَنْفُ فَيَعُودُهُ النَّطَسُ	وَهَيَّرُ الطِّبَّ مَا قَدْ انْتَكَسَ
اور ناک چپٹی جاتی ہی پس ہو جاتی ہی چپٹی	اور جو ٹیڑھی ہو جاوے علاج اُسکو پھیر نہیں سکتا
أَوْ حَرَّكَ الَّذِي يَقِلُّ صَبْرُهُ	عَظْمًا كَسِيْنَ الْمُبِيْتِمَ جَبْرُهُ
یا ہلاوے وہ شخص جسکا صبر کم ہو	شکستہ ہڈی کو کہ ہنوز اُسکا جبر تمام نہیں ہوا
وَكَثْرَةٌ فِي الْخِلْطِ كَالْجُذَامِ	وَقِلَّةٌ كَالسِّلِّ ذِي الدَّوَامِ
اور کثرت خلط کی جیسا کہ جذام	اور قلت خلط کی جیسے سل دائمی

بدن کی شکل میں تغیر کبھی اُمور خارجی کی وجہ سے ہوتا ہی اور کبھی ایسے سبب سے جو داخل اور بدن میں موجود ہوتا ہی۔ چنانچہ جب سوداوی مادہ زیادہ ہو کر متراکم ہو جاوے جس سے جذام پیدا ہو جاتا ہی اور ہاتھ پانوں کی اُنگلیں جھڑ جاتی ہیں اور دیگر اعضا میں بہت تفاوت آجاتا ہی ایسا ہی سرطان اور ریاح افرسہ وداء الفیل سے بھی شکل متبدل ہو جاتی ہی اور کبھی قلت مادہ کے سبب سے جسم دبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہی جس سے شکل میں فساد آجاتا ہی جیسے کہ مرض سل اور دق میں ہوتا ہی

أَوْ لِقُوَّةٍ فِي ارْتِخَاءِ عَصَبَةٍ	أَوْ كَتَشَنُّجٍ يُمِيْلُ الرَّقَبَةَ
یا لقوہ جو پٹھوں کی سستی سے ہوتا ہی	یا تشنج (کھچاوٹ) کہ گردن کو مائل کر دیوے

کیونکہ لقوہ مُنھ کی شکل کو بدل دیتا ہی - اور گردن کا تشنج بھی سر کو ایک جانب مائل کر دیتا ہی - اسیطرح کبڑاپن بھی پیٹھ کی شکل کو معیوب کر دیتا ہی

وَاٰثَارُ الْوَرَمِ وَالْقُرُوحِ	قَدْ يُفْسِدُ الْاَشْكَالَ فِي السُّطُوحِ
اور نشان ورموں اور زخموں کا	کبھی جلد کی شکلوں کو بگاڑ دیتا ہی

جب زخم گھورے ہو جاتے ہین تو اُنکے آثار باقی رہتے ہین جس سے جسم کی شکل اور اُسکے رنگ مین تغیر آجاتا ہی اور کبھی زخم آنکھ مین ہو جاتا ہی جس سے بینائی زائل اور سفیدی کا داغ باقی رہجاتا ہے

اَسْبَابُ اِنْسِدَادِ الْمَجَارِيْ

انسداد مجاری کے اسباب

وہ جزئی اسباب جنسے مجاری تنگ یا بند ہو جاتے ہین - اور اُنکی تین قسمین ہین (۱) وسیع زیادہ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا ثقبہ مین زیادہ پھیل جاوے یا سبل کی بیماری مین آنکھ کی رگین وسیع ہو جاوین - یا مرض داء الفیل مین پانو کی رگین منتشر ہو جاوین (۲) تنگ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا یا مجری نفس کا یا مجرا مرارہ (پتے) کا تنگ ہو جاوے - (۳) بالکل بند ہو جاوین جیسے وہ مجرا جو جگر سے مرارہ (پتے) کیطرف آتا ہی مسدود ہو جاوے جس سے صفرا جو مرارہ پر گرتا تھا - رُک جاتا ہی - اور یرقان کو پیدا کرتا ہی - یا وہ سوراخ جو ثقبہ عنبی کیطرف آیا ہی بند ہو جاوے جس سے بینائی معدوم ہو جاتی ہی

وَجِنْسُ مَا يُسَدِّدُ الْمَجَارِيْ	اَعْمَلْتُ فِي تَجْمِيْعِهَا اَفْكَارِيْ
اور جنس اُسکی جو مجاری کو بند کر دیتی ہی	مینے اُنکے جمع کرنے مین اپنی فکر لگائی ہی

جو شیخ کے نزدیک بیس سببون مین منحصر ہین

قُوَّۃُ اِمْسَاکٍ وَضُعْفُ دَفْعٍ	وَالْبَرْدُ قَدْ یَقْضِیْ لَہَا بِجَمْعٍ
قوۃ ماسکہ کا زور اور قوت واقعہ کا ضعف	اور کبھی سردی اُن مجاری کے سکڑ جانیکا حکم کرتی ہی

اَول قوت ماسکہ جو اعضامین موجود ہی قوی ہو کیونکہ جب زور آور اور قوی ہوتی ہی تو غذا کو اعضا کُن مین مقدار مناسب سے زیادہ دیر تک ٹھہرا رکھتی ہی خصوصاً جبکہ غذا غلیظ اور لزوجت دار ہو دوم قوت واقعہ کا ضعیف ہونا کیونکہ یہ قوت تمام عضوون سے غذا کے فضلون کو باہر نکالتی ہی۔ سو جب اسمین ضعف آجاتا ہی تو مدافعت نہین کر سکتی جس سے عضوون مین کچھ فضلہ جمع ہو کر مجاری کو بند یا تنگ کر دیتا ہی۔ سوم زیادہ سردی کا پہونچنا جو مجاری کو تنگ اور کثیف کر دیتی ہی

وَالْیُبْسُ اِذْ یَقْبِضُہَا بِفَرْطٍ	وَالسَّدُّ اِذْ یَجْمَعُہَا بِضَغْطٍ
اور خشکی جب ان مجاری کو زور سے قبض کرتی ہی	اور السد اجب کہ دبا کر اُنکو جمع کر دیتا ہی

چہارم یبس ہی کیونکہ جب کسی عضو کو زیادہ خشکی پہونچتی ہی تو اُس سے اُسکو خشکی اور تشنج اور اجتماع حاصل ہوتا ہی۔ پنجم یہ کہ عضو کو باندھا جاوے جس سے اُسکے مجاری بند ہو جاتے ہین اور رطوبتین جذب ہو جاتی ہین

وَوَرَمٌ یَضْغُطُ وَالْتِوَاءٌ	وَقَدْ یَضُمُّ الْقَابِضُ الدَّوَاءُ
اور ورم سے ہے جو دبا لیتا ہی اور التواہی	اور کبھی جمع کر دیتی سے ہے قابض دوا

ششم۔ کسی عضو مین ورم کا ہو جانا جو اپنی زیادتی کے سبب سے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے مثانہ کا متورم ہو جانا جو بول کو روک لیتا ہی یا مری کا ورم جس سے غذا کا کھانا دشوار ہو جاتا ہی۔ ہفتم التواء عضو کا جیسے امعا کے التوا سے فضلے

اور ثقل کا نکلنا بند ہو جاتا ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی - ہشتم دوائے قابض جو اپنی کثافت کے سبب سے جسم کے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے ضماد آس اور سوئے کا

وَبِالْتِحَامِ الْقُرُوحِ وَالثُّؤْلُولِ	وَاللَّحْمُ اِذَا ازْدَادَ بِلَا تَحْصِيلِ
اور بہ سبب ملجانے زخم مسون کے	اور گوشت جب بیفائدہ بڑھجاوے

نہم کوئی دنبل یا زخم کسی مجرے مین ہو جاوے جو بعد جاری ہونے کے ملجاتا ہی اور مجرون کو بھی ملا دیتا ہی - دہم مجری مین کوئی مسا یا زیادہ گوشت ہو جاوے راہ کو روک لیتا ہی

وَالْخِلْطُ وَالْمِدَّةُ وَالدَّوَاءُ	وَلَبَنٌ مُنْعَقِدٌ وَمَاءٌ
اور خلط اور پیپ اور دواء	اور شیر بستہ اور پانی

یازدہم خلط جو غلظ یا کثرت کی جہت سے سوراخون اور مجاری کو روک لیتی ہی - دوازدہم پیپ جو منجمد ہو کر سدہ پیدا کرتی ہی - سیزدہم خون جو جم کر اورام وغیرہ کے مجاری کو بند کر دیتا ہی - چہاردہم دودھ جو معدہ مین مستحیل ہو کر پنیر بنجاتا ہی اور بعض مجاری کو بند کر دیتا ہی - پانزدہم پانی جو آنکھون مین اتر آتا ہی - کیونکہ یہ مرض ہی جو روح باصرہ کے مجاری کو روک دیتا ہی جس سے نور ثقبہ عینی کیطرف نفوذ نہین پا سکتا

وَالْحَبُّ وَالدِّيدَانُ وَالْحَصَاةُ	اَوِ الْبَرَازُ الصَّلِبُ وَالْهَوَاءُ
اور حب القرع یا کوئی اور دانہ اور دیدان اور سنگریزہ	یا براز خشک اور ہوا

شانزدہم حب القرع یعنی کدو دانہ کا پیدا ہو جانا ناک یا کسی اور مجری مین اور بعض کے نزدیک حب سے مراد گیہون یا کوئی اور دانہ ہی جو کان یا کسی اور مجری مین

گرجاتا ہی جس سے اُس مجری مین فرق آجاتا ہی ہفتدہم۔ شدہ جو امعامین پیدا ہو کر مجری کو بند کردیتا ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ ہشتدہم ریگ وسنگریزہ جو گردون اور مثانہ مین مجتمع ہو کر بول کو بند کرتے ہین۔ نوزدہم براز خشک جو ریح کو بند کردیتا ہی۔ اور براز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی اور جس سے قولنج ریحی کا عارضہ ہو جاتا ہی۔ بستم۔ ہوا جس سے مراد ریح ہی جو آدمی کے امعامین پیدا ہوتی ہی جسکو اگر کسی مدت تک بند رکھا جاوے تو غلیظ ہو کر مجاری کو روک لیتی ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ اور ممکن ہی کہ ہوا سے مراد باد شمالی ہو جو مسامات کو کثافت پہونچا کر مجاری کو بند کردیتی ہی

اَسْبَابُ اِنْفِتَاحِ الْمَجَارِی

انفتاح مجاری کے اسباب مین

وَفَاتِحَاتٌ بِالْمَجَارِی فَاتِکَہٗ اور مجری کھولنے والی توڑنے والی یہ ہین	مِنْ شِدَّۃِ الدَّافِعِ وَضُعْفِ الْمَاسِکَۃِ قوت دافعہ کی شدت اور قوت ماسکہ کا ضعف

جس مجری کا تنگ ہونا (مانند امعا کے) ضروری ہی وہ قوت دافعہ (جو امعامین سے رطوبات اور غذا کے فضلون کو خارج کرتی ہی) کی تیزی سے کھلجاتی ہین یا قوت ماسکہ کے ضعف سے جسکے سبب سے اسہال شروع ہو جاتے ہین

وَکُلُّ فَتَّاحٍ مِنَ الْعِقَارِ اور ساری مفتح از جنس ادویہ	وَالْحَرُّ وَاللِّیْنُ بِالْاِضْطِرَارِ اور گرمی اور رطوبت اضطرارًا

دوامین سدون کے کھولنے کے لیے شرط یہ ہی کہ گرم ہو نہ ایسا زیادہ جس سے تحجر ہو جاوے اور یہ کہ رطوبت مین معتدل ہو

أَسْبَابُ زِيَادَةِ الْعَدَدِ وَنُقْصَانِهِ

اعضا کی تعداد کم و بیش ہونے کے بیان میں

وَكُلُّ مَا يَزِيدُ نَافِي الْعَدَدِ — فَإِنَّهُ مِنْ كَثْرَةٍ فِي الْمَادَّةِ

اور جو چیز کہ شمار میں زیادتی کرتی ہے — سو وہ مادہ کی کثرت سے ہوتی ہے

یہ امراض مرکبہ کا بیان ہے اور اُسکی دو قسمیں ہیں زیادتی اور کمی سو زیادتی یا تو مادہ کی زیادتی کے سبب سے ہوتی ہے جس سے عضووں کی تصویر بنتی ہے۔ اور کبھی قوت جاذبہ کی تیزی کے سبب سے ہوتی ہے جو زیادہ مادہ کو عضو کیطرف کھینچ لاتی ہے۔ اور علاوہ اُسکے قوت مصورہ کا قوی ہونا ضروری ہے

وَإِنْ يَكُنْ طَيِّبَةً فَإِصْبَعٌ — وَإِنْ تَكُنْ خَبِيثَةً فَضِفْدَعٌ

اگر مادہ خوش اور پاک ہو تو اُنگلی زائد ہو گی — اور اگر مادہ پلید ہو تو ضفدع (رسولی) ہو گی

جب مادہ خوشگوار ہوتا ہے تو قوت مصورہ اُسمیں عمل کر کے چاروں قطروں میں اُسکو زیادہ بڑھا دیتی ہے جس سے مثلاً اُنگلیں چھ ہو جاتی ہیں اور جب مادہ ناپسندیدہ ہوتا ہے جسمیں قوت مصورہ بخوبی اپنا عمل کرتی ہے تو اُس سے زیادتی غیر طبعی پیدا ہو جاتی ہے ضفدع سخت غدود ہے جو زبان کے نیچے ہو جاتا ہے

وَكُلُّ مَا يَنْقُصُ مِنَّا فِي الْعَدَدِ — فَهُوَ لِمَا ذَكَرْتُهُ بِالضِّدِّ

اور جو چیز شمار میں ہمکو کم معلوم ہو — پس بسبب مخالفت اُن امور کی ہے جنکا بیان ہو چکا ہے

أَسْبَابُ الْخُشُونَةِ وَالْمَلَاسَةِ

کھر کھرا پن اور صفائی کے اسباب

وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ لِلْخُشُونَةِ — فَهُوَ الَّذِي يُذْهِبُ بِالنُّدُوَّةِ

اور سبب خشونت کا پیدا کرنے والا — وہ ہے جو رطوبت کو دور کرتا ہے

خشونت کے چار اسباب ہین اوّل یبس جو خود بخود یا کسی سوداوی مادہ کے گرنے سے ہوجاتا ہی - دوسرا ادویہ جو خشونت بالعرض پہونچاتی ہین جیسے دخان اور غبار یا برف اور زیادہ سرد پانی کا استعمال کرنا تیسرا تناول اُن اشیا کا جنمین خشونت بالطبع ہی - جیسے کسیلی اور قابض اشیا کا استعمال مین لانا جو اپنے یبس کیوجہ سے خشونت پہونچاتی ہین چوتھا خشونت دار تیز مادہ جو دماغ سے مثلاً ریہ کیطرف گرتا ہی - جیسا کہ بحر چہارم کے اپنے اس قول مین بیان کیا ہی

کَالْخِلْطِ وَ الدُّخَانِ وَ الْغُبَارِ	وَ عَفْصِ الْغِذَاءِ وَ الْعِقَارِ
جیسے خلط یابس اور دخان اور غبار	اور کسیلی غذا اور کسیلی دوا
وَ سَبَبٌ مُمَلِّسٌ لِلْخَشِنِ	كَلَزِجِ الْخِلْطِ وَ شَيْءٍ دُهْنِي
اور سبب صاف کرنے والا خشونت کا	جیسے لیسدار خلط ہو اور کوئی چیز چکنی ہو

جس عضو کا خشونت والا ہونا ضروری ہی اُسکا صاف ہوجانا چنانچہ معدہ کا سطح جب صاف ہوجاتا ہی تو اُسمین سے غذا ہضم سے پہلے نکل جاتی ہی جسکا سبب یہ ہی کہ لزوجت دار خلط یا رطوبت معدہ پر گر کر اُسکو صاف کرتی ہی یا لعاب دار اور چکنی اشیا کا استعمال سے ہوتا ہی جو پھسلا کر اسہال پیدا کرتی ہی

اَسْبَابُ مَرَضِ الْوَضْعِ
مرض وضع کے اسباب

وَ كُلُّ مَا مِنْ شَأْنِهِ الْانْفِصَالُ	فِي الْوَضْعِ اِنْ كَانَ لَهُ اتِّصَالُ
جو چیز جسکی شان سے ہی جُدائی	وضع اور ڈول مین اگر اُسکا اتصال ہی

امراض وضع وہ جو اعضاے مرکبہ مین حادث ہوتے ہین

فَبِالْتِحَامِ قُرْحَةٍ لَا تَنْتَقِيْ	حَتّٰى يُرٰى فِي الْوَضْعِ مَا لَا يَنْبَغِيْ
پس بسبب ملجانے قرحہ نالائق کے	تاکہ وضع مین صورت نامناسب نظر آوے

زخم کے سبب سے ایک عضو اپنے مجاور کے ساتھ ملجاتا ہی - اور یہ اتصال کبھی طبعی ہوتا ہی جیسے کہ دو انگلیون کا پیدا ہونا - اور کبھی ذبل اور زخم کے سبب سے ہوجاتا ہی

وَشِدَّةٍ فِي الْقُوَّةِ الْمُغَيِّرَةِ	وَالضَّعْفِ مِنْ قُوَّةِ الْمُصَوِّرَةِ
اور بسبب تقویت قوت مغیرہ	اور ضعف قوت مصورہ کے

کبھی اتصال عضو کا قوت مغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہی جو جنین (بچہ) کی ہیئت بناتی ہی جو دوسرے عضو کو ایک ہی سمجھکر اُسکے ساتھ شامل کردیتی ہی - یا قوت مصورہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی جو دوسرے عضو کی مکمل شکل بنانے سے قاصر رہتی ہی - یہ دونون قوتین مادہ منوی مین عمل کرتی ہین -

فَهُوَ اِنْ كَانَ مِنَ الْوَضْعِيَّةِ	وَجُمْلَةُ الْاَمْرَاضِ فِي الْآلِيَّةِ
پس یہ مرض وضع اگرچہ امراض وضعیہ سے ہین	اور سارے امراض اعضاے مرکبہ کے
فَاِنَّهٗ مِنَ الْخِلَالِ الْفَرْدِ	وَهٰذِهٖ اَسْبَابُهٗ فِي الْعَدِّ
پس تحقیق یہ امراض انحلال فرد سے ہین	اور یہ اسباب اُسکے ہین شمار مین

یعنی اتصال اور انفصال کے امراض کو اگرچہ مین نے یہان ذکر کردیا ہی لیکن وہ درحقیقت امراض مرکبہ سے ہین جسکا بیان کرنا امراض تفرق اتصال مین مناسب تھا کہ انحلال فرد کے امراض ہین

اَسْبَابُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

انحلال فرد کے اسباب

یعنی اعضائے عضو مین تفرق آنے کے بیان مین

اَلْخِلْطُ فِیْهِ قُوَّۃٌ تُخَرِّقُ
خلط مین قوت پھاڑنے والی

اَوْ عَفَنٌ یَأْکُلُ اَوْ یُحْرِقُ
یا گندی ہی کہ کھا دے یا جلا دے

جب گرم خلط کسی عضو خصوصًا باطنی عضو (مانند امعا) کیطرف گرتی ہے تو تیزی اور لذع کے سبب بحش یا زخم سے اسکے اتصال کو پھاڑ دیتی ہی اور کبھی اسمین نہایت تعفن ہوتا ہی جس سے عضو گل جاتا ہی

اَوْ ثِقْلٌ یَھُدُّ اَوْ یَھْتِكُ
یا ثقل یا گرانی ہی کہ گرا دے یا پھاڑ دے

اَوْ لِزَجٌ یُرْخِی الَّذِیْ یُحَرِّكُ
یا خلط لیس دار ہی کہ حرکت دینے والی کو ڈھیلا کرے

اَوْ وَثْبَۃٌ تَھْتِكُ اَوْ تَفُضُّ
یا کودنا پھاندنا ہی کہ پھاڑ دیوے یا چیر دیوے

اَوْ حَجَرٌ یَکْسِرُ اَوْ یَرُضُّ
یا پتھر ہی کہ توڑ دے یا کچل ڈالے

اَوْ مِنْ دَوَاءٍ آکِلٍ یُحَرِّقُ
یا دوا سے اکال سے ہی کہ جلا دیوے

وَمِنْ حَدِیْدٍ قَاطِعٍ یُفَرِّقُ
اور کاٹنے والے لوہے سے ہی کہ تفرق کر دیوے

وہ دوا جو عضو کی سطح کو کھا لیتی ہی۔ جیسے شیطرج اور لہسن اور بلادر کا ضماد کرنا کبھی زخم شدت یبس کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہی جیسے کہ سردی کے موسم مین ہاتھ پانون زخمی ہو جاتے ہین

وَالرِّیْحُ قَدْ تَقْطَعُ بِالتَّحْدِیْدِ
اور ہوا کبھی کھینچکر کاٹتی ہے

وَالنَّارُ مَا تَفْعَلُ بِالْجُلُوْدِ
اور آگ جو کچھ کرتی ہی چمڑون سے

اَلثَّالِثُ مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَارِجَۃِ عَنِ الطَّبِیْعَۃِ وَھِیَ الْاَعْرَاضُ

یہ تیسرا ہی اُن امور سے جو خارج ہین طبیعت سے اور وہ اعراض ہین

جبکہ مصنف نے امراض کے اسباب بیان کر دیے اب اُنکے اعراض کا ذکر شروع

کیا ہی- کیونکہ امراض کے بعد اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ اسباب کے بعد امراض آتے ہین- کیونکہ مرض خود فعل کو بلا واسطہ کسی اور کے ضرر پہونچاتا ہی- اور عرض وہ فعل کا ضرر ہی جو مرض کے تابع اور اُسکے ذریعہ سے ہوتا ہی مثال عرض کی معدہ کا سوء مزاج ہی- اور مرض جو عرض کے تابع ہی اُسکی مثال فساد ہضم ہی قانون مین ہی کہ اعراض مریض کی نسبت سے تو اعراض ہی ہین مگر طبیب کے لیے علامتین اور دلائل ہین

وَتُوجَدُ الاَعْرَاضُ فِی الاَفْعَالِ	وَمَا یَنُوبُ الجِسْمَ مِنْ اَحْوَالِ
اور پائے جاتے ہین اعراض افعال مین	اور جو کچھ کہ حالات مین سے بدن پر پہونچتا ہی

اعراض کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اعضا کے افعال کو عارض ہوتی ہی جس سے اُنکے افعال مین نقصان آجاتا ہی- دوسری وہ جو بدن کے حالات پر وارد ہوتی ہی جیسے زردی سفیدی جسم کے حالات کو لاحق ہوتی ہی تیسری وہ جو داخل اور شامل ہی اُنین جو جسم مین سے خارج ہوتا ہی جیسے بول یا پسینے کا متغیر ہو جانا- اور بعض اعراض اعضاء کے افعال مین پائے جاتے ہین کیونکہ جب عضو صحیح اور درست ہوتا ہی تو اُسکا فعل بھی مکمل اور صاف ہوتا ہی- اعضا جنسے افعال صادر ہوتے ہین تین ہین جنکو رئیسہ کہا جاتا ہی- کیونکہ انمین سے ہر ایک عضو اپنے فعل کے لیے مبدا ہوتا ہی- پس دماغ حس و حرکت فکر و خیال وغیرہ افعال کا مبدا ہی- جو اُسکے یہ سبھی افعال ارادی ہین جیسے جب دماغ پر کوئی حادثہ عارض ہوتا ہی تو اُس سے اُسکے افعال مین نقصان آجاتا ہی اور دل کے افعال بھی شریانونکی حرکت اور سانس کا آنا ہی جو طبعی ہین سو جب اُسکو کوئی عارضہ آتا ہی تو اُسکے افعال مین نقصان آجاتا ہی- اور جگر کے افعال

جو غذا کا پکاتا اور ہضم کرتا ہی جب اُسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی تو اُسکے افعال میں بھی نقصان آجاتا ہی

وَالنَّفْثِ وَالْعَرَقِ وَالْاَبْوَالِ		وَفِی الَّذِیْ یَبْرُزُ کَالْاَثْفَالِ
اور خون تھوک مین اور پسینا اور پیشاب		اور اس چیز مین جو ظاہر نکلتا ہی جیسے براز

یعنی اعراض جیسے کہ افعال مین ہوتے ہین۔ ویسے ہی جو جسم مین سے ظاہر نکلتا ہی اُسمین بھی پائے جاتے ہین اسطور سے کہ کبھی براز نہایت رقیق یا غلیظ ہوتا ہی اور تھوک کبھی سفید یا سُرخ یا زرد ہوتا ہی۔ اور پسینے مین بھی کبھی بدبو ہوتی ہی اور پیشاب کبھی سفید یا ناری ہوتا ہی

فَاِنَّ فِیْهِ عِلَلًا ثَلَاثَا		وَالْفِعْلُ مَهْمَا قَارَبَ الْتِیَاثَا
تو اُسمین تین علتین ہوتی ہین		اور فعل جب قریب ہوئے اختلاط کے

ہر عضو کے فعل کے قریب جب کوئی عارض آجاتا ہی یا اُسکے ساتھ کوئی مرض یا سوءِ مزاج مخلوط ہوجاتا ہی۔ تو اس سے اس عضو کا فعل یا تو بالکل باطل ہوجاتا ہی یا ضعیف ہوجاتا ہی یا بدل جاتا ہی۔ جیسا کہ اس شعر مین سے

وَکُلُّ عِلَّةٍ لَهَا تَفْسِیْرُ		وَالضُّعْفُ وَالْبُطْلَانُ وَالتَّغْیِیْرُ
اور ہر ایک علت و بیماری کی تفسیر و بیان ہی		ایک ضعف دوم بطلان سوم تغیر
فَهُوَ اِذَا یَبْطُلُ فَقْدُ الْبَصَرِ		فَالضُّعْفُ فِی الْفِعْلِ کَضُعْفِ النَّظَرِ
اور وہ فعل نظر باطل ہوجاوے یا سماعت مین ثقل آجاوے		پس ضعف فعل مین جیسے کہ ضعف نظر

اور بطلان یہ ہی کہ بینائی اور سماعت اور ہضم بالکل باطل ہوجاوین

هِیَ الَّتِیْ یُرٰی بِهَا مَا لَا یُرٰی		وَعِلَّةُ الْفِعْلِ اِذَا تَغَیَّرَا
وہ ہی کہ آنکھ سے دکھائی دے جو تندرستونکو دکھلائی نہیں دیتا		اور مرض فعل کی جبکہ فعل متغیر ہوجاوے

کسی عضو مثلاً آنکھ کے فعل کا تغیر یہ ہی کہ سامنے مچھر یا مکھی یا بالون کے مانند دیکھے - اور واقع مین وہان کچھ نہین ہوتا

وَقِسْ عَلیٰ ذَا النَّحْوِ مِنْ مِثَالِ	اَعْرَاضِ مَا يُحْدِثُ لِلْاَفْعَالِ
اور تو اسی قسم کی مثال پر قیاس کر لے	اُن اعراض کو جو افعال مین پیدا ہوتے ہین

جن امور کی مینے مثالین نہین بیان کین اُنکو بھی انھین افعال پر قیاس کر لینا چاہیے یعنی جو چیز دل کے افعال کو عارض ہوتی ہی یا تو وہ قوی ہوگی جس دل کا افعال جو نبض اور نفس باطل ہو جاتے ہین - اور زندگی کے آثار زائل ہو جاتے ہین یا اُسکا فعل ضعیف ہوتا ہی تو خفقان عارض ہو جاتا ہی - اور اگر فعل مین تغیر آجاتا ہی تو نبض مین بھی اختلاف آجاتا ہی - اور جب عوارض دماغ کے افعال کو لاحق ہوتے ہین تو اُس سے یا تو دماغ کے فعل مین بطلان آجاتا ہی جیسے کہ کسی شخص کا ہاتھ یا پانون حس اور حرکت سے رہ جاتا ہی یا ضعف آجاتا ہی جس سے استرخا ہو جاتا ہی یا بالکل تغیر آجاتا ہی جس سے اعضا مین خدر یا رعشہ - یا لقوہ ہو جاتا ہے

لَا عْرَاضُ لِمَاخُوْذَةٌ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

بیان اُن اعراض کا جو حالات بدن سے لیے جاتے ہین

اور اُسکی پانچ قسمین ہین

وَالْعَرَضُ لِمَاخُوْذُ مِنْ حَالَاتِ	تَعَرَّضُ لِلْجِسْمِ فِي اَوْقَاتِ
وہ عرض جو حالات سے لیتے ہین	جو بدن کو بعض اوقات مین عارض ہوتے ہین
فَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ حِسُّ الْبَصَرِ	كَيَرَقَانٍ وَانْتِفَاخٍ قَدْ ظَهَرَ
منجملہ اُسکے ایک وہ ہی جسے حس باصرہ دریافت کر لیتی ہی	جیسا یرقان اور پھولنا جو ظاہر ہو ٹپ سے

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِالْاُذُنِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جو کان سے معلوم ہوتی ہی

كَنَفْخَاتِ الْبَطْنِ عِنْدَ الْحَبْنِ
جیسے قراقر پیٹ کا وقت استسقاء کے

وَمِنْهُ مَا يُشَمُّ حِيْنَ يُنْتِنُ
اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ سونگھی جاتی ہی جبکہ بدبو کری

مِثْلُ الْقُرُوْحِ يَعْتَرِيْهَا عَفَنٌ
جیسے قروح جنکو تعفن و سڑاہند عارض ہوتی ہی

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ مِنْ طَعْمِهٖ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسکا ذائقہ معلوم ہوجاتا ہی

كَمَنْ يُصِيْبُ حُمُوْضَةً فِيْ فَمِهٖ
جیسے وہ شخص کہ جسکے مُنھ مین ترشی ہوجاوے

وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِاللَّمْسِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسے قوت لامسہ معلوم کرتی ہی

كَالسَّرَطَانِ الصُّلْبِ عِنْدَ الْجَسِّ
جیسے کہ سرطان سخت (نام ورم) ٹٹولنے کے وقت

یہ سبھی عوارضات دلائل ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین اور حواس خمسہ سے دریافت کیے جاتے ہین

اَلْاَعْرَاضُ الْمَاخُوْذَةُ مِمَّا يَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

وہ اعراض جو بدن سے نکلنے والی چیزون سے لیتے ہین

وَالْعَرَضُ الْمَاخُوْذُ مِمَّا يَبْرُزُ
اور عرض جو ظاہر ہونے والی چیز سے لیتے ہین

بِالْخَمْسَةِ الْحَوَاسِ اَيْضًا يُحْرَزُ
وہ بھی بلحاظ پانچ حواس کے علیحدہ معلوم کیے جاتے ہین

كَالْبَوْلِ مِنْ اَحْمَرٍ وَّكَالْاَسْوَدِ
جیسے قارورہ سرخ ہو اور سیاہ

وَالنَّفْثِ مِنْ دَمِيَّةٍ وَالزَّبَدِ
اور تھوکنا خون والا اور جھاگ والا

وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ بِالْاِطْلَاقِ
اور منجملہ اسکے ایک وہ ہی جو پیٹ سے نکلتا ہی جیسے براز

كَالرِّيْحِ وَالْعُطَاسِ وَالْفُوَاقِ
اور جیسے ہوا اور چھینک اور ہچکی

وَالقَيءُ قَدْ يُصَابُ ذَا حُمُوضَهْ ۔ وَذَا مَرَارَةٍ وَذَا قُبُوضَهْ

اور قی کبھی ہوتی ہے ترش ۔ اور تلخ اور قبض والی

وَالبَوْلُ مَا يُصَابُ ذَا نَتَانَهْ ۔ دَلَّ عَلَى القُرُوحِ فِي المَثَانَهْ

اور قارورہ کہ ہو عفونت والا ۔ مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہی

یہ سبھی حواس خمسہ سے دریافت ہوتے ہین جنسے انواع امراض پر بخوبی استدلال ہوسکتا ہی - اور ترش قی کا سبب یاتو بلغم ترش یا سوداء ردی ہی جو معدہ مین ہو جاتا ہے

وَعَرَقٌ يُحَسُّ مِنْهُ إِنْ خَرَجْ ۔ بَرْدًا وَحَرًّا أَوْ رَقِيقًا وَلَزِجْ

اور پسینا جو معلوم ہوتا ہی اُس سے اگر نکلے ۔ سرد اور گرم اور پتلا اور لیسدار

اور یہ پسینا حاسۂ لمس سے معلوم ہوتا ہی اگر بو بھی پائی جاوے تو حاسہ شم کا بھی داخل ہوجاتا ہی

وَهٰذِهِ الأَعْرَاضُ فِي ذِي العِلَّهْ ۔ أَعْرَاضَةٌ وَعِنْدَنَا أَدِلَّهْ

یہ اعراض اس علت مین اعراض ہین ۔ اور ہمارے نزدیک علامات و دلائل ہین

یہ تمام اعراض جنکا ادراک حواس سے ہوتا ہی درحقیقت بیماری کے لیے اعراض ہین - اور طبیب کے حق مین وہ اسواسطے پہچاننے امراض کے دلائل اور علامتین ہین جیسے کہ زخم کا بدبودار ہونا ایک مرض ہی جو مرض یعنی قرحہ پر دلالت کرتا ہی اور قی بھی فی نفسہ ایک مرض ہی اور معدہ کی بیماری پر دال ہی - اور قارورہ مین پیپ کا ہونا ایک بیماری ہی - اور گردہ اور مثانہ کے معلول ہونے پر دلالت کرتا ہی

وَقَدْ مَضَى ذِكْرِي لَهَا تَجْمِيلَا ۔ فَآنَ أَنْ أَذْكُرَهَا تَفْصِيلَا

تحقیق مینے پہلے ذکر اُنکا اجمالاً کردیا ہی ۔ پس اب قریب ہی کہ اُنکا بیان بتفصیل کرون

ذِکْرُ الدَّلَائِلِ

دلائل کا ذکر ہے

جو مرضون کے لیے علامتین ہین

وَکُلُّ دَلِیْلٍ فَعَلیٰ مَا اَذْکُرُ	مُذَکِّرٌ وَحَاضِرٌ وَمُنْذِرٌ
ہر دلیل بنا بر اسکے کہ مین اب ذکر کرتا ہون	یاد دلانیوالی ہی اور حاضر ہی اور آیندہ کی خبر دینوالی ہی

دلائل کی تین قسمین ہین - اول وہ جسکو مذکر کہتے ہین جو گذشتہ اعراض کو ظاہر کرتا ہی جس سے مرض کے سبب سے اور اسکی کمیت (مقدار) پر طبیب کو واقفیت حاصل ہو جاتی ہی - دوسرے دلیل حاضر وہ جو اسوقت موجود اور مریض مین پائی جاتی ہی - تیسرے وہ دلیل جو عوارضات سے ماخوذ ہی جیسے کہ مرض حار مین قارورہ کا سفید ہونا حدوث سرسام پر دلالت کرتا ہی جسکو طبیب دیکھ کر کہہ سکتا ہی کہ یہ مرض عنقریب ہونیوالا ہی - اور اسکو منذر کہتے ہین - اور اول ہر دو علامات سے صرف طبیب ہی منتفع ہوتا ہی - اور پچھیلے سے مریض کو بھی فائدہ پہونچتا ہی - جو طبیب کی عمدہ تشخیص کا قائل ہو کر اسپر حسن اعتقاد رکھتا ہی - اور اسکی بات پر زیادہ وثوق کرنے لگتا ہی - پس خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مریض کے نزدیک دلائل اعراض ہین - اور طبیب کے لیے علامات

اَمَّا الَّذِیْ یُذَکِّرُنَا مَا قَدْ مَضیٰ	کَنَدَاوَۃٍ مِّنْ عَرَقٍ قَدِ انْقَضیٰ
اب وہ دلیل جو ہمکو یاد دلاتی ہی وہ بات جو گذر چکی ہی	جیسے تراوٹ پسینے کی جو ابھی ہو چکا ہے
وَھٰذِہٖ لَا حَاجَۃَ اِلَیْھَا	وَلَا مُعَوَّلُ لَنَا عَلَیْھَا
اس دلیل کی کچھ ہمین حاجت نہین ہے	اور نہ ہمارا اُسپر اعتماد ہے

لیکن امام فخرالدین نے کہا ہی کہ ممکن ہی کہ یون کہا جاوے کہ اس سے طبیب منتفع ہوسکتا ہی جو اس سے بیماری کا سبب معلوم کرسکتا ہی۔ اور علاوہ گذشتہ علامات کے جاننے کے اُنکا موجودہ وقت مین بھی تصور لاسکتا ہی جس سے علاج کے بارہ مین اُسکے دل کو زیادہ تقویت ہوجاتی ہی اور طبیب بھی اُس سے مستفید ہوتا ہی۔ جو جان لیتا ہی کہ طبیب نے اُسکی بیماری پر پوری آگاہی پائی ہی۔ جس سے اُسکے دل کو بخوبی اطمینان ہوجاتا ہی اور حرارت غریزیہ کو قوت پہونچکر اُسکی تمام قوتون مین تازگی آجاتی ہی

وَكُلُّ مَادَلَّ عَلَى مَاقَدْحَضَرْ	وَدَلَّنَا اَيْضًا عَلَىٰ مَايُنْتَظَرْ
اور جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہی جو حاضر ہوچکی ہی	اور ہی ہمکو پتا بتادیوے اُسپر جسکا انتظار ہی
فَحَاجَةٌ اَكِيدَةٌ اِلَيْهِ	وَطِبُّنَا مَعْلُوْلٌ عَلَيْهِ
سو اُسکی طرف سخت حاجت ہی	اور ہماری طب کا اُسپر اعتماد ہی

علامت موجودہ جو بالفعل مریض مین پائی جاتی ہی جیسے کہ قارورہ زرد یا نبض منشاری یا پہلو مین درد ہو تو وہ مرض کی نوع پر دلالت کرتی ہی جسکی طرف طبیب کو نہایت احتیاج ہی واسطے پہچاننے مرض کے اور حالات مریض کے جو آیندہ اُسپر وارد ہونیوالے ہین

وَمِنْهُ مَا يَعُمُّ بِالدَّلَالَهْ	وَمِنْهُ مَا يَخُصُّ حَالًا حَالَهْ
منجملہ اس قسم کی دلائل کے ایک وہ ہی جو دلالت کرنے مین عام ہی	اور ایک وہ ہی جو ایک ایک حال سے خصوصیت رکھتی ہی

یعنی دلائل کی دو قسمین ہین ایک عام جیسے نبض کا ضعف قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہی۔ اور نبض کی صلابت اُسکے مادہ کی سختی اور غلظت پر دلالت کرتی ہی۔ دوسری خاص جسکی صرف مرض پر دلالت ہوتی ہی جیسے کہ کھونک

خون والا اور کھانسی اور بعض منشاری پہلو کی بیماری پر دلالت کرتی ہی اور تھوک بدبودار مرض سل پر

أَمَّا الَّذِي يَخُصُّ سَوْفَ أَذْكُرُهُ ۔ فِي عَمَلِ الطِّبِّ إِذَا مَا أَسْطُرُهُ

پھر وہ دلیل جو خاص ہی ابھی اُسکو ذکر کرونگا ۔ جب عمل طب مین اُسکو لکھون گا

ذِكْرُ الدَّلَائِلِ الْعَامَّةِ الْحَاضِرَةِ

عام دلائل حاضرہ کا ذکر ہے

اور وہ علامات کلیہ ہین جو اعضا کی قوتون پر دلالت کرتی ہین

وَكُلُّ مَا يَعُمُّ مِنَ الدَّلَالَةِ ۔ فَهُوَ مِنْ أَعْضَاءٍ لَهَا جَلَالَةٌ

جو دلالت کہ عام ہے ۔ وہ اُن اعضا سے ہوتی ہی جو رئیس ہین

یعنی کلی دلالت عام وہ ہی جو تینون اعضای رئیسہ مین سے کسی ایک سے ماخوذ ہوتی ہی

كَالْكَبِدِ وَالدِّمَاغِ أَوْ كَالْقَلْبِ ۔ فَإِنَّ هَذِي بِالصَّحِيحِ تُنْبِي

جیسا کلیجہ اور دماغ اور دل ۔ کہ یہ سارے درست نشان کی خبر دیتے ہین

کیونکہ یہ اعضاے رئیسہ ہین اور تمام قوتین انھین سے پیدا ہوتی ہین اسلیے یہ اعضا مرض کی پوری اور درست حقیقت پر آگاہی بخشتے ہین۔ کیونکہ انمین سے ہر ایک کا فعل تمام بدن مین عام ہوتا ہی جنمین سے جیسے کسی ایک مین آفت یا خرابی آتی ہی تو تمام بدن ماؤف ہوجاتا ہی

اَلاِسْتِدْلَالُ بِأَفْعَالِ الدِّمَاغِ

دماغ کے فعلون سے حال معلوم کرنا

اَلْفِعْلُ مَا اسْتَقَامَ فِي تَصَوُّرِهِ ۔ وَفِكْرِهِ وَصَحَّ فِي تَذَكُّرِهِ

فعل جب تک اسپنے تصور اور فکر مین ۔ مستقیم و برقرار ہی اور اپنی یادداشت مین

عقل اور تصور اور تفکر اور خیال سب کا مقام دماغ ہی جب دماغ مین فساد آتا ہی
تو عقل اور ان تمام افعال مین نقصان آجاتا ہی اور کوئی فعل صحیح اور مستقیم و برقرار نہین رہتا

وَحَرَكَاتُ الْجِسْمِ وَالْإِحْسَاسِ	دَلَّ عَلَىٰ سَلَامَةٍ فِي الرَّاسِ
اور جسم کی حرکات اور حس مین درست رہے	تو سر کی صحت اور درستی پر دلالت کریگا (وہ فعل)

قوت حس و حرکت کا مبدأ دماغ ہی جسمین تغیر آنے سے اُسکے افعال مین تغیر
یا نقصان یا بطلان آجاتا ہی

وَإِنْ أَصَابَ هٰذِهِ إِعْرَاضٌ	فَفِي الدِّمَاغِ حَلَّتِ الْأَمْرَاضُ
اور اگر اُنکو کچھ عارضے ہو پہنچین	تو معلوم ہوا کہ دماغ مین مرضین اُتر پڑتی ہین

جب خیال اور حس و حرکت مین سے کسی ایک مین کچھ خرابی آجاے تو معلوم کرنا
چاہیے کہ دماغ مین کچھ خلل آگیا ہی جس سے تکمیل افعال کا سد راہ ہوگیا ہی

اَلْإِسْتِدْلَالُ بِأَفْعَالِ الْقَلْبِ

دل کے فعلون سے حالات کا معلوم کرنا

وَالْقَلْبُ إِنْ جَرىٰ عَلَى الْقَوَامِ	فِي نَبْضِهِ فَالْحَالُ فِي سَلَامِ
دل نبض مین اگر برابر درستی پر چلتا ہے	تو حال اچھا اور سلامتی مین ہے
وَالنَّبْضُ إِنْ تَبَاعَدَ عَنِ الْمُعْتَادِ	مِنْ طَبْعِهِ دَلَّ عَلَى الْفَسَادِ
اور نبض اگر حرکت معتاد طبعی سے دور ہوجاوے	تو فساد پر دلالت کریگی
دَلَّ بِالْاِخْتِلَافِ فِي الْأَنْبَاضِ	عَلَىٰ ضُرُوبِ السُّقْمِ وَالْأَمْرَاضِ
اور نبضون مین اختلاف کے سبب	کئی ایک اقسام بیماری و امراض پر دلالت ہوگی

اجناس نبض مین اختلاف آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن بہت سی متضاد بیماریون مین مبتلا ہوگیا ہی

اِحْتِبَاسُ النَّبْضِ وَاَوَّلُهَا مِقْدَارُ الْاِنْبِسَاطِ

نبض کے اقسام مین پہلا اُنین کا اُسکے پھیلاؤ کا مقدار ہے

نبض ایک حرکت انقباضی وانبساطی ظروف روح کی ہی جس سے روح کو ہوا واسطے تبرید یا تعدیل کے پہونچتی ہی۔ بعض کے نزدیک نبض حرکت وضبعہ ہی تینون قطرون طول عرض عمق مین۔ جو دل ورشرائین سے بذریعہ انقباض وانبساط کے حاصل ہوتی ہی۔ حرکت انبساطی مین سرد ہوا اُسکے دل اور روح کیطرف آتی ہی۔ اور انقباضی مین بخارات دخانی دل اور جسم سے باہر نکلتے مین اور کسی طبیب کا مقولہ ہی۔ نبض ایک ایلچی ہی جسکی کبھی تکذیب نہین کرنی چاہیے اور بمنزلہ گونگے آدمی کے جو اپنی حرکات اور اشارات کے ذریعہ سے پوشیدہ اور اندرونی اشیا کی خبر دیتا ہی

اَجْنَاسُهَا اِذَا عَدَدْتَ عَشَرَہْ	مَا عَدَاهَا عَنْ حِفْظِ الْاَمْهَرَہْ
نبضونکے اجناس اقسام جب تو شمار کریگا تو دس ہین	ماہران فن طب ہے بغیر انکے کسینے یاد نہین کیا
اَوَّلُهَا فِیْ قَدْرِ الْاِنْبِسَاطِ	دَلَّ عَلٰی اِفْرَاطِ وَاَقْسَاطِ
پہلا اُنین سے پھیلاؤ کے اندازہ مین ہے	کہ زیادتی اور برابری پر دلالت کرتا ہے

اور نبض پھیلاو اور عرض مین یا تو زیادہ ہوتی ہے یا کم

اِنَّ الْکَبِیْرَ اِنْ جَمَّتْ اَقْطَارُہْ	دَلَّ عَلٰی قُوَّتِہٖ مِقْدَارُہْ
اگر نبض عظیم کے سارے قطر (طول عرض عمق) بہت ہو جاوین	تو اُسکا مقدار اُسکی قوت پر دلالت کریگا

اور اس نبض کو عظیم اور قوی بھی کہتے ہین جو انگلیون کو نہایت قوت سے ایسا قرع کرتی ہی کہ انگلیون کو اونچا کر دیتی ہی۔ اور نیچے دبانے سے اُسکی حرکت مین

کچھ کمی نہین آتی اور اُسکی قوت اور زیادتی مقدار کی یہ وجہ ہو کہ اسمین یا تو روح حیوانی زیادہ ہو یا حرارت کا غلبہ ہو جسکے سبب سے زیادہ ترویح کی حاجت پڑتی ہو

مِنْهُ الطَّوِيْلُ النَّبْضُ وَ الْقَصِيْرُ	فَضِدُّهَا فِي الْقُوَّةِ الصَّغِيْرُ
اور منجملہ اُسکے نبض طویل ہے اور قصیر	اور ضد اُسکی قوت مین (ضعیف) صغیر ہو

یعنی نبض کے حالات مین سے ہر ایک حالت کی ضد ہوتی ہو - اور طویل کی ضد صغیر ہو اور صغیر وہ نبض ہو جو طول عرض عمق مین ناقص ہوتی ہو - اور اُسکا سبب یہ ہو کہ اسمین یا تو قوت ضعیف ہو یا حرارت غریزیہ کم ہو یا شریانون کا جرم سخت ہو جو حرکت کو بخوبی قبول نہین کر سکتا - اور طویل وہ نبض ہے جو پھیلاؤ اور عرض مین چار انگشتون سے تجاوز کر جاوے - اور قصیر وہ جو ایک سے بھی تجاوز نہ کر سکے - اور دونون کے درمیان اعتدال کا درجہ ہو

وَمِنْهُ شَاهِقٌ وَمِنْهُ مُنْخَفِضٌ	وَمِنْهُ مَا ضَاقَ وَمِنْهُ مَا عَرُضَ
اور وہ جو اونچی ہو اور وہ ہو جو پست ہو	منجملہ اُسکے وہ نبض ہو جو تنگ ہو اور وہ جو چوڑی ہو

منجملہ نبض کے ایک ضیق ہو - جسکو دقیق بھی کہتے ہین کیونکہ وہ معتدل کی نسبت سے بہ سبب ضعف قوت کے دقیق ہو - اور اُسکے مخالف کو عریض کہتے ہین اور شاہق جسکو شاخص بھی کہتے ہین وہ ہو جو بلندی اور علو مین زیادہ ہو جسکا سبب حرارت کی زیادتی ہو اور اُسکی مخالف منخفض ہو - اور اُسکو غائر بھی کہتے ہین

جنسُ زَمَانِ الحَرَکَةِ

جنس وقت حرکت کی یعنے دوسری جنس مقدار حرکت کے بیان مین

مِنْ حَرَكَةٍ مُخْتَلِفِ الْأَزْمَانِ	وَ جِنْسُ مَا يُنْسَبُ لِلزَّمَانِ
حرکت کو مختلف الازمان سے	اور جنس اس نبض کی جسکی نسبت زمانہ کیطرف ہوتی ہو

فَمِنْ سَرِيْعِ النَّبْضِ ذِي غَزَارَةٍ	دَلَّ عَلَى القُوَّةِ وَالحَرَارَةِ
پس نبض تیز بہت تیزی والی	قوت اور حرارت پر دلالت کرتی ہے

یعنی کبھی زمانہ حرکت کا لمبا ہوتا ہے جو قوت حیوانی کی قوت اور حرارت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے - اور سریع نبض وہ ہے جو زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں طے کر لیتی ہے - اور اُسکے مخالف بطی ہے

وَمِنْ بَطِيءِ النَّبْضِ ذِي خُمُوْدَةٍ	دَلَّ عَلَى الضَّعْفِ مَعَ البُرُوْدَةِ
اور نبض بطی بجھی ہوئی	ضعف اور برودت پر دلالت کرتی ہے

یا جمود ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اسمیں بطوء اور سختی پائی جاتی ہے

جِنْسُ زَمَانِ السُّكُوْنِ

یہ جنس ہے سکون کے مقدار کی

وَجِنْسُ مِقْدَارِ زَمَانِ السَّكَنَةْ	مُنْقَسِمٌ إِلَى ضُرُوْبٍ مُمْكِنَةْ
اور جنس اندازہ زمانہ سکون کی	منقسم ہوتی ہے طرف اقسام ممکنہ کے
تَوَاتُرٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ فَتَرٍ	دَلَّ عَلَى ضُعْفِ القُوَى وَالحَرِّ
نبض متواتر کہ اُسے روک نہووے	وہ ضعف قوی اور حرارت پر دلالت کرتی ہے

یعنی زمانہ سکون کے نیچے کئی اقسام ہیں ایک متواتر جسکے سکون کا زمانہ نہایت تھوڑا ہوتا ہے اور اسکا سبب قوت کا ضعف ہے یا حرارت غریبہ کی تیزی ہے جسکے سبب سے طبیعت اپنے آرام کے لیے زیادہ ہوا کی محتاج ہے تاکہ حرارت اور تیزی کو سرد کرے اور اُسکے مخالف تفاوت ہے

وَمَا لَهُ تَفَاوُتٌ بِالضِّدِّ	دَلَّ عَلَى رَخَاوَةٍ وَبَرْدِ
اور جس نبض کو تفاوت ہو فتور کے ساتھ	تو وہ نرمی اور سردی پر دلالت کرتی ہے

نبض کو انقباض اور انبساط کے وقت دو سکون عارض ہوتے ہیں اور جو سکون انبساط میں بوقت قرع شریانوں کے اُنگلیوں کو ہوتا ہی اُسکو سکون خارجی کہتے ہیں یہ سکون بظاہر حس محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا وہ سکون جو انقباض کے وقت ہوتا ہی جبکہ شریانیں مرکز کیطرف رجوع ہوتی ہیں اُسکو سکون داخلی کہتے ہیں جسکا حواس سے محسوس ہونا دشوار ہی پس جس نبض کا سکون لمبا ہوتا ہی اُسکو تفاوت کہتے ہیں

جنسُ مِقدَارِ القوِیِّ

یہ جنس مقدار قوی نبض کی ہے

إلیٰ قَوِیٍّ قرعۃٌ عظِیمٌ	وَجِنسُ مِقدَارِ القَوِیِّ مَقسُومٌ
طرف قوی نبض کے جسکا قرعہ بڑا ہوا	اور جنس مقدار قوی نبض کی تقسیم ہوتی ہی

قوی وہ ہی جو اُنگلیوں کو زور سے اسقدر قرع کرے کہ گویا اُنکو اونچا کر دیتی ہی اور یہ قوت کی زیادتی اور شریانوں کی ترقی کے سبب سے ہوتا ہی اور اُسکے مخالف ضعیف ہی۔ اور ان دونوں کے درمیان معتدل ہی

وَ قَرعَۃُ مُنخَفِضٌ لَطِیفٌ	وَمَا عَلَی الضِّدِّ هُوَ الضَّعِیفُ
اور ضربہ اُسکا پست اور نرم ہوتا ہی	اور جو نبض اسکے ضد پر ہو وہ ضعیف ہی

وجنسُ قوامِ جرمِ الشِّریَانِ

یہ جنس ہے خود قوام جرم شریان (رگ) کی

فَمِنهُ صَلِبٌ مُخبِرٌ عَن یُبسٍ	وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ عِندَ الحِسِّ
ایک سخت جو خشکی سے خبر دیتی ہے	اور جنس جرم رگ کی رگ کے ہاتھ لگانے کے وقت چند اقسام ہی
دَلَّ عَلیٰ رَطُوبَۃٍ بِحِسِّہٖ	وَمِنهُ رَطِبٌ لَیِّنٌ بِجَسِّہٖ
جو رطوبت ظاہری حس پر دلالت کرتی ہی	اور ایک رطبہ ہی نرم ہاتھ لگانے میں

حس کے اعتبار سے رگ کا قوام دو قسم پر ہی - ایک سخت جس سے صلابت اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی جو مزاج کے یُبس اور مرض کے سوداوی ہونے پر دلالت کرتی ہی - اور کبھی سختی خاص شریانون کی یبوست سے ہوتی ہی - دوسری نرم جسکی نرمی اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی کہ گویا انگلیان اُسمین دھسی جاتی ہین جو بدن کی زیادہ رطوبت پر دلالت کرتی ہے اور ان دونون کے درمیان معتدل کا درجہ ہی

جِنسُ کَیفِیَّۃِ جِرمِ الشِّریَانِ

یہ جنس ہے کیفیت جرم رگ کی

وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ فِی الکَیفِیَّۃ	دَلَّ عَلَی المِزَاجِ بِالسَّوِیَّہ
اور جنس جرم رگ کی کیفیت مین	برابری مزاج پر دلالت کرتی ہی
فَبَارِدٌ یُخبِرُنَا عَن بَردِ	وَسخِنٌ یُخبِرُنَا بِالضِّدِّ
سو بارد بالفعل سردی سے خبر دیتی ہی	اور گرم بالفعل اُسکی ضد یعنی گرمی سے خبر دیتی ہی

یعنی اگر شریانون کا لمس گرم ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس شخص کا مزاج گرم ہی کیونکہ حرارت جسم کے تمام اجزا مین منتشر ہی - اور جسکا لمس بارد ہوتا ہی وہ مزاج کی برودت پر دلالت کرتا ہی - اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی -

جِنسُ مَا یَحتَوِی عَلَیہِ الشِّریَانُ

یہ جنس ہی ایسی چیز کی جسپر رگ حاوی ہی - یعنے جو رگ مین ہے

وَجِنسُ مَا یَحتَوِیہِ الشِّریَانُ	فَذَاکَ عَن اَخلَاطِہٖ بَیَانُ
وہ قسم جس سے رگ پر کی جاتی ہے	سو وہ اسپنے اخلاط سے بیان کرتی ہی

مُمتَلِی یُخبِرُ عَن اِفرَاطٍ	وَ فَارِغٌ عَن قِلَّةِ الاَخلَاطِ
ایک ممتلی ہی جو خبر دیتی ہی کثرت خلط و مادہ سے	اور خالی ہوتی ہی جو خبر دیتی ہی قلت مادہ و اخلاط سے

اور نبض ممتلی ہوتی ہی اخلاط یا روح سے پس ممتلی وہ ہی جو حس کے وقت معلوم ہووے کہ وہ رطوبتون سے پر ہی - اور خالی وہ ہی جو اُسکے برخلاف ہو - جیسین انگلیان دھنستی ہوئی معلوم ہووین - جو قلت (امتلاء) پر دلالت کرتی ہین -

جِنسُ زَمَانِ الحَرَكَاتِ وَالفَتَرَاتِ

یہ جنس ہے وقت حرکتون اور ٹھہرنے نبضون کی

وَ لِلفُتُورِ وَالحَرَاكِ جِنسٌ	يَكشِفُ عَن اَنوَاعِ ذَاكَ الحِسُّ
اور آرام اور جنبش نبض کی ایک جنس ہی	کہ اُسکے اقسام کو ہاتھ لگانا واضح کردیتا ہی

نبض مین دو سکون اور دو حرکتین پائی جاتی ہین ایک حرکت تو عضو کو پھیلاتی ہی اور دوسری بند کرتی ہی - اور ایک سکون خارجی اور دوسرا داخلی ہی جو ہر دو انقباض اور انبساط کے درمیان پائی جاتی ہی - لیکن سکون خارجی محسوس ہوتا ہی

فَمِنهُ نَوعٌ مُستَقِيمُ الوَزنِ	يَلزَمُ فِي النَّبضِ لِنَبضِ السِّنِّ
پس اُس نبض کی ایک قسم ہی مستقیم الوزن	کہ نبض سن عمر کو وہ حرکت لازم ہوتی ہی

نبض مستقیم الوزن وہ ہی جسکے سکون اور حرکات کے اوقات متساوی اور موزون ہووین - اور اُسکے تین احوال ہین ایک حسن الوزن جو مجاوز الوزن ہی جیسے لڑکے کی نبض جوان کے مشابہ ہووے - دوسری متباین الوزن جیسے لڑکے کی نبض بوڑھے کے مشابہ ہووے - تیسری خارج الوزن جسکو مشابہت کسی کے ساتھ نہین ہی - اور یہ نہایت ردی ہی جو قوت حیوانی کے اضطراب پر دلالت کرتی ہی

وَفِیْ فُصُوْلِ الْعَامِ وَالْبِلَادِ	یَکُوْنُ جَارِیًا عَلَی الْمُعْتَادِ
اور سال کی فصلون (ربیع صیف خریف شتا) اور شہرون مین	اپنی عادت پر جاری ہوتی ہے

یہ حرکت اور سکون عمرون کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہین پس عمر لڑکون کی حرکت اور سکون جوانون کے برخلاف ہوتی ہی۔ اور بوڑھون کی اُسکے خلاف ہی اور نبض کا طبعی وزن وہ ہی جو معتدل مزاج مین معتدل عمر معتدل وقت مین پایا جاتا ہی

وَمِنْهُ غَیْرُ لَازِمٍ لِلْوَزْنِ	بِضِدِّ مَا ذَکَرْتُهٗ مِنْ فَنِّ
اور ایک قسم نبض کا لازم الوزن نہین ہی	بباعث ضد اس قسم کے جو مینے ذکر کیا ہی

عمدہ وزن والی وہ نبض ہی جسمین حرکت اور سکون طبعی وزن کی نسبت پر ہوین اور جو اُسکے برخلاف ہوتا ہی اُسکی حرکت اور سکون طبعی کی نسبت پر نہین ہوتی

جِنْسُ خَاصَّةِ الْکَمِّیَّةِ

یہ جنس ہی خاص کمیت (مقدار) نبض کی

وَجِنْسُ مَا یَجْرِیْ عَلَی ائْتِلَافِ	فِی النَّبْضِ وَیَجْرِیْ عَلَی اخْتِلَافِ
اور جنس اس نبض کی جو حرکت مین مناسبت پر	چلتی ہی یا اختلاف پر چلتی ہے

اور یہ ہر دو اُمور نبض کی ہر ایک اقسام مین پائے جاتے ہین

فَمَا جَرٰی عَلٰی قِوَامٍ مُؤْتَلِفٌ	وَمَا جَرٰی عَلٰی اعْوِجَاجٍ مُخْتَلِفٌ
پس جو نبض کہ ایک اندازہ پر چلے وہ مؤتلف ہی	اور جو کجی پر چلے وہ مختلف ہے

نبض مؤتلف وہ ہی جو انقباض اور انبساط اور حرکات و سکنات اور قوت و ضعف و سرعت و بطوء مین قانون طبعی پر جاری رہے اور جو اُسکے برخلاف ہو جاوے وہ مختلف ہی۔ اسطور سے کہ کوئی ایک نبضہ سریع ہو اور

دوسرا بطی - اور ایک قوی اور دوسرا ضعیف ہووے - اور مختلف اقسام کی نبض ہین سے ایک کا نام ذنب الفار بھی ہی - جسکا ہر ایک نبضہ پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتا جاتا ہی - یہانتک کہ اُسکی حرکت بالکل منقطع ہوجاتی ہی فائدہ مناسب طور پر چلنا نبض کا تین اقسام مین پایا جاتا ہی - ایک مقدار انبساط اور انقباض ہین - دوسری زمانہ حرکت مین تیسری جسپر شریانون کا جرم حاوی ہی - چوتھی جو جرم شریانونکی کیفیت سے ماخوذ ہی

جِنسُ عَدَدِ نبضَاتِ العُرُوقِ

یہ جنس ہے رگون کے حرکتون کے شمار کی

وَجِنسُ عَدَدِ نبضَاتِ العرقِ	لَهُ فِی الاختلافِ اَیُّ فرقٍ
اور جنس شمار حرکتون رگ کی	اسکے اختلاف مین کیا کیا فرق ہی

اور مختلف مین فرق ہی اسطور سے کہ اختلاف یا تو زیادہ حرکتون نبض مین ہوگا - یا تھوڑی حرکتون مین یا ایک ہی حرکت مین

مُختَلِفٌ فِی نبضَاتٍ جَمَّهْ	مِمَّا لَهُ نوعانِ عِندَ القِسمَهْ
بہت حرکتون مین جو مختلف ہوون	اُسکی دو قسمین ہین تقسیم کے وقت
مُنتَظِمُ النَّظمِ وَ مَالَا نَظمَ لَهُ	لَم تَکُنِ النَّفسُ لَهُ مُحَصِّلَه
ایک منتظم النظم جسکے اختلاف مین ترتیب ہو اور دوسری	وہ کہ اُسکا نظم و نسق کچھ نہو نفس اُسکا حاصل کرنیوالا نہین ہے

کبھی اختلاف کئی نبضات مین ہوتا ہی اور اُسکی دو قسمین ہین - ایک وہ جسکی بہت سی حرکتون مین اختلاف ہی مگر اُسکے اختلاف مین انتظار ہی اسطور سے کہ اُسکی ہر ایک حرکت پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتی جاتی ہی جیسا کہ نبض ذنب الفار مین

محسوس ہوتا ہی - دوسری وہ جسکے اختلاف مین کچھ انتظام نہین ہی جیسے کہ اسکی ایک حرکت قوی ہوتی ہی اور دوسری ضعیف - پھر دونون حرکتین قوی پھر ایک ضعیف اور ایک قوی

وَذُو النِّظَامِ مِنْهُ مَا يَدُوْرُ
اور نظام والی مین ہی ایک قسم وہ ہی جو دورہ کرتی ہی
يَقْرَعُ مَا يَقْرَعُ ثُمَّ يَرْجِعُ
قرع کرتی ہی جبتک قرع کرتی رہتی ہی پھر لوٹتی ہی

وَذَالِكَ مِنْ قَوْلِنَا تَفْسِيْرُ
اور اُسکی ہمارے اس قول سے تفسیر ہی
إِلَى الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَبْلُ يَقْرَعُ
اُسی قرع کیطرف جو پہلے قرع کرتی تھی

یعنی نبض منتظم کی دو قسمین ہین ایک وہ جسمین دور لازم آتا ہی اسطور سے کہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دوسری عظیم اور ایک معتدل پھر ایک صغیر اور دو عظیم اور ایک معتدل ہووے اور اسی قسم مین سے ایک قسم کو واقع فی الوسط کہتے ہین - دوسری وہ جو جسمین دور نہین ہوتا - بلکہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دو عظیم - پھر دو صغیر ایک قوی ہوتی ہے

وَمِنْهُ مَالَمْ يَلْتَزِمْ أَدْوَارَهُ
اس نبض سے ایک وہ قسم ہی کہ اپنے دورونکا التزام نہین کرتی
وَمِنْهُ مَاخِلَافُهُ فِيْ نَبْضَةٍ
اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ اُسکا خلاف ایک نبضہ مین ہوتا ہی

وَمِنْهُ مَا يُدْعَىٰ ذَنَبُ الْفَارَهْ
اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ جسے ذنب الفارہ کہتے ہین
إِذَا قَبَضْتَ فَوْقَ ذَاكَ قَبْضَةً
جبکہ تو اسپر ایک دفعہ ہاتھ رکھے

اور نبض مختلف مین سے ایک وہ ہی جسکا ایک نبضہ قوی اور دوسرا خفیف ایک مقدم اور دوسرا موخر ہووے

وَمِنْهُ مُنْسُوبٌ وَمَالَمْ يَنْتَسِبْ	وَقَوْلُنَا مِنْهُ عَلَى الْمُلَقَّبْ
اور منجملہ اُسکے ایک منسوب ہوتی ہی اور دوسری غیر منسوب	اور ہمارا قول اسکے ملقب پر ہی یعنی جسکا کچھ نام مشہور ہی

کسی نبض کا نام منشاری اور دودی اور نملی اور موجی اور ذنب الفار ہی اور بعض کا بالکل نام نہین ہی جیسے نبض بعض تپون کی یا بعض اقسام کے درد سر مین

وَمِنْهُ مَقْطُوعٌ وَذُو اتِّصَالِ	وَمِنْهُ سَافِلٌ وَمِنْهُ عَالِي
اور منجملہ اُسکے ایک مقطوع ہی اور دوسری متصل	اور ایک سافل ہے اور ایک عالی

نبض مختلف مقطوع وہ ہی جو ایک قرع کرے۔ لیکن پورا ہونے سے پہلے اثنائے حرکت مین منقطع ہو جاوے پھر دونون مین اتصال ہو جاوے اور مختلف مین سے ایک وہ قسم ہی جسکا ایک نبضہ ونچا ایک پست ہوتا ہی

وَمَالَهُ فِي نَبْضِهِ قَرْعَانِ	وَمَالَهُ اَكْثَرُ مِطْرَقَانِ
اور ایک وہ ہی کہ جسکے نبضہ مین دو ضربہ ہین	اور ایک وہ ہی کہ جسکے ضربات ہین یہ دونون مطرقی ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک وہ ہی جسکو ذو القرعتین کہا جاتا ہی جسمین ایک ضربہ قوی ہوتا ہی دوسرا اُس سے کسیقدر کمتر۔ پھر بالکل اسکی حرکت بند ہو جاتی ہی اور پھر اسی ترتیب سے اسمین حرکت شروع ہو جاتی ہی۔ اسلیے بعض طبیب اُسکے دونون ضربون کو ایک ضربہ خیال کرتے ہین۔ لیکن وہ باہم پہلے پیچھے ہوتے ہین اور کتنے دونون کو دو ضربہ شمار کرتے ہین۔ مطرقہ ہتھوڑے کو کہتے ہین جسکو جب کسی بھاری پتھر یا لوہے پر مارا جاتا ہی تو دو تین حرکتین وہ خود بخود کرتا ہی اسیطرح اس نبض کا حال ہوتا ہی اس مناسبت کیوجہ سے اُسکو مطرقی کہتے ہین

كَذٰلِكَ النَّمْلِيُّ وَالْمَوْجِيُّ	وَمِنْهُ دُوْدِيٌّ وَمِنْشَارِيٌّ
ایسے ہی نملی ہی اور موجی	اور منجملہ اُسکے دودی ہی اور منشاری

دودی وہ نبض ہی جو موجی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر موجی مین رگ کا انبساط زیادہ اور عظیم ہوتا ہی اور اُس سے اُنگلیون کے نیچے ضعیف حرکت محسوس ہوتی ہی جو کیڑون کی حرکت سے مشابہ ہوتی ہی۔ اور نبض منشاری وہ نبض سریع متواتر صلب ہی جو بلندی اور پستی اور تقدم و تاخر اور صلابت و نرمی مین مختلف ہوتی ہی۔ اور اُسکو منشاری اسلیے کہتے ہین کہ اُسکی حرکت منشار (آرہ) کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی جبکہ لکڑی چیرنے کے کام مین استعمال کیا جاتا ہی۔ اور یہ نبض سینہ اور اُسکے قرب وجوار کی بیماری پر دلالت کرتی ہی۔ اور نملی وہ مختلف نبض ہی جسکی حرکت حرکت دودی سے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر اُس سے صغیر اور ضعیف ہی جو قوت کے زوال پر دلالت کرتی ہی اور اُسکی حرکت چیونٹیون کی چال کے مشابہ ہوتی ہی اور موجی وہ ہی جو عظم اور صغر اور تقدم و تاخر و صلابت و لینت مین ایسی مختلف ہوتی ہی جو دریا کی موجون کیطرح ایک حصہ دوسرے پر غالب ہوتا ہی

وَمِنْهُ مَا يُوْسَمُ بِالْمُسَلِّيِّ	وَمِنْهُ مَا لُقِّبَ بِالرَّعْشِيِّ
اور وہ ہی جسے مسلّی نشانی رکھتے ہین	اور منجملہ اُسکے وہ ہی کہ جسکو لقب رعشی کا دیتے ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک رعشی بھی ہی جسکو مرتعش کہتے ہین جسکی حرکت پہلے نہایت ضعیف ہوتی ہی پھر آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے اپنے انتہا کے درجہ تک پہونچکر پھر کمی اور نقصان کیطرف لوٹتی ہی یہانتک کہ پہلی حد پر آجاتی ہی گویا کہ وہ ایک دھاگہ ہی جو کاتا جاتا ہی اور مختلف کی ایک اور قسم ہی جسکو مسلّی کہتے ہین جو ہمیشہ ایک ہی

حالت پر قائم اور ثابت رہتی ہی- اور اسمین کسیطرح کا تغیر نہین آتا جیسے کہ نبض سل والون کی ہوتی ہی اور یہ دلالت کرتی ہی قوت کے ضعف اور بدن کی ناتوانی پر اور اُسپر بھی کہ بدن کا جوہر قوت مرض کیطرف مستحیل ہو گیا ہی-

وَكُلُّ جِنْسٍ تَحْتَهَا نَوْعَانِ اور ہر جنس کے نیچے دو دو نوع ہین	مِنْ هٰذِهٖ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ ان ساریون سے اور دونون ضدین ہین
بَيْنَهُمَا وَاحِدَةٌ مُعْتَدِلٌ لَهُ انکے درمیان ایک معتدل ہے	تَنْزِلُ مِنْ كِلَيْهِمَا بِمَنْزِلَهْ اُن دونون سے ایک مرتبہ مین اُترتی ہی

نبض کے دسون اجناس مین سے ہر ایک جنس کے نیچے دو دو نوع ہین اور پھر ان ہر دو نوع کے درمیان ایک ایک معتدل ہی جیسے کہ جین زمانہ حرکت کے ماتحت دو نوع ہین سریع اور بطی- اور ان دونون کی نسبت سے معتدل ایسا ہی جنس مقدار سکون مین متواتر اور غیر متواتر ہی- جسکے درمیان ایک معتدل بھی ہی

إِلَّا ضُرُوبَ الْخُلْفِ فَهِيَ فَرْطٌ مگر اقسام خلف کے جو بہت ہین	فَمَا لَهَا فِي الْاِخْتِلَافِ وَسَطٌ اُنکے اختلاف مین کوئی واسطہ اعتدال کا نہین ہی

نبض کے مفرط اقسام مین معتدل نہین پایا جاتا جیسا کہ جو نبض مفرط درجہ کی ممتلی ہی یا جو اسفلے درجہ کی خالی ہی اسمین اعتدال کا درجہ نہین ہوتا

وَيُعْرَفُ النَّبْضُ بِنَبْضِ الْمُعْتَدِلِ اور معتدل نبض سے نبض پہچانی جاتی ہی	حَتّٰى يُرٰى لِاَيِّ جَانِبٍ عَدَلَ تاکہ معلوم ہووے کہ کس جانب کو عدول کر گئی ہی

یعنی نبض سے کسی مرض پر استدلال نہین ہو سکتا جبتک اُسکو معتدل نبض پر قیاس نہ کیا جاوے جو حقیقت مین نہایت بعید اور دشوار ہی اسلیے قانون مین

لکھا ہی کہ طبیبون کو چاہیے کہ صحت کی حالت مین نبضون کو بخوبی دیکھ رکھا کرین
جو ذہن مین نہایت عمدہ طور سے آجاوین۔ پھر ضرورت کے وقت اُسی
قیاس پر خیال کرلیا کرین۔ سوجبکہ کسی نبض کے دیکھنے اور اُسکی حالت معلوم
کرنے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ اعتدال کے وقت اُسکے مزاج کا حال
معلوم کررکھین جس سے بخوبی سمجھ لیوین کہ کسقدر درجہ اعتدال سے منحرف ہی

وَكُلُّ نَبْضٍ خَارِجٍ عَنْ وَاجِبِهِ	قِيَاسُهُ إِلَى مِزَاجِ صَاحِبِهِ
اور جو نبض کہ خارج ہو اپنے واجب طور سے	قیاس اُسکا اپنے صاحب کے مزاج کی نسبت پر ہی

یعنی جب کہ معلوم ہوجاوے کہ اعتدال کی نسبت سے نبض مین تواتر آگیا ہی
تو جاننا چاہیے کہ اُس نبض والے شخص کا مزاج حار ہی۔ اور اگر نبض مین سختی ہو
تو اُسکا مزاج یابس ہی۔ اگر نبض جمود کیطرف مائل ہی تو اُسکا مزاج بارد ہی
اگر اُسمین نرمی و یبوست ہی تو اُسکا مزاج مرطوب ہی

ذِكْرُ نَبْضِ السِّنِّ وَالْفَصْلِ وَالْبَلَدِ وَالْمِزَاجِ وَالسَّحْنَةِ وَالذُّكُورَةِ وَالْأُنُوثَةِ
ذکر ہی نبض عُمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل اور مرد ہونے اور عورت ہونیکا

جاننا چاہیے کہ نبض مین تغیرات طبعی اور غیر طبعی ہوتے ہین۔ اور طبعی تغیرات وہ ہین
جو عمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل ڈول اور مرد یا عورت ہونیکے اعتبار
سے ہوتے ہین پس جوان کی نبض بوڑھون سے قوی ہوتی ہی اور موسم
گرما مین نبض موسم سرما کی نسبت سے قوی ہوتی ہی اسمین اعتراض ہی کیونکہ نبض کی
تاثیر حرارت غریزیہ کی ہوتی ہی۔ اور چونکہ موسم سرما مین حرارت غریزیہ داخل
بدن مین زیادہ ہوتی ہی تو چاہیے کہ اُس سے نبض عظیم ہووے

وَاعْتَرَفَ ضُرُوْبَ النَّبْضِ فِى الْاَسْنَانِ
اب تو نبض عمرون اور سال اور فصلون

وَفِى الْفُصُوْلِ الْعَامِ وَالْبُلْدَانِ
اور شہرون کی اقسام کو معلوم کر

وَفِى مِزَاجِ النَّاسِ وَالسَّخْنَاءِ
اور آدمیون کے مزاج کی اور ڈیل ڈول کی

وَفِى الرِّجَالِ مِنْهُ وَفِى النِّسَاءِ
اور مردون کی اور عورتون کی

اَلْحَرُّ فِيْهِ سُرْعَةٌ اِلَى الْكِبَرِ
گرمی مین سرعت نبض کی ہوتی ہی عظم کیطرف مائل

وَمِثْلُهُ سِنُّ الشَّبَابِ وَالذَّكَرِ
اور ایسی ہی نبض عالم جوانی اور مرد کی ہوتی ہی

حرارت سے نبض سریع عظیم ہو جاتی ہی خواہ حرارت عمر کی ہو یا شہر یا مزاج یا مردون کی

وَالْبَلَدُ الْجُنُوْبُ وَالْقَضِيْبُ
اور شہر جنوبی (جو پہاڑ کے جنوبی سمت مین ہو) اور پتلا خشک آدمی

وَالْمَرْأَةُ الْحَامِلُ وَالْمَصِيْفُ
اور عورت حاملہ اور موسم گرمی کا

جو اشخاص ممالک جنوبی مین رہتے ہین جہان نہایت زیادہ گرمی ہوتی ہی اور پتلے دُبلے آدمی جنکا مزاج گرم اور بدن پر گوشت کم جو شریانون کو بخوبی نہ چھپا سکے اور حاملہ عورت جسمین زیادہ خون ہوتا ہی اور حرارت جنین کے سبب سے اُسکا پیٹ گرم ہوتا ہی - یہ سارے مقتضی عظم اور سرعت نبض کے ہین

وَالْبَرْدُ فِيْهِ الصِّغَرُ وَالْاِبْطَاءُ
اور سردی مین صغر اور آہستگی نبض کی ہوتی ہی

وَمِثْلُهُ الشُّيُوْخُ وَالشِّتَاءُ
اور ایسی ہی ہین بڈھے آدمی اور موسم جاڑے کا

كَذَا النِّسَاءُ وَالسَّمِيْنُ الرَّهْلُ
ایسی ہی عورتین اور فربہ آدمی ڈھیلا

وَمِثْلُهُ مِنَ الْبِلَادِ الشَّمَائِلِ
اور ایسے ہی شہر جو شمالی ہین (یعنی پہاڑ سے شمال کیجانب ہین)

اُن سب کی نبضین صغیر بطی ہوتی ہین - کیونکہ انکے مزاج پر برودت غالب ہے
اور رطوبت زیادہ ہی

وَكُلُّ يُبْسٍ نَبْضُهُ صَلِيبُ — وَكُلُّ لِينٍ نَبْضُهُ رَطِيبُ

اور جسکو خشکی ہی اُسکی نبض سخت ہی — اور جو تری ہے اُسکی نبض تر ہی

کیونکہ خشکی بدنون کو سخت کر دیتی ہی - اور رطوبت نرمی پیدا کرتی ہے

وَكُلُّ نَبْضٍ لِمِزَاجٍ مُعْتَدِلِ — يُشْبِهُهُ نَبْضُ الرَّبِيعِ الْمُكْتَمِلِ

اور ہر نبض مزاج معتدل کی — اُسکے مشابہ ہوتی ہی نبض موسم کامل ربیع کی

یعنی نبض موسم ربیعی کی بہ نسبت موسم گرمی اور جاڑون کے معتدل ہوتی ہے
اور اسیطرح مزاج معتدل اور اقالیم چہارم کی

وَمِنْ بِلَادِ الْأَقَالِيمِ الرَّابِعِ — فَإِنَّهُ لِذَا الْمِزَاجِ تَابِعُ

اور شہرون اقالیم سے اقلیم چہارم معتدل ہی — کہ وہ نبض اُس مزاج کی تابع ہوتی ہی

وَطِفْلٌ بِنَبْضِهِ سَرِيعٌ رَطْبٌ — وَالْكَهْلُ نَبْضُهُ بَطِيءٌ صَلْبٌ

اور لڑکے کی نبض سریع اور تر ہوتی ہی — اور ادھیڑ آدمی کی نبض بطی ہوتی ہی سخت

سُرعت کی یہ وجہ ہی کہ وہان حرارت زیادہ ہوتی ہی - اور تر اسلیے کہ رطوبت
بھی زیادہ ہوتی ہے

وَكُلُّ جِسْمٍ حَامِلٌ بِخِلْطِ — فَنَبْضُهُ مُمْتَلِئٌ بِفَرْطِ

اور جو جسم حامل کسی خلط کا ہو — اُسکی نبض بہت بھری ہوتی ہے

جب جسم کسی خلط سے بھر جاتا ہی تو اُس سے اُسکی شریانون مین بھی امتلا
آجاتا ہی جس سے نبض عظیم ہوجاتی ہی - اور بعض اطبا کے نزدیک امتلا کی
حالت مین نبض ضعیف ہوتی ہی - کیونکہ اُسکی قوت مادہ خلطیہ کے نیچے
دب جاتی ہی جیسا کہ غذا مادہ کے نیچے دب کر ضعیف ہوجاتی ہی

وَكُلُّ جِسْمٍ فَارِغٌ مِنْ مَدِّ	فَالنَّبْضُ فِيهِ فَارِغٌ ذُو شَدِّ
اور جو جسم کہ خالی ہو کثرت رطوبت سے	پس نبض اُسکی خالی ہوتی ہے شدت والی

جیساکہ مدقوق اور مسلول کی نبض خالی اور سخت ہوتی ہے کیونکہ اُنکے مزاج پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہان بعض ضروری مسائل کو مصنف نے چھوڑ دیا ہے جنکو ہم بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین وہ یہ ہے کہ غضب کی حالت مین نبض عظیم شاہق متواتر ہوتی ہے۔ اور اسیطرح لذت مین۔ مگر اس سے کسیقدر کمتر اور غم و فزع مین ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہے۔ اور فزع ناگہانی مین سریع مرتعش مختلف ہوجاتی ہے۔ اور خوشی مین عظیم لین ہوتی ہے۔ اور نبض متغیر ہوجاتی ہے حمام مین غسل کرنے سے اور سیر شکم کھانے سے اور زیادہ گرسنگی مین اور شدید الحرارت اشیا یا مبردات اور مخدرات کو تناول کرنے مین اور کمال ہضم کے وقت جبکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور شروع خواب مین نبض صغیر ضعیف ہوتی ہے۔ کیونکہ اُسمین حرارت داخل بدن کیطرف حرکت کرتی ہے اور زیادہ خواب مین ضعیف ہوجاتی ہے۔ اور ریاضت اور سرد پانی سے غسل کرنے مین قوی ہوتی ہے اور گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت مین ابتدا مین تو قوی ہوتی ہے اور آخر مین تحلیل ہوکر ضعیف ہوجاتی ہے۔ اور ہوا کا حکم تغیر نبض کے بارہ مین مثل پانی کے ہے اور درد مین نبض متغیر ہوجاتی ہے۔ اور جین اورام سے تپ ہوجاتی ہے اگر وہ حار ہے تو نبض سریع متواتر ہوتی ہے۔ اور اگر سوداوی ہے تو صلب بطی دقیق رہتی ہے۔ اور دنبلون اور خراج کی ابتدا مین نبض منشاری ہوتی ہے اور جب پیپ پڑجاتی ہے تو موجی ہوجاتی ہے۔ اور جو ورم عصبانی عضو مین یا دماغ کے

قریب ہوتا ہی تو نبض صلب ہوتی ہی اور زیادہ استفراغ اور مفرط رعاف مین
بطی صلب ہوتی ہی اور تمام متحرک رگون مین سے زیادہ ظاہر ساعدین کی ہی پھر
صدغین کی پھر رسغ قدمین کی - شریانون کے دیکھنے کی تجویز یہ ہی کہ چار انگلیون سے
اُنکو دبایا جاوے سو نبض طویل چارون انگلیون کو لمس کر کے تجاوز کر جاتی ہی
اور قصیر وہان تک نہین پہونچتی ہی - اور عظیم اُنگلیون کو مرتفع کر دیتی ہی اور قوی
مین ضرورت پڑتی ہی کہ اُنگلیون سے دبایا جاوے - کیونکہ قوی شریانون کی
حرکت اُنگلیون کو پیچھے ہٹا دیتی ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالنَّفَسِ
سانس سے معلوم کرنا

جب ریہ سرد ہوا سے بھر جاتی ہی تو اُس سے دل ہوا کو جسقدر ضرورت ہوتی ہی
جذب کر لیتا ہی - اور دُخانی بخارات کو سانس کے ذریعہ سے باہر نکال دیتا ہی

وَالصَّدْرُ وَالرِّيَةُ اٰلَاتُ النَّفَسِ
سینہ اور پھیپھڑا سانس کے آلات ہین

فَاِنْ تَصِحَّ فَالْحَيٰوةُ فِي حَرَسٍ
پس اگر یہ صحیح اور تندرست رہے تو زندگی حفاظت مین ہی

سینہ پھیپھڑے کے ذریعہ سے آدمی کی سانس آتی جاتی ہی اور جب اُن دونون
مین ضعف یا اُنکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج پر صدمہ
پہونچتا ہی - جس سے حرارت غریزیہ جو حیات کا مادہ ہی ضعیف و ناطاقت
ہو جاتی ہی اور سانس لینے سے سینہ کو انبساط حاصل ہوتا ہی جس سے پھیپھڑا بھی
منبسط ہو جاتا ہی جیسے کہ لوہارون کی کھال پھول جاتی ہی تو اُسکے اجزا مین ہوا
داخل ہو جاتی ہی جسکو پھیپھڑا اصاطت کر اور اُسکے فضلات کو نکال کر اسکو دل کی

غذا بننے کے لائق بنا دیتا ہے۔ اور یہ سارا کام خداوند تعالی کے اذن سے تھوڑے عرصہ مین مکمل ہوجاتا ہے۔ پھر یہ ہوا، سینہ کی طبعی حرکت کے ذریعہ سے دل سے تدریجًا اور رگون کیطرف پہونچتی ہے۔ اور پھیپھڑے کی پیدایش نرم گوشت ہوادار سے ہے جسکے منافذ بہت ہین جسمین ہوا بخوبی ٹھہر جاتی ہے جو روح کا مادہ ہے۔ اور حرارت دل کو برودت پہونچانے کا آلہ ہے۔ قانون مین ہے کہ ہوا کے بارہ مین پھیپھڑا مانند معدہ کے ہے غذا کے امر مین۔ اور پھیپھڑے کو دو متضاد حرکتین ہوتی ہین (۱) حرکت انبساطی جس سے ہوا جذب ہوکر قابل تغذیہ دل کے ہوجاتی ہے (۲) حرکت انقباضی جس سے بخار دخانی جو دل مین جمع ہوتا ہے خارج ہوجاتا ہے۔ اور پھیپھڑا دل کو اُسکے تمام جہات سے حاوی اور محیط ہے

وَاِنْ تَنَكَّبَ عَنْ سُوْءِ اَفْعَالِهَا	فَنَاذُ ذَاكَ الْقَلْبِ فِيْ اِشْتِعَالِهَا
اور اگر سانس اُنکے سوء افعال کے سبب کسو ہو جاوے	تو آگ اس دل کی اشتعال مین ہوتی ہے
وَالصَّدْرُ اِنْهُمَا يَعْتَرِيْهِ مِنْ مَرَضٍ	فَنَفْثُهُ دَلِيْلُهُ وَهُوَ عَرَضٌ
اور سینہ کو جب کوئی مرض عارض ہووے	تو خون وغیرہ کا تھوکنا اسکی دلیل ہے اور یہ عرض اس مرض کا ہے

پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو باہم متصل اعضا ہین۔ جب اُنمین سے کسی ایک مین کوئی مرض یا سوءِ مزاج ہوتا ہے تو اُس سے دوسرے کو بھی ضرر پہونچتا ہے۔ سو اس مرض کے لیے کسی علامت اور دلیل کا ہونا ضروری ہے جو نفث (خون وغیرہ تھوکنا) ہے جیسا کہ قارورہ جگر کی بیماریون پر دلالت کرتا ہے۔

اِنْ عَدَمَ النَّفْثُ فَذَاكَ اِبْتِدَاهُ	لِاَنَّ حَالَ النُّضْجِ فِيْهِ مَا بَدَا
اگر نفث اور تھوکنا نہو تو یہ ابتداے مرض ہے	کیونکہ پختگی کا حال ابھی اسمین ظاہر نہین ہوا

وَاِنْ یَکُنْ فِیْ رِقَّۃٍ قَلِیْلاً	کَانَ بِضُعْفِ نُضْجِہٖ دَلِیْلاً
اور اگر رقت مین کمی ہووے	تو اُسکے نضج کے ضعف کی دلیل ہی

کیونکہ نفث اور تھوک نضج کے اعتبار پر ہوتا ہی سو جب نضج بالکل نہین ہوتا تو تھوک نرم سیال پانی کے مانند ہوتا ہی اور جس تھوک مین نضج آجاتا ہی وہ زیادہ اور غلیظ اور سہل الخروج اور مستوی القوام ہوتا ہی

وَاِنْ یَکُنْ مُعْتَدِلاً فِیْ ذَاکَا	تَوَسُّطَ الصُّعُوْدِ قَدْ اَنْبَاکَا
اور اگر قوام مین معتدل ہووے	تو تزائد مرض کے توسط پر تجھے آگاہی کریگا

جو تھوک رقت اور غلظت کمی اور بیشی مین معتدل ہو وہ دلالت کرتا ہی کہ ہنوز مرض ترقی کے متوسط درجہ پر ہی مگر جبکہ کسیقدر نضج ظاہر ہو جاوے۔

وَاِنْ یَکُنْ فِیْ کَثْرَۃٍ وَفِیْ غِلَظٍ	فَاِنَّہٗ عَنْ اِنْتِہَاءٍ قَدْ لَفَظْ
اور اگر مادہ زیادہ اور غلیظ ہو	تو وہ انتہائی مرض سے خبر دیتا ہے
وَرِقَّۃُ النَّفْثِ مِنَ الْاَدِلَّہْ	اِنَّ رَقِیْقًا خِلْطُ تِلْکَ الْعِلَّہْ
اور نرمی تھوک (مادہ خارجہ) کی دلیل ہی اسپر کہ	خلط اُس مرض کی رقیق ہے
وَاِنَّہَا سَرِیْعَۃُ الْجَفَافِ	وَالنَّفْثُ اِنْ یُغْلِظْ فَبِالْخِلَافِ
اور اُسپر کہ وہ علت جلدی خشک ہو جائیگی	اور تھوک اگر غلیظ ہو تو علت اسکے برخلاف ہوگی

اور نرم مادہ جلدی خشک ہو جاتا ہی۔ اور اُسکا فعل خشکی کے بعد باطل ہو جاتا ہی جسکو عضو کی قوت جلدی دفع کر دیتی ہی جس سے بیماری فوراً زائل ہو جاتی ہی اور تھوک غلیظ دیر مین خشک ہوتا ہی اور عرصہ کے بعد تندرستی لاتا ہی۔

وَالْاَسْوَدُ اللَّوْنِ مِنَ الْبُصَاقِ	دَلَّ عَلٰی شِدَّۃِ الْاِحْتِرَاقِ
اور سیاہ رنگ کی کھنکار اور تھوک	سخت احتراق مادہ پر دلالت کرتی ہی

اور سیاہ کھنکار اور تھوک دونون دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ بدن کی رطوبتین جلکر دور ہو گئی ہین اور احتراق اعضا تک پہونچ گیا ہی یا اسپر کہ بدن مین محترق اور ردی مواد زیادہ اور غالب ہو گیا ہی جسنے بدن کی قوت کو گھٹا دیا ہی یا اُسپر کہ بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہی جسنے قوتون کو جما دیا ہی اور حرارت کو بجھا دیا ہی۔ جو نہایت ہی ردی اور ناقص ہی اور زردپستی رنگ بھی سیاہ کے حکم مین ہی

وَالْاَخْضَرُ اللَّوْنِ مِنَ الْاَنْفَاثِ ‌ دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْكُرَّاثِ

اور سبز رنگ کی کھنکار ‌ کراثی صفرا پر دلالت کرتی ہی

وَكُلُّ مَا صُفْرَتُهُ مُضِيئَةٌ ‌ دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْمُحِّيَّهْ

اور جسکی زردی روشن ہووے ‌ وہ صفراء محی پر دلالت کرے گا

اور تھوک یا کھنکار کا رنگ زرد سفیدی آمیز ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ اسمین صفراء کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہی۔ اور اگر زردی کا رنگ تیز ہو تو اسمین صرف صفراء کا غلبہ ہی

وَاَبْيَضُ النَّفْثِ دَلِيلُ الْبَلْغَمِ ‌ وَاَحْمَرُ اللَّوْنِ دَلِيلُ الدَّمِ

اور سفید کھنکار علامت بلغم کی ہے ‌ اور سُرخ رنگ والا دلیل خون کی ہی

جمیع اقسام بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی ۔ اور جس کھنکار کا رنگ سفید اور لزوجیدار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہی

وَكُلُّ مَنْ فِي نَفْثِهِ نُتُونَهْ ‌ فَاِنَّهَا تُخْبِرُ عَنْ عُفُونَهْ

اور جسکی کھنکار مین بدبو ہو ‌ تو وہ مادہ کی عفونت سے خبر دیتا ہی

کھنکار اور تھوک مین جسقدر بدبو ہوگی اسیقدر مادہ کی عفونت پر دلالت کرتا ہی جو تنفس کے اعضا مین غلیظ پڑا ہی

وَكُلُّ نَفْثٍ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْتِنِ	فَلَيْسَ مَا فِي صَدْرِهِ بِعَفِنٍ
اور جو کھنکار کہ بدبودار نہو	تو اُسکے سینہ مین مادہ متعفن نہین ہے
وَإِنْ رَأَيْتَ مُسْتَدِيرًا شَكْلَهُ	وَكَانَتِ الْحُمَّى بِهٰذِي الْعِلَّةِ
اور اگر تو اسکی شکل کو مستدیر (گول) دیکھے	اور تپ بھی اُس مرض مین ہووے
فَاقْضِ هٰذِهِ مِنَ الْأَعْلَامِ	عَلَى وُقُوعِ الشَّخْصِ فِي الْبِرْسَامِ
پس تو ان نشانیون سے اس شخص کے	ورم سینہ مین مبتلا ہونے کا حکم لگادے

اگر بجاے برسام کے سرسام ہو تو اُس سے مراد یہ ہے کہ اگر کھنکار سفید اور گول ہو اور ساتھ اُسکے تپ تیز اور قوی ہو تو اُسکو سرسام مین مبتلا ہونیکا ڈر ہے۔ خصوصاً جبکہ اختلاط ذہن کا یا ہذیان ہووے جیسے بول کے رنگ سفید ہونے مین سرسام کا احتمال ہوتا ہے۔ سرسام دماغ کے ورم کو کہتے ہین۔ اور برسام سینہ یا جنب کا ورم ہے

وَإِنْ يَكُنْ لَمْ يَسْخَنِ الْعَلِيلُ	فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الذُّبُولُ
اور اگر ایسا ہو کہ بیمار کو گرمی معلوم نہو	تو ضرور ذبول (تپ مشابہ دق کے) حاضر ہوا ہے

یا اگر علیل کو تپ نہو یا باوجود تپ کے اُسکی گرمی محسوس نہوئے تو وہ دق کے آخری درجہ مین ذبول کو پہونچ چکا ہے۔ ذبول اسلیے کہتے ہین کہ ایسی حالت مین اعضاے ایسے خشک ہوجاتے ہین جیسے کہ درخت کی کٹی ہوئی شاخین سوکھ جاتی ہین

وَالنَّفْثُ إِنْ دَلَّ عَلَى الْكَمَالِ	مِنْ نُضْجِهِ جَاءَ بِلَا سُعَالِ
اور اگر کھنکار اپنے کمال نضج پر دلالت کرے تو	اسطرح گریگا کہ بغیر کھانسنے کے آویگا

اَبْیَضُ فِیْهِ غِلْظٌ مُتَّصِلًا	بِلَا نَتُوْ نَةٍ یَجِیْئُ اَوَّ لًا
اس حال مین کہ سفید ہو گا اسمین متصل گاڑھا پن ہو	بغیر از تعفن کہ جو پہلے آتا تھا

جس تھوک اور کھنکار مین چھ باتین پائی جاتی ہین اسمین کامل اور پورا نضج ہوتا ہی (۱) بغیر کھانسی کے خارج ہونا۔ (۲) اُسکا رنگ سفید ہو (۳) غلیظ نہو (۴) اُسکے نکلنے مین اتصال ہو (۵) اسمین کسیقدر بدبو نہو (۶) نہایت آسانی اور سہولت سے نکلتا ہو۔ پس جس کھنکار مین یہ چھ امور مذکورہ بالا پائے جاوین اُسکی بیماری زیادہ سخت نہین ہوتی۔ اور اگر کھنکار ابتدائی بیماری مین نکلنا شروع ہو جاوے تو وہ بیماری کی کمی اور عنقریب نضج ہو جانے پر دلالت کرتا ہی۔ اور دیر سے آوے تو وہ نضج کی تاخیر اور بیماری کی درازی پر دلالت کرتا ہی۔ جو کھنکار نرم اور زیادہ اور عسر الخروج ہو جو کھانسی کے ساتھ اور اُسکا رنگ سیاہ یا مائل بزردی اور بدبودار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْکَبِدِ

جگر کے افعال سے مرض کا معلوم کرنا

وَمَنْشَاءُ الْاَخْلَاطِ فَهُوَ الْکَبِدُ	وَالْخِلْطُ مِنْهُ یَسْتَزِیْدُ الْجَسَدُ
اور اخلاط کے پیدا ہونے کی جگہ جگر ہے	اور خلط سے بدن زیادتی پکڑتا ہی
وَکُلُّ عَضْوٍ نَاشِئٌ بِسَبَبِهٖ	فَهُوَ لَهُ الْفِعْلُ الَّذِیْ یَخْتَصُّ بِهٖ
اور ساری عضا جگر کے سبب سے پیدا ہوتی اور بڑھتے ہین	سو وہ جگر کا فعل ہی جو اسی سے خصوصیت رکھتا ہی

ابتدا کتاب مین ہم بیان کر چکے ہین کہ خلط کسطرح پیدا ہوتی ہی۔ اور غذا کیونکر بدن کو پہونچتی ہی اسلیے اب دوبارہ اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جسطرح دماغ کے

اعضا ہین جو اسیکے ساتھ مخصوص ہین جو اعصاب ہین اور دل کے اعضا اسیکے ساتھ مختص ہین جو شرائین ہین۔ اسیطرح جگر کے بھی مخصوص اعضا ہین جو رگین ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا کو خون پہونچتا ہی اور ان اعضا مین سے ہر ایک کا جدا جدا فعل ہی جو اسیکے ساتھ مختص ہی اسیلیے اب مصنف نے جگر کے افعال کا بیان شروع کیا ہی

وَمِنْ بُخَارِہٖ تَکُوْنُ الرُّوْحُ	وَالْجِسْمُ مِنْ بَقَائِہٖ صَحِیْحُ
اور اسکے بخار سے روح بنتی ہے	اور بدن اُسکے بقا سے سالم رہتا ہی

یہ بخار جگر مین پیدا ہوتا ہی اس لطیف خون سے جسکو جگر جذب کر کے روح بننے کے لیے قابل کر دیتا ہی اور یہی روح طبی ہی پھر اس سے اور وہ (رگون) سے ذریعہ سے شرائین نکلکر تمام بدن مین پہونچتی ہین تاکہ ہر عضو کو جسقدر غذا مناسب ہے پہونچتی رہے سو جبتک جگر کے افعال بدن مین ثابت اور درست رہتی ہین جسم صحیح اور تندرست رہتا ہی

وَاِنْ یَصِحَّ الْخِلْطُ قَدْ صَحَّ الْجَسَدُ	وَالْخِلْطُ یَصْلُحُ مَتٰی صَلُحَ الْکَبِدُ
اور اگر خلط صحیح ہو تو ضرور بدن صحیح ہوتا ہی	اور خلط اسوقت اچھی ہوتی ہی جبکہ جگر اچھا ہو

خلط سے مراد خون ہی کیونکہ جگر کے ساتھ خلط مخصوص وہی ہی جو اسکے اجزا مین داخل ہوتا ہی۔ سو جبکہ خون آفات سے بچا رہتا ہی تو جگر سلامت رہتا ہی اور جب جگر سلامت ہوتا ہی تو تمام جسم اچھا ہوتا ہی کیونکہ عمدہ غذا کا پہونچنا بدن کی تندرستی کا سبب ہی جس سے خالص اور عمدہ خون پیدا ہوتا ہی

فَالْمَاءُ یَحْمِلُ الْغِذَاءَ اِلَیْھَا	وَکُلَّ خِلْطٍ غَالِبٍ عَلَیْھَا
پس پانی جگر کیطرف اُٹھالاتا ہی غذا کو	اور ہر خلط کو جو جگر پر غالب ہو

کیونکہ پانی غذا کو معدہ میں لاتا ہی - اور اُسکے نضج میں امداد دیتا ہی جسکا کسیقدر بیان ضروریات کی بحث میں مرقوم ہوچکا ہی اور یہان خلط سے مراد وہ پانی ہی جو کیلوس کے ساتھ مخلوط ہی جسکو جگر علیحدہ نکال کر بول بنا دیتا ہی سو جو خلط وہان موجود ہوتی ہی اُسکا رنگ پانی یعنے پیشاب میں آجاتا ہی اگر صفرا ہو تو پیشاب زرد ہوتا ہے - اور جو مادہ دموی ہے تو سُرخ یا بلغم ہو تو سفید سوداوی ہو تو سیاہ ہوتا ہی - جیسے آگے بیان آتا ہی

فَالْمَاءُ یُبْدِیهِ لَدَی الْاِخْرَاجِ	فَاَیَّهُ بِالْخِلْطِ ذُوْ امْتِزَاجِ
پس نکلنے کے وقت پانی اس خلط کو ظاہر کرتا ہی	کہ جس خلط کے ساتھ وہ پانی مخلوط ہوتا ہی

جب پانی پیشاب کیطرف مستحیل ہوکر خارج ہوتا ہی تو موجودہ کی خلط کے رنگ سے متلون پایا جاتا ہی

فَالْمَاءُ شَیْءٌ یَحْمِلُ الْاَلْوَانَا	وَکُلُّ مَا اَوْدَعْتَهُ اَبَانَا
پس پانی ایسی چیز ہی کہ رنگون کو اُٹھا لاتا ہی	جس چیز کو جگر اسمین امانت رکھے اُسے ظاہر کر دیتا ہی
فَقَدْ بَدَا مِنْ کُلِّ مَا اَقُوْلُ	وَشَهِدَتْ بِصِدْقِهِ الْعُقُوْلُ
پس ہر ایک میری بات سے یہ امر ظاہر ہی	اور اُسکے صدق کی سب عقلین گواہی دیتی مین
بِاَنَّ فِی الْبَوْلِ لَنَا دَلِیْلَا	یُخْبِرُ عَمَّا غَامِرَ الْعَلِیْلَا
اسطرح کہ بول ہمارے لیے دلیل ہی	کہ وہ خبر دیتا ہی اس خلط سے جو علیل مین بہی ہوئی ہے

تمام حکما کی عقلین قطعی اس پر دلالت کرتی مین کہ پیشاب کے رنگ مین مادہ مرض کے اقسام پر دلالت ہی

اَجْنَاسُ الْبَوْلِ وَاَوَّلُهَا فِی اللَّوْنِ

قارورہ کی جنسون مین سے اول رنگ کے بیان مین

پیشاب خون کا پانی ہی جسکو دونون گردے جدا کردیتے ہین اور بعد تیسرے ہضم کے خون سے علیحدہ کردیتے ہین۔ قارورہ سے استدلال نہین پکڑنا چاہیے جب کہ زیادہ مدت تک بند کیا جاوے ورنہ جسکو زیادہ بیخوابی یا تعب یا سخت بھوک یا کوئی حرکت نفسانی مثل غضب وغیرہ کے ہو اور نہ اُس بول سے جسکو چھ گھنٹون سے زیادہ عرصہ گذرا ہو اور نہ قوی مدرات کے پینے کی حالت مین اور نہ دوسرے قارورہ مین۔ پیشاب نکرنا چاہیے جبتک اُسکو پہلے پیشاب سے بخوبی پاک وصاف نہ کرلیوین

وَاَبْيَضُ اللَّوْنِ مِنَ الْاِعْلَامِ	بِكَثْرَةِ الشَّرَابِ وَالطَّعَامِ
اور سپید رنگ قارورہ کا	کثرت پانی اور کھانے کی خبر دیتا ہی
اَوْ تُخْمَةٍ اَوْ بَلْغَمٍ اَوْ بَرْدٍ	اَوْ سَلَسٍ اَوْ سُدَّةٍ فِي الْكَبِدِ
یا بدہضمی کی یا بلغم کی یا سردی کی	یا سلس البول کی یا جگری سدہ کی خبر دیتا ہی

قارورہ سے پانچ طور پر استدلال کیا جاتا ہی۔ (۱) اُسکے رنگ سے (۲) رسوب سے (۳) قوام سے (۴) بو سے (۵) ذائقہ سے پھر رنگ کی دلالت دو قسم پر ہے اول سفیدی اسقدر تیز اور زیادہ ہو کہ اُسکا رنگ دودھ کے مشابہ ہو جاوے سو اگر وہ نہایت رقیق ہی تو نفخ کے ہونے پر دلالت کرتا ہی اور اگر غلیظ ہے تو معلوم ہووے کہ اسمین کوئی خلط بلغمی مخلوط ہی یا بدہضمی ہو گئی ہی غذاء کے زیادہ کھاجانے سے جو ابھی ہضم نہین ہوئی یا زیادہ پانی پینے سے جسنے اسکو گاڑھا کردیا ہی یا بدن کو زیادہ سردی پہونچی ہی جسنے بدن کی حرارت کو منجمد کردیا ہی اور کبھی قارورہ کی سفیدی جگر کی سردی پر دلالت کرتی ہی تپ کی حالت مین

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی تپ تپ چوتھیہ کیطرف منتقل ہو جائیگی اور اگر کوئی گرم بیماری ہی تو سرسام مین مبتلا ہو کر اُس شخص کی ہلاکت کا خوف ہی اور کبھی پیچش کے ہو جانے کا ڈر ہوتا ہی بسبب احتباس گرم مادہ کے امعا مین دوم یہ کہ قارورہ کا رنگ تو ویسا ہی سفید ہی لیکن اسمین چکنائی بلی ہوئی نظر آتی ہی تو وہ گردون کی چربی کے پگلنے پر دلالت کرتا ہی اور اگر اسمین کوئی اور چیز منی کے مانند مخلوط نظر آوے اور طبیعت مین کچھ حرارت کے آثار معلوم نہو وین تو فالج کے ہو جانے کا احتمال ہے اور اگر وہان کچھ حرارت ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ غلیظ تحلیل ہو کر بول کی راہ سے خارج ہو جاتا ہے

وَالْبَوْلُ اِنْ جَاءَ ذَا اصْفِرَادِ	دَلَّ عَلٰی شَيْءٍ مِنَ الْمُرَادِ
اور پیشاب اگر زردی والا آوے	تو کچھ تھوڑے سے مرہ صفرا پر دلالت کریگا
وَهُوَ مَتٰی كَانَ بِلَوْنِ النَّارِ	فَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِي اكْتِثَارِ
اور پیشاب جب آتشی رنگ کا ہو	تو معلوم ہوگا کہ مرہ صفراوی کثرت سے ہی

زرد رنگ کے پیشاب سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین صفرا کا غلبہ ہی اور مرض بھی صفراوی ہی اور جب زردی سونے کے رنگ کے مانند امراض حارہ مین پائی جاوے تو وہان عقل کے اختلاط پر دلالت کرتی ہی

وَالنَّاصِعُ اللَّوْنِ فَدُوْنَ الْاَحْمَرِ	وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِيْهَا اَكْثَرُ
اور تیز رنگ زعفرانی جسکی سرخی کم ہی	اور اُسین مرہ صفراء زیادہ ہے

اور زعفرانی رنگ جس پیشاب مین ہوتا ہی اُسکے بدن مین مادہ صفراوی کا

غلبہ ہی اور باوجود اُسکے اگر اسمین رقت ہو تو نضج سے کے نہونے پر دلالت ہوگی یا حرارت کی زیادتی پر جو بدن کے باطن مین ہی جیسے کہ تپ محرقہ مین ہوتا ہی

وَالْاَحْمَرُ الْقَانِیُّ مِنَ الْاَلْوَانِ	اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ اَخْذِ زَعْفَرَانٍ
اور خالص سُرخ رنگ (جسکی سُرخی ظاہر ہو	اگر زعفران کے پینے سے نہو
وَلَمْ یَکُنْ حِنَّاءً وَلَا قُوْلِنْجٌ	فَذَالِکَ فِیْہِ لِلدِّمَاءِ مَزْجٌ
اور نہ مہندی ہی یا لگائی ہو اور نہ قولنج ہو	تو اُسمین خون کی آمیزشس ہے

سُرخ رنگ کا ایسا پیشاب جو خالص خون کے ہمرنگ ہو دلالت کرتا ہی کہ بدن مین مادہ دموی کا غلبہ ہی مگر چند صورتون مین باوجود سُرخی رنگ کے خون کی زیادتی نہین پائی جاتی۔ اول رنگ دار دوا پی ہو جیسے زعفران جسکے پیشاب مین سُرخی زردی آمیز ہوتی ہی۔ یا خیار شنبر کا استعمال کیا ہو جو قارورہ کو سُرخ سیاہی مائل کر دیا ہی ایسا ہی ایلوے کا پینا اور بقولات کا کھانا۔ دوم مہندی کا خضاب لگانا کہ اسمین ایسی لطیف قوت ہی جو بدن کے مسامات مین سے نفوذ کر کے پیشاب کے مجاری تک پہونچ جاتی ہی۔ سوم کوئی سخت درد جو مجاری بول کے نزدیک تر ہووے جیسے قولنج اور نقرس اور درد مفاصل چہارم سدہ جو جگر اور امعا کے درمیانی مجاری مین پیدا ہو کر مرار (صفرا) کو امعا کیطرف گرنے سے روکتا ہی جو آخر ناچار مجری بول کیطرف گرتا ہی۔ پنجم جگر کا مزاج فاسد ہو جاوے جس سے وہ خون مائیت سے جدا نہین کر سکتا اور گوشت کے غسالہ کیطرح سُرخ رہتا ہی۔ ششم سوء القینہ اور استسقا مین جگر بسبب ضعف کے چکنائی سے پانی کو بخوبی علٰحدہ نہین کر سکتا۔ ہفتم

یرقان مین قارورہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہی ہشتم تمام نفسانی اعراض جیسے
ہم۔غم۔حزن۔بھوک وغیرہ پیشاب کے رنگ کو زرد کردیتے ہین

وَاِنْ اَتیٰ الْاَسْوَدُ بَعْدَ کُمْدَۃٍ	دَلَّ عَلیٰ بُرُوْدَۃٍ فِی شِدَّۃٍ
اور اگر سیاہ آوے بعد خاکستری رنگ کے	تو یہ سخت سردی پر دلالت کریگا
وَاِنْ اَتیٰ بَعْدَ احْمِرَارٍ فَرْطٍ	دَلَّ عَلیٰ سُوْءِ احْتِرَاقِ الْخِلْطِ
اور اگر سیاہ بعد سرخی کے آوے	تو بُری احتراق خلط پر دلالت کریگا

اگر پیشاب کا رنگ سیاہ ہی اور اُس سے پہلے پیشاب خاکستری سبز رنگ کا آچکا ہی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین زیادہ سردی ہی جسنے اخلاط کو منجمد کردیا ہی۔یا اسمین کئی محترق خلطین ہین جو نہایت سخت سرد ہو گئی ہین جس سے حرارت غریزی کو انجماد حاصل ہوگیا ہی اور اگر سیاہی سے پہلے سُرخ یا زرد رنگ خصوصًا بدبودار پیشاب آچکا ہی تو وہ مرہ صفرا کے زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی اور سیاہ قارورہ امراض حادہ مین ہلاکت پر دلالت کرتا ہی۔مگر چند صورتون مین کسی قسم کے خطرہ کا احتمال نہین ہے اول جو تھیہ تپ کے آخر مین۔دوم امراض طحال مین۔سوم بھی امراض سوداوی کے آخر مین کہ وہان سوداوی مادہ تحلیل ہو کر پیشاب کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے۔چہارم۔خون بواسیر کے احتباس کی صورت مین

وَاقْضِ عَلَی السُّقْمِ بِلَوْنِ الْفَرْغِ	اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ مَاکِلٍ ذِی صِبْغٍ
اور تو قارورہ کے رنگ سے بیماری پر حکم کر	اُسوقت کہ رنگ دار کھانے سے رنگ نہو

مِثْلُ الْبُقُوْلِ وَخِيَارُ الشَّنْبَرِ	وَكُلُّ مَا يَصْبِغُهُ مِثْلُ الْمُرِّيِّ
جیسے بقولات اور املتاس	اور ہر چیز کہ جس سے بول رنگین ہو جاوے جیسے آبکامہ

طبیب کو چاہیے کہ بیماریون کے مزاج اور اُنکے مواد پر بول کے رنگ کے اعتبار سے حکم کرے بشرطیکہ کوئی اُسمین رنگ دینے والی چیز مخلوط ہووے اور قارورہ سبز جسکا رنگ پستہ یا نیل کے مشابہ ہوتا ہی وہ مادہ کی شدت برودت پر دلالت کرتا ہی اور لڑکون مین حدوث فلج یا تشنج کا درد لاتا ہی اور جسکا رنگ زنگاری یا کراثی ہو وہ ردی نہین نہایت مذموم ہی زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ اور قارورہ ذائقہ کے اعتبار سے بھی بعض امراض پر دلالت کرتا ہی اسطور سے کہ نمکین صفرا پر اور شیرین خون پر اور پھیکا بلغم پر اور کسیلا اور ترش و قابض سودا پر دلالت کرتا ہی

ذِكْرُ الْقِوَامِ

قارورہ کے قوام یعنی اُسکی رقت غلظت کدورت کا ذکر ہے

وَرِقَّةُ الْأَبْوَالِ فِي الْقِوَامِ	دَلَّ عَلَى قِلَّةِ الْاِنْهِضَامِ
اور نرمی پیشابون کی قوام مین	کمی انہضام پر دلالت کرتی ہی

رقیق بول جگری ہضم کے ضعف پر دلالت کرتا ہی کیونکہ طبعی بول جسمین ہضم واقع ہوتا ہی وہ کسیقدر غلیظ ہوا کرتا ہی سو جب ہضم مین کمی ہوتی ہے تو پیشاب رقیق ہو جاتا ہی خصوصاً لڑکون مین

وَقَدْ يَرِقُّ الْبَوْلُ بَعْدَ التُّخَمِ	وَسُدَّةٍ فِي الْكَبِدِ اَوْ مِنْ وَرَمٍ
اور قارورہ بدہضمی کے بعد کبھی رقیق ہو جاتا ہی	اور بعد سدہ کے جو جگر مین او ربعد ورم جگر کے بھی رقیق ہو جاتا ہی

بدہضمی کیصورت مین ہضم مین کمی رہتی ہی۔ اور طبیعت کامل ہضم سے عاجز ہو جاتی ہے

اسلیے بول مین رقت رہتی ہے-اور کبھی جگر کے مجراءین سدہ پڑ جاتا ہے-
جس سے ہضم جگری مین نقصان آجاتا ہے-اور جس شخص کے محدب کبد مین ورم
خصوصًا بارد ہوجاتا ہے تو اُس سے بول رقیق ہوجاتا ہے اور کبھی بول رقیق
ضعف گردہ پر دلالت کرتا ہے-اور کبھی زیادہ تر پانی کے پینے یا سرد
سوءمزاج سے ہوتا ہے اور مادہ امراض مین قوتون کے ضعف پر دلالت
کرتا ہے اور کبھی بلغم کی زیادتی پر جو گردہ مین اکثر ہوجاتا ہے

اَوْ عَنْ کَثِیْرِ بَلْغَمٍ فِی الْجِسْمِ		وَغِلَظُ الْبَوْلِ دَلِیْلُ الْهَضْمِ
یا جسم مین بہت ہونے بلغم کی علامت ہے		اور گاڑھا ہونا قارورہ کا دلیل ہضم کی ہے

جیساکہ کچی ہضم مین قارورہ رقیق ہوتا ہے-اسیطرح ضروری ہے کہ جب غذا کا
طبخ کمل ہووے اور اُسکے ہضم مین کسیطرح کی کوتاہی نہ ہے تو اُس سے
جسقدر پانی کا فضلہ (پیشاب) جو خارج ہوگا غلیظ ہوگا-یا یہ کہ بدن مین
غلیظ بلغم زیادہ ہے جو بول کے ساتھ مخلوط ہے اور بلغم کے جمیع اقسام مین غلیظ
ہوتا ہے اور کبھی سقوط قوت کی حالت مین بول غلیظ ہوتا ہے جیسے حالت
نزع کے وقت کا قارورہ غلیظ ہوتا ہے-اور قانون مین مرقوم ہے-قارورہ
کا زیادہ غلیظ یا اسکا زیادہ رقیق ہونا خام اور عدم نضج کی علامت ہے
کیونکہ غلیظ کا نضج رقت ہے اور رقیق کا نضج غلظت ہے اور کبھی امراض سوداوی
مین بحران کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہوجاتا ہے

ذِکْرُ الرُّسُوْبِ
تہ نشین کا ذکر ہے

یعنی قارورہ کے نیچے جو میل اور کدورت جم جاتی ہے اُسکے رنگ اور مکان

اور قوام کے بیان مین ۔ رسوب عرف عام مین وہ میل ہی جو پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہی ۔ اور طبیبون کی اصطلاح مین تین حالات پر اُسکا اطلاق آتا ہی (۱) جو قارورے کے نیچے تہ نشین ہو جاتا ہی ۔ (۲) جو سب سے اوپر طافی نظر آتا ہی (۳) جو درمیان مین معلق رہتا ہی ۔ اور اُسکو رسوب معلق بھی کہتے ہین

وَاِنْ بَدَا الرَّسُوْبُ فِی الْبَيَاضِ	دَلَّ عَلٰی سَلَامَةِ الْاَمْرَاضِ
اور اگر رسوب سفیدی مین نمودار ہو	تو بیماریون کی سلامتی پر دلالت کریگا

رسوب کے رنگ بھی بول کے رنگ کے مانند ہوتے ہین ۔ اور رسوب کا سفید ہونا امراض کی سلامتی کی دلیل ہی جو مادہ کے نضج پر دلالت کرتا ہی جیسے کہ سفیدی پیپ کی ورم کے نضج پر دلالت ہوتی ہی ۔ رسوب سفید صاف جب تپ مین چوتھے روز ظاہر ہون تو بحران ساتوین دن واقع ہو گا ۔ اور اگر ساتوین روز نکلین تو اُنکا بحران گیارھوین روز ہو گا ۔ اور جو رسوب صاف املس نہون تو وہ قوت کی تحلیل اور اُسکے ضعف کی علامت ہی

وَاِنْ بَدَتْ اَلْوَانُهُ مُصْفَرَّةً	فَاِنَّهُ مِنْ حِدَّةٍ فِی الْمِرَّةِ
اور اگر رسوب کے رنگ زرد نمودار ہون	تو وہ صفرا کی تیزی کے سبب سے ہی
وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ مِثْلُ الْعِنْدَمِ	فَهُوَ لِسُوْءِ نُضْجِ اَمْرَاضِ الدَّمِ
اور اگر رسوب سرخ دم الاخوین کیطرح نمودار ہو	تو وہ سوء مزاج امراض خون کیوجہ سے ہی

چونکہ مرارہ (پتہ) اور جگر کے درمیان ایک مجری ہی جسمین صفرا جگر سے مرارہ (پتہ) مین آجاتا ہی سو جب اس مجری مین پوراسدہ ٹھہر جاتا ہی تو یرقان ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین صفرا خون مین شامل ہو کر ظاہر جسم کیطرف

متوجہ ہوتا ہے۔ اور اگر سدہ پورا نہیں ہوتا تو بول کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس حدت میں زیادہ حدت اور تیزی ہو تو قارورہ کا رنگ بہت اور سخت زرد ہوگا اور اگر بول کا رنگ زیادہ سرخ یا اسکے رسوب سرخ ہون تو مرض دموی کا علامت ہے۔

وَاِنْ تَمَادٰی اَمْرُهُ وَلَمْ يَبْرَءْ	فَاِنَّهٗ مِنْ كَبِدٍ ذَاتِ وَرَمٍ
اور اگر اسکا حال ایسا ہی رہا اور زائل نہوا	تو معلوم ہوگا کہ یہ جگر کے متورم ہونے کی وجہ سے ہے

کسی اور جگہ شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ جگر کے اورام کبھی پھٹکر گردون کے منفذ کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ بول مین ظاہر ہوتی ہے اور کبھی امعا کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ مزار مین معلوم ہوتی ہے اور کبھی اندرون بدن کیطرف جس سے کبھی پیپ ظاہر نہین ہوتی اور جب وہ پیپ بننے سے پہلے جاری ہو جاتی ہے تو اُسمین خون ظاہر ہوتا ہے

وَاِنْ يَكُ اَسْوَدَ بَعْدَ الْقَنُوَّةِ	لَا سِيَّمَا بَعْدَ سُقُوْطِ الْقُوَّةِ
اور اگر نمودار ہوا کہ سیاہ ہوا جاتا ہے	بعد بہت سرخی کے خصوصاً بعد سقوط قوت کے

اگر سیاہ رسوب سے پہلے سُرخ تھا تو وہ قوت اور ہلاکت کی دلیل ہے جبکہ قوت ضعیف ہو کیونکہ وہ دلالت کرتا ہے خلط کے احتراق اور مادہ روح کے فنا پر اور اگر قوت قوی ہے تو مرض دیر تک رہیگا۔ پھر موت آئیگی اور اسکے قریب ہے رسوب سبز پھر اشقر پھر کحالی پھر قشوری

يَرْسُبُ بَعْدَ الْكَوْنِ فِي تَرَاقِ	فَالنَّفْسُ قَدْ بَلَغَتِ التَّرَاقِي
تلچھٹ سیاہ بیٹھ جاتی ہے بعد بلندی کے	تو اب نفس ہنسلیون تک پہونچ چکا ہے یعنی قریب الموت

وَلَا انْتِفَاعَ بِدُعَاءِ رَاقِ	وَالْمَوْتُ مِنْ شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ
اور راب منتر پڑھنے والے کی دعا کا کچھ نفع نہین ہی	اور سخت احتراق کے باعث موت حاضر ہی

جب سیاہ رسوب قارورہ پر طافی ہونے کے بعد بیٹھ جاوین اور بدن کی قوت ضعیف ہو سمجھنا چاہیے کہ روح بدن سے نکلکر حنجرہ تک پہونچ چکی ہے جسکو کوئی دعا یا منتر کارگر نہین ہو سکتا۔ اور موت بدن مین زیادہ احتراق ہونے اور رطوبتون کے زائل و معدوم ہو جانے کے سبب سے نزدیک حاضر ہی

وَاِنْ بَدَا اَيْسُوْدُ بَعْدَ الْكَمِدَاهُ	وَلَمْ يَكُنْ مَرَضٌ ذَاحِدَّةٍ
اور اگر رسوب بعد خاکستری رنگ کے سیاہ ہوتا جاوے	اور مرض حدت والی یعنے صفراوی نہو
سِيَّمَا اِنْ كَانَتِ الْكُمُوْدَةُ	فَنُضْجُهَا عَلَامَةٌ مَحْمُوْدَةٌ
خصوصًا اگر خاکستری رنگ بھی ہو	پس اُسکا نضج علامت نیک ہی
وَكَانَ اَصْلُ السُّقْمِ مِنْ سَوْدَاءِ	دَلَّ مِنَ السُّقْمِ عَلَى انْقِضَاءِ
اور اصل مرض سوداء سے ہو	تو یہ بیماری کے گذرنے پر دلالت کریگا

گویا کہ مصنف نے سیاہ قارورہ اور رسوب سے استثنا کیا ہی اُسکو جو ردی نہین ہی وہ یہ ہی کہ جب سیاہ رسوب سے پہلے پیپ دار رسوب ہون اور کوئی حار مرض بھی نہووے بلکہ سوداوی مرض ہو (تپ چوتھیہ یا ورم الطحال) ہو۔ اور قوت قوی ہو تو اسصورت مین یہ نیک علامت ہی جو ظہور نضج پر دلالت کرتی ہی۔ کیونکہ ایسے رسوب خود دلالت کرتے ہین کہ یہ مرض اپنی انتہا، کو پہونچ چکا ہی اور یہ اُسکا بحران ہے اور خلطون مین احتراق نہین ہوا

ذِکْرُ مَکَانِ الرَّسُوْبِ

رسوب کی جگہ کا ذکر و بیان ہے - اور اُسکی تین قسمین ہین

وَاِنْ بَدَا أَتَطْفُوْ عَلَى الزُّجَاجَۃ	غَمَامَۃٌ دَلَّ عَلَى الْفَجَاجَۃ
اور قارورہ کی شیشی پر ابر سا نمودار ہو تو	خامی خلط پر دلالت کریگا

جب رسوب ظاہر اور اونچا قارورہ پر نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض مین نضج نہین ہوا جو ابھی خام ہی اور اگر نسج (جالہ) عنکبوت کے مشابہ ہو تو وہ نہایت ردی و مذموم ہے

لٰکِنَّ فِیْھَا بَعْضَ نُضْجٍ تَمْنَعُہٗ	رِیَاحٌ تُثِیْرُ خِلْطَہٗ فَتَرْفَعُہٗ
لیکن اس خام خلط مین کچھ پختگی ہے	کہ ہوا اسکی خلط کو اُٹھا کر بلند کرتی ہے اور وہ اُسے نیچے آنے سے روکتی ہے

یعنی باوجود خلط کے خام ہونے پر دلالت کرنے کے اسمین کسیقدر نضج بھی پایا جاتا ہی کیونکہ جس قارورہ مین نضج ہوتا ہی اُسکے رسوب طافی ہوتے ہین اور یہ طافی ہونا ریح کے سبب سے ہی جو پیدا ہوتی ہی ہضم کے مکمل نہونے سے جو بول مین مخلوط ہوکر بسبب خفت کے اُسکے اوپر آجاتی ہی اور رسوب کو قارورہ کی بلندی کیطرف اُٹھا رکھتی ہی - اور خلط سے مراد وہ خلط ہی جس نے مرض پیدا ہوا ہی

وَاِنْ بَدَا أَفِیْ وَسْطِہٖ مُنْتَقِلَہٗ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ رِیْحَھَا فِیْ ثِقْلِہٖ
اگر اس رسوب کے وسط مین انتقال و تبدل ہو	تو یقین کر کہ اس خام خلط کی ریح زائل ہونیوالی ہی
وَاِنْ بَدَا أَبْیَضُ ذَا انْتِقَالٍ	عَنْ صُفْرَۃٍ اَمْلَسُ ذَا اتِّصَالٍ
اور اگر سفید ہو زردی سے انتقال کر کے	صاف ہموار اتصال دار ہو

مُتَسَفِّلًا دَائِمُ الْاِنْتِقَالِ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ النُّضْجَ فِي الْكَمَالِ
نیچے آتا ہوا دائم الانتقال ظاہر ہوا ہی	تو یقین کر کہ اُسکا نضج اور پختگی کمال میں ہی

اول رسوب غمامہ جو خلط کے خام ہونے پر دلالت کرتا ہی۔ دوسرا منتقل جو نیچے سے وسط کیطرف آتا ہی جبکہ اُسمین کسیقدر ہوا پائی جاتی ہی تیسرا رسوب محمود جو جلد پر دلالت کرتا ہی اسمین چھہ شرطون کا پایا جانا ضروری ہی (۱) سفید ہو (۲) یہ سفیدی زردی سے منتقل ہوتی ہو (۳) تمام اجزا مین صفائی و ہمواری ہو جو نضج کی علامت ہی کسی جزو مین خشونت نہو (۴) باہم اُسکے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہون منقطع الاجزا ہونا کمی نضج کی علامت ہی (۵) رسوب تہ نشین ہون کیونکہ طافی ہونا خامی خلط کی علامت ہی (۶) زردی سے سفیدی کیطرف منتقل ہوتا ہو۔ بخلاف اسکے کہ جب ابتدا مین سفید ہو تو وہ غلیظ مادہ بلغمی پر یا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے

ذِكْرُ قِوَامِ الرَّسُوْبِ

تلچھٹ کے قوام کا ذکر ہے

وَاِنْ بَدَا الرَّسُوْبُ فِي انْقِطَاعِ	دَلَّ عَلٰى ضُعْفٍ مِنَ الطِّبَاعِ
اگر رسوب مین باہم پیوستگی نہین ہی	تو طبیعت کے ضعف پر دلالت کریگا
اَوْ كَانَ فِيْهِ شِبْهُ السَّوِيْقِ	دَلَّ عَلٰى جَرْدٍ مِنَ الْعُرُوْقِ
یا اسمین ستو کا سا کچھ ہووے	تو رگون کے چھلنے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ مین ستو یا بریان دانون کے آٹے کے مانند ہو تو سمجھنا چاہیے کہ اُن رگون مین جنمین پیشاب رہتا ہی خراش واقع ہوا ہی جس سے مجرا کا سطح

یا مثانہ کا کوئی جزء چھیلا گیا ہو۔ اور کبھی ایسے رسوب احتراق خون سے کے سبب سے ہوتے ہیں جبکہ اُنکا رنگ سرخی کیطرف مائل ہو اور کبھی اعضاے اصلیہ کے نکلنے سے ہوجاتے ہیں جنکا رنگ مائل بسفیدی ہوتا ہے

اَوْ کَانَ کَالنُّخَالِ فِیْ مَثَانَہْ	دَلَّ عَلَی الْقُرُوْحِ فِیْ مَثَانَہْ
یا ہو بھوسی جیسا اور متعفن دار	تو دلالت کریگا کہ مثانہ میں زخم ہیں

جبکہ قارورہ میں رسوب بھوسی کے مانند بڑے بڑے ہوں یا اُسمیں بدبو ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مثانہ میں یا بول کے مجرے میں کوئی زخم ہے جو متعفن ہو گیا ہے۔ اور گردے اور مثانہ اگرچہ دونوں بول کے مجاری ہیں لیکن اُنکے قشور (چھلکوں) میں فرق یہ ہے کہ مثانہ کے قشور زیادہ اور بدبودار اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور گردوں کے سُرخ کم بو والے ہوتے ہیں

اَوْ کَانَ فِیْہِ شِبْہُ التَّوْرِیْقِ	دَلَّ عَلَی التَّقْطِیْعِ وَالتَّخْرِیْقِ
اور اگر اسمیں کچھ ورقوں کیطرح ظاہر ہو	تو کاٹنے اور پھاڑنے پر دلالت کرتا ہے

یہ قارورہ پہلے سے نہایت مذموم ہے جو دلالت کرتا ہے اعضاے اصلی کے کٹنے اور پھٹنے پر جب کہ کبد یا امعا میں زیادہ احتراق واقع ہوتا ہے

وَاِنْ بَدَا الصَّدِیْدُ فِی الْقَارُوْرَہْ	دَلَّ عَلٰی دُبَیْلَۃٍ مَبْقُوْرَہْ
اور اگر قارورہ میں پیپ ظاہر ہووے	تو پھوٹے ہوے پھوڑے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ میں پیپ ہو یا کوئی ایسی چیز جو رنگ اور قوام اور بو میں پیپ کے مشابہ ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجری بول میں کوئی دبل پھٹ گیا ہے جس سے یہ پیپ جاری ہوئی۔ دبیلہ ہر ورم جو اندرونی کسی مقام میں ہو جاوے

اور اُسکی طرف اور جگہہ سے مادہ آتا ہو یا وہ جسمین پیپ جمع ہو جاوے - اور گرم ورم کو خراج کہتے ہین - اور چکنے رسوب گردون کی چربی نکلنے کی علامت ہی

وَاِنْ تَمَادِیْ بِدَمٍ مَعْفُوْنٍ	فَوَرَمٌ هُنَاكَ فَلْغَمُوْنِیْ
اور اگر پیپ بعض خون کے ساتھ طوالت کھینچے	تو یہان ورم فلغمونی ہے

یعنی خون امتلائی ہی جو تیز گرم مادہ سے یا کثرت جماع یا مثانہ کی کسی رگ کے پھٹنے یا ریح سے جو گردے کے گرد ہی پیدا ہوا ہی یا کسی بیرونی صدمہ ضربہ و سقطہ سے فلغمونی ورم دموی ہی جو ظاہر جسلد مین یا جوہر دماغ مین ہوتا ہے

وَهُوَ اِذَا مِنْ سَبَكَ الْمَنِیِّ	عَنْ بَلْغَمٍ فِجٍّ غَلِیْظٍ نِیِّ
اور وہ رسوب جب منی کیطرح بیٹھے تو معلوم ہو گا	کہ وہ خام غلیظ بلغم کے سبب سے ہی

جب قارورہ کے نیچے رسوب غلیظ ہو اور سفیدی انڈے کے مشابہ ہو تو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ بدن مین خام بلغمی خلط ہی جو رگون مین جمع ہو گئی ہی جسکو طبیعت بول کی راہ سے نکال دیتی ہی جسکے اجزا مین باہم انفصال نہین ہوتا اور ایسا قارورہ کبھی امراض معدہ یا درد مفاصل مین بحران کی حالت مین ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَا الرَّمْلُ فِیْهِ خَلَصَا	فَاعْلَمْ بِاَنَّ ذَالِكَ عَنْ حَصٰی
اور اگر ریت اسمین خالص ظاہر ہووے	تو یقین کر کہ یہ پتھری کے سبب سے ہی

جب رسوب مین ایسے اجزاء نمودار ہون جو رنگ اور جرم مین ریگ اور رحمات کے مشابہ ہون اور قارورہ کے نیچے تہ نشین ہون تو جاننا چاہیئے کہ گُردون یا مثانہ مین ریت یا کنکر ہین - سو اگر انکا رنگ سرخ یا مانند زنجفر احمر کے مانند ہو تو گردون یا مثانہ مین ورم ہی - اور اگر خاکستری رنگ کے ہون تو بلغم کے

سبب سے جسمین کسیقدر سوداء مخلوط ہو گیا ہی۔

ذِكْرُ رِيحِ الْبَوْلِ

قارورہ کی بو کا ذکر ہے جسکا استدلال نہایت ہی ضعیف ہے

وَفَقْدُهُ الرِّيحِ بِفَقْدِ النُّضْجِ | اَوْ قِلَّ هَضْمٌ مِنْ طَعَامٍ نِيِّ
اور بول مین بو کا نہو تا باعث فقدان نضج کا ہی | یا کچے طعام کے سبب سے ہضم کم ہوا ہی

ہضم کے لیے ضرور ہی کہ معدہ مین ایسی قوت ہو جو غذا کو ہضم کر سکے سو جب ہضم اور طبخ نہین ہوتا تو نضج بھی نہین پایا جاتا جو حاد امراض مین حرارت غریزی کے معدوم ہونے کی علامت ہی

وَكُلَّمَا اَفْرَطَ فِي الْعُفُوْنَهْ | فَعِنْدَ ذَا يَغْرُطُ فِي النَّتُوْنَهْ
اور جب طعام گندگی اور عفونت مین زیادتی کریگا | تو اُسوقت قارورہ بھی بدبو مین زیادہ ہو گا

کیونکہ بدبو کسی خلط کی عفونت سے ہوتی ہی سو جبکہ بدبو ترشی کے مشابہ ہو تو وہان کی عفونت دار خلط باردہی جسپر حرارت غریبہ نے غلبہ پالیا ہی اور اگر بو شیرینی کے مشابہ ہو تو وہان کی خلط متعفن شیرین ہے

وَاِنْ يَكُنْ غَرِيبَةَ النَّتَانَهْ | فَاعْلَمْ بِاَنَّ السُّقْمَ فِي الْمَثَانَهْ
اور اگر بدبو گا سے سے ہے | تو یقین کر کہ بیماری مثانہ مین ہی

جب بول مین عجیب قسم کی بو ہو جو پہلے کبھی ویسی معتاد نہین تھی نہ ویسی کبھی معلوم ہوتی تھی تو اس صورت مین مثانہ ماؤف ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْتُ مُفْرَدَاتِ الْبَوْلِ | فَاعْمَلْ عَلٰى تَرْكِيبِهَا فِي الْقَوْلِ
اور بول کے مفردات کا تو مین ذکر کر چکا ہون | تو کلام مین اُنکی ترکیب پر عمل کر

قارورہ کا جُدا جُدا رنگ اور ذائقہ اور قوام اور بو کا ذکر مرقوم ہو چکا ہی جب انین سے
دو امور قارورہ مین مجتمع ہون تو وہان اس ترکیب کے لحاظ سے بیماری کی قسم پر استدلال کرنا چاہیے

اَلْاِسْتِدْلَالُ مِنَ الْبَرَازِ فِی الْکَمِّیَّۃِ

چندگی براز سے دلیل پکڑی جاتی ہے

اِنَّ الْبَرَازَ قَدْ یَدُلُّ عَلَی الْمِعْدِ	وَتَارَۃً عَلَی الْمَصَارِیْنِ وَالْکَبِدِ
بیشک براز معدہ کی حالت پر دلالت کرتا ہی	اور کبھی انتڑی اور جگر کی حالت پر بھی

تمام دلائل کی نسبت سے براز پر بھی استدلال پکڑنا نہایت ہی ضعیف ہی پس جو
براز منہضم ہو اور اپنی اوقات مین آیا کرے اور اُسکا جرم قوی ہو اور رکیت مین
معتدل ہو اس شخص کا ڈیل اور رنگ اصلی وضع پر ہو تو وہ معدہ کی جودت پر
دلالت کرتا ہی اور جو مقدار مین زیادہ ہو اور نہ اُسکا کوئی وقت مقرر ہو اور
دن کی نسبت سے رات کو زیادہ آوے اور نرم ہو اسمین بہت مائیت ہو
رنگ سفید و قلیل الہضم ہو وہ جگر کے ضعف یا اُسکے سوء مزاج کے سبب سے ہوتا ہی

مَتٰی یُقِلُّ فَھُوَ عَنْ غِذَاءٍ	جَمٍّ اِسْتِحَالَتُہٗ اِلَی الْاَعْضَاءِ
جب کم ہو دسے تو یہ بباعث غذا کے ہی	کہ اُسکا بہت استحالہ اعضاؤن کیطرف ہوگیا ہی

باوجود تناول غذا کے جب اسکا ثفل (براز) کم نکلے تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن
کی قوت غاذیہ قوی ہی جو غذا کو صورت اعضا کیطرف مستحیل کردیتی ہی جسقدر
ہر عضو کو غذا کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ اعضا مکمل ہو جاوین۔ اور انین سے
جسقدر کم ہو جاتا ہی اُسکا بدل وجود مین آجاتا ہے

اَوْ لَا فَاِنَّ دَفْعَهَا يَسِيْرٌ	وَجَذْبُهَا بِعِلَّةٍ كَثِيْرٌ
اور اگر استحالہ کثیر ہو تو کسی علت کے سبب اعضا کا	دفع کرنا تھوڑا ہی اور جذب انکا بہت ہی
يُنْبِئُ بِاَنَّ بَدَنَ الْعَلِيْلِ	مُمْتَلِئٌ مِنْ خَبِيْثِ الْفُضُوْلِ
خبر دیتا ہے کہ بدن بیمار کا	خبیث فضلات سے پُر ہے

قلت براز کے اسباب یہ ہین یا تو معدہ کی قوت دافعہ کا ضعف ہی جو غذا کے دفع کرنے سے عاجز ہی یا قوت جاذبہ قوی ہی جو معدہ سے زیادہ جذب کرکے کم خارج کرتی ہی اسیطرح تدریجاً بہت سے اخلاط بدن مین جمع ہو کر متعفن ہو جاتے ہین۔ جبکہ طبیعت مین ہیں واقع ہوتا ہی تو اس امر سے امتلائی امراض تپ وغیرہ حادث اور لاحق ہو جاتے ہین

وَاِنْ بَدَا أَكْثَرُ فَالْغِذَاءُ	لَيْسَ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ نَمَاءٌ
اور اگر ظاہر ہو وے کہ براز بہت آتا ہی تو غذا کا	اُس شخص کے جسم مین بڑھاؤ نہین ہے

غذا کا فضلہ (براز) اگر زیادہ ہو تو وہ قوت جاذبہ کے ضعف یا قوت اعضا کے نقصان کیوجہ سے ہی جو غذا کو اعضا کیطرف جذب کرنے سے عاری اور ناقص ہین یا تو جگر کی قوت جاذبہ یا تمام بدن مین ضعف ہی باوجودیکہ ہر عضو مین ایک قوت غریزیہ آگئی ہے جو غذا کو واسطے بڑھانے اور نموء پیدا کرنے کے اپنی طرف کھینچ لاتی ہے

اَوْ لَا فَاِنَّ الْجَذْبَ فِيْهِ قِلَّةٌ	وَالدَّفْعَ فِيْهِ عَنْ عِلَّةٍ
اور اگر یہ یعنی جسم مین نہین ہی تو کسی علت کے	سبب سے اسمین جذب تھوڑا ہی اور دفع بہت ہے

اعضا کی قوت جاذبہ غذا کو جذب کرتی ہی اور معدہ یا امعا کی قوت دافعہ کو

دفع کرتی ہی۔ سو جب اول ضعیف اور دوسری قوی ہوتی ہی تو براز کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کہ شیخ کے اس قول سے مفہوم ہوتا ہی کہ جگر۔ معدہ امعا سے کسی عضو کے سوء مزاج کیوجہ سے براز زیادہ آتا ہی

وَاِنْ بَدَا اَبْيَضَ اِنَّ سُدَّةً		فِيْ مَسْلَكِيْ مِرَارَةٍ اَوْ غُدَّةً
اور اگر براز سفید ظاہر ہووے تو تحقیق دونون		راستون سپتّے مین سدہ ہی یا غدّہ

براز طبعی کا رنگ اصلی زرد آتشی ہی۔ اور جب سفید رنگ کا نمودار ہو تو سمجھنا چاہیے کہ پتّے کے کسی مجرے مین سُدہ ہی اور پتّے (مرارہ) کیسہ کے مانند ہی جو جگر کیجانب اور معدہ کیطرف متعلق ہی۔ اور اُسکی دو راہ ہین ایک جگر تک دوسری امعا تک ایک مجرا مین تو خلط صفراوی پیدا ہوتی ہی جسکو جگر طبخ کے وقت علیحدہ کر کے پتّون کیطرف ڈال دیتا ہی اور دوسرے مین صفرا اسیقدر بقیہ فضلہ امعا کیطرف جاتا ہی جسکو ثقل اور لزوجت دار بلغم سے دھو کر صاف و پاک کر دیتا ہی سو جب کسی مجرا مین غلیظ مادہ سے سُدہ بنجاتا ہی یا زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہی تو مرارہ کیطرف سے جو کچھ وہان صحت کی حالت مین گرتا تھا بند ہو جاتا ہی جس سے ثقل بغیر کامل نضج کے خارج ہو جاتا ہی

وَالْيَرَقَانُ شَاهِدًا بِالْحِسِّ		وَصُفْرَةُ الْبَوْلِ عَلٰى ذَا الْجِنْسِ
اور یرقان اور زردی بول بظاہر حس مین		اس جنس پر گواہ ہین

حدوث یرقان سے بظاہر محسوس ہوتا ہی کہ پتّے کے ایک مجرا مین سدّہ پڑ گیا ہی جسنے پتّے سے جگر کیطرف انصباب صفرا کو روک دیا ہی جو آخر کار صفرا بند اور محبوس ہو جانے کی وجہ سے بدن مین خون کے ساتھ مخلوط ہو گیا ہے

جسکو طبیعت ظاہر بدن کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہی اور جب دوسرے مجرا مین جو درمیان پتے اور امعاکے ہی سدہ ہو جاتا ہی تو جسقدر صفرا جسکو پتا معدہ یا امعا کی طرف پہونچاتا تھا ظاہر بدن کیطرف براہ بول مندفع ہونے لگتا ہی جس سے یرقان پیدا ہو جاتا ہی پس آنکھون اور بول کی زیادہ زردی مین قطعی اس امر پر دلالت ہی کہ پتے کی کسی راہ مین سدہ واقع ہو گیا ہی غلیظ مادہ یا کسی اور وجہ سے بشرطیکہ بول کے رنگ کا تغیر تپ کیوجہ سے نہو

اَوْ لَا فَاِنَّ الْجِسْمَ جَسَدًا فَاسِدًا	مِنْ بَلْغَمٍ اَوْ مِنْ مِزَاجٍ بَارِدٍ
اور اگر ایسا نہین تو بدن	بسبب بلغم یا بارد مزاج کے نہایت درجہ کا فاسد ہے

جب براز کا رنگ سفید ہو اور مرارہ کی کسی راہ مین سدہ بھی نہو تو یہ دلالت کرتا ہی جسم کے فساد پر یا تو بسبب غلبہ ردی مادہ کے جسنے طبیعت کی قوت کو ضعیف کر دیا ہی جو کہ بول کے نضج سے عاری ہو گئی ہی یا بدن مین غلیظ بلغم زیادہ ہو گیا ہی جسکی غلظت اور لزوجت سے قوت مغلوب ہو گئی ہی یا بدن کے مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہی اور کبھی براز کی راہ سے سوداوی بارد یابس مواد خارج ہوتے ہین جسمین کمال نضج کی تاثیر سے طبیعت مین طاقت نہین ہوتی اس لیے براز سفید رنگ کا خارج ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَاءَ اَحْمَرَ اَوْ كَانَ النَّارِ	دَلَّ عَلٰى فَرْطٍ مِنَ الْمِرَارِ
اور اگر براز سرخ یا ناری ظاہر ہووے	تو کثرت مرہ صفرہ پر دلالت کریگا
اَوْ كَانَ كَالْكُرَّاثِ وَالزَّنْجَارِ	دَلَّ عَلٰى خُبْثٍ وَ سُقْمٍ حَارٍ
اور اگر براز گندنے کیطرح یا زنگار کیطرح ہو	تو دلالت کریگا کہ مادہ خبیث ہی اور مرض گرم ہے

رنگون کے بارہ مین براز کا حکم مثل بول کے احکام سے ہی ۔

وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالْبُرُوْدَه	فِیْ جِسْمِهٖ مُتَمَکِّنَةٌ شَدِیْدَه
اور اگر براز سیاہ آوے تو اُسکے جسم مین	سخت پرانی بیٹھنیوالی برودت ہی

سیاہ رنگ کا براز نہایت ردی اور مذموم ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ بیماری کے آخر مین براز کا سیاہ ہونا بُری علامت ہی جسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ سیاہی ردی سودا سے پیدا ہوتی ہی جو زیادہ سردی پہونچنے کے سبب عرصہ سے بدن و جسم مین منجمد ہو چکی ہی جسنے قوت غریزیہ کو ضعیف و ناتوان کر دیا ہی دوسرے یہ کہ بول کی طبعی رطوبتین جل گئی ہین - اور قانون مین ہی کہ ایسے براز مین ضرور کسیلا پن اور ترشی ہوتی ہی - اور کبھی آخر امراض سوداوی مین سیاہ براز کا نکلنا نیک علامت ہوتی ہی جو مشعر ہی کہ قوت کے غلبہ کیوجہ سے مرض کا مادہ مندفع ہوتا ہی

وَاِنْ تَکُنْ فِیْ مَرَضٍ ذِیْ حِدَّه	دَلَّ عَلٰی مَوْتٍ قَرِیْبِ الْمُدَّه
اور اگر یہ سیاہی تیز گرم مین ہووے	تو موت قریب المدت پر دلالت کریگی

کیونکہ تپ تہیّہ اور محرقہ اور سرسام وغیرہ تیز گرم امراض مین سیاہی براز کی شدت احتراق اور حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اور تیز گرم مرض نہین ہی تو مرض کی درازی پر منذر ہی جسکے بعد آخر کار موت ہی کا پیغام ہی

وَاِنْ یَکُنْ یَوْمًا لَهٗ صَلَابَه	دَلَّ عَلٰی قَوِیَّةٍ مِنَ الْجَذَابَه
اور اگر کسی روز براز مین سختی ہو	تو جذب قوی پر دلالت کریگا

براز کی صلابت کیصورت مین سمجھنا چاہیئے کہ جگر کی جاذبہ قوت قوی ہی اور قوت دافعہ ضعیف کیونکہ جب قوت جاذبہ قوی ہوتی ہی تو معدہ کی

رطوبتون کو جذب کرکے اُسکو خشک کردیتی ہی

اَوْ مِنْ حَرَارَةٍ لَهَا اِشْتِعَالُ	اَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِعْتِقَالُ
یا ایسی حرارت سے ہوگا کہ جسمین اشتعال ہو	یا ایسی غذا سے کہ جسکی شان سے قبض کرنا ہو

یبس براز کے یہ بھی اسباب ہین کہ حرارت یا تو جگر مین زیادہ ہو یا امعا مین یا معدہ مین جسنے رطوبتون کو خشک کردیا ہو - یا حرارت مزاج کی وجہ سے ہو خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اور کبھی یبس کا سبب خود مادہ غذائی ہوتا ہو جو نہایت درجہ کا یابس ہوتا ہو جیسے چینا اور خشک گوشت

وَاِنْ بَدَا وَهُوَ رَقِيقٌ رَطْبٌ	فَالْجِسْمُ لَمْ يَكُنْ لَدَيْهِ الْجَذْبُ
اور اگر براز رقیق رطب ظاہر ہووے	تو بدن مین جذب نہین ہے
اَوْ بَرْدُ جِسْمٍ سَاءَ فِيهِ الْحَالُ	اَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِسْهَالُ
یا بدن کی سردی سے ہی جس سے حال برا ہوگیا ہی	یا ایسی غذا سے ہی جسکا کام اسہال لانا ہی

جو براز رقیق عدیم النضج ہو اُسکے تین اسباب ہین (۱) بدن کا ضعف جسکے سبب سے وہ غذا کو ما سار یقا سے کم جذب کرتا ہی (۲) جو اعضا غذا کو پکاتے اور نضج دیتے ہین (جیسے معدہ جگر - طحال جداول دل کے) انہین برودت آجاتی ہی کیونکہ انہین غذا کا پکنا حرارت کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور کبھی سردی خارجی ہوتی ہی (جیسے برف کی سردی کا پہونچنا) (۳) مزلق غذا جو جب امعا مین پہونچتی ہی تو غذا کو نضج اور پکنے سے پہلے پھسلا دیتی ہے جیسے آلو بخارا خبازی یا غذا مین مائیت ہی جو اسہال لاتی ہی - رقت براز کے بعض اسباب کو مصنف نے ذکر نہین کیا ہی از انجملہ دماغ سے رقیق مادہ گرتا ہی جو براز مین

مخلوط ہوکر اسکو بھی رقیق کردیتا ہی یا کوئی باطنی اعضا مین کچھل کر براز مین ملجاتا ہی اس صورت مین متعفن بدبو کا ہونا ضروری ہی۔ از انجملہ معدہ یا امعا مین لزوجیت دار ردی خلط جمع ہو جاتی ہی جو غذا کو اُسکے ہضم سے پہلے پھسلا کر باہر نکال دیتی ہی۔ اور اس حالت مین کسی قسم کی بدبو نہین ہوتی از انجملہ جگر یا کسی اور قوت کا ضعف ہی

وَاِنْ بَدَاءَ يُبْطِئُ فَالطَّعَامُ	يَعْسُرُ مِنْهُ لِلْمِعَا الْهِضَامُ
اور اگر براز دیر کرکے آوے	تو انتڑیون کے طعام کا ہضم ہونا دشوار ہی
اَوْ قِلَّةٌ فِي الدَّفْعِ اَوْ مِنْ بَرْدٍ	اَوْ مِنْ مِعًا قَدْ اُمْسِكَتْ بِالسُّدَدِ
یا قلت دفع کی یا سردی کے سبب سے ہی	یا انتڑی سے ہی جو سُدہ کو روک رہی ہی

دیر سے براز نکلنے کے چھ اسباب ہین (۱) انتڑیون کی قوت ہاضمہ ضعیف اور قوت ماسکہ قوی جس سے طبخ کو دیر لگتی ہی (۲) قوت دافعہ کا ضعف (۳) امعا (انتڑیون) ماساریقا کو سردی پہونچنے کے سبب سے وہان غذا ہضم ہونیکے لیے عرصہ تک ٹھہری رہتی ہی (۴) امعا کی قوت ماسکہ قوی ہو جو غذا کو بہت مدت تک بند رکھتی ہی (۵) ماساریقا کے مجرا مین سدہ ہوجاوے (جیسا کہ قولنج مین) ثفل یابس یا غلیظ ریح سے جو ماساریقا کی راہ کو بند کردیتا ہی یا ورم یا کوئی لزوجیت دار غلیظ مادہ امعا مین چمٹ جاتا ہی (۶) بول مین زیادہ ادرار ہونا یا مرہ صفرا کا امعا کی طرف کم گرنا۔

وَاِنْ بَدَا يُسْرِعُ فَالْغِذَاءُ	مِنْ شَأْنِهِ التَّزْلِيقُ لَا الْبَقَاءُ
اور اگر جلدی ظاہر ہوتا ہی تو غذا کے سبب سے ہی	جسکا کام پھسلا دینا ہے نہ باقی رہنا

اَوْ مِنْ رُطُوبَاتٍ مِنَ الْاَخْلَاطِ	اِنْ دَفَعَتْ اِلَيْهِ بِاِفْرَاطِ
یا اخلاط کی رطوبات کے سبب سے ہے	جو کہ اس غذا کی طرف بہت گرین ہین

سرعت خروج براز کے دو اسباب ہین (۱) غذاے مزلق کا تناول جیسے آلوبخارا وغیرہ (۲) دماغ یا کسی اور اعضا سے لزوجیت دار خلط گری ہے جو غذا کو پھسلا کر جلدی نکال دیتی ہے جسکی علامت یہ ہے کہ براز کے ساتھ اکثر رطوبتین ہوتی ہین

اَوِ الْمَاسَارِيقَا لَمْ يَكُنْ جَذَّابَهْ	اَوِ الْمِعَاُ قَدْ نَالَهُ مَا نَالَهُ
یا عروق ماساریقا جذابہ نہین ہین	یا انتڑی کو کچھ صدمہ پہونچا جو پہونچا ہے
كَالْقَرْحِ اَوْ كَمِثْلِ سُوْءِ الْهَضْمِ	اَوْ مِثْلُ سُقْمٍ مِنْ ضُرُوبِ السُّقْمِ
جیسے قرحہ یا جیسے بدہضمی	یا جیسے کوئی مرض منجملہ امراض کے

ماساریقا چھوٹی رگین بالون کیطرح باریک امعا سے باب الکبد تک ہین جنمین اکثر غذا طبخ پاتی ہے اور انھین کی راہ سے لطیف کیلوس کو جگر معدہ سے جذب کرتا ہے۔ سو جب ماساریقا یا کسی اور ہضم کے اعضاء کو سوء مزاج ہوجاوے یا انمین کوئی سدہ بنجاوے جس سے غذا کو جذب نکر سکے یا پورا نفیج نہ دے سکے یا امعا مین زخم ہو جاوے جسپر ثفل مین پیپ کا نکلنا گواہی دیتا ہے۔ یا کوئی اور مرض تفرق اتصال یا انصباب مادہ کی ہوجاوے جس سے ورم یا سوء مزاج ہوجاتا ہے

وَاِنْ بَدَا اَيْخَرُجُ ذَا صِيَاحِ	دَلَّ عَلَى الْكَثِيرِ مِنَ الرِّيَاحِ
اور اگر آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہے	تو بہت ریاح پر دلالت کریگا

جو ہضم کے فساد اور امعا مین زیادہ ریاح کی تولید پر دلالت کرتا ہے

وَاِنْ يَكُنْ بِالْقَيْحِ ذَا امْتِزَاجِ — دَلَّ عَلَى الْاَوْرَامِ فِي الْاَعْفَاجِ

اور اگر براز پیپ سے ملا ہوا ہو — تو انتڑیون کے اورام پر دلالت کریگا

عفج وہ اوردہ ہین جنمین طعام معدہ سے جاتا ہی جیسے جانورون کا پوٹا ہوتا ہے

وَاِنْ بَدَا الدَّمُ لَدَى الْاِخْرَاجِ — دَلَّ عَلَى الْقُرُوْحِ وَالْاِسْحَاجِ

اور اگر خون نکلتے وقت ظاہر ہووے — تو زخمون اور انتڑیون کے خراشون پر دلالت کریگا

جب براز کے ساتھ یا اس سے پہلے یا پیچھے خون نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ انتڑیون مین کوئی زخم یا خراش ہی چونکہ امعا کے اندرونی سطح پر غلیظ اور لزوجت دار رطوبتین ہین جو اسکو خراش سے محفوظ رکھتی ہین اور جب زیادہ مواد اور ان اغذیہ سے جنکا استحالہ گرم کیلوس کیطرف ہوتا ہی یہ رطوبتین امعا کی سحج سے چھل جاتی ہین تب انتڑیون مین خراش محسوس ہوتی ہی اور اکثر خراش خلط صفراوی یا نمکین بلغم یا زیادہ تیز گرم دوا کے پینے سے یا پیپ دار مادہ سے ہوجاتی ہی اور پھر جو خون سحج (خراش) سے نکلتا ہی اسکو درد و پیچش لازم ہوتی ہی اور جو بغیر سحج کے ہوتا ہی تو وہان کسی قسم کا درد محسوس نہین ہوتا۔ سحج اصل مین مطلق خراش کو کہتے ہین مگر مجازاً اور یہ ظاہر ہوگیا ہی کہ خراش اندرونی امعا کو کہتے ہین

وَاِنْ يَكُنْ زَادَ فِي النَّتُوْنَةِ — دَلَّ عَلَى فَرْطٍ مِنَ الْعُفُوْنَةِ

اور اگر براز بدبو مین زیادہ ہو — تو کثرت گندگی و تعفن اخلاط پر دلالت کریگا

کیونکہ ایسے براز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدن مین متعفنہ اخلاط ہین جنکو طبیعت کسیطرف سے خارج کرتی ہی اور جسقدر انکی عفونت زیادہ ہوگی اسی قدر بدبو زیادہ ہوگی

وَاِنْ یَکُنْ مِنْ فَوْقِہٖ کَالدُّھْنِ	دَلَّ عَلٰی اِنْسِیَابِ شَحْمِ الْبَدَنِ
اور اگر اوپر سے روغن کیطرح ہو	تو بدن کی چربی کے پگھلنے پر دلالت کریگا

خواہ گردہ کی ہو۔یا اندرونی بدن کے کسی عضو کی ہو

وَاِنْ تَکُنْ بِرِیْحَۃٍ مُّخَلَّلَۃً	فَالْبَلْغَمُ الْحَامِضُ قَدْ تَخَلَّلَہٗ
اور اگر موا اندر اسکے رخنے ڈالے	تو ترش بلغم اسمین دھس گئی ہی

جو ترش بلغم معدہ مین آیا ہی جسکو معدہ امعا کی راہ سے براز کے ساتھ نکالتا ہی اس صورت مین رنگ براز کا سیاہ نہین ہوتا

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالْعَرَقِ
پسینے سے دلیل پکڑنا

پسینا بدن کا ایک فاسد فضلہ ہی جسکو طبیعت ظاہر جلد کیطرف سے باہر نکالدیتی ہی

وَالْعَرَقُ الْکَثِیْرُ فِی الْاَمْرَاضِ	لَھَا رُطُوْبَۃٌ مِنَ الْاَعْرَاضِ
اور بہت پسینے کا آنا اُن امراض مین	جنکے اعراض مین سے رطوبت ہو
یُخْبِرُ بِالْقُوَّۃِ مِنْ طَبْعٍ	لَا مِثْلَ مَا یَبْدُوْ مِنْ اِنْقِطَاعٍ
طبیعت کی قوت کی خبر دیتا ہے	نہ اس مانند جو ظاہر ہوتا ہی انقطاع سی

مریض کو زیادہ پسینا آنا اُسکی رطوبتون کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی خواہ مرض گرم ہو یا سرد اور نیز اُسپر کہ ردی خلطون سے بدن ممتلی ہی جنکو طبیعت اپنی قوت کے زور سے پسینے کے طور پر نکال رہی ہی بشرطیکہ پسینا تمام بدن پر آوے اور اسکے بعد خفت اور تسلی مریض کو حاصل ہووے اور جو پسینا کسی ایک وقت آوے اور دوسرے وقت نہین یا کسی عضو مین ہو اور کسی مین نہین

تو وہ مذموم ہی جو قوت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور یہی مراد مصرع ثانی سے ہی

وَالْعَرَقُ الْكَثِيرُ بِالْإِفْرَاطِ	وَقُوَّةِ الْمَرِيضِ فِي الْإِسْقَاطِ
اور بہت پسینا افراط سے آنا	اور مریض کی قوت سقوط مین ہونا
فَإِنَّهُ مِنْ تَعَبِ الطَّبِيعَهْ	وَمَوْتِهَا فِي مُدَّةٍ سَرِيعَهْ
پس یہ طبیعت کے تکان سے ہی	اور اُسکی موت قریب تھوڑے عرصہ مین ہو

باوجود کمی قوت اور مریض کو آرام نہ حاصل ہونے کے زیادہ پسینے کا آنا طبعی قوت کے سقوط پر دلالت کرتا ہی اور جو قوت مدبرہ بدن مین خداوندتعالی کے حکم سے مخلوق ہی جو کہ صورتون کو محفوظ رکھتی ہی وہ مرض کے مادہ کو نضج دینے اور مغلوب کرنے سے عاجز آکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتی سو جب اُسکا فعل باطل ہوتا ہی تو بدن مین زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہی

وَالْعَرَقُ الْقَلِيلُ فِي الْأَسْقَامِ	دَلَّ عَلَى سُدَدٍ مِنَ الْمَسَامِ
اور بیماریون مین تھوڑا پسینا آنا	مسامات کے سددن پر دلالت کرتا ہی
وَغِلَظِ الْخِلْطِ وَضُعْفِ الدَّافِعِ	وَقِلَّةِ النُّضْجِ وَلِينِ الطَّبْعِ
اور گاڑھا ہونے خلط پر اور ضعف دافعہ پر	اور کمی نضج پر اور نرمی طبع پر دلالت کرتا ہی

بیماریون مین پسینہ کے کم آنے کے کئی اسباب ہین (۱) جسم کے ظاہری جلد کے مسامات کثیف اور بند ہوگئے ہین یا تو کسی بیرونی سبب سے جیسے کہ شمالی ہوا کے چلنے سے جو سردی پہونچاتی ہی یا بدن کے کسی داخلی سبب سے جیسے کہ جلد کو کسی وجہ سے خشکی پہونچ گئی ہی (۲) مرض کا مادہ غلیظ ہی جو مثلاً بلغم زجاجی یا سودا سے حادث ہو وے (۳) بدن کی قوت اندرونی فضلات کو باہر نکالنے سے

عاجزاور عاری ہوگئی ہے۔ (۴) مرض کا مادہ خام ہے ہنوز اسمین نضج حاصل نہین ہوا جیساکہ ابتدائے چوتھیہ مین ہوتا ہو (۵) مریض کو پہلے اس سے اسہال آچکے ہین جس سے اسکے بدن کی رطوبتین جذب ہوکر خشک ہوگئی ہین

ذِکر کیفِیّۃ العَرقِ
کیفیت عرق کا ذکر و بیان ہے

وَاِنْ بَدَاءَ العَرَقُ ذَا ابیضاضٍ	دَلَّ عَلَی البَلغَمِ فِی الاَمرَاضِ
اگر پسینا سفید ظاہر ہووے	تو دلالت کریگا کہ مرضون مین بلغم ہے

چونکہ بلغم کے جمیع انواع کا رنگ سفید ہے توجوکچھ اُسکا فضلہ نکلتا ہے اسکا رنگ بھی سفید ہی ہوگا۔ کیونکہ پسینا تیسرے ہضم کا فضلہ ہے جو اعضا کا ہضم ہے

وَاِنْ بَدَا اَصْفَرَ فَالصَّفْرَاءُ	وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالسَّوْدَاءُ
اور اگر زرد ظاہر ہووے توصفرا ہے	اور اگر سیاہ نمودار ہووے توسودا ہے
وَاِنْ بَدَا اَحْمَرُ فَهُوَ عَنْ دَمٍ	وَمِثْلُ ذَا یَدُلُّنَا بِالطَّعمِ
اور اگر سُرخ ظاہر ہووے تووہ خون سے ہے	اور ایسا ہی ذائقہ سے بھی ہمکو بتاتا ہے

اور اگر پسینے کا رنگ خلط کے رنگ سے مخالف ہووے اسطورسے کہ صفراوی آدمی کا پسینا سرخ یا سفید اور بلغمی کا زرد یا سُرخ ہو تو وہ ردی ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس خلط کو نضج دینے اور اسکے نکالنے سے قوت عاجز ہے اور جس خلط کے نکالنے کی ضرورت نہین ہے اسکے بند رکھنے کی طاقت اسمین نہین ہے۔ صفراوی پسینے کا اصلی ذائقہ تلخ اور سوداوی کا کسیلا اور دموی کا شیرین اور بلغمی کا پھیکا ہوتا ہے اور اگر اسکے مخالف ہو تو وہ ناقص ہے

وَالعَرَقُ اللَّطِيفُ مِن لَطَافَه	فِى الخِلطِ وَالكَثِيفُ مِن كَثَافَه
اور پسینا لطیف خلط کی لطافت کے سبب سے ہوتا ہی	اور گاڑھا پسینا کثافت کے سبب سے

لطیف وہ پسینا ہی جسکا قوام رقیق مثل پانی کے ہو جو مادہ مرض کی نرمی پر دلالت کرتا ہی اور اسکا مخالف غلیظ ہے

وَاِن يَعُمَّ الجِسمَ فَهُوَ خَيرٌ	وَاِن يَخُصَّ مَوضِعاً فَشَرٌّ
اگر پسینا سارے بدن پر ہووے تو اچھا ہی	اور اگر خاص کسی جگہ پر ہووے تو برا ہی

عام پسینا قوت کی تقویت اور مادہ مرض کے نکالنے پر دلالت کرتا ہی اور خاص ایک جگہ کا پسینا اسصورت مین برا ہی۔ جبکہ مرض تمام بدن کو عام ہووے اور اگر مرض کسی ایک عضو کے ساتھ مخصوص ہو وہاں پر پسینا آنا ناقص نہین ہے

وَهُوَ اِذَا يَجِيءُ فِى اَوَانِه	مُلتَئِماً لِلدَّورِ اَو بُحرَانِه
اور وہ پسینا جب اپنے ایک وقت مین	دورہ کا التیام کرتا ہو یا بحران مین آوے
فَهُوَ دَلِيلٌ جَيِّدٌ مَحمُودٌ	وَضِدُّ هٰذَا الخَيرُ ذَا بَعِيدٌ
تو وہ دلیل اچھی اور نیک ہے	اور اسکے برخلاف سے بھلائی دور ہی یعنی برا ہی

محمود پسینا وہ ہی جو ہمیشہ تپ کے بعد آیا کرے اور جو پہلے یا پیچھے آوے اور اسکا کوئی خاص طریقہ معین نہین ہی وہ اچھا نہیین ہی۔ اور جو پسینا دوسرے آوے اسطرح کہ ایک دن آوے اور دو دن ناغہ کرے وہ بھی محمود ہی اور وہ بھی جو بحران کی حالت میں آوے اور جسکے بعد خفت حاصل ہو ورنہ جید نہین ہی

ذکر دلائل العامة المنذرة

عام دلائل جو آیندہ کی خبر دیتی ہین اُنکا ذکر ہے

وَقِسْمَةُ الْمُنْذِرِ لِلْمُبَرِّحِ بِمَرَضٍ يُحَادِثُ لِلْمُصَحِّحِ

اور قسمت منذر کیواسطے سخت ایذا رسیدہ کے ہی کسی مرض کی جو پیدا ہوویگی کسی صحیح تندرست کی نسبت

وَالَّذِي يُخْبِرُ مَا يَؤُولُ إِلَيْهِ مِنْ عِلَّةِ الْعَلِيلِ

اور اسکے واسطے ہی جو خبر دیوے اُس چیز کی جسکی طرف بیمار بیماری مین رجوع کریگا

متعلق دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر کرے اس امر کو کہ بدن مین کوئی اور بیماری عنقریب آنے والی ہے تو اُس دلیل کو منذر کہتے ہین جیسے ہمیشہ سر مین درد کا ہونا خبر دیتا ہی کہ عنقریب آنکھ مین پانی اُتر آئیگا اور ہمیشہ مُنھ کے پھڑکنے سے اُسکو لقوہ عارض ہوجائیگا۔ اور ہمیشہ غم کا رہنا جسکا کوئی ظاہری سبب ہو مالیخولیا ہوجانے کا ڈر دلاتا ہی۔ اور ہاتھ اور پانون مُنھ کا پھولنا حدوث استسقا کی اطلاع دیتا ہی۔ اور آنکھون کی جفان مین تہبّج کا ہونا باوجود زردی رنگ کے جگر کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور بول مین بدبو کا ہونا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہی۔ دوسرے وہ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہی کہ آیندہ مریض کا کیا حال ہوگا تندرست ہوجائیگا یا بیماری مین مبتلا رہیگا۔ بیماری اسکی کم ہوگی یا دیر تک رہیگی جسکا بیان عنقریب آگے آتا ہی

أَمَّا الَّذِي يُخْبِرُ بِالْأَمْرَاضِ فَإِنَّهَا تَدُلُّ بِالْأَعْرَاضِ

اب وہ علامات منذرہ جو مرضون سے خبر دیتے ہین سو وہ اعراض کے ذریعہ سے دلالت کرتی ہین

طبیب کے حق مین اعراض امراض کو ظاہر کرتی ہین کیونکہ اعراض بیماری کے بعد آتی ہین اور بیماری اسباب کے بعد آتی ہی۔ پس جو دلیل مرض پر دلالت کرتی ہی وہ اپنی اعراض کے ذریعہ سے جو مریض کو لاحق ہوتی ہین سو جب

وہ عوارض ردی ہوتے ہین تو اُنسے بیمار کا حال بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے اور
یہان دلائل سے وہی اعراض مراد ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین

عَلٰی اِمْتِلَاءٍ اَوْ عَلٰی فَرَاغٍ	فِیْ سَائِرِ الْجِسْمِ اَوِ الدِّمَاغِ
امتلا پر یا خلو پر	سارے بدن مین ہو یا دماغ مین

منجملہ دلائل کے جو مرضون پر دلالت کرتے ہین وہ ہین جو ظاہر ہین کہ جسم
خلطون سے پُر ہی جو درد مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہونے کی خبر دیتا ہے
یا بدن خلطون سے بالکل خالی ہی جیسے کہ تپ دق یا ذبول والے کا حال ہوتا ہی
یا جسکو زیادہ اسہال آئے ہون جس سے اُسکے بدن کی رطوبتین نکل چکی ہین
سو یہ تمام خبر دیتے ہین کہ عنقریب خشکی کی بیماری ہو جانے والی ہی اور کبھی
اعراض بنفسہ خود دلالت کرتی ہین جنکی دلالت عام ہوتی ہی جیسے کہ امتلای
کی کسی مرض پر یا خلط عفونت دار کی حدوث تپ پر دلالت ہوتی ہی یا جیسے
کہ رگون کا پُر ہونا اور رنگ کی سُرخی امتلاء دموی پر دلالت کرتے ہین اور جو اعراض
کی وساطت سے دلالت کرتی ہی۔ انکا حال پہلے بیان ہو چکا ہی اور کبھی کسی خاص عضو پر
دلالت ہوتی ہی جیسے دماغ مین امتلا ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین کوئی مرض حادث
ہونیوالا ہی یا معدہ کا کسی فاسد خلط سے ممتلی ہونا بطلان ہضم پر دلالت کرتا ہی

وَالْعَرَضُ الْمُخْبِرُ بِاِمْتِلَاءٍ	كَرَاحَةٍ وَكَثْرَةِ الْغِذَاءِ
امتلا کی خبر دینے والی عرض ایسی ہے	جیسے آرام کا ہونا اور کثرت غذا کی
وَقِلَّةُ الْحَمِیْمِ وَالرِّیَاضَةِ	مُحْدِثَةٌ بِالْاِمْتِلَاءِ اَمْرَاضَهٗ
اور کمی پسینے کی اور ریاضت کی	امتلا کے سبب امتلائی امراض کو پیدا کرتی ہی

امتلا اپنی کیفیت اور کمیت دونوں مین بڑھ جاتی ہی زیادہ آرام اور ترک ریاضت اور بکثرت تناول غلیظ اغذیہ اور کمی پسینے سے جو یہ سبھی اعراض مجربہ ہین کہ اسی شخص مین بہت امتلا ہی جسکا نکالنا فصد یا اسہال کے ذریعہ سے ضروری ہی کمی پسینے سے مراد یہ ہی کہ حمام مین غسل نہ کرے جس سے مسامات کھل جاتے ہین اور فضلات بدن پسینے کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین جسکا بیان پہلے ضروریات کی بحث مین ہو چکا ہی۔ اسیطرح ریاضت کا بھی ذکر ہو چکا ہی

وَضِدٌّ هٰذِهٖ مِنَ الْمَعَانِیْ	يُخْبِرُنَا عَنْ مَرَضِ النُّقْصَانِ
اور ضد ان امور کی (ریاضت کا ہونا قلت غذا اور کثرت پسینا)	مرض نقصان کی خبر دیتا ہے

جو اشخاص بہت روزہ رکھتے ہین یا زیادہ ریاضت کرتے ہین یا اکثر حمام مین ٹھہرتے ہین انہین امتلا نہین ہوتا۔ اور نہ انکے بدن خلطون سے پُر ہوتے ہین

ذِكْرُ الْاِمْتِلَاءِ وَاَوَّلُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسْبِ الْقُوَّةِ

امتلا کا بیان ہے جسمین سے پہلے امتلا بحسب القوہ کا ذکر ہے

امتلاء دو قسم پر ہی۔ ایک خلط کی قوت کے اعتبار سے جو اُسکی کیفیت ہی دوسرے اُسکی کمیت اور مقدار کی حیثیت سے اور جو امتلاء قوت خلط کے اعتبار سے ہوتا ہی جب اُسکی خلط جسم مین تھوڑی سی بھی ہوتی ہی اُسکے مزاج اور کیفیت مین فساد آجاتا ہی جو بدن کی قوت کے ضعف کے سبب سے ہضم اور نضج پر امداد نہین کر سکتی اور اس امتلا پر دلالت کرتا ہی بدن مین زیادہ ثقل ہونا اور حرکات مین سستی کا ہونا اور قوتون مین ضعف کا ہونا اور بموجب فنا لے کیفیت خلط کے بول کے رنگ کا متغیر ہونا جسکے ردی اور مذموم ہونیکا سبب

کثرت سے ردی دموی غذاؤن کا کھانا ہی جیسے گوشت سوکھا ہوا یا گاے کا گوشت تناول کرنا۔ دوسرا امتلا جو کمیت کے اعتبار سے ہوتا ہی اُسکو امتلا بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو اسطور سے ہوتا ہی کہ خلط مناسب مقدار سے بڑھ جاتی ہی جس سے بدن کے ظروف جوف دار پُر ہوجاتے ہین۔ اور کبھی امتلا روح نفسانی سے ہوتا ہی جس سے دماغ کے تجاویف ممتلی ہوجاتے ہین۔ یا روح حیوانی سے ہوتا ہی جس سے دل کے تجاویف مین امتلا آجاتا ہی جو حرارت غریزیہ کو ایذا پہونچاتے ہین۔ جس سے ناگہانی موت آجاتی ہی اور ایسا امتلا جو بحسب الکمیۃ ہوتا ہی اُسکا کوئی علاج فصد سے بڑھکر نہین ہی کیونکہ فصد عروق کے تجاویف سے مادہ نکال لاتی ہے

لِلْامْتِلَاءِ قِسْمٌ فِی الْجِنْسِ		بِحَسْبِ الْقُوَی الَّتِی فِی النَّفْسِ
یہ امتلا کا قسم ہے جنس مین		باعتبار اُن قوی کے جو روح مین ہین

قوی تین ہین۔ حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی

اِنْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْمُغَیِّرَہْ		لَمْ تَکُ شَہْوَۃُ الطَّعَامِ مَیْسَرَہْ
امتلا اگر بہ نسبت قوت مغیرہ کے ہو		تو اشتہاے طعام اچھا نہو گا
وَلَمْ یَکُ فِی الْبَوْلِ نُضْجٌ بَیِّنٌ		وَذٰلِکَ الْحِیْنُ الْبَرَازُ لَیِّنٌ
اور بول مین ظاہر نضج معلوم نہو		اور اسوقت براز نرم ہو

امتلا جب بدن کی طبعی قوتون کا مقابلہ کرتا ہی تو اُنکے مخصوص فعلون کو ضعیف کردیتا ہی۔ قوت مغیرہ وہ معدہ کی قوت ہی جو ماکولات مین تغیر ڈالتی ہے اور اُنکو کیلوس بنادیتی ہی سو جب وہ امتلا کے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے

مغلوب ہو جاتی ہی تو اُسکے ہضم میں ضعف آجاتا ہی- جس سے غذا متغیر ہو جاتی ہی اور براز نرمی کی حالت میں خارج ہو جاتا ہی کیونکہ ابھی اسمیں پورا نضج نہین ہوتا ہی- اور نہ بول میں کچھ زیادہ نضج کے آثار ظاہر ہوتے ہین

اَوْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْمُحَرِّکَۃِ	رَاَیْتَہٗ تَصْعُبُ عَلَیْہِ الْحَرَکَۃُ
اور اگر امتلاء بقیاس قوت محرکہ کے ہووے	تو دیکھیگا کہ اُس بدن پر حرکت دشوار ہوگی

جب امتلا دماغ مین کسی بطن سے ہوتا ہی تو اُسکا مقابلہ قوت نفسانیہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے حس و حرکت ہی- سو جب بدن بوجھل ہو جاتا ہی تو چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہی

اَوْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلنَّبْضِیَّۃِ	رَاَیْتَ کُلَّ نَبْضَۃٍ رَخِیَّۃً
اور اگر امتلا بقیاس قوت نبضہ کے ہو	تو ہر نبض کو نرم دیکھے گا

جب امتلا کسی مقام مین دل کے قریب ہو تو اُس سے مادہ خلطیہ کے نیچے دل کی حرارت دب جانے کی وجہ سے نبض ضعیف ہو جاتی ہی

اِنْ حَمَلَ الضَّعِیْفُ مِنَ النُّفُوْسِ	مَا لَمْ یَکُنْ حِمْلًا مِنَ الْکَیْمُوْسِ
بیشک روح ضعیف نے	خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا
وَضَاقَ عَنْ مَحْمِلِہِ اللَّطِیْفُ	وَلَمْ یَکُنْ بِمُمْتَلِی التَّجْوِیْفِ
اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح لطیف تنگ ہوگئی	اور نہ عروق کی تجاویف مین امتلا تھا

یعنی منجملہ امتلا کے ایک ایسا امتلا ہی جو عروق کی تجاویف مین نہین ہوتا اور نہ اسکا کیموس ناقص ہوتا ہی- بلکہ وہان بدن کی کوئی قوت (خواہ طبعی ہو یا نفسانی یا حیوانی) ضعیف ہوتی ہی جو اس خلط کے کیموس کا مقابلہ نہین

کر سکتی۔ اور دوسرے نسخہ مین بجاے اِنْ کے اِذْ اور بجاے بِمُتَلِی سکے بجملہٗ ہی جسکے یہ معنی ہین اسواسطے کہ روح ضعیف نے خلطی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح تنگ ہو گئی اور تجاویف بھی اُسے اُٹھا نہین سکتی

ذِكْرُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسْبِ التَّجَاوِيْفِ

ذکر ہے امتلا کا باعتبار تجاویف عروق سے

جسکو امتلاء بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو خلط اپنی مقدار سے زیادہ ہو کر رگون کی تجاویف کو پُر کر دیتی ہی اور اُسکا مخالف خلو ہے

وَغَيْرُهٗ بِحَسْبِ الْاَجْوَافِ	اِنْ كَانَ مَا يَمْلَؤُهُنَّ جَافِ
اور دوسرا امتلا باعتبار اجواف کے ہے	جب وہ خلط جو انھین پُر کرتی ہی اُنپر غالب ہو

پہلا امتلا خلط کی ردئیت اور قوت کے ضعف کے سبب سے تھا اور یہ تجاویف عروق کے تنگ ہو جانے سے ہوتا ہی جو کسی خلط سے بھر جاتی ہین کیونکہ خلط جسم رطب سیال ہی خلط غالب سے مراد خون ہی جسکے ساتھ خلط مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی

وَذَا مِنَ الْجِنْسِ امْتِلَاءٌ مِنْ دَمٍ	نَقِيٍّ اَوْ ذِيْ مِرَّةٍ اَوْ بَلْغَمٍ
یہ جنس امتلاء خالص خون سے ہو گی	یا صفرا والے یا بلغم والے خون سے

اس قسم کا امتلاء چارون خلطونسے تجاویف کو پُر کر دیتا ہی خواہ اُسکے ساتھ فاسد خون ہو یا خالص

وَرُبَّمَا قَوِيَتِ النُّفُوْسُ	وَلَمْ يَكُنْ يَثْقُلُهَا الْكَيْمُوْسُ
اور بسا اوقات روح قوی ہوتی ہی	اور خلط اُنکو بوجھل معلوم نہین ہوتی

ذِكرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ الدَّمِ

غلبہ خون کی علامات کا ذکر ہے

اَنْ يَغْلِبَ الدَّمُ مِنَ الاَخْلَاطِ
اگر خلطوں میں سے خون غالب ہو
وَغِلَظُ العُرُوقِ وَاحْمِرَارٌ
اور موٹا ہونا رگوں کا اور سرخ ہونا
وَثِقَلُ الرَّاسِ وَضُعْفُ الحِسِّ
اور گرانی سر اور ضعف حواس
وَثِقَلُ الاَكْتَافِ وَالتَّثَاوُبِ
اور گرانی شانوں کی اور جمائی کا آنا

فَالنَّوْمُ وَالصُّدَاعُ فِي اِفْرَاطِ
تو نیند اور درد سر بہت ہو گا
وَرُبَّمَا تَعِبَتِ الاَفْكَارُ
اور کبھی فکر بھی تھک جاتی ہے
وَكَسَلٌ وَالحَرُّ عِندَ اللَّمْسِ
اور سستی اور گرمی بوقت لمس کے
وَرُبَّمَا تَثْقُلَتِ الجَوَانِبِ
اور لبسا اوقات سب پہلو گران ہو جاتے ہیں

زیادہ نیند کا آنا خون کی رطوبت کے سبب سے ہے کیونکہ امتلا دموی سے تمام بدن پُر ہو جاتا ہے۔ اور درد سر کا ہونا بسبب کثرت بخارات کے ہے جو گرم خون کے ابخرات سے دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور رگوں کا موٹا اور سُرخ ہونا خون کی زیادتی اور اُسکی نرمی کی وجہ سے ہے اور قوت معدہ اسلیے تھک جاتی ہے کہ جب بخارات سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہے قوت معدہ جو دماغ میں ہے وہ بھی متاذّی ہوتی ہے اور سر کا بھاری اور سستی کا ہونا خون کی رطوبتوں کے سبب سے ہے اور لمس اسلیے گرم ہے کہ گرم خون تمام بدن میں منتشر ہے۔ اور فکر کے تھک جانے سے یہ مراد ہے کہ اُسکے باطنی افعال فکر۔ ذکر۔ خیال مکدّر ہوتے جاتے ہیں اور جمائی اسلیے آتی ہے کہ اعضاء ثقیلین میں امتلا زیادہ ہوتا ہے

وَيُظْهِرُ السِّرُّ عَافٌ وَالتَّمَطِّي — وَيُطْلِقُ الطَّبْعَ بِغَيْرِ خَرَاطٍ

اور نکسیر اور انگڑائی بھی زیادہ ہوتی ہے — اور طبیعت کا اطلاق برازپر بہت نہین ہوتا

وَالْخِصْبُ فِي الْعَيْشِ وَاَحْلَامُ فَرَحْ — وَكَثْرَةُ الْاَلْوَانِ فِيهَا وَالْمَرَحْ

اور خوشباشی زندگی مین اور خواب مین خوشی کی — اور اُن خوابون مین بہت ہونا رنگون کا اور خوشی کا ہونا

خصب ۔ رفاعۃ العیش ۔ خوشباشی ۔ آسایش ۔ آرام ۔ مرج ۔ خوشی
راحت ۔ احلام جمع حلم ۔ خواب مین خیال

وَحِكَّةٌ فِي مَوْضِعِ الْفِصَادَهْ — وَحُمْرَةُ الْعَيْنِ بِغَيْرِ عَادَهْ

اور خارش کا ہونا فصد کی جگہ مین — اور بغیر عادت کے آنکھ کا سُرخ ہونا

وَرَمْلٌ اَوْ بُثُورٌ فِي الْجِسْمِ — اَوْ حُلْوَةٌ يَأْكُلُهَا فِي الْحُلْمِ

اور پھوڑے یا پھنسیون کا جسم مین ہونا — یا شیرین چیز خواب مین کھانا

اَوْ كَانَ طَعَامُ الْفَمِ ذَا حَلَاوَهْ — وَمَا تَغَذَّى قَبْلُ بِالْحَلَاوَهْ

یا مُنھ کا ذائقہ شیرین ہونا — حالانکہ اس سے پہلے اُسنے کچھ شیرینی نہین کھائی

اَوْ كَانَتِ الْاَمْرَاضُ فِي الرَّبِيعِ — اَوْ فِي الشَّبَابِ الْاَوَّلِ الْبَدِيعِ

یا یہ کہ امراض موسم بہار مین ہووین — یا عالم ابتدائے جوانی مین (جسکو عنفوان شباب کہتے ہین

تَدُلُّنَا عَلَى الدَّمِي مِنْ عِلَلٍ — وَتَرَيٰهَا عِنْدَ بَادِي بِالْعَمَلْ

یہ سب علامات خونی بیماریون پر دلالت کرینگی — اور قریب ہی کہ تو عمل کے شروع کرتے وقت دیکھیگا

اور انگڑائی کا سبب یہ ہی کہ غلیظ خون رگون کے اندر بند ہو جاتا ہے جو بدن کو بھاری کر دیتا ہی ۔ اور طبیعت اسلیے نرم ہوتی ہی کہ خون بدن کو رطوبت پہونچاتا ہے بخلاف صفرا کے جو جذب کرتا ہی اور خوش گذاری کی یہ وجہ ہی

کہ زیادہ گرم تر غذائیں کھائی جاتی ہیں۔ اور خواب میں سرخی دیکھنے کی یہ وجہ ہی۔ کہ قوت مخیلہ بدن کی مزاج کے تابع ہوتی ہی۔ جو چیز بدن پر اُسکے باطن میں سے غالب ہوتی ہی اُسی کو قوت مخیلہ اپنے تصور میں لاتی ہی پس خون اپنی حرارت کی وجہ سے درد سر اور سرخی آنکھوں اور بدن کی اور گرمی لمس کی اور پیاس لاتا ہی اور اپنی رطوبت سے سستی اور انگڑائی اور جمائی اور نیند اور فکر میں تکان پیدا کرتا ہی

ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ الصَّفْرَاءِ

صفرا کے غلبہ کی علامات کا ذکر و بیان ہے

إِنْ يَغْلِبِ الْأَصْفَرُ أَيْ فِي مِرَارٍ
اگر مزاج میں زردی (یعنی صفرا) غالب ہو

رَأَيْتَ لَوْنَ الْجِلْدِ ذَا اصْفِرَارٍ
تو تو جلد کا رنگ زردی والا دیکھے گا

وَضُعْفُ شَهْوَتِهِ فِي الْمَطْعَمِ
اور کھانے کی رغبت اُسے ضعیف اور کم ہوتی ہے

مَعَ مَرَارَةٍ أُصِيبُ فِي الْفَمِ
باوجود تلخی کے کہ منھ میں پائی جاتی ہی

وَلَذْعُ مِعْدَةٍ وَقَيُّ مِرَارٍ
اور خارش معدہ کی و صفرا کا قی کرنا

وَانْطَلَقَ الطَّبْعُ بِهَا بِمَرَّةٍ
اور ایک بار بھی صفرا کا اسہال کی راہ سے آنا

وَأَرَقٌ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ
اور بیداری اور گھسجانا آنکھوں کا

وَيُبْسُ الْفَمِ مَعَ اللِّسَانِ
اور خشکی دہن اور خشکی زبان کی

اور جسم کے زرد ہونے کا یہ سبب ہی کہ صفرا کا رنگ زرد جو اپنی رقت کی وجہ سے باہر نکلنا چاہتا ہی جس سے جسم میں زردی آجاتی ہی۔ اور کھانے کی رغبت کا کم ہونا اور غذا کو نامرغوب سمجھنا اسلیے ہی کہ یہ خواہش برودت اور خشکی دونوں کے سبب سے ہوا کرتی ہی سو صفرا اپنی حرارت کی وجہ سے برودت کے

منافی ہی - اور اسہال آنے کی یہ وجہ ہی کہ صفرا اپنی شدت لذع اور جلائی کی وجہ سے امعا کو ایذا پہونچا تا ہی اور بیداری کا سبب یہ ہی کہ اُس سے بدن کی رطوبتین خشک اور جذب ہو جاتی ہین - اور مُنہ کی خشکی کا یہ سبب ہی کہ معدہ سے زیادہ خشک بخارات مُنہ کیطرف آتے ہین جو خشکی پیدا کرتے ہین

وَالبَولُ فِي خِلَالِ ذَا مُصفَرُّ
اور اس اثنا مین بول کا زرد ہونا

وَالكَربُ وَالعَطشُ بَعدَ الصَّومِ
اور اضطراب و پیاس بعد روزہ کے (یعنی منہ نہار)

وَرِقَّةُ النَّبضِ وَحَرُّ البَدَنِ
اور باریک ہونا نبض کا اور گرمی بدن کی

وَمَا يُوَالِيهِ مِنَ الاَتعَابِ
اور جو پیہم اُسکے ہونے مین تکان ہی کہ

وَاِن يُوَالِي الاَكلُ مِن حَرِيفِ
اور تیز چیز کا کھانا پے درپے

وَالغَثيُ وَالجِلدَةُ تَقشَعِرُّ
اور جی متلانا اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہونے

وَرُويَةُ النِّيرَانِ عِندَ النَّومِ
اور دیکھنا آگون کا نیند مین

وَكَثرَةُ الحَمِّ بِمَاءٍ سخنٍ
اور بہت گرم ہو جانا گرم پانی سے

فِي البَلَدِ الجَنُوبِ وَالشَّبَابِ
پہاڑ کی جانب جنوب مین اور جوانی مین واقع ہووے

لَا سِيَّمَا اِن كَانَ فِي المَصِيفِ
خصوصاً گرمی کے موسم مین جبکہ ظاہر باطن مین زیادہ حرارت ہوگی

ذِكرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ السَّودَاءِ

غلبۂ سودا کی علامات کا بیان ہے

اِن غَلَبَ الجِسمَ المِرَارُ الاَسوَدُ
اگر مرارہ اسود (سودا) بدن پر غالب ہووے

فَاِنَّ لَونَ الجِسمِ مِنهُ كَمِدُ
تو بدن کا رنگ اُسکے سبب سے خاکستری ہوگا

وَحُمُضَةٌ تُوْجَدُ فِیْ طَعْمِ الْفَمِ	وَفِکْرَۃٌ وَّشَھْوَۃٌ فِی الْمَطْعَمِ
اور تلخی ونمکینی مُنھ کے ذائقہ مین پائی جائیگی	اور فکر ہوگی اور غذا کی خواہش ہوگی

یعنی ذائقہ کسیلا ہوگا۔ خاکستری رنگ اسلیے کہ سودا کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور زیادہ بھوک کا یہ سبب ہی کہ سودا اپنی عفوصت (کسیلاپن) کی وجہ سے بھوک پر معدہ کو متنبہ کرتا ہی۔ بشرطیکہ سودا مقدار مین زیادہ نہو۔ اور نہ کیفیت مین کچھ زیادہ ناقص ہو۔ سوجب زیادہ پایا جاتا ہی تو طبیعت اُسکے نکالنے کے درپے ہوجاتی ہی غذا کی طرف توجہ نہین کرتی۔ اور ذائقہ نمکین اس لیے ہوتا ہی کہ سودا کا ذائقہ کسیلا ہی جسمین کسیقدر نمکینی اور ترشی بھی ہوجاتی ہی اور اُسکا بلغم حامض ہوتا ہی جو معدہ مین آجاتی ہی

وَالنَّبْضُ فِیْ اِبْطَائِہٖ صَلِیْبٌ	وَخُبْثُ نَفْسٍ مَّعَہٗ قُطُوْبٌ
اور نبض کی آہستگی مین سختی ہووے گی	اور خبث نفس ہوگا جسکے ساتھ ترشروئی بھی ہی
وَجُنْعٌ وَّسَھْرٌ بِلَا قَلَقٍ	وَقَبْضُ مِعْدَۃٍ وَّاَسْوَدُ بَھَقٍ
اور بیقراری اور بیداری بلا اضطراب کے	اور معدہ کا قبض ہونا اور سیاہ داغ

خبث نفس سے مراد نفس کا تنگ اور منقبض ہونا ہی جسکا کوئی ظاہری سبب پایا نہین جاتا۔ اور نفس سے مراد قوت نفسانیہ ہی جسکو دماغ کیطرف زیادہ سوداوی بخارات کے صعود کرنے سے ایذا پہونچتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ سوداوی خلط سے روح کو اُسکی سیاہی کیوجہ سے وحشت ہوتی ہی چنانچہ ہم ظاہر دیکھتے ہین کہ نور اور روشنی کیطرف روح کو زیادہ رغبت ہوتی ہی اور سیاہی وظلمت سے نفرت ہوتی ہی۔ اور نبض مین صلابت کی یہ وجہ ہی کہ خلط سوداوی کا

مزاج یابس ہوتا ہی اور سبھی یابس چیزین صلب و سخت ہوتی ہین اور معدہ مین قبض اسلیے ہوتا ہی کہ جب سودا معدہ مین آتا ہی تو اُسکی رطوبتون کو خشک کردیتا ہی اور بیخوابی کا بھی یہی سبب ہی اور ظاہر بدن کی طرف جاتا ہی تو بہق اور برص پیدا کرتا ہی اور بلا اضطراب اسلیے کہا ہی کہ بیقراری اور اضطراب کے بعض اسباب سے جو خوف و رجا مین نیند بالکل زائل ہوجاتی ہی

وَالْبَوْلُ اَبْیَضُ رَقِیقٌ رَطْبٌ	کَذَا الْبَرَازُ لَیْسَ فِیْہِ نُضْجٌ
اور بول کسیقدر رقیق خام	ایسا ہی براز جسمین نضج نہین ہے

بول کے سفید کہنے مین غلطی ہی کیونکہ ایسی صورت مین بول خاکستری غلیظ ہوتا ہی چنانچہ قانون مین کہا ہی کہ جس شخص کے مزاج پر سوداوی خلط غالب ہوتی ہی اُسکا قارورہ خاکستری یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہی جسکی شرح مین ابن نفیس نے لکھا ہی خاکستری رنگ سودا کی کثرت سے ہوتا ہی جسکا کوئی جزو مجری بول کیطرف چلاجاتا ہی اور غلیظ اسلیے ہوتا ہی کہ اسکی خلط غلیظ ہی اور جسے ہمنے رقیق کہا ہی وہ اسلیے ہوتا ہی کہ وہان نضج کمل نہین ہوتا اور کبھی خاکستری سیاہ رنگ سرخی آمیز ہوتا ہی جبکہ سوداوی دموی ہو اور براز خام بے نضج اسلیے ہوتا ہی کہ خلط سوداوی مین نضج دشواری سے ہوتا ہی

مَعْ غِذَاءٍ یَابِسٍ وَ ھَمٍّ	وَ جُبْنٍ مُتَوَاتِرٍ وَ غَمٍّ
جو خشک غذاؤن سے ہوگا اور رنج	اور گھبراہٹ اور غم ہوگا

یہ سبھی اشیا سودا کو پیدا کرتی ہین اور بعض خشک غذا تو اپنی طبیعت کے زور سے سودا پیدا کرتی ہی جیسے کہ مسور اور پُرانا پنیر اور گوشت گاے اور جلس اور جنگلی جانورون کا یا اپنی خاصیت کی وجہ سے جیسے بتادن اور سوکھا نمکین

گوشت - اور کبھی عوارض نفسانی سے بھی سودا پیدا ہوتا ہی جیسے زیادہ رنج کا پہونچنا - اور عرصہ تک گھبراہٹ کا رہنا - اور متواتر غم کا ہونا

وَاِنْ یَرٰی ھَالِکًا فِیْ حُلُمِہٖ	وَ کُلُّ مَا یَرُوْنَہٗ فِیْ نَوْمِہٖ
اور خواب مین خوفناک جگہ دیکھے گا	اور نیند مین جو ڈراوے سب کچھ دیکھے گا

کیونکہ سودا اپنی سیاہی سے دماغ کے بطون کو اندھیرا پہونچا دیتا ہی جس سے روح کے حیاتی آئینہ مین خوفدار اور سیاہ اور قبیح اشیا کی تصویرین منطبع ومنقش ہوجاتی ہین

وَالسِّنُّ لِلْکُھُوْلِ وَالْخَرِیْفِ	وَالْبَلَدُ الشِّمَالُ وَالنَّحِیْفُ
اور عمر ادھکھڑ دن کی اور موسم خریف کا	اور شہر شمالی اور پتلا دُبلا آدمی

ادھکھڑون کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہی جو طبعی رطوبت کو جذب کرلیتی ہی اور موسم خریف مین اکثر سودا پیدا ہوتا ہی اور شہر پہاڑ سے شمال کی جانب واقع ہووے اُنکے باشندون کے مزاج مین خشکی اور سردی زیادہ ہوتی ہی اسلیے وہان اکثر لوگ جذام مین مبتلا ہوجاتے ہین اور پتلے دُبلے بدن مین رطوبتین کم ہوتی ہین - یہ سبھی سودا کی علامتین ہین -

ذِکْرُ عَلَامَاتِ الْبَلْغَمِ

بلغم کے غلبہ کی علامات کا ذکر ہے

اِنْ غَلَبَ الْبَلْغَمُ خِلْطَ الْجِسْمِ	فَثِقَلُ الرَّاْسِ وَطُوْلُ النَّوْمِ
اگر بلغم بدن کی خلط پر غالب ہووے	تو گرانی سر کی ہوگی اور بڑی لمبی نیند ہوگی

کیونکہ سر کی طبیعت اصل مین مرطوب ہی جسکو جب زیادہ رطوبت پہونچتی ہی

تو اُس سے وہ زیادہ مرطوب ہو جاتا ہی جسکی وجہ سے سر بوجھل ہو جاتا ہے اسیطرح زیادہ نیند دماغ کی رطوبت سے آتی ہی

وَالامتلاءُ بِقِیَاسِ القُوَّة		وَکَسَلٌ وَقِلَّةٌ فِی الشَّهوَة
اور امتلا باعتبار کسی قوت کے ہو گا		اور سُستی اور اشتہا کی کمی ہو گی

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ باعتبار قوت مغیرہ ومحرکہ ونبضیہ کے امتلا ہوتا ہی - کسل وہ سُستی ہی جو اعضا مین حرکت کے وقت غلیظ رطوبتون کی وجہ سے عارض ہوتی ہی اور بلغم مین اشتہا کی یہ وجہ ہی کہ غذا کا تقاضا برودت اور یبس کے سبب سے ہوتا ہی اور بلغم مین اُسکے مخالف قوی رطوبت ہوتی ہی جو اشیاے غذا کے منافی پڑتی ہی اور قوت مشتہیہ کو ضعیف کرتی ہی

وَلَونُهُ لَونٌ بَیَاضٍ یُسبُّهُ		وَسَیَلَانُ الرِّیقِ وَالتَّهَبُّجِ
جسکا رنگ سفید سیاہی مائل ہو گا		اور جاری ہونا لعاب کا اور چہرہ پر ابھرن
وَالبَولُ خَاثِرٌ غَلِیظٌ نَیٌّ		وَالنَّبضُ فِیهِ غِلَظٌ بَطِیٌّ
اور بول گاڑھا غلیظ خام ہو گا		اور نبض موٹی اور بطی ہو گی

لعاب کا زیادہ ہونا رطوبت رقیق بلغمی کی وجہ سے ہی اور کبھی اُسکا سبب کرم ہوتے ہین جنکو معدہ دفع کرنا چاہتا ہی - اور تہبج اس سبب سے ہی کہ بلغم کی مائیت خون کے ساتھ مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی جس سے جسم پھول جاتا ہی - اور نبض کے غلیظ اور بطی ہونے کا یہ سبب ہی کہ اسمین غلیظ بلغم ہی جو لزوجت دار اور سرد ہی - اور بول خاثر بلغم زجاجی کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہے

اِلٰی رَخَاوَۃٍ بِغَیْرِ عَادَۃٍ	وَثِقْلٌ فِی الْمَشْیِ وَالْبَلَادَۃِ
جسکے چلنے پھرنے مین سستی بغیر عادت کے ہو	اور چلنے مین ثقل اور کند ذہن ہوگا

کیونکہ غلیظ بلغم بدن کو بوجھل کر دیتا ہی اور جب رطوبت اُسکے دماغ کے بطن کو جسمین قوت مصورہ رہتی ہی ہو تو اسکے تصور مین فرق آجاتا ہی جس سے ذہن کند ہو جاتا ہی

فَبَلْغَمٌ مَالِحٌ اَوْ فِیْہِ عَفَنْ	وَلَا یُصِیْبُ عَطَشًا وَاِنْ یَکُنْ
تو بلغم نمکین ہوگا یا اسمین عفونت ہوگی	اور نہین پہونچتا تشنگی کو اور اگر ہو بھی

سبھی نمکین اشیا بدن اور معدہ کی رطوبتون کو خشک کرنے کی وجہ سے تشنگی لاتی ہین اور قانون مین ہی کہ اطبا نے کہا ہی کہ خلط اگرچہ باردہی ہو جب اسمین عفونت آجاتی ہی تو اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی اور اسمین حرارت غریبہ داخل ہو جاتی ہی جسکے دھونے اور دور کرنے کے لیے طبیعت کو پانی کی ضرورت پڑتی ہی جس سے تشنگی پیدا ہوتی ہی۔

وَعُمْرُ الشَّیْخِ وَاَوْقَاتُ الشِّتَا	وَکُلُّ مَا یَبْرُدُ مِنْ رَطْبِ الْغِذَا
اور عمر بوڑھے کی اور جاڑے کے اوقات	جو مرطوب غذا سے سرد ہو

کیونکہ جو چیز سرد اور مرطوب ہوتی ہی وہ اپنی مشاکلت کی وجہ سے بلغم کو پیدا کرتی ہو جیسے تازی مچھلی اور کدو اور خرفہ اور بڑھاپا بھی جسمین حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہی اور جاڑے کا موسم بھی جسمین سردی غالب ہوتی ہی

وَرُبَّمَا اَسْرَفَ فِی الطَّعَامِ	وَبِلَا رِیَاضَۃٍ وَلَا حَمَّامٍ
اور اکثر کثرت طعام سے بھی ہوتی ہی	اور جو بلا ریاضت وحمام کے ہون

حرکت کی کمی اور ریاضت نہ کرنے سے بلغم پیدا ہوتا ہی کیونکہ اسمین رطوبتین

زیادہ جمع ہو جاتی ہین جو کہ حرکت سے تحلیل پا سکتی تھین اور حمام مین غسل کرنے سے بھی بدن کے مسامات کھل جاتے ہین جس سے جسقدر اسکے اندر خلطون کے بخارات یا پسینہ بند ہوتا ہی نکل جاتے ہین - اور زیادہ کھانے سے طبیعت مغلوب ہو جاتی ہی جو غذا کو بخوبی ہضم ونضج نہین کر سکتی اور اس ناقص ہضم سے اکثر بلغم پیدا ہوتا ہی - اور امام احمد نے مقدام بن معدیکرب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی - مَا مَلَأَ

اِبْنُ اٰدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّ ثُلُثٌ شَرَابٌ وَّ ثُلُثٌ نَفَسٌ - یعنے انسان کبھی پیٹ سے بدتر کسی برتن کو پُر نہین کرتا پایا انسان کو کافی ہین چند لقمے طعام کے جن سے اسکی پیٹھ مضبوط رہے - سو اگر ضروری ہو تو ایک تہائی غذا کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو

وَالْبَلَدُ الرَّطْبُ مِنَ الْاَنْهَارِ	وَنَوْمُهٗ بِحُلْمٍ بِالْبِحَارِ
اور شہر مرطوب نہرون کے قریب سے	اور انکی نیند مین خواب دریاؤ نکی ہو

ہر شہر مرطوب جو نہرون کے قریب ہی تولید بلغم کا سبب ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خواب مین پانی اور برف اور کشتی اور دریاؤن کی سواری کے سامان نظر آئینگے کیونکہ خواب خلطون کے تابع ہوتے ہین اور جو چیز قوت خیالی کی مطیع ہوتی ہی وہ خواب مین آدمی کو نظر آتی ہے

وَيَشْتَكِيْ فِيْ نَوْمِهٖ كَابُوْسًا	وَلَا يُجِيْدُ هَضْمَهُ الْكَيْمُوْسَا
اور نیند مین بیماری کی شکایت کریگا	اور ہضم اُسکا ہضم معدی کچھ اچھا نہو گا

مواد غلیظ کے بخارات جو یکبارگی دماغ کیطرف چڑھتے ہین تو اُس سے
تمام جسم پر انبار اور بوجھ معلوم ہوتا ہی - اور اُسکو صرع نومی کہتے ہین اور
آیندہ دورہ ہونے پر متنبہ کرتی ہی - کیلوس وہ طعام جسمین کسیقدر طبخ
معدہ مین آجاتا ہی اور سردی ہضم کو مکمل نہین ہونے دیتی جو اپنی برودت
کی وجہ سے معدہ کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیتی ہی تو جیسے کہ صفراء سے
ہضم مین فساد ہوتا ہی اسیطرح بلغم سے بھی ہضم پورا نہین ہوتا

وَاِنْ رَاَیْتَ لَازِمَ الْاَعْرَاضِ
اور اگر اعراض کے لوازمات کو تو
قَدْ لَزِمَتْ فِیْ حَالَۃٍ صِحَاحَا
کہ تحقیق ایک حالت مین کسی صحیح جسم کو لازم ہوگئے مین

مِنَ الضُّرُوْرِیَاتِ فِی الْاَمْرَاضِ
امراض مین ضروریات سے دیکھے
فَکُنْ عَلٰی زَوَالِہٖ مُلِحَاحَا
تو تو اُسکے دور ہونے پر جھگڑ (طبیب سے) پوچھ

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَۃِ فِی الْمَرَضِ

علامات مندرہ فی المرض کا ذکر ہے

پہلے اُن علامات و اعراض کا بیان ہو چکا ہے جنکی دلالت تندرستیون کے
حقمین مرضون پر ہوتی تھی اب اُن علامات کا ذکر شروع کیا ہی جو بیمارونکی سلامتی
یا اُنکی سختی پر دلالت کرتے ہین جنکے معلوم کرنیکی طرف طبیب کو دو وجہ سے
ضرورت پڑتی ہی - (۱) جب طبیب کسی ایسے امر کو ظاہر کر دیگا تو اس سے اسکی
فضیلت سمجھی جائیگی اور اسکے کلام پر مریض کا اعتقاد جم جائیگا جسپر خداوند تعالے
اُسکو فائدہ اور آرام مرتب کر دیگا (۲) مریض کو یقینًا معلوم ہو جائیگا کہ یہ طبیب
بیماری کو بخوبی سمجھکر اُسکا معالجہ بخوبی دواء اور غذا کے ذریعہ سے جیسا کچھ مناسب ہوگا کریگا

اِنَّ الدَّلِیلَ مِنۡہُ مَاقَدۡ یُنذِرُ	بِالۡمَوۡتِ اَوۡ بِصِحَّۃٍ یُبَشِّرُ
تحقیق دلیل کی ایک قسم ہی کہ موت کی خبر دیتی ہی	یا صحت کی بشارت دیتی ہی

یعنی مرض کی بعضی علامتین سلامتی پر دلالت کرتی ہین اور بعضی اُسکی موت پر

وَھٰذِہٖ لِصِفَتِھَا نَصِفُہٗ	فَاِنَّھَا تَقَدِّمَۃُ الۡمَعۡرِفَہۡ
اور ہم اس وصف سی انکی تعریف اسلیے کرتے ہین	کہ اُن سے پہلے ہی حال معلوم ہو جاتا ہی
یَرَی الطَّبِیۡبُ عِلۡمَھَا مَنۡ یَھۡلِکُ	فَھُوَ اِذًا عَنۡ طِبِّ ذَاکَ یُمۡسِکُ
انکے علم سے طبیب معلوم کرے گا کہ فلانا مریگا	تو وہ اسوقت اُسکے علاج سے رُک رہیگا
کَمَا یَرٰی بِعِلۡمِھَا مَنۡ یَسۡلَمُ	فَھُوَ ھٰذَا مُبَشِّرٌ وَمُعۡلِمُ
جیساکہ وہ اُنکے علم سے جان جاتا ہی کہ فلانا بچیگا	تو وہ اسکی بشارت دیتا ہی اور اطلاع دیتا ہی
اَوَّلُ ذَاکَ الۡعِلۡمُ بِالۡاَوۡقَاتِ	وَمَا یُرٰی فِیۡھَا مِنَ الۡاٰفَاتِ
انمین سے پہلے مرض کے وقتونکا پہچاننا ہی	اور اُن آفات کا جو اُن اوقات مین ملیںگے
وَالۡعِلۡمُ بِالطَّوِیۡلِ وَالۡقَصِیۡرِ	وَبِالۡعَسِیۡرِ الصَّعۡبِ وَالۡیَسِیۡرِ
اور طویل اور قصیر مرض کا معلوم کرنا	اور سخت مشکل مرض اور سہل العلاج کا جاننا

وہ علامتین بیماری کی درازی یا کمی یا خطرناک یا سلامتی پر دلالت کرتی ہین منجملہ اُنکے اوقات کا پہچاننا ہی اور وقت چار ہین (۱) ابتدا (۲) تزائد (۳) انتہاء (۴) انحطاط جسکی تفصیل عنقریب آگے آتی ہی۔ پھر اس امر کا دریافت کرنا کہ مرض طویل ہی یا قصیر اور اُسکا معالجہ مشکل ہی یا آسان (مشکل کی مثال فالج اور آسان تپ یومیہ) ہی جو کہ بیمار کی طبیعت سے سمجھی جاسکتی ہی سو جسقدر بیماری مین زیادہ تیزی ہوگی اُسیقدر اُسکو مدت کم ہوگی اور جسقدر بیماری کی

تیزی کم ہوگی اسیقدر اُسکی قوت دراز ہوگی۔ اور دراز وہ امراض ہوتے ہین جنکا مادہ سرد اور خشک ہوتا ہی جیسے تپ چوتھیہ جو عرصہ دراز تک لازم رہتا ہی اور کمتر مدت کی وہ بیمارین ہوتی ہین جنکا مادہ مرطوب اور سرد ہوتا ہی اور مرض کے عوارضات سے معلوم ہو جاتا ہی کہ جسمین جلدی نضج آجاتا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین زائل ہو جاتا ہی اور نیز اسکی سختی سُجھائی دیتی ہے جیسے کہ قولنج اور ذات الجنب جو دونون ابتدا مین خوفناک ہوتے ہین

مِنْ مَرَضٍ وَالْحُكْمِ فِي الْأَزْمَانِ	بِمَا يُرَى يُحْدِثُ مِنْ بُحْرَانِ
کمی بیشی وغیرہ امراض مین وہ حکم اس بحران کا جاننا	جو اوقات مین پایا جاتا ہے

بحران لغت یونان مین کسی ایک کے حق مین فیصلہ کا نام ہی۔ اور عند الاطبا ایک تغیر عظیم ہی جو دفعۃ مرض مین پیدا ہوتا ہی جسکا نام صحت ہی یا موت۔ مرض کی کمی اور درازی اُسکے زمانہ اور بحران کے اعراض سے معلوم ہوتی ہی

ذِكْرُ الْعِلْمِ بِأَوْقَاتِ الْمَرَضِ

مرض کے اوقات کے علم کا ذکر و بیان ہے

مرض کے چار اوقات ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ مرض لمبا ہوگا یا کم اور اسکا علاج آسان ہوگا یا مشکل

وَكُلُّ سُقْمٍ فَلَهُ أَوْقَاتُ	فِيمَا يَكُونُ الْمَوْتُ وَالْحَيَاتُ
اور ہر ایک بیماری کے اوقات ہین کہ	انمین موت اور زندگی ہوتی ہے
مِنِ ابْتِدَاءٍ وَصُعُودٍ وَانْتِهَا	وَالْمَوْتُ مُمْكِنٌ عَلَى جَمِيعِهَا
جو ابتداء اور ترقی اور انتہا ہے	اور موت ان سب مین ہوسکتی ہے

امام فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ مرض کے تینوں اوقات سخت ہیں لیکن انتہا کا وقت سب سے خطرناک ہے خصوصاً امراض حادہ میں کیونکہ اکثر وہاں قوت کم ہو جاتی ہے اسلیے طبیب کو وقت انتہاء کے پہچاننے کی زیادہ تر ضرورت ہے

وَرَابِعٌ يُدْعىٰ بِالْانْحِطَاطِ اور چوتھے وقت کو انحطاط کہتے ہیں	لَا مَوْتَ فِيهِ مِنْ سِوَى الْأَغْلَاطِ اسمیں بدون غلطی کرنے کے موت نہیں ہے

اس انحطاط کے وقت میں مرض کے مادہ پر قوت غالب ہو جاتی ہے کیونکہ جب تک قوت نہیں ظاہر ہوتی مرض میں انحطاط نہیں آسکتا اسلیے اس جانب میں موت نہیں آسکتی مگر جب کہ اُسکی تدبیر میں مریض یا اُسکے معالج یا خادم سے غلطی واقع ہو جاوے

وَالْابْتِدَاءُ ضَرَرُ الْأَفْعَالِ اور ابتداء افعال کے ضرر کا وقت ہے	وَضُعْفُهَا عَنْ سَائِرِ الْأَشْغَالِ اور اُنکا اپنے سارے شغلوں سے سست ہو جانیکا زمانہ ہے

بیماری کی ابتدا کا وقت وہ ہے جبکہ بدن کے افعال طبعی نفسانی حیوانی میں تغیر آجاتا ہے۔ اور حادہ امراض میں ابتداء کا وقت نہایت قلیل ہوتا ہے

حَتّٰى تَرىٰ النُّضْجَ عَلَى الْأَثْقَالِ یہانتک کہ تو نضج کے آثار ثفلوں میں دیکھے	فِي الْمُنَفَّثِ وَالْبَرَازِ وَالْأَبْوَالِ نفث کھنکھار اور براز اور بول میں

ابتدا میں نضج کے آثار ثفلوں میں پائے جاتے ہیں سو اگر مرض سینہ یا پہلو میں ہو تو نضج کے آثار کھنکھار میں معلوم ہونگے اور اگر معدہ یا ماساریقا میں ہو تو براز میں۔ اور اگر مرض تمام بدن میں عام ہو (جیسا کہ تپ میں ہوتا ہے) تو بول میں ہونگے۔

ثُمَّ تَسْرِی الصَّعُوْدُ فِی الْطِّوَالِ	مِنْ نُوَبِ الْحُمّٰی وَفِی الْاَفْعَالِ
پھر تو طویل مرضوں میں بخار کی نوبتوں کی ترقی	دیکھے گا اور لمبے افعال میں

اور نیز آمد کے وقت میں مرض ترقی پر ہوتا ہے اور قوت کمی میں اور بخار کی نوبتیں دراز ہوتی ہیں یعنی جسقدر عضو لمبا ہوگا اُسیقدر اُسکے اعراض کے اوقات دراز ہونگے۔ جیسے برودت اور تشنگی اور بیخوابی زیادہ ہوتی ہے۔

وَالْاِنْتِهَاءُ بَعْدَ هٰذَا الْحَالِ	اِذَا رَاَيْتَ النُّضْجَ فِی الْاِكْمَالِ
اور انتہا ہے بعد اس حال کے	جب تو دیکھے گا نضج کو کہ پورا ہو گیا ہے

یہ انتہا تزائد کا آخری وقت ہے جسمیں مریض کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے یا تو مرض غالب آکر ہلاک کردیگا یا پورا نضج حاصل ہو جائیگا

وَلَمْ تَزِدْ فِی نُوَبِ الْاَمْرَاضِ	بَلِ اسْتَوَتْ فِی الْقَدْرِ الْاَعْرَاضِ
اور مرض کی نوبتوں میں زیادہ نہوسے	بلکہ اعراض اندازہ میں برابر ہے
وَيَاْخُذُ الْمَرَضُ فِی النُّقْصَانِ	وَرُبَّمَا انْقَضٰی عَلَی الْبُحْرَانِ
اور مرض نقصان میں شروع ہوتا ہے	اور کبھی بحران پر بالکل چلا جاتا ہے

انحطاط کے وقت میں پورا نضج حاصل ہو جاتا ہے اور مرض کے عوارضات کم ہو جاتے ہیں۔ سو اگر حادہ امراض میں سے کوئی بیماری ہوتی ہے تو بحران سے زائل ہو جاتی ہے۔ اور جو اور بیماری ہوتی ہے تو وہ بھی تدریجا تحلیل سے دور ہو جاتی ہے

فَاِنْ رَاَيْتَ هٰذِهِ الْعَلَامَةَ	فَبَشِّرِ الْعَلِيْلَ بِالسَّلَامَةِ
سو اگر تو اس علامت کو دیکھے	تو بیمار کو سلامتی کی بشارت سنا دے

فَالمَوتُ لَا يُوجَدُ فِي النُّزُولِ	إِنْ لَمْ يُخْطَأْ فِي العَلِيلِ
سو موت نزول اور اختلاط کی علامتین نہین پائی جاتی	بشرطیکہ بیمار مین کوئی خطا نکی جاوے
أَوْ وَبَاءٌ فِي الجَوِّ كَالْمِمْزَاجِ	وَكُلُّ ضَرٍّ يَعْتَرِي مِنْ خَارِجٍ
اور نہ ہوا مین کچھ مخلوط سی دیا ہو	اور نہ کوئی نقصان ہو کہ خارج سے عارض ہوا

اختلاط کے وقت مین کبھی بیمار کو موت نہین آتی جسکی علامتین یہ ہین کہ تپ مین بادتی نہو اور نضج پایا جاوے۔ اور تمام اعراض ایسے متساوی ہون کہ کسی مین کمی بیشی نہو بلکہ اعراض دن بدن گھٹنے شروع ہو جاوین اور بحران کے بعد مریض کو خفت اور سُبکی معلوم ہو تو اُسکو سلامتی اور تندرستی کی بشارت دینی چاہیے۔ مگر جب اُسکی خارجی تدبیر مین خطا واقع ہو یا ہوا کا مزاج فساد کیطرف مستحیل ہو جاوے جس سے ارواح کو نقصان پہونچتا ہی یا اُسمین وبائی ہوا مخلوط ہو جاوے جس سے سمیت کی تاثیر سے اسکو ہلاک کر دیتی ہی اور کبھی گرنے یا زہر پینے یا کسی اور خارجی سبب سے موت آجاتی ہی

وَعِلْمُنَا بِحَدِّ الاِبْتِدَاءِ	يَنْفَعُ فِي تَلَطُّفِ الغِذَاءِ
اور ہمارا درجہ ابتداے مرض کو جاننا	تلطیف غذا مین نفع اور فائدہ پہونچاتا ہی

طبیب پر لازم ہی کہ ابتدا مین لطیف غذا کو تجویز کرے تاکہ کہین طبیعت غذا کے ہضم کرنے پر متوجہ ہو کر مرض کے مادہ کو نضج نہ دے سکے اور جسقدر مرض مین حدت اور تیزی ہو اُسیقدر زیادہ لطیف غذا کا دینا ضروری ہی

تَوَسَّطِ التَّلْطِيفَ فِي الصُّعُودِ	فَإِنَّهُ عَوْنٌ مَعَ السُّعُودِ
پس تو صعود کی حالت مین تلطیف غذا درمیانہ رکھ	کیونکہ یہ تلطیف درمیانہ مددگار ہی خوبی کے ساتھ

مرض کے صعود مین نہ تو زیادہ لطیف غذا دینی چاہیے جس سے زیادہ تجاوز کر جاوے

اور نہ غلیظ تاکہ ہضم مین فساد نہ آوے

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ النِّھَایَہ	فَاقْصِدْ مِنَ التَّلْطِیْفِ نَحْوَ الْغَایَۃ
یہانتک کہ جب مرض نہایت کو پہونچ جاوے	اور تو تلطیف غذا سے ایک اندازہ کا ارادہ کر تا ہے

انتہا کے وقت مین زیادہ لطیف تدبیر کرنی چاہیے تاکہ غذا کے نضج دینے کیطرف طبیعت مشغول ہوکر مرض کے بقیہ مادہ کو دفع نکر سکیگی بشرطیکہ قوت ضعیف نہو اور نہ مرض طویل ہو

ذِکْرُ الْعِلْمِ بِطُوْلِ الْمَرَضِ وَقِصَرِہٖ

مرض کے طول اور کوتاہی کے علم کا بیان ہے

یہ علم حاصل ہوتا ہی مرض کے اوقات اور اُسکے اعراض اور نوبتون اور بحران کے پہچاننے سے جسکا جاننا طبیب کو ضروری ہی تاکہ مرض کی انتہا معلوم کرکے اُسکی درازی اور کمی کے موافق غذا کا اندازہ کر سکے اور آئندہ جو کچھ حالت بیماری کی ہونے والی ہی اُسکا علم آجاوے تاکہ اُسکا قول قابل اعتبار کے سمجھا جاوے

وَ کُلُّ سُقْمٍ یَنْقَضِیْ فِیْ مُدَّۃٍ	فَمِنْ قَصِیْرٍ اِسْمُہٗ ذُوْ حِدَّۃٍ
اور جو بیماری کہ عرصہ مین گذر جاوے	اسمین سے کوتاہ جسکا نام ذو حدہ (تیزی والی) ہی
یَقْتُلُ فِی الْقَلِیْلِ مِنْ زَمَانٍ	اَوْ یَنْقَضِیْ بِجَیِّدِ الْبُحْرَانِ
تھوڑے زمانہ مین قتل کر ڈالتی ہے	یا اچھے بحران کے ساتھ گذر جاتی ہی

جسقدر بیماری مین حدت ہوتی ہی اُسیقدر اُسکا زمانہ کم ہوتا ہی سو جسمین نہایت درجہ کی حدت اور تیزی ہی وہ نہایت ہی قلیل اور تھوڑے زمانہ تک رہتی ہی جیسے تپ محرقہ اور غب خالص اور سونوخس اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور سکتہ جو سبھی نہایت تیزی والی ہین جو بغیر بحران کے زائل نہین ہو سکتین اور اُسکا بحران

اکثر تیسرے یا چوتھے یا ساتوین روز واقع ہوتا ہی - اور کم ہو جو ساتوین دن سے تجاوز کر سکین مگر طرف تحلیل یا قوت کی اور مطلق حادہ امراض کا بحران بیسوین روز تک ہوتا ہی - اور جو انسے کمتر ہین اُنکا تیس تک اور جو اُنسے بھی کمتر ہین اُنکا چالیس تک ہوتا ہی - اور جنکا بحران چالیس ایام تک واقع نہو وہ حادہ نہین ہین وہ اکثر بغیر بحران کے صرف تحلیل سے اچھی ہو جاتے ہین -

وَهُوَ سَرِيعُ النُّضْجِ وَالْأَوْقَاتِ	خَطِيرُ الْحَالِ ذُو آفَاتِ
اور وہ جلد پختہ ہونیوالی ہی اور تھوڑی زمانہ والی ہی	اور خطرناک بڑی حالت والی آفتون والی ہی

چونکہ حدت والے مرض کا مادہ رقیق ہوتا ہی جسکے ساتھ طبیعت کے سخت مقابلہ کرنے مین اُسمین جلدی نضج آجاتا ہی اسلیے وہ جلدی آرام بخشتی ہی یا موت آجاتی ہی - اور سخت اسلیے ہی کہ اُسکا بوجھ قوت پر گران گذرتا ہی اور اُسکے اعراض خطرناک ہوتے ہین - اور آفتون والی اسلیے کہ وہ سخت امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین جیسے کہ ذات الجنب سے ذات الریہ ہو جاتا ہی

تَعْرِفُهُ مِنْ قِصَرِ ابْتِدَائِهِ	فَتَعْمَلُ التَّدْبِيرَ فِي غِذَائِهِ
تو اُسکو ابتدا کے چھوٹے وقت سے معلوم کرلے	تاکہ اُسکی غذا مین کسی تدبیر کو تجویز کر سکے

یعنی مریض کی قوت اور مرض کے اعتبار سے غذا کا اندازہ کیا جاوے

فَلَا كَثِيرٌ مُثْقِلٌ قُوَاهُ	وَلَا الْقَلِيلُ عَادِمٌ غِذَاهُ
پس نہ بہت غذا جو اُسکی قوتون پر بھاری ہو	اور نہ تھوڑی کہ اُسکی غذا ہی پوری ہو سکے

ہر مرض مین غذا کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ نہ اُسکی مقدار زیادہ ہووے جسکو طبیعت ہضم نہ کر سکے یا ہضم مین مشغول ہو کر مرض کے مادہ کو

نضج نہ دے سکے اور نہ ایسی کم ہو کہ جس سے قوتیں ضعیف یا ساقط ہوں اور
پہلے پُرانے طبیب جب معلوم کر لیتے تھے کہ بیماری چوتھے روز زائل ہو جائیگی
اور قوت بھی قوی ہے تو اُسکی غذا بہت لطیف دیتے یا بالکل غذا نہیں دیتے
اور اگر قوت کو ضعیف پاتے تو غذا لطیف دیتے اور جب جان لیتے کہ بیماری
ساتویں روز دور ہو جانے والی ہے اور قوت بھی قوی ہے تو فقط جلاب
(مصری کا پختہ شربت) پر اکتفا کرتے اور جو قوت ضعیف ہوتی تو
ماء الشعیر شکر سفید کے ہمراہ یا ستو دیتے

فَتَسْقُطُ الْقُوَّةُ فِي ابْتِدَائِهِ ۔ وَلَا تَحُوْزُ قَبْلَ انْتِهَائِهِ

پس قوت ابتداء مرض میں ساقط ہو جاوے ۔ اور قبل از انتہا اپنی حالت پر نہ ٹھہریگی

جب مریض کو باوجود احتیاج کے غذا نہ دیجاوے تو اُس سے اُسکی قوت
انتہا سے پہلے ہی ساقط ہو جاتی ہے اور نہ زیادہ دیجاوے جس سے جب قوت
مرض مادہ کو نضج نہیں دیتی تو قوت پر وہ مادہ غالب آجاتا ہے۔ اور نہ بالکل غذا
بند کیجاوے جس سے مرض کے آخر میں پہونچنے سے پہلے قوت ضعیف ہو جاتی ہے

بَلِ الْغِذَاءُ مُحْكَمُ الْمَقَادِرِ ۔ مُقَدَّرٌ كَالزَّادِ لِلْمُسَافِرِ

بلکہ غذا مضبوط اندازہ سے ۔ اندازہ کی گئی ہے جیسے توشہ مسافر کا

کیونکہ مرض بمنزلہ سفر کے اور مریض بمنزلہ مسافر کے اور اُسکی قوت بمنزلہ توشہ
کے ہے سو جب سفر کی مسافت دراز ہو تو وہاں زیادہ توشہ کی ضرورت ہوتی ہے
اسیطرح جب مرض کی مدت طویل ہوتی ہے تو اسقدر غذا کی ضرورت پڑتی ہے
جس سے مرض کے آخر اور انتہا تک مریض کی قوت محفوظ رہے اور اگر

مرض قصیر ہو تو اُسکا حال بیان ہو چکا ہے

وَاِنْ تَرٰی صَعُوْبَۃَ الْاَعْلَامِ
اور اگر تو سخت نشانیان دیکھے

وَخَطَرَ الْاٰفِ صَابَ فِی الْاٰلَامِ
اور بیماریون اور دردون کا خطرہ دیکھے

وَقُوَّۃً عَالَتْ اِلَی السُّقُوْطِ
اور قوت کو دیکھے کہ سقوط کیطرف مائل ہو رہی ہے

وَالْعَقْلُ فِیْ نَقْصٍ وَفِیْ تَخْلِیْطِ
اور عقل کو دیکھے کہ نقصان اور اختلاط مین ہے

وَالسُّقْمُ لَا تَحْمِلُہٗ قُوَاہُ
اور دیکھے تو بیماری کو کہ اُسکی قوتین برداشت نہین کرتین

اَنْذِرْ بِمَوْتٍ قَبْلَ مُنْتَہَاہُ
تب تو منتہا سے پہلے موت کی خبر سُنا دے

حواس باطنی عقل و شعور مین نقصان آجاوے جس سے اُسکے کلام مین خبط آجاوے اور جو چیز حقیقت مین کچھ نہو اُسکو تصور مین موجود سمجھنے لگے۔ سو یہ سبھی امور دلالت کرتے ہین کہ دماغ کے حالات مین نقصان اور قوتون مین فساد آگیا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مریض کو درجۂ انتہا سے پہلے موت لاحق ہو جاویگی

وَاعْرِضْہُ بِالرَّدِیِّ مِنَ الْاَعْرَاضِ
اور اس حالت کو بُری اعراض سے جان

وَفِی الْمَرَادِیِّ مِنَ الْاَمْرَاضِ
اور اُسکے صفراوی مرضون مین یقین کر

وَمِنْ طَوِیْلٍ وَھُوَ یُسَمّٰی مُزْمِنًا
اور دوسری قسم مرض طویل ہے جسکو مزمن کہتے ہین

بِسُرْعَۃٍ لَیْسَ یُحِلُّ الْبَدَنَا
جو جلدی بدن کو نہین گھلاتی یعنے نہین مارتی

لٰکِنَّہٗ یَقْتُلُ بِالذُّبُوْلِ
لیکن یہ امراض ذبول سے مار ڈالتے ہین

وَالنَّزْفِ وَالسِّلِّ وَالنُّحُوْلِ
اور نزف الدم سے اور سل سے اور لاغری سے بھی

مرض کی درازی کا سبب یا تو مادہ کی برودت یا اُسکی غلظت یا خشکی یا ایسا یبس ہی جو بدن پر غالب آجاوے پس اکثر سرد امراض زیادہ عرصہ تک رہا کرتے ہین

کیونکہ انکا مادہ غلیظ ہوتا ہی جو جلدی تحلیل نہین ہو سکتا سو ایسے امراض ابتدا مین خطرناک نہین ہوتے - کیونکہ انمین مریض کی قوت جلدی کم نہین ہوتی لیکن تدریجاً حرارت غریزیہ کے گھٹنے اور بدن مین ذبول - نحافت ضعف اضمحلال کے آنے سے ہلاکت آجاتی ہے - سل پھیپھڑے کا زخم ہی جو جلدی اچھا نہین ہوتا بلکہ عرصہ دراز مین قوت کو ضعیف کر دیتا ہی

اَوْ يَشْتَفِيْ فِيْ مَرَضٍ طَوِيْلٍ
یا وہ (بدن) شفا پاتا ہی مرض طویل مین

وَ يَنْقَضِيْ بِالنُّضْجِ وَ التَّحْلِيْلِ
اور وہ (مرض) نضج اور تحلیل کے سبب گذر جاتا ہی

یعنی مرض بارد یا مزمن کا مادہ زمانہ دراز مین تحلیل پاتا ہی جس سے مریض کی قوت مین تقویت آجاتی ہی

تَعْرِفُهَا بِخِفَّةِ الْاَعْرَاضِ
ان مرضون کے انقضاء کو تو انکے اعراض سے دریافت کر لے

وَ كُلُّ بَارِدٍ مِنَ الْاَمْرَاضِ
اور ہر ایک سرد مرض کو بھی

لَا تَغْذُهُ بِمَطْعَمٍ قَلِيْلٍ
تو اسکو تھوڑی غذا نہ دے

فَتَسْقُطُ الْقُوٰى مِنَ الْعَلِيْلِ
کہ بیمار کی سب قوتین ساقط ہو جاینگی

مزمنہ اور طویل امراض مین غذا کم دینے سے لطیف تدبیر نہ کرنی چاہیے جس سے مریض کی قوت انتہا سے پہلے ساقط ہو جاتی ہی

وَ بَيْنَ هٰذَيْنِ سِقَامٌ مُعْتَدِلٌ
اور درمیان ان دونون مرضون کے بیماری معتدل ہی

لَمْ تَقْتَصِرْ اَوْقَاتُهٗ وَ لَمْ تَطُلْ
کہ اُسکے اوقات نہ چھوٹے ہین نہ دراز

فَوَسِّطِ الْغِذَاءَ فِيْ تَلْطِيْفِهٖ
پس غذا کے لطیف دینے مین درمیانہ رکھ

لَا بِقُوَّةٍ وَّ لَا الضَّعِيْفِ
جو نہ بہت قوی ہووے اور نہ ضعیف

ذکر معرفۃ البحران

معرفت بحران کا ذکر ہے

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتًا مریض کے تمام احوال مین واقع ہوتا ہی لیکن حادہ امراض مین اکثر ظاہر ہوتا ہی

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الحَدَّ فِی البُحْرَانِ — تَغَیُّرٌ بِسُرْعَةٍ فِی آنِ
یقین کر کہ تعریف بحران کی یہ ہی کہ — وہ ایک تغیر ہی کہ جلدی ایک آن مین ہو

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتًا حادث ہوتا ہی جس سے مریض یا تو شفایاب ہو جاتا ہی یا مصیبتون مین پھنس جاتا ہی- جالینوس نے کہا ہی کہ بحران ایک تغیر سریع ہی جو مریض کو سختی اعراض کے ساتھ لاحق ہوتا ہی جس سے آدمی ہلاکت یا صحت کو پہونچ جاتا ہی

یُحْدِثُ عَنْ صُعُوبَةٍ فِی العَرَضِ — وَمِنْ جِهَادِ النَّفْسِ عِنْدَ المَرَضِ
جو پیدا ہوتا ہی عوارضات کی سختی سے — اور مرض کے ساتھ نفس کے مقابلہ کرنے سے

اکثر بحران حادہ امراض مین ہوتا ہی کیونکہ سرد امراض کا بحران مخفی رہتا ہی جو اکثر تحلیل کے سبب سے زائل ہو جاتا ہی- اور بحران اسطرح واقع ہوتا ہی کہ طبیعت مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ کرتی ہی اور طبیعت ایک قوت ہی جسکا فیضان نفس کیطرف سے ہوتا ہی جو خداوند تعالی کے اذن سے بدن پر سلطنت کرتی ہی اور اُس سے موذی چیزون کو دفع کرتی ہی

یُفْضِی اِلَی المَوْتِ اَوِ الحَیَاةِ — بِالمَرْءِ فِی الیَسِیْرِ مِنْ اَوْقَاتِ
جو پہونچا دیتا ہی طرف موت کے یا حیات کے — ایک دفعہ تھوڑے وقت مین

جب قوت مغلوب اور ضعیف ہو جاتی ہی تو موت طاری ہو جاتی ہی- اور جب

مرض مغلوب اور قوت غالب ہتی ہی تو صحت ہو جاتی ہی

بَيْنَ الْقُوٰى وَسُقْمِهَا مُغَالِبَهٗ	فِى شِدَّةٍ كَاَنَّهَا مُحَارِبَهٗ
درمیان قوتوں اور بیماری کے باہم زورآوری ہی	ایسی سختی مین کہ گویا یہ لڑائی اور جنگ ہی
اِنْ تَغْلِبِ الْقُوَّةُ فَالْبُحْرَانُ	يَجُوْدُ وَالْحَيَاةُ وَالْاَمَانُ
اگر قوت غالب آوے تو بحران	اچھا ہی اور زندگی ہی اور امن ہی
اَوْ يَغْلِبُ الْمَرَضُ فَالْوَفَاتُ	حَلَّتْ عَلَى الْاِنْسَانِ وَالْمَمَاتُ
اور اگر مرض غالب ہووے تو وفات	اور موت انسان پر اُترتی ہی

مرض بمنزلہ دشمن باغی کے ہی جسنے طبیعت کے شہر پر چڑھائی کی ہی اور طبیعت بمنزلہ بادشاہ کے ہی اور بحران کے دن جنگ و جدال کے ایام ہین جسمین بادشاہ اپنے لشکر یعنی قوتوں کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتا ہی۔ اگر دشمن پر بخوبی غلبہ نہ پایا اور اُسکی مدافعت اور بیخکنی کلی نکی تو وہ ناقص بحران ہی جسکے لیے ایک اور بھاری جنگ کی امید ہی اور جو طبیعت نے غلبہ دشمن سے اپنا ملک بچا لیا تو بیمار کو صحت اور شفا حاصل ہو جاتی ہی اور اگر دشمن نے اپنے زور اور قوت سے اُسکے شہر اور ملک کو چھین لیا تو وہ موت ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بادشاہ کسی ایک جہت مین جا چھپتا ہی تو ایسا ہی کبھی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف بدن مین مادہ چلا جاتا ہی جسکو خالص کر دیتا ہی اور یونانی لوگ بحران کے دنون کو فیصلہ کا دن سمجھتے تھے جنمین یا تو قوت غالب آئے یا مرض

ذِکرُ ضُرُوبِ التَّغَایُرِ

تغیر کی قسمون کا ذکر ہے

وَ لِلتَّغَایُرِ ضُرُوبٌ سِتَّةٌ — یُبْطِئُ فِیْهَا الْاَمْرُ اَوْ یَنْبُتُ

تغیر کی چھ قسمین ہین — آیندہ حال انمین دیر تک رہے یا جلدی رہے

مِنَ انْقِلَابِ الْجِسْمِ فِیْ اَوْقَاتِ — قَلِیْلَةٌ لِلنَّحْسِ وَ الْحَیٰوۃِ

انقلاب جسم کا تھوڑے وقتون مین — بہتری اور زندگی کے واسطے ہوتا ہی

جن وقتون مین مرض کو تغیر آتا ہی کبھی انمین تغیر دیر تک رہتا ہی اور کبھی جلدی ہوجاتا ہی - اس تغیر سے وہی مراد ہی جسمین موت یا حیات ہوتی ہے-

یُنْذِرُ فِیْهَا قَبْلَهٗ مَا یُحْمَدُ — وَ ذَاکَ بُحْرَانٌ صَحِیْحٌ جَیِّدٌ

اور قبل اسکے علامات محمودہ انکی خبر دیتی ہین — اور یہ بحران درست اور اچھا ہی

تغیر اول - بحران کے دن سے پہلے یوم الانذار کا ہونا ضروری ہی جو کہ بحران کے ہونے کی اطلاع دیتا ہی - سو اگر اُس یوم الانذار مین کوئی اچھی اور محمود علامت ظاہر ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بحران نیک اور اچھا ہوگا - مثلاً یوم الانذار مین قوت مین زیادتی پائی جاوے یا مرض کے اعراض ضعیف ہو جاوین یا اُس خلط مین جو مرض کا مادہ ہی نضج یا استفراغ پایا جاوے تو بحران محمود ہوگا

وَ غَیْرُهٗ عَنِ انْقِلَابٍ مُسْرِعٍ — یُفْضِیْ اِلَی الْمَوْتِ وَ شَرٍّ مُصْرِعٍ

اور سوا اُسکے دوسرا انقلاب کہ جلدی واقع ہووے — موت کیطرف اور شر پچھاڑنے والے کیطرف پہونچاتا ہی

یُضِیْقُ فِیْهِ بِالطَّبِیْبِ الْمَسْلَکُ — ذَاکَ بُحْرَانٌ رَدِیٌّ مُهْلِکُ

اسمین طبیب کا راستہ تنگ ہوجاتا ہی — اور یہ بحران ردی اور ہلاک کرنے والا ہی

دوسرا تغیر جسمین مریض کو موت کیطرف قریب ہو جاناہی اور طبیب کو اُسکی مدافعت کے لیے کوئی حیلہ نظر نہین آتا

وَ ثَالِثٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ مُبْطِئٍ	يُفْضِيْ اِلٰى حَالٍ صَحِيْحٍ مُيَسِّرِيْ
اور تیسرا انقلاب آہستہ آہستہ ہونیوالا ہی	جو حالت صحت اور تندرستی کیطرف پہونچاتا ہی
وَ لَيْسَ بِالْبُحْرَانِ بَلْ تَحْلِيْلُ	يَأْتِيْ عَلَى الْقَلِيْلِ فَالْقَلِيْلُ
یہ بحران نہین ہی بلکہ تحلیل ہے	کہ تھوڑے مادہ پر آتی ہی تھوڑی

تیسرا تغیر جو مریض کو صحت کیطرف تدریجاً زیادہ عرصہ مین پہونچاتا ہی اور ایسا اُن امراض مین پایا جاتا ہی جنکا مادہ سرد یا خشک ہوتا ہے جو اکثر بغیر بحران کے تحلیل یا استفراغ غیر محسوس کے ذریعہ سے اچھے ہو جاتے ہین بشرطیکہ قوت قوی ہووے

وَ رَابِعٌ يُبْطِئُ فِيْ انْقِلَابٍ	يَدْخُلُ بِالْمَرِيْضِ شَرَّ بَابٍ
اور چوتھا انقلاب مین دیر کرتا ہی	مریض کو بُرے دروازہ سے داخل کرتا ہی

چوتھا تغیر مریض کو تدریجاً عرصۂ درازمین موت تک پہونچا دیتا ہی۔ نہ تحلیل سے بلکہ اسطرح کہ آہستہ آہستہ مریض کی قوت کو گھٹا دیتا ہے جس سے اُسکی رطوبت غریزی جذب ہو جاتی اور ذبول و اضمحلال ہو کر مریض مر جاتا ہی

وَ خَامِسٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ وَسَطٍ	يُفْضِيْ اِلَى الْمَوْتِ وَ شَرٍّ فَرَطٍ
اور پانچوان انقلاب اور میانہ ہی	جو پہونچاتا ہی موت اور بہت خرابی کیطرف

پانچوان تغیر درمیان اُن ہر دو تغیرون کے ہی جو موت کو جلدی یا دیر سے لاتے ہین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مریض کو دفعتاً اُسکی ایک حالت سے

دوسری حالت مین انقلاب ہوجاتا ہی۔ پھر اُسکی قوت تدریجاً گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجاتی ہی اور موت آجاتی ہی

وَسَادِسًا يُفْضِي إِلَى الْحَيَاتِ	فَهِيَ الْمُتَوَسِّطُ مِنَ الْأَوْقَاتِ
اور چھٹا ہی کہ حیات کیطرف پہونچاتا ہی	سو یہ متوسط الاوقات ہی

یہ تغیر پہلے کا مخالف ہی یعنی اسمین بیمار کی حالت دفعتاً تندرستی اور صحت کیطرف متبدل ہوجاتی ہی۔ پھر تھوڑی تھوڑی بیماری دور ہوتے ہوتے زائل ہوجاتی ہی اور مادہ مرض کا بالکل دفع ہوجاتا ہے

وَذَانِ بُحْرَانِ يُدْعَيَانِ	مُرَكَّبَيْنِ وَهُمَا ضِدَّانِ
یہ دونون بحران مرکب کہلاتے ہین	اور یہ دونون باہم ضدین ہین

طبیبون کے نزدیک پانچوین اور چھٹی یہ دونون تغیرات کی قسمین مستقل نہین ہین بلکہ یہ دونون پہلی چار قسمون سے مرکب اور ماخوذ ہین کیونکہ ان دونون مین سے ہر ایک مرکب ہی انقلاب سے جو سرعت اور بطوء کے درمیان ہی اسلیے انکا نام مرکب ہی سو دونون محمودون سے مرکب محمود اور دونون ناقصون سے مرکب بھی ناقص ہی

وَجَيِّدُ الْبُحْرَانِ مَا فِي الْمُنْتَهَى	عِنْدَ كَمَالِ النُّضْجِ مَعَ فَرْطِ الْقُوَى
اور جید بحران وہ ہے کہ انتہا مین	کمال نضج کے وقت بہت قوتون کے ساتھ ہو
وَضِدُّهُ مَا كَانَ فِي التَّصَعُّدِ	وَهُوَ مِنَ الْبُحْرَانِ غَيْرُ جَيِّدِ
اور ضد اُسکا وہ ہی کہ تزائد کی حالت مین ہو	اور وہ بحران غیر جید ہے

جبکہ بحران انتہاے مرض مین عارض ہوتا ہی تو اسصورت مین جب مرض کے مادہ مین نضج آجاوے اور قوت بھی قوی ہو تو مادہ تحلیل ہوکر خارج ہوجاتا ہی

را اور اس بحران کا ضد وہ ہی جو عوارض مرض کے تزاید کی حالت مین واقع ہووے خصوصاً جبکہ قوت بھی ضعیف ہو تو اس صورت مین مادہ مین نضج حاصل نہین ہوتا۔ سو وہ نہایت ردی اور مذموم ہوتا ہے

ذِكرُ مَا يُحتَاجُ اِلَىٰ عِلمِهٖ فِي البُحرَانِ

اس چیز کا ذکر ہی جسکا جاننا بحران مین ضروری ہی

وَاَنتَ تَحتَاجُ مَعَ البُحرَانِ اِلَىٰ ثَلٰثَةٍ مِنَ المَعَانِي
تجھے بحران مین تین چیزون کیطرت احتیاج پڑتی ہی

اَلعِلمُ بِالاَنذَارِ وَالاَيَّامِ وَعِلمُ مَا يَدُلُّ مِنَ اَعلَامِ
علامت پہلی سے خبر دینے والی کا علم اور دنون کا علم اور حال مین علامت والے کا علم

بحران سے سمجھنے کے بعد اُسکی تین حالات کا جاننا ضروری ہی (۱) وہ ایام جو بحران کے ہونے کی اطلاع دیتے ہین - اور وہ عوارض جو مریض کو اُن ایام مین پیش آنے والے ہین (۲) بحران کا دن اور جو کچھ اسمین مریض کا حال ہوگا (۳) بحران کے بعد مریض کا کیا حال ہوگا - تندرست شفایاب ہو جائیگا یا مصائب مین مبتلا ہو جائیگا -

فَعِلمُنَا بِاَيِّ نَوعٍ يَنقَضِي اِذَا انقَضَى بُحرَانُ كُلِّ مَرَضٍ
پس علم ہر ایک قسم کا جو گذر جاتا ہی جب مرض کا بحران گذر جاوے

طبیب کو جاننا ضروری ہی کہ بحران کیونکر گذرا ہی اور کس قسم کے استفراغ سے منقضی ہوا ہے

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْبُحْرَانِ

پہلے سے بحران کی خبر دینے والی علامات کا ذکر ہے

وَکُلُّ بُحْرَانٍ آتٍ فَمُنْذِرُهٗ ... مِنْ شِدَّةِ الْاَعْرَاضِ مَا سَنَذْکُرُهٗ

اور جو بحران آئیگا تو اُسکا منذر (پہلے سے خبر دینے والا) ... شدت اعراض مین جسکو ہم بیان کرینگے

مرض کے عوارض بحران آنے کے وقت سخت اور قوی ہوجاتے ہین

کَخَلْطَةٍ فِی الْعَقْلِ وَالْاِحْسَاسِ ... اَوْ وَجَعٍ فِی الْاٰذَانِ اَوْ فِی الرَّاسِ

جیسے اختلاط عقل مین اور حس مین ... اور درد کانون مین یا سر مین

پہلے سے اُن اعراض کا جاننا جو بعد آنے بحران کے وقوع پذیر ہوتے ہین جنکو دماغ کے افعال سے ساتھ کسیقدر علاقہ ہوتا ہے اسیکو علم بالانذار کہتے ہین اور جسمین اختلاط اسطرح آجاتا ہے کہ جسکی قوت مین خبط ہوجاتا ہے جو ہر چیز کو واقع کے برخلاف سمجھنے لگتی ہے اور حواس مین تکدر اور خرابی آجاتی ہے جبکہ دماغ کیطرف فاسد بخارات صعود کرتے ہین اور قانون مین لکھا ہے کہ بحران مین فاسد مواد عضو رئیس سے دوسرے کیطرف مندفع ہوجاتے ہین اسطرح کہ دماغ کے سینہ اور گردن کیطرف اور دل کے بغلون کیطرف اور جگر کیطرف چلے جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین

وَسَیْلِ مَا یَجْرِیْ مِنَ الدُّمُوْعِ ... وَقَلَقٍ وَقِلَّةِ الْهُجُوْعِ

اور کثرت آنسوؤن کی جو جاری ہودین ... اور اضطراب اور کمی نیند کی

اضطراب ایسی حالت ہے جس سے آدمی ایک ہیئت پر آرام نہین کرسکتا

اَوْ اِضْطِرَابِ الْحَرَكَاتِ اَوْاَرَقِ | اَوْ وَجَعٌ فِي الصَّدْرِ رِيَا وِالْعُنُقِ
یا اضطراب حرکات کا یا بیداری | اور درد سینہ میں یا گردن میں
اَوْ اِنْتِبَاهٌ سَيِّئٌ مِنْ غَمْرَةٍ | وَالْعَيْنُ فِيهَا حَرَكَةٌ اَوْ حُمْرَةٌ
یا بری بیداری سختی کے سبب | اور آنکھ میں حرکت ہو یا سرخی

غمر - گرداب اور مرگ کی سختی اور مطلق سختی کو کہتے ہیں

اَوِالضَّرَسُ فِي الضَّرِّ اَوِاصْطِكَاكُ | وَالْاَنْفُ فِي الْاَكَّالِ بِاِحْتِكَاكِ
اور داڑھ ہلنے میں اور پیسنے میں ہو | اور ناک کھجلی کے سبب کھایا جاتا ہو

یہ سبھی افعال دماغ سے سرزد ہوتے ہیں جو قوتوں کی اضطرابی اور مادہ مرض کے ساتھ مقابلہ اور مجاہدہ کرنے کے سبب سے ایسے ہوتے ہیں اور اصطکاک کے یہ بھی معنی ہیں کہ ہر دو جبڑوں میں تشنج آجاوے جس سے منھ کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہے

وَلِلشِّفَاهِ تَارَةً تَقَلُّصُ | وَتَارَةً يُرٰى لَهَا تَمَصُّصُ
اور ہونٹوں کو گاہے تو کبھی دٹ ہوتی ہے یعنی سکڑ جاتی ہیں | اور کبھی انکا تمصص (شکن) نظر آتا ہے
وَسُرْعَةُ النَّفَسِ وَاجْتِلَابُ | لِبَارِدِ الْهَوٰى وَاضْطِرَابُ
اور تیزی سانس کی یا کھینچنا سرد ہوا کا | اور اضطراب و بیقراری
وَسُرْعَةُ النَّبْضِ مَعَ التَّوَاتُرِ | وَسُعْلَةٌ تَنْسَابُ بِالْغَرَاغِرِ
اور تیزی نبض کی تواتر کے ساتھ | اور کھانسی جو تیز چلتی ہے غرغروں کے ساتھ
وَخَفَقَانٌ دَائِمٌ وَغَشْيٌ | وَنَهْضَةٌ مِنْ فَرْشِهٖ وَمَشْيٌ
اور دل کا دھڑکنا ہمیشہ اور بیہوشی | اور اپنے بستر سے چلنا اور اٹھنا

یہ سبھی علامات دل کے افعال سے ماخوذ ہیں مگر لبوں کا حال کہ وہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے

وَوَجَعٌ فِي الْحَلْقِ وَالْمَرِيْءِ	وَالْكَرْبُ إِنْ دَامَ بِفَرْطِ غَشْيٍ
اور حلق مین اور مری مین درد ہونا	اور بیقراری ہوتی ہو اگر بہت بیہوشی کے ساتھ دائم رہے
وَالنَّخْسُ فِي الْاَجْنَابِ وَالْاَضْلَاعِ	وَشِدَّةُ الْآلَامِ وَالْاَوْجَاعِ
اور پہلوون اور پسلیون مین چبھنا	اور سخت درد اور تکلیف ہونی
وَوَجَعٌ مُتَوَاتِرٌ فِي الْمَعِدَةِ	اَوْ يَشْتَكِي طِحَالُهُ اَوْ كَبِدَهُ
اور پیہم معدہ مین درد کا ہونا	اور تلی یا جگر کی شکایت کرنی
اَوْ وَجَعٌ فِي الْبَطْنِ اَوْ فِي الْعَانَةِ	كَذَالِكَ فِي الْكُلىٰ وَفِي الْمَثَانَةِ
اور شکم یا پیڑو مین درد کا ہونا	ایسا ہی گردون اور مثانہ مین درد ہونا

یہ سبھی دلائل جیسا کہ دماغ اور دل کے افعال سے لیے جاتے ہین اسیطرح یہ اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ غذا کے اعضا مین مادہ ہی جو جگر ہی سو اس سے بھی استدلال پکڑا جاتا ہی اور قوت طبعی کو تقویت دیجاتی ہی تاکہ اس مادہ کو خارج کردیوے سو اسوجہ سے غذا کے اعضا مین بحران کی قوت و ضعف کے اعتبار سے اضطراب آجاتا ہے

وَمِثْلُ مَا يُحْدِثُ مِنْ فَرْطِ الْاَلَمِ	فِي دُبُرٍ اَوْ فِي قَضِيْبٍ اَوْ فِي رَحِمٍ
اور جیسے کہ پیدا ہوتا ہے بہت درد	مقعد مین یا قضیب مین یا رحم مین
اَوْ وَجَعٌ فِي سَائِرِ الْمَفَاصِلِ	اَوْ بَعْضِهَا مِنْ خَارِجٍ اَوْ دَاخِلٍ
یا درد سارے جوڑون مین	یا بعض مین خارج سے یا داخل سے

اور کبھی لی جاتی ہین وہ علامتین جو بحران کی خبر دیتی ہین دماغ سے یا دل سے اور کبھی عام بدن یا اُسکے کسی خاص عضو سے بھی

وَهٰذِهٖ اِذَا تَرَاهَا تَصْعَدُ	فِي يَوْمِ بُحْرَانٍ فَذَاكَ جَيِّدُ
یہ حالتیں جب تو دیکھے کہ بحران کے دن	ترقی پر ہیں تو یہ بحران جید ہے
لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ نُضْجٌ قَدْ ظَهَرْ	اَوْ لَا فَبِالضِّدِّ تَرٰى هٰذَا الْخَبَرْ
خصوصاً اگر نضج ظاہر ہو چکا ہو	اور اگر ترقی پر نہو تو اسکے برخلاف تو حالت غیر جید دیکھیگا

جب طبیب کو معلوم ہو کہ بحران کے دن علامتیں اور اعراض قوی ہیں اور قوت بھی قوی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ یہ بحران جید ہو اور اگر قوتیں ضعیف ہوں یا نضج نہ ظاہر ہو تو وہ ردی ہے

ذِكْرُ اَيَّامِ الْبُحْرَان

بحران کے دنوں کا ذکر ہو جنکو ایام باحور یہ سکتے ہیں

بحران کے ایام وہ ہیں جنمیں بحران کے واقع ہونے کی امید ہوتی ہو منجملہ انکے بعض ایام میں بحران جید ہوتا ہو اور بعض میں ردی اور بعض میں متوسط پس وہ ایام جنمیں بحران واقع ہوتا ہو سولہ روز ہیں تیسرا۔ اور چوتھا۔ اور پانچوان۔ اور ساتوان۔ اور آٹھوان۔ اور نوان اور گیارھوان اور تیرھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور ستائیسوان اور تیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان۔ ایک جماعت اطبا کے نزدیک چالیس روز کے بعد بحران نہیں ہوتا۔ بلکہ بیماری نضج اور تحلیل کے ذریعہ سے زائل ہو جاتی ہو۔ اور اکثر متاخرین کے نزدیک ساٹھوان اور اسیوان اور ایکسو بیسوان روز بھی بحران کا دن ہو کیونکہ وہ ہر چالیس کے بعد بیسوین روز کو بحران کا دن سمجھتے ہیں اور پھر دو سو کے بعد چالیسوین روز کو بحران

خیال کرتے ہین اور اُنکے نزدیک کبھی بحران ساتوین مہینے اور ساتوین برس اور چودھوین برس اور اکیسوین برس ہوتا ہی۔ باعتبار انتقال کے ایک عمر سے دوسری عمر مین۔ ان بحران کے ایام مذکورہ کے علاوہ کسی اور دنون مین بحران نہین ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو وہ ردی ہوتا ہی وہ یہ ایام ہین۔ پہلا دوسرا۔ چھٹا۔ دسوان۔ سولھوان۔ اٹھارھوان۔ بائیسوان۔ تیئیسوان پچیسوان۔ چھبیسوان۔ اٹھائیسوان۔ انتیسوان۔ تیسوان۔ تینتیسوان انتالیسوان وہ ایام جو بحران کے آنے کی خبر دیتے ہین یہ ہین کہ چوتھا دن خبر دیتا ہی کہ ساتوین روز کو ہوگا۔ پھر ساتوان اور پانچوان دن خبر دیتا ہے کہ نوین یا گیارھوین روز ہوگا۔ اور نوان خبر دیتا ہی کہ چودھوین کو اور سترھوان بیسوین کو اور چوبیسوان ستائیسوین کو اور اکتیسوان چونتیسوین کو اور چونتیسوان چالیسوین کو

وَسَبَبُ الْبُحْرَانِ قَدْ صَحَّ الْخَبَرُ	بِاَنَّ فِی الْاَمْرَاضِ تَاثِیْرُ الْقَمَرِ
بحران کے سبب یہ خبر صحیح ہو چکی ہے	کہ مرضون مین قمر کی تاثیر ہے

نجومیون کے اقوال و حکایات و اخبار جو اس باب مین ہین کہ سیارہ نیرہ ساتون جو قمر۔ زحل۔ مریخ وغیرہ ہین یا غیر نیرہ ہون سب کو اس عالم مین دخل ہی یا اُنکے سبب سے تغیرات واقع ہوتے ہین جو شخص ان امور کا قائل و معتقد ہوگا وہ مسلمانون کے اجماع مین کافر و مردود سمجھا جائیگا۔ لیکن بحران ایک ایسا امر ہی جو خداوند تعالی کی عادت سے جاری ہو چکا ہی کیونکہ ہمکو تجربہ عادت استقراء سے معلوم ہی۔ امراض کے بعض حالات مین بہت سے تغیرات واقع ہوتی ہین

اور معلوم ہوتا ہی کہ قمر کو آسمان کے سطح مین ایسا درجہ حاصل ہی جسکے ذریعہ سے
اس عالم مین تغیرات واقع ہوتے ہین اور اسیطرح حیوان کی رطوبات مین
تغیر آجاتا ہی جس سے نضج وہضم وغیرہ ان رطوبتون مین ہو جاتا ہی کیونکہ بظاہر
معلوم ہی کہ قمر کے نور کی زیادتی مین ثمر اور پھلون مین نضج اور نمو آجاتا ہی

لِاَنَّهٗ شَیْءٌ سَرِیْعُ الْحَرَکَۃِ
کیونکہ قمر ایک چیز تیز چلنے والی ہی
یَقْطَعُ فِیْ عَهْدٍ قَلِیْلٍ فَلَکَهٗ
تھوڑے عرصہ مین اپنے آسمان کو طی کرتا ہی
فَتَارَۃً یَقْوٰی وَتَارَۃً یَضْعُفُ
سو کبھی وہ تاثیر قوی ہوتی ہی اور گاہے ضعیف
وَذَا بِصَنْعَۃِ النُّجُوْمِ یُعْرَفُ
اور یہ قوت وضعف علم نجوم سے معلوم ہو جاتا ہی

امراض مین قمر کی تاثیر کا یہ سبب ہی کہ وہ اس عالم مین جلدی حرکت کرتا ہی
کیونکہ جو چیز سریع الحرکت ہی اُسکی تاثیر بھی جلدی ہوتی ہی اسیواسطے جسقدر
اُسکا نور زیادہ ہوتا ہی اسیقدر رطوبتین مکمل اور پوری ہو جاتی ہین جس سے
انہار و اثمار مین نمو اور زیادتی آجاتی ہی اور یہ سبھی قول باطل ہی۔ صحیح قول یہ ہی
کہ بحران حرکت عظیم ہی جو اوقات معلومہ مین نفس کی قوتون سے حادث ہوتا ہی
جسمین قوتین مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ ومحاربہ کرتی ہین اور اُسکو دفع
اور دور کرنا چاہتی ہین خداوند تعالی کے اذن اور حکم سے

تَاثِیْرُهٗ اِذْ لَیْسَ بِالْمَحْسُوْسِ
اسواسطے کہ تاثیر اسکی حواس سے نظر نہین آتی
لَا فِیْ سُعُوْدِهٖ وَلَا النُّحُوْسِ
نہ اُسکی نیکی مین نہ اُسکی بدی مین
حِیْنَ مُبَیِّنٌ شَکْلُهٗ لِلْحِسِّ
شکل اُسکی نظر مین تب ظاہر ہوتی ہی
مَا صَارَ فِیْهِ مِنْ ضِیَاءِ الشَّمْسِ
کہ جب اُسمین آفتاب کی روشنی پڑے

قمر ایک جرم سیاہ مصقل ہی جسکو نور شمس سے مقابلہ کی حالت مین حاصل ہوتا ہی نہ اُسکی تاثیر منازل سعیدہ مین محسوس ہوتی ہی جبکہ کواکب سعیدہ شمس مشتری - زہرہ وغیرہ سے کے ساتھ مقارن ہو نہ منازل منحوسہ مین جبکہ کواکب منحوسہ مریخ وزحل کے ساتھ مقارن ہو

وَرُبْعُهُ يُنَيِّرُ فِي الْأَرْبُوعِ ۔۔۔ وَنِصْفُهُ يُضِيءُ فِي الْأَسْبُوعِ

قمر کی چوتھائی چوتھے روز روشن ہوتی ہی ۔۔۔ اور نصف اُسکا ایک ہفتہ مین چمکدار ہوتا ہی

اسیطرح بحران بھی چوتھے اور ساتوین روز ہوتا ہی

وَالسُّقْمُ لَا يَكُونُ دُونَ قَطْعِ ۔۔۔ يَضْعُفُ فِيهِ سَعْدُهُ عَنْ طَبْعِ

اور بیماری نہین آتی بدون طی کرنے کہ کچھ حصہ فلک کا طی کرنے ۔۔۔ کہ اسمین نیکی اسکی اپنی طبع سے ضعیف ہو جاتی ہے

وہ بیماری مہلک ہوتی ہی جو حادث ہو اس صورت مین جبکہ قمر کواکب نحسہ سے کے ساتھ متصل ہوتا ہی

وَإِنْ تَمَادَى فِي السُّعُودِ الْقَمَرُ ۔۔۔ عَاشَ الْعَلِيلُ وَاسْتَطَالَ الْعُمُرُ

اور اگر چاند نیکی مین چلا سے چلے ۔۔۔ تو بیمار زندہ رہے گا اور عمر دراز ہوگی

اُس بیماری سے نجات پانے اور بیمار کے شفایاب ہونے کی امید ہی جو کہ لاحق ہو اس حالت مین جبکہ چاند کواکب سعیدہ سے قریب ہوتا ہی یہ قول ہر دو قابل اعتبار نہین ہی بدلیل اس آیت کے إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ یعنی جب لوگون کا وعدہ آپہونچا تو وہ اُس سے ایک ساعت پیچھے یا آگے نہین ٹل سکتے اور ان امور کو قانون مین بھی نہین ذکر کیا۔

وَاِنْ تَمَادیٰ فِی النُّحُوْسِ مَاتَا | وَانْقَطَعَ الْعُمْرُ بِہٖ وَفَاتَا
اور اگر نحوست مین چلا جاوے تو مرجاویگا | اور عمر اُسکی سب گھٹ جاویگی اور گذر جاویگی
لِاَذَا اَتیَ الْبُحْرَانُ فِی الْاَرَابِعِ | طَوْرًا وَطَوْرًا جَاءَ فِی الْاَسَابِعِ
جبکہ بحران کبھی چوتھے روز آوے | اور کبھی ہفتہ ہفتہ مین آوے
وَھٰذِہِ الْبُحْرَانُ فِیْھَا جَیِّدَۃٌ | یَصْحَبُ اِنْذَارًا وَنُضْجًا یَشْھَدُ
ان دونون مین بحران اچھا ہوتا ہی | جو انذار اور نضج موجودہ کے ساتھ ہوتا ہے

اکثر بحران جو چوتھے یا ساتوین روز ہوتا ہی وہ محمود اور جید ہوتا ہی کیونکہ تجربہ سے ایسا ثابت ہو چکا ہی خصوصاً جبکہ روز بحران سے پہلے یوم الانذار (خبردہندہ) مین عمدہ علامتین (مثل نضج اور قوت وغیرہ کے) ظہور پذیر ہووین اور رارسجانس نے کہا ہی کہ جب بحران ساتوین روز واقع ہوتا ہی اُسکا یوم الانذار چوتھا روز ہوتا ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جو بحران مفرد ایام مین واقع ہوتا ہی وہ اقوی اور راجود ہوتا ہی

وَھٰذِہٖ تَجْرِیْ عَلَی الْاَدْوَارِ | لِاَنَّھَا مُحْکَمَۃُ الْاِقْتِدَارِ
اور یہ دن بحران کے دور دن پر چلتے ہین | کیونکہ یہ پختہ اندازہ والے ہین

ربوع وسبوع یعنی ہر چوتھے اور ہفتہ ہفتہ کا بحران دو رون پر جاری رہتا ہی اور تجربہ سے معلوم ہی کہ انکا بحران جید اور محمود ہوتا ہی ان ایام کے بحرانو نمین تبدل و تغیر نہین آتا مگر کسی مانع سے جو کبھی قوت مین ضعف ہوتا ہی یا مادہ سخت بازمانع ہوتا ہی

وَغَیْرُ ھٰذِہٖ فَلَا دَوْرَ لَہٗ | لِاَمْرٍ اَغْمَاہُ بِمَا اَشْکَلَہٗ
اور سواے اُسکے بحرانون کا دورہ نہین ہی | اور کبھی باعث کسی امر پوشیدہ کے اُنکے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہی

جیسا کہ چوتھے روز دن اور ہفتون کے بحرانون کے اوقات مین انتظام ہوتا ہی ویسا کسی دیگر ایام مین نہین ہوتا اور جو کبھی ایسا واقع ہو اور جید بھی ہووے تو وہ شاذ اور اتفاقیہ ہی اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ ہر چوتھے اور ساتوین روز جو بحران سے تغیرات واقع ہوتے ہین سو یہ ایسا امر ہی جسکو انسانون کی عقلین ادراک نہین کرسکتین بلکہ وہ خداوند تعالی کی ایک حکمت ہی جسکو اُسنے جاری اور مستمر کردیا ہی - اور بعض نے کہا ہی کہ جب مرض بیس روز سے تجاوز کرجاوے تو حکم رابوع کا منقطع ہوجاتا ہی - یا مصرع ثانی کے یہ معنی ہین کہ بباعث کسی ایسے امر کے کہ اُسکو مشابہ سے پوشیدہ کردیتا ہی

مَالَهَا نُضْجٌ وَلَا إِنْذَارُ	بَلْ وَفِي أَعْرَاضِهَا أَخْطَارُ
نہ اُسکے واسطے نضج ہوتا ہی اور نہ پہلے سے کوئی خبر دینے والا	بلکہ اُنکے اعراض مین بہت خطرے ہین
وَهٰذِهِ لَيْسَتْ بِبَاحُورِيَّهْ	إِلَّا بِمَا نَكْسَتُهُ رَدِيَّهْ
اور یہ دوسرے بحران طبعی نہین ہوتے ہین	مگر بباعث عود کر لانے مادہ ردیہ کے اس مرض کو

یعنی ربوع و سابوع کے سواے دیگر ایام کے بحران ردی ہوتے ہین خصوصًا جبکہ اس سے پہلے کوئی منذر نہو اور بحران کے اعراض بھی بد دی ہون اور اکثر ایسے بحران سے مریض کو تکلیف اور تنگی پہونچتی ہی - فائدہ بحران جید کی نو علامتین ہین (۱) بحران سے پہلے مرض کے مادہ مین کسیقدر نضج پایا جاوے (۲) بحران کے دنون مین واقع ہووے کیونکہ اکثر عادت اور تجربہ سے معلوم ہوچکا ہی کہ مادہ کو انھین ایام مین حرکت حاصل ہوتی ہی (۳) بحران کے محمودہ ایام مین سے کسی مین ہو (۴) اس سے پہلے ایسا دن منذر ہو جو اُسکے لائق او مناسب ہی

(۵) بحران استفراغ کے ذریعہ سے ہو نہ انتقالی (۶) بحران سے وہ خلط خارج ہووے جو بیماری کا اصلی باعث اور فاعل موثر ہے (۷) استفراغ مناسب جہت اور لائق طریقہ سے ہو جو خلط غلیظ ہے وہ اسہال کے ذریعہ سے خارج ہو جاوے اور رقیق پسینے سے اور صفراوی رقیق قی کی راہ سے (۸) بحران کی برداشت طبیعت بسہولت کر سکے (۹) بحران کے بعد مریض کو راحت اور آرام حاصل ہووے

ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى مَا يَنْقَضِي الْبُحْرَانُ

بحران کے گذر جانے پر دلیل کا ذکر ہے

فَإِنْ رَأَيْتَ مَرَضًا دَمَوِيًّا صَعْبًا شَدِيْدًا هَائِجًا رَدِيًّا

سو تو اگر مرض دموی بہت سخت ہیجان (جوشش) والی ردی دیکھے

قَدْ بَدَتْ أَعْرَاضُهُ فِي الرَّأْسِ وَاتَّبَعَتْهُ سَائِرُ الْحَوَاسِ

کہ اُسکے اعراض سر میں ظاہر ہوئے ہیں اور سارے حواس اسکے تابع ہو گئے ہیں

وَحُمْرَةٌ وَحِكَّةُ الْأَنَافِ فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالرُّعَافِ

اور سرخی اور ناک کی کھجلی ظاہر ہو تو یہ بحران نکسیر کے ساتھ ہوگا

دموی بحران کی علامتیں جنسے اُسکا آنا جانا معلوم ہوتا ہے دو قسم کی ہیں ایک وہ جو دماغ کے افعال سے ماخوذ ہوتی ہیں دوسرے وہ جو عام بدن سے لیجاتی ہیں دماغ کے افعال سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اسکے حواس مکدر اور دماغ یا کنپٹیوں میں ضربان (دھمک) اور سر ثقیل اور مُنھ پر زیادہ سرخی و ناک کا کھجلانا اور آنکھوں میں سرخی کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اور دیگر بدن سے اُسکی علامتیں اسطرح لیجاتی ہیں کہ فصد کے مقام پر

تھجلی اور بدن کی رنگین زیادہ موٹی اور حرکات مین زیادہ ثقل اور جسم بوجھل اور عمر جوانی اور مزاج گرم ہو تو اسصورت مین اس مرض کا بحران نکسیر سے ہوگا۔ اور شیخ نے کہا ہی کہ بسا اوقات زیادہ نکسیر سے مرض موی کی بیخکنی ہو جاتی ہے

وَإِنْ تَكُنْ أَعْرَاضُهُ مِنْ أَسْفَلِ ... بِوَجَعٍ فِي سُرَّةٍ مُتَّصِلِ

اور اگر اعراض اسکے نیچے سے ہون ... چنانچہ ناف مین درد برابر ہووے

وَقَبْلُ كَانَ طَمْثُهَا فِي خُبْثٍ ... فَإِنَّمَا بُحْرَانُهَا بِالطَّمْثِ

اور اس سے پہلے حیض کا خون خرابی مین تھا ... پس معلوم ہوا کہ اس عورت کا بحران حیض کے ذریعہ سے ہوگا

أَوْ سَلِمَ الْأَعْلَى مِنَ الْأَوْجَاعِ ... وَكَانَ فِي السُّفْلَى مِنَ الْأَضْلَاعِ

یا اوپر کی جانب دردون سے بچ رہے ... لیکن نیچے کی پسلیون مین درد ہووے

وَكَانَ يَشْكُو ذَا الْعَلِيلُ كَبِدَهُ ... وَنَزَلَ الْوَجَعُ نَحْوَ الْمَقْعَدِ

اور وہ بیمار اپنے جگر کی شکایت کرتا ہو ... اور درد مقعد کی طرف اُتر جاوے

فَلَسْتَ إِنْ أَنْذَرْتَهُ بِخَاسِرِ ... فَذَاكَ بُحْرَانُ دَمِ الْبَوَاسِيرِ

سو تو اگر اُسے خبر دیدیوے تو زیانکار نہو دیگا ... کہ وہ بحران دم (خون) بواسیر کا ہی

جس شخص کو پیٹ مین خصوصاً داہنی طرف درد محسوس ہو یا پیٹ کے نیچے جانب بے آرامی یا پہلے بواسیر یا کسی اور رگ سے خون جاری تھا جو اب بند ہو گیا ہی جس سی اس شخص کو کوئی بیماری عارض ہو گئی ہی تو اُسکو بحران اس خون کے اجزا سے ہوگا خسارہ کے لفظ کے لینے مین اس امر کیطرف اشارہ ہی کہ خون کے جاری ہونیمین پورا الیقین نہین صرف احتمال ہے

وَإِنْ يَكُنِ الْمَرَضُ مِنْ صَفْرَاءَ ... وَكَانَ فِي أَوْقَاتِ الْانْتِهَاءِ

اور اگر مرض صفراوی ہو ... اور اوقات انتہا مین ہو

وَكَانَ فِي بِرْسَامِهٖ اسْتِيلَاءٌ
اور اُسکے برسام مین غلبہ ہو

وَكَثُرَ الصُّدَاعُ وَالْبَلَاءُ
اور درد سر اور غم بہت ہو

برسام مرکب از لفظ فارسی و یونانی ہی ایک ورم کا نام ہی کہ حجاب حاجز مابین قلب اور معدہ مین ہوتا ہی اور حجاب حاجز بین الکبد والمعدہ طبری کا مذہب ہی میرے گمان مین یہ لفظ برسام کا یہان تصحیف سرسام کی ہے جسپر لفظ کثرۃ الصداع (درد سر) دلالت کرتا ہی کیونکہ درد سر سرسام کی علامت ہی نہ برسام کی اور نیز چونکہ سرسام صفراوی نام ورم دماغ کا ہی جسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہی اور بعض نسخون مین سرسام کا لفظ موجود ہی جسکے غلبہ سے یہ مراد ہی کہ اسکے اعراض اختلاط ذہن اور ہذیان وغیرہ ظہور پذیر ہووین

فَلَا تَكُنْ مِنْ ذَاكَ فِي مَخَافِ
سو تو اس سے خوف مین نہو کہ

فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالرُّعَافِ
یہ بحران رُعاف (نکسیر) سے ہوگا

وَإِنْ تَكُنْ أَعْرَاضُهُ فِي الْمَعِدَهْ
اور اگر اعراض معدہ مین ہون

وَكَانَ يَشْكُو قَبْلَ ذَا كَبِدَهْ
اور اس سے پہلے اپنے جگر کی شکایت کرتا تھا

وَكَانَ فِي كَرْبٍ وَفَرْطِ غَشْيٍ
اور بیقراری اور بہت بیہوشی مین ہو

فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ بِالْقَيْءِ
تو بحران اُسکا قے کے ساتھ ہوگا

تہوع اور بیقراری معدہ مین اور جگر کے دہنی جانب مین درد اور اپھری وغیرہ آثار پائے جاوین تو اُسکا بحران قے کے ذریعہ سے ہوگا

أَوْ سَلِمَ الرَّأْسُ مِنَ الصُّدَاعِ
یا سر درد سے بچا رہے

وَكَانَ يَشْكُو الْبَطْنَ مِنْ أَوْجَاعِ
اور درد ون سے پیٹ کی شکایت کرتا تھا

أَوْ ظَهَرَتْ سُرَّتُهُ حَدا يعهُ	وَاعْتَقَلَتْ مِنْ قَبْلِ ذَا الطَّبِيعَهْ
یا ظاہر ہووے اُسکی ناف کا نصف (ایک حصہ)	اور اس سے پہلے طبیعت بھی بند تھی
فَكُنْ فِي الْأَمْرِ عَلَى الْاِحْرَازِ	بِاَنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالْبَرَازِ
پس تو اُس مرض کی حفاظت پر ہو اور یقین کر	کہ یہ بحران براز کے ساتھ ہوگا
أَوْ سَلِمَ الْبَطْنُ مِنَ الْاِلْتِوَاءِ	وَلَمْ يَكُنِ الْمَرِيضُ ذَا بَلَاءِ
یا اگر پیٹ پیچ وتاب سے سالم ہو	اور مریض مین بھی کوئی آفت نہو
بَلْ كَانَ فِي كَرْبٍ قَلِيلٍ وَأَرَقْ	وَلَمْ يَكُنْ اَعْرَاضُهُ فِيهَا عَرَقْ
بلکہ تھوڑی سی بیقراری اور بیداری مین ہووے	اور اُسکے اعراض مین پسینا نہووے
وَكَانَ فِي اَمْرَاضِهِ لِيَانَهْ	وَكَانَتِ الْاَوْجَاعُ تَحْتَ الْعَانَهْ
اور اُسکے امراض مین نرمی نہو	اور درد دین پیڑو کے نیچے ہون
فَخُذْ بِذَا الْاَمْرِ صَحِيحَ قَوْلِي	بِاَنَّ بُحْرَانَ الْفَتَى بِالْبَوْلِ
پس اس بات سے میرے درست قول کا اعتبار کر	کہ بحران اُس جوان کا بول کے ساتھ ہوگا

یعنی جب سر اور پیٹ مین اعراض نہ پائے جاوین جنکا بیان پہلے ہوچکا ہی اور بیماری بھی کچھ زیادہ حاد (تیز) نہووے اور پیٹ سے نیچے درد یا پیڑو مین درد محسوس ہووے اور پسینا بدن مین اجتماع رطوبتون کے سبب سے تھوڑا تھوڑا آتا ہو تو یقینا جاننا چاہیے کہ اُسکا بحران کثرت بول سے ہوگا جو تمام بحرانون سے زیادہ تر ضعیف ہوگا

أَوْ سَلِمَ الْبَوْلُ مِنَ اِمْتِسَاكِ	وَلَمْ يَكُنْ فِي عَانَةٍ تَشَاكِ
یا بول سالم ہو رُک جانے سے	اور پیڑو مین بھی کچھ درد نہو

وَكَانَ ذَا مُنْفَتِحِ الْمَسَامِ	وَلَمْ يَكُنْ فَرْطٌ مِنَ الْاٰلَامِ
اور ہو وہ شخص کھلے مسامات والا	اور اسمین بہت درد نہو ن
وَلَمْ يَكُنْ يُبْسٌ شَدِيْدٌ وَارَقْ	فَاِنَّمَا بُحْرَانُ هٰذَا بِالْعَرَقْ
اور سخت خشکی اور بیداری نہو	تو اُسکا بحران پسینے کے ساتھ ہوگا
وَاِنْ يَكُنْ فِي غُدَدِهِ الْاٰلَامُ	فَاِنَّمَا بُحْرَانُهُ اَوْرَامُ
اور اگر غدّون مین دردین ہون	تو اُسکا بحران ورمون سے ہوگا

غدّون کی تفصیل اعضاء کی بحث مین مرقوم ہو چکی ہے جب بحران کسی مادہ کو غدّون کیطرف دفع کریگا تو اُنمین ورم اور دنبل ہو جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین اور کبھی بعض امراض کے لیے دو بحران ہوتے ہین جیسے کہ جب تپ محرقہ والے کو نکسیر ہو جس سے بخوبی بیماری سے نجات نہو وے تو دوبارہ اُسکا بحران پسینے کے ذریعہ سے ہوگا

وَاسْتَعْمِلِ التَّدَابِيْرَ بِالْعَلَامَةْ	دَلَّ عَلَى الْمَوْتِ اَوِ السَّلَامَةْ
اور اُسی علامت سے تدبیر کر	جو موت پر یا سلامتی پر دلالت کرتی ہے

جسطرح کی علامتین مریض مین پائی جاوین اُنکے موافق تدبیر اور معالجہ کرنا چاہیے یعنی اگر علامتون سے معلوم ہو کہ گرم بیماری ہے تو سرد ادویات سے معالجہ کرنا چاہیے اور اگر سرد ہو تو گرم سے تدبیر کرنی چاہیے خواہ بیماری خوفناک ہو یا نہ

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ وَاَوَّلًا فِي الْعَلَامَاتِ الرَّدِيَّةِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ الْاَفْعَالِ

موت کی خبر دینے والی علامتون کا ذکر ہے جنمین سے پہلے اُن ردی علامتون کا بیان ہے جو اعضاء کے افعال سے لیجاتی ہین

جب بحران گذر جاتا ہے تو اُس سے یا تو قوے کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جو مادہ پر غالب

اُسکو خارج کردیتی ہے اور یا مرض غالب آکر قوت کو ضعیف کردیتا ہے۔ ردی علامتین نمودار ہوجاتی ہین جس سے بیمار ہلاک ہوجاتا ہے

لِشِدَّۃِ التَّحَرُّكِ وَازْدِرَادٍ	كَرَاهَةُ الضَّوْءِ وَدَمْعٌ جَارٍ
سخت حرکت اور نگلی سے	روشنی کو مکروہ جاننا اور آنسو جاری ہونے

علامتون کی تین قسمین ہین (۱) ردی (۲) جو حرکت پر دلالت کرین (۳) سلامتی کو ظاہر کرین جنکا بیان آگے بالتفصیل آتا ہے۔ منجملہ ردی علامات کے روشنی کو مکروہ جاننا جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مریض کے دماغ مین کوئی آفت ہے جسنے روح نفسانی کو ضعیف کردیا ہے۔ اسیطرح جب اندھیرے کو اختیار کری اور آنکھون سے خواہ ایک یا دونون سے آنسو دن کا جاری ہونا حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتا ہے۔ بقراط کا مقولہ ہے کہ حادہ (تیز) امراض مین آنسو نکا جاری ہونا ردی علامت ہے۔ ازدرا سے یہ مراد ہے کہ غضبناک ہئیت سے دیکھنا جیسے کہ یہ تینون امور دماغ کے ضعف افعال پر دلالت کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ دماغ کے کسی عضلہ کو یا اُس عضلہ کے کسی حصہ کو تشنج ہوگیا ہے

وَنُفَتِّحُ الْفَمِ بِلَا تَثَاؤُبٍ	وَصِغَرٌ فِي الْعَيْنِ فَرِّحْ جَانِبٍ
اور بدون جمائی کے مریض منھ کھولا کری	اور آنکھون مین چھوٹا پن اور پھیرنا پہلو کا

کیونکہ حادہ (تیز) امراض مین آنکھون کا چھوٹا ہونا ردی (مذموم) ہے جو تشنج پر دلالت کرتا ہے اور ایسا ہی مُنھ کا کھولنا۔ اور جب تشنج تمام مین پھیل جاتا ہے تو آدمی مرجاتا ہے کیونکہ موت کامل تشنج ہے اور کبھی مُنھ کا کھولنا عضلہ یا عضو کے تشنج پر دلالت کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مُنھ کھلتا ہے

وَالْمَرْءُ يَسْتَلْقِي عَلَىٰ قَفَاهُ اور مریض آدمی اپنی گُدی پر چت لیٹے	قَدْ اِسْتَرْخَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ ایسا کہ اُسکے دونوں ہاتھ پاؤں سست و ڈھیلے ہوگئے ہوں

اور ایسا ہی پیٹ پر بغیر عادت کے سونا یا کھولنا پردہ دار عضو کا جو سبھی اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ بدن کی قوتیں تحلیل ہو کر گھٹ گئی ہیں

وَاِنْ بَدَا أَيْنَزِلُ عَنْ مَرْقَدِهِ اور اگر ظاہر ہووے کہ مریض اپنے بستر سے اُترتا ہی	وَكَاشِفًا عَنْ يَدِهِ وَرِجْلِهِ ایسی حالت میں کہ اپنے ہاتھ اور پیر کو اٹھاتا ہی

کیونکہ قوت مرض کی برداشت سے عاجز آگئی ہی اور قوت خیالی فاسد و ناقص ہوگئی ہی

أَوْ اِنْ تَشَكَّلَ بِشَكْلٍ مُنْكَرٍ یا بُری شکل بنجاوے	وَقَدْ بَدَا يَعْنِي بِنَتْفِ الزَّبَدِي اور ظاہر ہو کہ تنکے اوکھیڑنے کا قصد کرتا ہی

بُری شکل میں اسطرح متشکل ہوجاوے کہ اُسکے بدن کا رنگ سیاہ یا سبز ہوجاوے یا اُسکے افعال میں خرابی آجاوے یا مردہ اشخاص کا نام لیکر بیہودہ گوئی کرے یہ سبھی باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ دماغ کی کوئی خلط جل گئی ہی اور کپڑوں اور لکڑیوں میں سے چھوٹے چھوٹے تنکوں کا اُٹھانا اکثر ظاہر کرتا ہی کہ اُسکے دماغ میں ورم ہوگیا ہی جسنے اُسکی قوت خیالی کو فاسد کر دیا ہی یا بخارات ردی اسکے دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں جس سے اُسکی قوت خیالی میں خرابی آگئی ہی

أَوْ ثَقُلَتْ أَطْرَافُهُ فِي الْمُنْتَهَىٰ یا انتہاے مرض میں اُسکے اطراف ہاتھ پاؤں بھاری ہوجاویں	أَوْ قَدْ بَدَا مُتَعَلِّقًا بِمَا يَرَىٰ یا جس چیز کو دیکھتا ہی اُسی سے اُلجھنے لگے

کیونکہ ایسی حالت میں جسم کا بھاری ہونا حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی جس سے وہ قوت بھی جو اعضا کو حرکت دیتی ہی تحلیل اور فانی ہوگئی ہی اور ایسا ہی

ہر کسی سے اُلجھنا اور ہاتھ زیادہ ڈالنے جو طبعی فعل کے مخالف ہی کیونکہ انتہا
مرض میں طبعی فعل یہ ہے کہ بیمار ساکن اور چپ رہا کرے

وَصَرِيرُهُ الأَسْنَانِ دُونَ عَادَةٍ	وَدَلعُ الْيَدَيْنِ بِالْوِسَادَةِ
اور دانت پیسنے بدون عادت کے	اور ہاتھ تکیہ پر ڈالنے
أَوْ أَنْ تَخَيَّلَ عِلَّةً مَا أَسْوَدَهُ	يُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَهُ إِذَا بَدَا
یا یہ خیال کرے کہ سیاہ لڑکا	اُسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی جب ظاہر ہو

کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی کہ بدن میں مرۂ سوداء احتراق پا گیا ہی جس سے محترق
سوداوی بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور ایسا ہی جب شیر
یا اور درندہ یا سانپ کے کاٹنے کا خیال کرکے ڈرے

أَوْ إِنْ يَكُنْ فِي مَرَضٍ ذِي حِدَّةٍ	فَمَوْتُهُ يَقْرُبُ مِنْهُ الْمُدَّةُ
یا یہ کہ مرض حاد (تیز) میں ہو	سو اُسکی موت کی مدت اس سی قریب ہے

مرض حادہ میں یہ سبھی اُمور خلط کے زیادہ احتراق اور دماغ کے فساد
اور حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتے ہیں

وَإِنْ بَدَا أَسْكِينَتًا فِي هَذْبٍ	وَإِنْ تَرَى حَلِيمَنَا فِي ضَجَرٍ
اور اگر بیمار بڑا خاموش کو اس کرنے میں ظاہر ہو	اور تو ہمارے بردباری کو تنگی و خفگی میں دیکھے
أَوْ إِنْ تَشْتَكِي بِالْعَمَى وَالصَّمَمِ	أَوْ سَقَطَتْ قُوَّتُهُ عَنِ الْأَلَمِ
یا اگر شکایت کرے نابینائی اور بہرا پن کی	یا قوت درد کے سبب سے ساقط ہو جاوے

جب بیمار نہ سُن سکے اور نہ دیکھ سکے یا ایسی اشیا کو دیکھے جنکی کچھ حقیقت واقع
میں نہیں ہی یا آوازوں کا سننا پسند نہ کرے یا خوشبوؤں کو ناپسند سمجھے سو یہ بھی

امور قوت نفسانی کے ضعف یا اُسکے بطلان پر دلالت کرتے ہین اور ایسا ہی جب زیادہ درد ہووے جس سے قوت تحلیل ہو کر بالکل ساقط ہو جاتی ہے جیساکہ قولنج مین ہوتا کو

اَوْاِنْ یَّریٰ فِی الْمُنْتَھٰی فِیْ نَوْمِہٖ	تُلجًا بَدَا اِیْنزِلُ فَوْقَ جِسْمِہٖ
یا مرض کی انتہا مین خواب دیکھے	کہ برف اُسکے جسم پر نازل ہوتی ہے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باطن بدن پر برودت غالب آگئی ہے جسنے حرارت غریزیہ کو بجھا دیا ہے جیساکہ کزاز مین ہوتا ہے

وَنَفْسٌ مُّضْطَرِبٌ ذُوْ بَرَدٍ	عَالٍ فَاِنَّ ذَالِکَ شَیْئٌ مُّرْدٍ
اور نفس بیقرار ہے سردی والا	بلند آتا ہے سو یہ امر تو ہلاک کرنیوالا ہے

جو حرارت غریزیہ کے معدوم اور برودت کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے

وَسَھَرُ اللَّیْلِ وَنَوْمُ الْیَوْمِ	اَوْ عَدِمَ الْمَرِیْضُ کُلَّ النَّوْمِ
اور بیداری رات مین اور سونا دن مین	یا بیمار بالکل نیند مفقود کرے

جو دماغ کے یبس اور اُسکے افعال کے خلل پر دلالت کرتا ہے

اَوْسَاءَتِ الْحَالُ بِذَا الْمَنَامِ	سُوْءً وَّ کَانَتْ عِلَّۃُ الْاٰلَامِ
یا اُس نیند مین حالت بہت بری ہو جاوے	اور بیماری بھی دردون کی ہو

چونکہ خواب بدن کی قوتون کے لیے موجب راحت و آرام کا ہے تو جب اُس سے بے چینی اور بیقراری یا اُسمین زیادہ تکلیف اور بے آرامی حاصل ہو جو طبعی حالت کے منافی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی حالت نہایت ردی اور ناقص ہے اور بقراط نے کہا ہے کہ جب نیند کی حالت مین بیمار کو زیادہ درد محسوس ہو تو وہ اُسکی حالت کی برائی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نیند مین حرارت غریزی

بدن کے اندر کیطرف چلی جاتی ہی تاکہ غذا کو ہضم کرے اور اخلاط اور مرض و درد کے مادون کو نضج دیکر خارج کر دیوے اور جب اُسکے خلاف پایا جاتا ہی تو وہ حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی

وَلَا يَبِيْ بِفِعْلِهِ مُبِيْنًا	اَوْاِنْ اَتِیْ طَبِيْبُهُ الْقَانُوْنَا
اور اپنے کام کا اثر ظاہر نہ دیکھے	یا یہ کہ اُنکا طبیب علاج باقاعدہ کرے

جس سے مریض کو کچھ آرام اور خفت حاصل نہووے بلکہ اُسکے حال مین بیقراری و اضطرابی زیادہ ہوتی جاوے یا ایک حالت سے دوسری حالت مین متبدل ہوتا رہے سو اس سے اُسکے بدن کی قوتون کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہی

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

ان علامات منذرہ بالموت کا ذکر ہی جو بدن کے حالات سے کی جاتی ہے

وَلَطِیَ الصُّدْغُ مِنَ الْمَشَقَّةِ	وَالْوَجْهُ مَا اَشْبَهَ وَجْهَ الْمَيِّتِ
اور تکلیف کے باعث کنپٹی لگ جاوے	اور چہرہ بہت مشابہ ہوجاوے میت کے چہرے سے

اسطرح کہ اُسکی آنکھین گہری ہوجاوین اور اُسکا رنگ خاکستری یا غبار آلودہ ہوجاوے اور کان کی لوین الٹی ہوجاوین سو جب ان علامتون مین سے کوئی علامت پائی جاوے اور مریض کو نہ بیخوابی نہ استفراغ نہ کوئی زیادہ غم یا تکلیف لاحق ہو تو اس سے اُسکی موت پر قوی دلیل ہی کیونکہ ان حالات سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی حرارت غریزیہ کم ہوگئی ہی اور اگر ایسی حالت طویل مرض کے آخر مین ظاہر ہو تو وہ کچھ ایسی مذموم و ناقص نہین ہے

وَانْقَلَبَتْ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ	وَانْقَبَضَتْ مِنْ بَرْدِهَا الْاُذُنَانِ
اور آنکھین پلٹ کر پست ہوجاوین	اور دونون کان سردی کے سبب گھٹ جاوین

جو خشکی کی زیادتی اور سردی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین

وَحُمْرَةُ الْعَيْنَانِ أَوْسَوَادُهَا	أَوْ أَنْ نَتَتَ وَإِنْ بَدَا كَمَادُهَا
اور آنکھون کی سرخی یا اُنکی سیاہی	یا یہ کہ ابھر آوین اگرچہ ظاہر ہووے سیاہی انکی

اسمین چار علامتین ہین (۱) آنکھون کی سرخی زیادہ مدت تک قائم رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ مین ورم یا کوئی اور آفت ہے (۲) آنکھین اُبھر جاوین اور اُنکی سیاہی عرصہ تک اونچی رہے جب کسی چیز کیطرف نگاہ کرے تو اُس سے نظر کو نہ پھیر سکے - (۳) آنکھون کی سفیدی سیاہ یا خاکستری رنگ کے ساتھ متبدل ہو جاوے جو بدن کی اصلی رطوبتون کے خالی ہونے پر دلالت کرتا ہے (۴) آنکھ پر خاکستری رنگ طاری ہو جاوے اور نسج عنکبوت کیطرح اُسپر نظر آوے

أَوْ سَكَنَتْ أَوْ شَخَصَتْ أَوْ بَرَدَتْ	أَوْ كَانَتِ الْأَجْفَانُ مِنْهَا التَوَتْ
یا ٹھہر جاوین یا کھلی رہجاوین یا سرد ہو جاوین	اور پلکین اُنسے ٹیڑھی ہو جاوین
وَامْتَدَّ أَنْفٌ وَالْتَوَى بِجَبْهَةٍ	وَبِأَنْ تَقَلُّصٌ بِجَنْبِ شَفَتِهِ
اور ناک پھر جاوے اور پیشانی سی لگجاوے	اور کھچاوٹ لب کی کسی جانب مین ظاہر ہووے
وَالْبَرْدُ فِي الْأَطْرَافِ مِنَ الْإِنْسَانِ	وَالْقَرْحُ وَالسَّوَادُ فِي اللِّسَانِ
اور آدمی کے ہاتھ پانون مین سردی ہوتی ہے	اور زخم اور سیاہی زبان مین
مَعَ اضْطِرَابٍ وَأُمُورٍ مُقْلِقَةٍ	فَإِنَّهَا رَدِيَّةٌ فِي الْمُحْرِقَةِ
باوجود بیقراری اور اُمور بے آرام کرنیوالے کے	کہ یہ سب تپ محرقہ مین بُری علامتین ہین

جبکہ حادہ (تیز) امراض تپ محرقہ غب خالصہ وغیرہ مین ہاتھ پانون کان ناک سرد ہو جاوین تو معلوم ہوتا ہے کہ اعضاے باطنی مین ایسا ورم ہے جسنے اپنی حرارت کے

ذریعہ سے تمام بدن کے خون کو اپنی طرف کھینچ لیا ہی جس سے بدن کے اطراف کی جانب برودت پہونچ گئی ہی اور یہی یہ سردی حرارت غریزیہ کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہی بقراط نے کہا ہی کہ حادہ تپون مین ہاتھ پانون کا سرد ہونا اچھا نہین ہے قرح (زخم) سے مراد سیاہ پھنسیین ہین جو سیاہ چنون کے برابر زبان پر ہو جاتی ہین اور زبان پر سیاہی مع بیقراری کے شدت احتراق کے سبب سے ہوتی ہی اور اس سبب سے بھی کہ مرض کے مادہ کے ساتھ طبیعت مقابلہ و مجادلہ کرتی ہی اور ایسا ہی جب سخت تپ کی حالت مین سرد پسینہ آوے جس سے کچھ مریض کو خفت اور آرام نہ حاصل ہووے - حمی محرقہ تپ صفراوی ہی جسکا مادہ داخل عروق مین قلب اور کبد کے قریب ہوتا ہی

وَاَخْضَرُ مَا فِی الْجِسْمِ مِنْ اٰثَارِ		وَحُمْرَةٌ وَخُضْرَةُ الْاَظْفَارِ
اور سبز ہو جانا سب نشانیون کا جو بدن میں ہین		اور سُرخی اور سبزی ناخنون کی

ایسا ہی جب سیاہی یا خاکستری رنگ ناخنون پر آجاوے جو سبھی امور حرارت غریزیہ کے فنا اور اخلاط کے احتراق پر دلالت کرتے ہین

اِلٰی ھُزَالٍ فِی الشَّرَا سِیْفِ بَلَا		وَیَرَقَانٌ قَبْلَ سَابِعٍ اَتٰی
پسلیون مین لاغری کیطرف میلان ہووے		اور یرقان قبل از ہفتہ کے جو آوے

یرقان مادہ غلیظ ہی جسکو طبیعت ظاہر بدن کیطرف نکالنا چاہتی ہی - تو جب ہفتہ سے پہلے خارج ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ بغیر بحران کے نضج سے پہلے خارج ہوا ہی جو طبیعت کے عجز و مغلوبی پر دلالت کرتا ہی اور کبھی آفت پر دلالت کرتا ہی جو جگر مین حاصل ہوتی ہی - اور پسلیون کی لاغری اسطرح ہوتی ہے کہ انکا

پھر سخت خشکی سے ہڈیو نپر چمیٹ جاتا ہی جو بدن کے اصلی رطوبات کے زوال پر دلالت کرتا ہی

وَالْبَرْدُ اِنْ بَدَا عَلٰی سَطْحِ الْبَدَانِ	فَالْحَرُّ فِی دَاخِلِ ذَاكَ قَدْ مُكِّنْ
اور اگر سردی ظاہر بدن پر نمودار ہووے	تو گرمی اسکے اندر قائم اور ساکن ہے
لَا سِیَّمَا اِنْ كَانَ ذَا بَقَاءٍ	عَلٰی رَئِیْسَةٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ
خصوصًا اگر وہ ہمیشہ رہتی ہی	اعضاء مین سے کسی عضو رئیس پر

اگر بدن مین باوجود زیادہ حرارت ہونے کے بدن کا ظاہری سطح سرد ہو اور کتنی مدت تک ایسا ہی حال رہے اور حرارت کسی عضو رئیس جگر یا دل یا طحال کے قریب ہو تو سمجھنا چاہیے کہ کسی اندرونی عضو مین ورم ہی یا اندر جسم کے کچھ زیادہ احتراق واقع ہوا ہی

تَهَیُّجُ الْوَجْهِ مَعَ الْاَطْرَافِ	مِنْ قَبْلِ اُسْبُوْعَیْنِ اَمْرٌ كَافِ
بھربھراہٹ چہرہ کی اور ہاتھ پانون کی	قبل از چہاردہ روز کے پورا پورا نشان ہی
اَوْ تَسْكُنُ الْحُمّٰى بِلَا انْفِرَاجِ	اَوْ اَنْ تَرٰى تَشْتَدُّ فِى الْاَزْوَاجِ
یا یہ کہ تپ بغیر کھلنے اور بحران کے ٹھہر جاویگی	یا تو دیکھے کہ تپ ازواج مین (دوسرے دوسرے دن) سخت ہوتی ہی
فَاِنَّ ذَا الْمَرْءَ سَرِیْعُ الْحَیْنِ	فَلَا یُرٰى یَبْلُغُ اُسْبُوْعَیْنِ
سو یہ شخص قریب الہلاک ہے	جو نظر نہین آتا کہ دو ہفتہ تک ہو پہنچے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاخُوْذَةِ مِمَّا یَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

موت کی خبر دینے والی اُن علامات کا ذکر ہی جو بدن سے نکلنے والی چیز سے معلوم ہوتی ہین

اِنَّ الْبُرَازَ اَسْوَدُ اَوْ اَخْضَرُ	اَوْ مُنْتِنًا دَسِمًا وَاَحْمَرُ
تحقیق براز سیاہ ہووے یا سبز ہووے	یا بدبودار ہووے اور چکنا اور سرخ

وَ مِثْلِ مَاءٍ وَ بَرَازٍ زِبَدَانِيٍّ	وَ أَبْيَضَ جَمِيعُهَا أَمْرٌ رَدِيٌّ
اور پانی کیطرح اور براز جھاگ والی کیطرح	اور سپید یہ سب برے نشان ہین

براز سیاہ اور سبز دلالت کرتا ہی کہ شدت احتراق سے بدن کی رطوبتین معدوم ہوگئی ہین اور بدبودار اخلاط کی زیادہ عفونت پر اور چکنا اصلی اعضاکے پگھلنے پر اور سرخ صفرا کے جلنے پر دلالت کرتا ہی اور کبھی سرخ جگر کی قوت ماسکہ کے فساد کیوجہ سے ہوتا ہی اور جو براز پانی کے مشابہ ہو وہ جگر اور قوت ہاضمہ کے زیادہ ضعف اور طبخ کے فساد پر دلالت کرتا ہی

وَ إِنْ بَدَا مُخْتَلِفُ الْأَلْوَانِ	فَالْمَوْتُ إِنْ لَمْ يَكُ عَنْ بُحْرَانِ
اور اگر مختلف رنگون والا ظاہر ہووے	تو موت ہی بشرطیکہ بحران سے یہ اختلاف نہو

اگر بحران سے ایسا ہوگا تو وہ قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتا ہی جسنے یہ موذی اخلاط کو خارج کر دیا ہی

وَ إِنْ رَأَيْتَ شَهْوَةً فِي ضُعْفٍ	وَ نَحْوُ ذَالِكَ مِنْ مُرَارٍ صِرْفٍ
اور اگر تو اشتہا کو ضعف مین دیکھے تو بھی ایسا ہی ہی	اور ایسا ہی جو خالص صفراو سودا سے ہو
وَ قَطْعُ الدَّمِ الْعَتِيقِ فِيهِ	وَ قَطْعُ اللَّحْمِ إِذَا تَلِيهِ
اور بند ہونا پرانے خون کا اسمین	اور گوشت کا کاٹنا جب اسکے بعد ہو جاوے ایسا ہی ہی

جب انتہا غذا کا ضعف معدہ مین زیادہ صفرا کے گرنے کے سبب سے ہو اسطرح کہ براز مین صرف مرہ صفرا ہوتا ہی اُسمین کوئی اور چیز مخلوط نظر نہین آتی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ معدہ مین فاسد خلط نے زیادہ غلبہ پالیا ہی جسنے قوت طبعی کو مقہور اور مغلوب کر دیا ہی اور دیگر سبھی خلطین اسی کیطرف مستحیل ہو جاتی ہین اور خون بدون درد یا زخم امعا کے نہین نکل سکتا۔ سو جب بغیر کسی سبب کے خارج ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ امعا کو کسی موذی نے کھالیا ہی جس سے نقصان

تمام امعا کے جرم مین پہونچ گیا ہی سو یہ سبھی باتین ہلاکت اور موت پر دلالت کرتی ہین

وَاَنْ تَرٰی اللّٰہُ مَوِیْ بَعْدَ الْمَرَّۃِ		لَا مِثْلَ اَنْ تَلْذَعَ کُلَّ مَرَّۃٍ
اور یہ کہ تو دیکھے خونی بعد صفرا کے		جو نہ کاٹتا ہو ہر بار

صفراوی اسہال کے بعد خونی اسہال شروع ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن سے صفرا خارج ہوگیا ہی اور بجاے اُسکے خون جگر سے تحلیل ہوکر آیا ہی سو اگر باوجود اسکے تپ بھی ہو تو جاننا چاہیے کہ امعا مین ورم ہی جس سے دلکو ایذا اور تکلیف پہونچتی ہی۔

وَاِنْ بَدَا بِرَازُہٗ سَوْدَائِیْ		بَعْدَ نُھُوْکِ جِسْمِہٖ بِدَاءٍ
اور اگر بیماری کے سبب سے لاغری بدن کے اُسکا براز سیاہ		اور سوداوی ظاہر ہووے (تو بھی ویسا ہی ہی)

بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو بیماری کی تکلیف سے مرہ سودا خارج ہووے تو وہ ضرور دوسرے روز تک مر جائیگا

وَاعْتَقَلَتْ طَبِیْعَۃٌ فِی الْمُحْرِقَۃِ		فَاِنْ تِلْکَ لِلدِّمَاغِ مُقْلِقَۃٌ
اور اگر طبیعت تپ محرقہ مین بند ہووے		پس یہ دماغ کو بیقرار کرنے والی ہی

کیونکہ اس صورت مین دماغ کیطرف بخارات جاکر اُسکی روح نفسانی کو ایذا دینگے اور کبھی ورم بھی پیدا کردینگے

وَاِنْ بَدَا مُصَوِّتًا وَھُوَ خَفِیْ		وَلَمْ یَکُنْ عَنْ عَادَۃٍ فَھُوَ رَدِیْ
اور اگر خفی آواز کرتا ہوا ظاہر ہووے		اور بلا عادت ہو تو وہ ردی ہے

جبکہ مریض حیادار ہو اور اُسکا براز ایسی حالت مین آواز کے ساتھ خارج ہووے تو اُسکے دماغ کے فساد اور عقل کے تغیر اور احشاء کے درد غیر محتملہ پر دلالت کرتا ہے

بَوْلٌ رَقِیْقٌ اَسْوَدٌ قَلِیْلٌ	مَوْتٌ اِذَا یَبُوْلُہُ الْعَلِیْلُ
بول پتلا سیاہ تھوڑا ہووے	تو موت ہی جب کوئی بیمار ایسا بول کرے

بول کا رقیق ہونا دلالت کرتا ہی کہ اسمین نضج اور ہضم نہین ہی اور جگر کی قوت ممیزہ ضعیف ہی اور اسکی سیاہی شدت احتراق کو ظاہر کرتی ہی اور تھوڑا ہونا طوبتونکے زوال پر دلالت کرتا ہی اور ان سبھی امور کا اجتماع موت کے قریب کو بتلاتا ہی

وَھِذْیَانٌ مَعَ رَقِیْقِ بَوْلٍ	اَعْظَمُ مَا یُصِیْبُہُ مِنْ ھَوْلٍ
اور بڑ بڑانا اور پتلا بول ہونا	یہ بڑی خوف کی بات ہی جو اُسے ہو بچیگی

جو قوت کے ضعف اور دماغ کے فساد پر دلالت کرتے ہین۔

وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ فِیْ سَوَادٍ	وَفِیْ نُتُوْنَۃٍ فَمِنْ فَسَادٍ
اور قی اور نکسیر سیاہ ہو	اور منتن ہو تو یہ فساد سے ہی

قی سیاہ یا زنگاری یا کراثی یا سلقی یا سُرخ وغیرہ جو معتاد رنگ کے مخالف ہو اعضای باطنی معدہ یا جگر یا امعا مین زیادہ احتراق واقع ہونے پر دلالت کرتی ہی اور ایسی ہی سیاہ نکسیر خون کے فساد کو یا دماغ کے ورم کو ظاہر کرتی ہی اور سیاہ نکسیر بحران کے دن آنے سے یا تو دہ شخص فی الفور مرجائیگا یا بعد اُٹھانے تکلیف کے عرصہ کے بعد کئی بحرانوں کے آنے سے شفایاب ہو جائیگا

تَوَاتُرٌ وَقِلَّۃٌ فِی النَّفْثِ	مِنْ مَرَضِ السِّلِّ دَلِیْلُ خُبْثٍ
پے درپے ہونا اور کم ہونا خون تھوکے ہوے مین	سل کی بیماری سے تو یہ دلیل مرض کے خباثت کی ہی

جو مادہ کی غلظت اور قوت کے عجز وضعف پر دلالت کرتا ہے

وَالنَّفْثُ ذُوالْاَلْوَانِ وَالصُّعُوْبَۃُ	وَسُعْلَۃٌ عَنْ مِیْتَۃٍ قَرِیْبَۃٌ
اور زنگار رنگ کا خون تھوکنا اور سختی	اور کھانسی (یہ سب) موت سے قریب کرتی ہین

تھوک کا سبز یا زرد یا سرخ یا کبود اور مع سختی کے ہونا پھیپھڑے کے طبعی افعال کے خلاف اور اصلی حرارت کے زوال اور موت کے قرب پر دلالت کرتا ہی

وَعَرَقٌ یَخْتَصُّ بِالدِّمَاغِ	وَلَا یَرِیحُ بَعْدَا الْاِسْتِفْرَاغِ
اور پسینہ خالص دماغ سے ہو	اور بعد استفراغ کے آرام نہ پاوے

صرف دماغ یا پیشانی کا پسینا دلالت کرتا ہی کہ قوت مقابلہ کرتی ہی نہایت تکلیف مین ہی اور اعضاے باطنی مادہ مرض کے دور کرنے سے عاجز اور ضعیف ہوگئے ہین اور اسیطرح جب پسینے کے بعد مریض کو کچھ آرام نہ حاصل ہووے تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین تحلل ہوگیا ہی جو رطوبتون کے روکنے سے عاجز آگیا ہی اور جو پسینا سرد اور خصوصًا بحرانون کے ایام مین ہو وہ نہایت ہی ردی و ناقص ہی جو حار و حادہ امراض مین موت کی جلدی پر دلالت کرتا ہی فائدہ جس مریض کو اسہال یا نکسیر یا پسینے کے بعد آرام ہووے اُسکی علامت بدی ہے

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالسَّلَامَةِ

اُن علامتون کا بیان ہے جو سلامتی کی بشارت دیتی ہین

وَالْوَجْهُ اِنْ بَدَا کَمَا قَدْ کَانَا	فِیْ صِحَّتِهٖ فَبِرُؤْیَةٍ اسْتَبَانَا
چہرہ اگر ظاہر ہوا جیسا کہ تھا	صحت مین تو اچھا ہونا اُسکا ظاہر ہوگیا

جب مریض کا چہرہ ایام صحت کے مشابہ ہو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ قوت مادہ پر غالب ہی اور اسکو بدن مین پھیلنے سے روکتی ہی اور نیز احشا (انتڑیون) کی سلامتی کو ظاہر کرتا ہی

وَالْمُحْرِزُ اِنْ بَدَا عَلَی اِعْتِدَالِ	وَلَمْ یَکُ لِلشَّرَاسِیْفِ حَظُّ الْهُزَالِ
اور سامنے کا چہرہ اگر با اعتدال ظاہر ہو	اور پسلیون مین لاغری نہ ہووے

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرارت غریزیہ بدن مین قوی اور عام ہے

وَيَرْ قَانُ بَعْدَ سَابِعٍ بَدَا	وَ الذِّهْنُ فِيهِ سَالِمٌ بِلَا رَدَا
اور یرقان ساتوین دن کے بعد ہوا ہو	اور ذہن بھی اسمین سلامت ہو بغیر نقصان کے

ساتوین روز کے بحران ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ مین پوا نضج ہو گیا ہے جسکو طبیعت نے بحران کے روز بھی یا بعد بحران تام کے ظاہر جلد کی طرف خارج کر دیا ہے اور ذہن کی سلامتی افعال دماغ کی تندرستی پر دلالت کرتی ہے

وَ قُوَّةُ الْحِسِّ وَ فِي الْحَرَكَهْ	وَخِفَّةٌ لِبُرْئِهِ مُشْتَرَكَهْ
اور قوت حس مین اور حرکت مین	اور سبکی (یہ سب) اسکی صحت کے واسطے شریک مین
وَاِنْ بَدَا مُضْطَجِعًا كَالْعَادَهْ	وَاَخَذَهُ فِي لَيْلِهِ رُقَادَهْ
اور اگر پہلو پر لیٹے ہوئے عادت کیطرح لیٹا	اور اسی رات اُسے نیند آ گئی ہو

اور حس و حرکت کی قوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ مین قوت نفسانی قوی ہے اور اسیطرح جب بدن کے تمام اعضا ثقل وخفت مین برابر ہوو ین۔

وَلَمْ يَنَمْ فِي اَكْثَرِ النَّهَارِ	وَكَانَ بَعْدَ النَّوْمِ ذَا اقْرَارِ
اور وہ نیند اکثر دن مین پوری نہوی ہو	اور خواب کے بعد قرار والا بھی ہا ہو یعنی خفت درم حال ہو
وَكُلُّ نَوْمٍ اَزَالَ مِنَ الْمِ	وَ هِذْ يَانٍ اَزَاحَ مِنْ سُقُمْ
اور جو نیند کہ درد کو دور کر دیوے	اور بکواس کی بیماری کو ٹال دیوے

جب نیند سے درد کو تسکین ہو جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کے مادہ پہ طبیعت غالب آ گئی ہے کیونکہ حرارت غریزی نیند کی حالت مین غذا کو ہضم کرتی اور مرض کے مادہ کی نضج دیتی ہے اور موذی کو نکال دیتی ہے اور جب درد کو کچھ آرام نہو تو

اس سے قوت کا ضعف ثابت ہوتا ہے اور جب نیند سے اختلاط عقل جاتا رہے تو وہ بھی نیک علامت ہے اور اگر نیند سے کچھ تخفیف نہو تو وہ بُری علامت ہے اور نیند سے بکواس کا دور ہونا دماغ کی سلامتی کی دلیل ہے اور مصرعٔ ثانی کے یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ جو نیند بکواس کی بیماری کو شامل ہووے

مَرَضُ الْحِجَابِ وَالْاَعْضَاءِ	تُشَارِكُ الدِّمَاغَ فِي الْاَدْوَاءِ
اور مرض پردون اور اعضا کی	جو درد مین دماغ کے مشارک ہوتی ہے
اِنْ سَلِمَتْ مِنْ هٰذَيَانٍ دَائِمٍ	فَاِنَّ ذَا الْمَرِيضِ جِدًّا سَالِمٌ
وہ جب دائم بکواس کی بیماریون سے بچ رہین	تو یہ مریض قطعًا بچ رہے گا

جن اعضا کو دماغ کے ساتھ مشارکت ہے جیسا کہ رحم اور پھیپھڑا اور حجاب دماغ اور معدہ وغیرہ جب انمین سے کسی ایک کو سوء مزاج یا کوئی مرض لاحق ہوتا اگر اُس سے دماغ کے کسی فعل مین فتور نہ آوے تو ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ اور اُسکی روح نفسانی قوی ہے اور کبھی پردون سے مراد دماغ کے پردے ہوتے ہین سو وہ آفت جو دماغ کے تمام پردون کو شامل ہووے عمدہ اور اسلم ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے جو کسی ایک خاص پردہ کے ساتھ مخصوص ہووے جسکی تائید مین دوسرا شعر ان سلمت ہے یعنی بیہودہ گوئی و بکواس بطون دماغ کے فساد پر دلالت کرتا ہے اور اس سے سلامتی اُسکی صحت پر ہے بقراط نے کہا ہے کہ ہر بیماری مین ذہن کی سلامتی اچھی علامت ہے

وَاِنْ بَدَا الْعُطَاسُ فِي الْبِرْسَامِ	عطسہ	فَهُوَ عَلَى الْبُرْءِ مِنَ الْاَعْلَامِ
اور اگر چھینک برسام مین ظاہر ہووے		تو وہ صحت پر علامت ہے

برسام بیماری ہے جسمین ہذیان ہوتا ہے اور سرسام ورم دماغی ہے ہر صورت سے

جب اس بیماری کی انتہاء مین بیمار کو چھینک آوے تو وہ نہایت اچھی دلیل ہے
اور اگر انتہا سے پہلے ظاہر ہووے تو بھی نیک ہے بشرطیکہ قوت قوی ہووے
جو دلالت کرے کہ دماغ کے افعال قوی ہین جو مرض کے مادہ کو دفع کر رہی ہین
اور جو اسکے مخالف ہو وہ ردی ہے - جب ابتدا مین چھینک آوے یا قوت
ضعیف ہووے کیونکہ چھینک حرکت قوی ہے اور مادہ مین ہنوز نضج نہین
آیا - جالینوس نے کہا ہے کہ جب چھینک بدون زکام کے آوے تو وہ
نہایت ہی مفید ہے کیونکہ وہ بخار کو جس سے دماغ پر ہو رہا ہے خارج کرتی ہے

وَکُلُّ رُعَافٍ وَدَمٍ مِنْ اُذُنٍ	فِیْ مَرَضِ الرَّاسِ شِفَاءُ الْبَدَنِ
جو نکسیر اور خون کہ کان سے آوے	سر کی بیماری مین وہ بدن کی شفا ہے

کیونکہ اس صورت مین مادہ کو نزدیک موضع سے دماغ کی قوت خارج کر دیتی ہے جو قوی ہے

وَنَفَسٌ بِلَا تَوَاتُرٍ یُرٰی	وَلَا تَفَاوُتٍ فَغَیْرُ جَارِی
اور سانس جو بغیر تواتر کے دیکھی جاوے	اور بلا تفاوت ہو سو اچھی سانس چلی ہے

نفس متواتر وہ تیز سانس ہے جو نکلتے وقت کم وبیش ہو کبھی قوی ہو کبھی ضعیف
جو حادہ امراض مین بری علامت ہے ایسا ہی متفاوت ہے کیونکہ یہ دونون
دل کی زیادہ حرارت اور قوتون کے فعل کے اختلاف پر دلالت کرتی ہین
اور کبھی نفس متفاوت اختلاط عقل اور متواتر سینہ کے ورم پر دلالت کرتے ہین

وَلَا اِنْقِطَاعًا وَلَا اِنْتِصَابًا	وَلَیْسَ یَنْفُخُ بِمَا اَصَابَا
اور نہ سانس مین انقطاع ہو اور نہ انتصاب	اور نہ پھونکے جو اُسے پہونچے

اور نفس منقطع وہ ہے جو کبھی سانس آوے اور کبھی بند ہو جاوے یا ٹھہر جاوے

اور یہ حرارت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور جسمین انتصاب بھی پایا جاوے
وہ دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کے فعل مین خرابی آگئی ہی اور اسمین بسبب ورم
یا خشکی یا سدہ کے ضعف آگیا ہی

وَنَبْضُهٗ فِیْ قُوَّةٍ وَلَمْ یَضِقْ		وَلَا بَدَا نَفَسُهٗ کَالْمُحْتَرِقْ
اور اُسکی نبض قوت مین ہووے اور ضیق نہووے		اور نہ سانس اُسکی محترق کیطرح ظاہر ہووے

نبض قوی روح حیوانی اور حرارت غریزیہ کی قوت پر دلالت کرتی ہی اور ضیق
اُسکے ضعف پر اور سانس محترق وہ ہی جسمین سے دھوان جیسا نکلے اور نیز ظاہر
اُسکی حرارت محسوس ہو جیساکہ محرقہ تپ والون کو ہوتا ہی - اور دل کی شعلہ دار
حرارت پر دلالت کرتا ہی

وَشَهْوَةٌ وَقُوَّةُ انْهِضَامِ		وَنَجْوَةٌ مُعْتَدِلُ الْقِوَامِ
اور طعام کی خواہش اور ہضم قوی ہووے		اور براز کا قوام معتدل ہووے

جو طبعی قوت اور جگر کے افعال کی سلامتی کی علامتین ہین اور جو شخص تھوڑی غذا
کی خواہش کرے وہ اچھا ہی بہ نسبت اُسکے جو زیادہ آرزو کرے - اور رقیق براز
ہضم کے ضعف پر اور غلیظ احتراق پر اور دونون کا اعتدال توسط پر دلالت کرتا ہی

وَلَوْنُهٗ مُعْتَدِلٌ فِی الصُّفْرَةِ		بِلَا سَوَادٍ مُحْرِقٍ اَوْ خُضْرَةٍ
اور رنگ براز کا زردی مین معتدل ہووے		بدون سیاہی جلی ہوی اور سبزی کے
اَوْ خَرَجَ الْخِلْطُ مَعَ الْحَیَّاتِ		فِیْ یَوْمِ بُحْرَانٍ فَمِنْ خَیْرَاتٍ
یا خلط کیڑون کے ہمراہ نکلے		بحران کے روز تو یہ علامت اچھی ہی

مادہ کو خارج کرنا اور موذیون کو نکالنا قوت کے قوی ہونے کی علامت ہی -

وَكَانَ ذَالِكَ الْخِلْطُ مِنْهُ الْمَرَضْ ۔۔ فَذَالِكَ مِنْ زَوَالِ ذَالِكَ الْعَرَضْ

حالانکہ اس خلط سے وہ مرض آیا ہو ۔۔ تو اس خلط کا آنا اس عارضہ کے زوال سے ہے

مثلاً جب مرض کا مادہ صفراوی ہو تو اگر کوموں کے ساتھ صفراوی مادہ خارج ہو تو وہ اچھی علامت ہے اور جو اسکے خلاف نکلے اسطرح کہ مادہ بلغمی نکلے تو وہ ناقص ہے جو قوت ماسکہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے اور اگر باوجود صفراوی مادہ خارج ہونے کے تپ کے عوارض سے تخفیف حاصل نہو تو وہ بھی اچھا نہیں ہے جس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مرض کے مادہ نے قوت کو مغلوب کر دیا ہے

إِنْ تَخْرُجِ الْمِرَّةُ زَالَ الصَّمَمْ ۔۔ وَزَالَ فِي سُقْمِ الدِّمَاغِ الْأَلَمْ

اگر وہ صفرا نکلے تو بہرا پن جاتا رہے ۔۔ اور دماغ کی بیماری میں درد زائل ہو جاوے

بشرطیکہ بہرا پن ہونے کا سبب مرہ صفراوی ہووے

دَمُ الْبَوَاسِيرِ مِنَ الطِّحَالِ ۔۔ وَمَالِيخُولِيَا صَلَاحُ الْحَالِ

بواسیر کا خون بیماری تلی سے مفید ہے ۔۔ اور مالیخولیا سے بھی صلاحیت حال کی کرتا ہے

چونکہ طحال اور مالیخولیا کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اسلیے بواسیر کے سوداوی خون نکلنے سے آرام حاصل ہو جاتا ہے

وَذَرَبُ الْمَاءِ وَخِلْطِ بَلْغَمِ ۔۔ فِي حَبَنٍ يُزِيلُ ذَالِكَ السَّقَمِ

اور جاری ہونا پانی کا اور خلط بلغمی کا ۔۔ استسقا کی بیماری میں دور کر دیتا ہے مرض کو

استسقا میں رطوبت مائی خون کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے جسکا نکلنا عین بیماری کی علت کا خارج ہو جانا ہے جو بدن کی قوت کی علامت ہے

وَمِرَّةٌ إِنْ خَرَجَتْ فِي الرَّمَدْ ۔۔ فَذَالِكَ عَنْ بُرْءٍ سَرِيعِ الْأَمَدْ

اور صفرا اگر ورم چشم کی بیماری میں نکلے ۔۔ تو یہ تھوڑی دیر میں اچھا ہو جانیکی خبر دیتا ہے

اکثر درد چشم اور آنکھون کی سبھی بیماریون کا سبب یہی صفرا ہوتا ہی جسکا نکلنا صحت کی علامت ہے

وَإِنْ رَأَيْتَ الْبَوْلَ أُتْرُجِيًّا ۔ وَابْيَضَّ الثُّفْلُ بِهِ سِفْلِيًّا

اور اگر تونے بول اترجی دیکھا ۔ اور سفید تہ والا جب اسمین سفلی عرض کا

تندرستون کا ایسا ہی قارورہ ہوتا ہی جسکا بیان پہلے ہوچکا ہی

وَإِنْ رَأَيْتَ مِنْ مَرِيضٍ عَرَقَهُ ۔ مُعْتَدِلَ الْأَمْرِ بِحُمَّى مُطْبِقَه

اور اگر تونے مریض کا پسینا ۔ معتدل حال مین دیکھا حمی مطبقہ کی حالت مین

حمی مطبقہ تپ صفراوی ہوتا ہی جب اُسکا پسینا کمی و بیشی اور گرمی اور سردی وغیرہ سبھی اوصاف مین اعتدال ہو تو وہ نہایت عمدہ اور جید علامت ہی

وَإِنْ رَأَيْتَ وَرَمًا فِي الذُّبَحَة ۔ مِنْ خَارِجِ الصَّدْرِ رَأَيْتَ مُصْلِحَه

اور اگر تونے بیماری ذبحہ مین ورم ۔ خارج صدر کے دیکھا تو یہ مصلحت ہی

ذبحہ حلق مین ورم ہوتا ہی جو اکثر ہلاک کر دیتا ہی یا حنجرہ کے کسی داخلی عضلہ کو عارض ہوتا ہی یا وہ ورم ہی جو حلق کے سامنے ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کیطرح ہوتا ہی اور اُسکی ایک قسم ہی جو فقرات اندر کیطرف ملجاتے ہین اور بقراط نے کہا ہی کہ خارج حلقوم کے ورم کا نمودار ہونا محمود ہی اور ایسا ہی سینے کے نرم ہونے سے جو ظاہر کرتا ہی کہ مادہ مجاور عضو کی طرف مندفع ہوگیا ہی

وَوَرَمُ الْأُنْثَيَيْنِ بُرْءُ الْبَدَنِ ۔ إِذْ تَرَاهُ فِي السُّعَالِ الْمُزْمِنِ

اور ورم انثیین کا صحت بدن کی ہی ۔ جب تو اُسے کھانسی پرانی مین دیکھے

جس مزمن کھانسی کا مادہ غلیظ لزوجت دار ہو جو پسینے اور بول کے کسی مشارک اعضا مین جم گیا ہی جسکو قوت طبیعت قوی ہوتی تو خصیتین کیطرف دفع کردیتی ہی جسکے سبب سے کھانسی زائل ہو جاتی ہی

وَوَرَمُ الرِّجْلِ بِذَاتِ الرِّيَةِ	وَوَرَمٌ يَنْزِلُ فِي الْأُرْبِيَةِ
اور ورم ٹانگ کا بیماری ذات الریہ مین	اور ورم اُترتا ہوا کُنج ران مین

ذات الریہ کی بیماری مین کسی ایک ٹانگ پر ورم ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ قوت
نے بعید عضو کیطرف مادہ کو دفع کر دیا ہی اسیطرح کُنج ران کے متورم ہونے سے
امراض ریہ سے آرام ہو جاتا ہی

وَالْقَرْحُ فِي الْمَنْخَرِ أَوْ فِي الشَّفَةِ	فِي الْغِبِّ شَيْءٌ مُخْبِرٌ بِالصِّحَّةِ
اور زخم نتھنے مین یا لب مین ہونا	حمی غب (تپ تیہ) مین ایسی چیز ہی کہ صحت کی خبر دیتی
كَذَا بُرْءُ دَاءِ الثَّعْلَبِ الدَّوَالِي	فَبُرْءُ مَا فِي الْبَطْنِ وَالطِّحَالِ
اور بیماری دوالی سے اچھا ہو جانا داء الثعلب کا ہی	بعدہ اچھا ہونا شکم کی بیماری کا اور تلی کا

دوالی ایک مرض ہی جسمین پیر بڑے ہو جاتے ہین اور اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی جسکے
ہونے سے تمام دیگر سوداوی امراض سے صحت ہو جاتی ہی اور بقراط نے کہا ہی
کہ جس جنون والے کی پیر کی رگین وسیع ہو جاوین یا اُسکو بواسیر ہو جاوے تو
جنون سے آرام ہو جاتا ہی - اور اسیطرح جب لب پر کوئی پھُنسی ظاہر ہو۔

كَذَا الْجُشَاءُ الْحَامِضُ فِي الزَّلَقِ	مِنَ الْمِعَاءِ مُمْسِكٌ لِلرَّمَقِ
ایسا ہی ڈکار کھٹی زلق الامعا کی بیماری مین	بقیہ حیات کو روک لیتی اور محفوظ رکھتی ہی

زلق الامعا یہ ہی کہ جب آدمی غذا کھاتا ہی تو بغیر ہضم اور تغیر رنگ و قوام و بو کے
اسی اصلی ہیئت پر خارج ہو جاتا ہی ایسے شخص کو ترش ڈکار آنے سے معلوم
ہوتا ہی کہ اُسکی قوت ماسکہ قوی ہو گئی ہی جسنے طعام کو روک رکھا ہی جو اُسکی
صحت کی قوی علامت ہی

وَاِنْ بَدَتْ حُمّٰى عَلٰى التَّشَنُّجِ	اَوْ صَرَعٌ فَذَالِكَ مِنْ تَفْرِيْجِ
اور اگر تشنج کی حالت مین تپ ظاہر ہووے	یا مرگی ظاہر ہووے تو یہ سدے کے کھلجانے سے ہی

یہان تشنج سے امتلاء مراد ہی جو غلیظ مادہ لزوجت دار سے حادث ہوتا ہی سواس مادہ کو تپ تحلیل کرکے خارج کردیتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جس متشنج کو تپ ہوجاوے اُسکو تشنج سے صحت ہوجاتی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ تشنج کے بعد تپ کا آنا بہتر ہی تشنج کے جو بعد تپ کے ہوجاوے پھر تپ مرگی کے مادہ کو بھی جو نہایت غلیظ ہوتا ہی تحلیل کردیتی ہی اور جو تشنج کثرت اسہال یا تعب کے بعد عارض ہوتا ہی وہ تپ سے اور زیادہ ہوجاتا ہی

فَاِنْ رَاَيْتَ بِامْرِءٍ فُوَاقَا	وَجَائَهُ الْعُطَاسُ قَدْ اَفَاقَا
اور اگر تو کسی آدمی مین ہچکی دیکھے	اور چھینک اُسے آجاوے تو اُسکو افاقہ ہوگیا ہی

یہان فواق سے مراد وہ ہچکی ہی جو غلیظ رطوبتون سے معدہ کے پر ہونے کے سبب سے آتی ہی سو وہ رطوبتین چھینک سے تحلیل ہوجاتی ہین اور جس ہچکی کا سبب استفراغ قوی یا کوئی مرض حادہ ہو تو وہ ایک قسم کا تشنج ہی جسکا سبب خشکی ہی فائدہ حکما کا مقولہ ہی کہ جب اعضائے رئیسہ (دل دماغ جگر) کے افعال اپنے طبعی طریقہ پر جاری رہین تو وہ صحت کی علامت ہی کیونکہ ذہن کا درست ہونا دماغ کی سلامتی پر دلالت کرتا ہی اور نبض کی درستی دل کی سلامتی پر اور اشتہا کا معاون ہونا جگر کی صحت پر دلالت کرتا ہی

ذِكْرُ وُجُوْهِ الْحُكْمِ بِالْاَدِلَّةِ

دلیلون سے حکم کرنے کے طریقون کا ذکر ہے

وَالْتَزِمِ الْقِيَاسَ فِى الْعَلِيْلِ	اِذَا اَرَدْتَ الْحُكْمَ بِالدَّلِيْلِ
اور تو بیمار مین قیاس کا التزام کر	جب تو چاہے کہ حکم بدلیل کرے

مثلاً نبض تو قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور دماغ کی علامتیں اسکے مخالف ضعف ظاہر کر رہی ہیں۔ تو اس صورت میں دونوں دلیلوں اور علامتوں میں اپنے قیاس اور عقل کی تیزی سے مقابلہ کرنا چاہیے جو دلیل راجح اور قوی ہو اُسکے مطابق حکم کرنا چاہیے

وَغَيْرُهُ يُكَذِّبُهُ سِوَاهُ	فَنِعْمَ الدَّلِيلِ صَادِقٌ قُوَاهُ
اور سواے اس دلیل کے جو ہو اسکی دوسری علامت تکذیب کرتی ہے	پس ایک دلیل میں تو اُس حکم کی قوتیں بھی ہیں

دلیل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو دلالت میں بلا تردد ایک دوسری کے باہم مصدق ہووے جیساکہ سیاہ قارورہ اور سیاہ پسینے کے آنے اور تشنج زخم کے سبب ہونے میں حدوث موت پر قطعی دلالت ہے اور ایسا ہی دماغ کے افعال اور اُسکے ظاہری و باطنی حواس سے جو علامتیں لیجاتی ہیں انہیں بھی کبھی خطا نہیں ہوتی سو بدن کی جب کوئی علامت اُسکے مخالف معلوم ہو تو اُسکی طرف التفات نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دماغ کی علامت اُسکی تکذیب کر رہی ہے

فَحَادِثُ الرَّأْسِ مِنَ الْأَعْضَاءِ	أَمَّا الَّذِيْ يَصْدُقُ فِي الْأَنْبَاءِ
سو سر میں پیدا ہونیوالی حالت خبر دیتی ہے اعضاء	اب وہ چیز کہ خبر دینے میں سچی ہے
وَمِثْلُهُ فِيْ بَدَنٍ يُضَادِدُ	وَإِنْ تَرَى الصَّادِقَ مِنْهَا شَاهِدُ
اور ایسا ہی بدن میں جو اُسکے مخالف ہووے	اور اگر تو ان دلائل سے شاہد صادق دیکھے
فِي الْبَدَنِ الضَّعِيْفِ مِنْ شَوَاهِدِ	لَكِنْ مَا يُرِيْ عَلَى تَضَادِهِ
ضعیف بدن میں دلائل و شواہد سے	لیکن جو مخالف نظر آتا ہے

جب ضعیف بدن میں ایسی متضاد علامتیں پائی جاویں جو اُنمیں سے کوئی

طبیب کو قوی معلوم نہو سکے اور نہ وہان کسی رئیس عضو کا فعل بخوبی ظاہر ہو سکے جس سے ایک جانب کو ترجیح دیجاوے تو اُسکے لیے کہاہے

فَکُلُّ مَا یُضَادِرُ العَلَامَۃ	یُصْدِقُ فِی الشِّفَاءِ بِالسَّلَامَۃ
پس جو مخالف اس علامت کے ہووے	تو وہ شفا مین سلامتی کی خبر دیتاہے

یعنی جب ان ہردو علامات کے سواے کوئی اور تیسری دلیل پائی جاوے تو بموجب اُسکے تصدیق کا حکم کرنا چاہیے

وَکُلُّ مَا مُخَالِفُ الْاَنْبَاءِ	یَصْدُقُ فِی الْمَوْتِ بِلَا بَقَاءِ
اور جو مخالف خبر دیتا ہے	تو موت مین بعدن بقاکے سچی خبر دیتاہے

جب ردی اور ناقص علامتین اچھی اور نیک علامتون کے ایسی مخالف اور متضاد ہون کہ ایک بدن مین انکا اجتماع محال ہو تو وہان موت کی خبر کی تصدیق کرنی چاہیے

فَاِنْ تَضَادَرَتْ تِلْکَ الْعَلَائِمُ	ضَعِیْفَۃً فَذَاکَ شَکٌّ دَائِمُ
پس اگر یہ علامتین بحالت ضعیفی متضاد ہوتین	تو یہ ہمیشہ کا شک ہے
وَقِفْ اِذَا تَعَادَلَتْ فِی مَذْھَبِ	وَاقْضِ اِذَا تَرَجَّحَتْ بِالْاَغْلَبِ
اور تو ٹھہارہ جبکہ ایک استہ مین ابر رہین	اور جب غالب ہووین تو اغلب کا حکم کر

کوئی طبیب کسی بیمار کی صحت یا موت پر یقینی حکم نہین لگا سکتا جبکہ اُسکی دونون دلیلون اور علامتون مین تعارض اور مساوات ہو کیونکہ اسصورت مین انکا اعتبار ساقط ہو جاتاہے بشرطیکہ وہ علامتین عدد اور قوت اور درجہ مین برابر ہووین اور اگر برابر نہون مثلاً اسطرح کہ تین علامتین کسی ایک درجہ مین پائی جاوین جنمین سے ایک تو صحت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری دونون دوسرے درجہ مین موت پر دلالت

کرتی ہین جس سے موت پر حکم کیا جائیگا سو اگر ایک اور علامت ظاہر ہو جاوے جو دوسرے درجہ مین سلامتی پر دلالت کرتی ہی اور ایک اور علامت جو اسی درجہ مین ہلاکت پر دلالت کرتی ہی تو ایسی صورت مین یقینی حکم کرنے سے رک جانا چاہیے جبتک کسی اور ترجیح دینے والے سے یقینی حال نہ معلوم ہووے فائدہ دلیلون اور علامتون مین وقتون اور شہرون اور مکانون کے اعتبار سے اختلاف نہین آ سکتا بخلاف مزاجونکے کہ انمین اختلاف آجاتا ہی

فَقِفْ عَنِ الْاَحْکَامِ وَالْقَضَاءِ	وَکُنْ مِنَ الْاَمْرِ عَلٰی رِجَاءِ
سو تو حکم کرنے اور فیصلہ سے ٹھہر جا	اور اس کام کی امید پر رہ

یعنی کسی بیماری کے سرد یا گرم ہونے پر حکم نہین کرنا چاہیے جبتک کسی ایک جانب کی ترجیح کی دلیل نہ معلوم ہووے مثلاً کسی شخص کو قولنج ہو جاوے اور اُسکی سردی اور گرمی کی علامتین باہم متضاد اور مخالف ہون تو وہان توقف چاہیے جبتک کوئی غلبہ کی دلیل نہ ظاہر ہووے اسیطرح جب کسی تپ حادۂ مرض مین جیّد اور ردی علامتین پائی جاوین اور سبھی ضعیف ہون جنسے کچھ ترجیح نہ معلوم ہو سکے تو وہان مریض کی صحت یا موت پر کچھ حکم نکرنا چاہیے اور ایسا ہی جب ساری علامتین قوی ہون ساور اسمین شرط یہ ہی کہ قوت اور ضعف ایک درجہ کا ہونا چاہیے سو شک کی صورت مین قطعی حکم لگانا مناسب نہین ہی ایسا اشکال ان امراض مین پڑتا ہی جو حادہ (تیز) ہوتے ہین لیکن سرد امراض مین کچھ ایسا اشکال نہین ہوتا بقراط نے کہا ہی کہ حارہ امراض مین موت یا صحت کا حکم کرنا نہایت مشکل ہی کیونکہ انمین مریض ایک حال سے دوسرے حال کیطرف جلدی متبدل ہو جاتا ہی۔ اور مرض بھی ایک حالت سے دوسری حالت مین نہایت سرعت سے منتقل ہو جاتا ہی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین
بعدازین یہ ارجوزہ کے دوسرے حصہ کی شرح ہی جسکے لیے شیخ الرئیس نے
کہا ہی انہ الجزء العملی من الارجوزۃ یعنی کتاب ارجوزہ کا یہ دوسرا حصہ ہی عمل کے
بیان مین چونکہ علمی حصہ کی شرح پہلے لکھی گئی ہی اسلیے اب دوسرے حصہ عملی کی شرح شروع
کی جاتی ہی اور پہلے حصہ مین جسقدر مجھے مناسب معلوم ہوا حیز تحریر مین لاکر ظاہر کر دیا
اسیطرح یہان بھی جیسا کچھ ضروری معلوم ہوتا ہی زیادہ کیا جاتا ہی جو کسی ایک کتاب
مین مجتمع نہین ہی۔ خصوصًا ابتدا مین چند ضروری امور کا اضافہ کیا جاتا ہی جنکا بیان
کرنا خالی از فائدہ نہین ہی۔ فصل اول انسان کی پیدایش کے حال مین۔ جالینوس نے
بیان کیا ہی کہ بعض فلاسفہ کا مقولہ ہی کہ جنین یعنی بچہ صرف مرد کی منی سے متکون
ہوتا ہی۔ اور عورتون مین منی بالکل ہوتی ہی نہین جسکی تردید مین جالینوس نے
بہت مبالغہ کے بعد کہا ہی کہ اس بارہ مین بہت تفحص اور جستجو سے عرصۂ دراز
مین مجھے دریافت ہوا ہی کہ عورتون کی منی کے ظرف مین ایک قسم کی رطوبت
پُر ہوتی ہی جو لزوجیت دار سفید زردی مائل ہوتی ہی۔ اور پھر کہا ہی کہ ہم بظاہر

دیکھتے ہین کہ بعض عورتین جنکو جماع کا اتفاق سے زیادہ عرصہ گذر جاتا ہی مرگی یا کسی اور بیماری مین مبتلا ہو جاتی ہین جنکے ساتھ جب جماع واقع ہوتا ہی تو جلد صحت یاب ہو جاتی ہین جسکو ہم بارہا تجربہ سے دیکھ چکے ہین اور اگر عورتونمین منی نہوتی تو اولاد کو اُنکے ساتھ کیونکر مشابہت ہوتی اور عورتون کو کیون احتلام ہوتا غرضکہ اس بحث کو جالینوس نے بہت طول طویل تقریر مین بیان کیا ہی جسکی پوری تفصیل بیان کرنے کی یہان کچھ ضرورت نہین ہی۔ کیونکہ قطعی صحیح دلیلون سے جو اس بارہ مین وارد ہین یہ امر ثابت اور تحقیق ہو چکا ہی۔ چنانچہ آیا ہی فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ چاہیے آدمی کو کہ اپنی پیدایش کیطرف نظر کرے کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہی اُسکی پیدایش تو اس پانی سے ہی جو کہ پیٹھ اور چھاتیون کے درمیان سے نکلتا ہی یعنی مرد کی پیٹھ اور عورت کی چھاتیون یا سینہ مین سے خارج ہوتا ہی۔ اور امام بخاری و مسلم نے ام سلیم سے روایت کی ہی جسنے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا عورت پر غسل ضروری ہی جب اُسکو احتلام ہووے۔ فرمایا آپنے بیشک ہان جب اُسے کچھ پانی (منی) نظر آوے پھر کسی نے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت مین بھی منی ہوتی ہی فرمایا ہان اور کیونکر اُسکے ساتھ اولاد مشابہ ہوتی ہی۔ اور امام مسلم نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب عورت کے پانی (منی) پر مرد کا پانی غالب ہوتا ہی تو اولاد چچون کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب مرد پر عورت کا پانی غالب آتا ہی تو اولاد ماموں کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور انس بن مالک سے مروی ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کا پانی سفید غلیظ ہوتا ہی اور عورت کا زرد رقیق سو ان دونون مین سے جسکا پانی

غالب ہوتا ہی اُسیکے مشابہ اولاد ہوتی ہی - اور ابن سنی اور ابن جوزی نے روایت کی ہی کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ انسان کی پیدایش کس چیز سے ہوتی ہی - آپ نے فرمایا مرد اور عورت کے نطفہ سے سو جب مرد کا پانی زیادہ اور قوی ہوتا ہی تو اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہی - اور جب عورت کا پانی زیادہ اور غالب ہوتا ہی تو اولاد کو ماں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہی پس ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ عورتوں میں بھی منی کا مادہ موجود ہی - پھر بقراط نے بیان کیا ہی کہ مرد اور عورتوں دونوں کی منی کا مادہ دماغ سے نکلتا ہی - اور دیگر اطبا نے کہا ہی کہ منی رطوبات سے ہی جو قریب الانعقاد اور بدن انسان کے جز بننے کے لیے زیادہ قابلیت رکھتی ہی - اور وہ چوتھے ہضم سے پیدا ہوتی ہی - اور شیخ الفلاسفہ ارسطو اور بقراط نے کہا ہی کہ منی تمام بدن سے نکلتی ہی - گوشت سے جو نکلتی ہی وہ گوشت کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہی - اور دیگر جس عضو اور جس جوڑ سے جو خارج ہوتی ہی وہ اُسکے ساتھ مشابہت رکھتی ہی اور تندرست سے تندرست اور بیمار سے بیمار نکلتی ہی جسکے ثبوت میں حدیث وارد ہی جو ابو داؤد میں مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہی - جاننا چاہیے کہ مرد اور عورت دونوں کی منی میں قوت عاقدہ اور منعقدہ موجود ہی جسپر سب کا اتفاق ہی بجز ایک فرقہ کے جو عورت کی منی کا بالکل قائل نہیں ہی انکے نزدیک صرف مرد ہی کی منی میں قوت عاقدہ اور منعقدہ ہوتی ہی جو بالکل غلط اور واقع کے برخلاف ہی بلکہ مرد کی منی میں قوت عاقدہ زیادہ ہوتی ہے اور عورت میں منعقدہ زیادہ ہوتی ہی جسکی تمثیل جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ

پنیر دودھ اور النفحہ (ہندی پیوسی) سے بنتا ہے سو مبدء عقد کا انفحہ (پیوسی) مین ہوتا ہے اور انعقاد کا دودھ مین۔ لیکن ان دونون مین سے ہر ایک مین غیر کی جزء موجود ہوتی ہے۔ اکثر حکما کا مقولہ ہے کہ جب مرد عورت دونون کی منی رحم مین جمع ہوتی ہے تو اُسپر تین نقطہ خون کے ظاہر ہو جاتے ہین ایک درمیان مین جو دل کا مقام ہے دوسرا کنارہ پر جو دماغ کی جگہ ہے۔ تیسرا ایک پہلو پر جو جگر کا مقام ہے۔ پھر یہ نقطے باہم ایک دوسرے سے تدریجاً بعید ہوتے جاتے ہین جنمین دو تغیر پیش آتے ہین (۱) وہ دونون جھاگ کے مانند ہو جاتے ہین جو اسی حال پر بلا استمداد رحم کے سات روز تک رہتے ہین پھر رحم کیطرف سے ۱۵ یوم تک امداد ملتی ہے جہانسے سرخ رنگ کی رطوبت اس جھاگ مین داخل ہو کر اُسکو خون کیطرح سُرخ کردیتی ہے جو ایک خون کا لوتھڑا سا ہو جاتا ہے جسمین سے اعضا متمیز اور متمکن ہو جاتے ہین۔ سب سے پہلے دل بنتا ہے پھر دماغ پھر جگر۔ اور بقراط نے کہا ہے کہ سب اعضا سے پہلے دماغ متکون ہوتا ہے کیونکہ وہی حس و حرکت کا مبدء ہے جو نہایت ضروری ہے۔ اور ابو بکر رازی کے نزدیک پہلے جگر ظاہر ہوتا ہے جسکی اطبا کی ایک جماعت نے نہایت تضعیف و تردید کی ہے پھر جب تمام اعضا بن چکتے ہین اور ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہین تو سر کندھون سے الگ ہو جاتا ہے اور پیٹ پسلیون سے اور تمام سوراخ اور مسامات اپنے اپنے موقع پر بنجاتے ہین سو سب سے اول قوت خداوند تعالی کے اذن سے حرارت غریزیہ کے باعث مین عمل اور تاثیر کرتی ہے۔ اور وہ چالیس روز تک اسی حال پر رہتا ہے جسکی وجہ تسمیہ کی یہ وجہ ہے کہ علقہ کے معنی تمپٹ جانے کے ہین اور چونکہ اسمین کثرت رطوبت کی وجہ سے

چمٹ جانے کی استعداد ہوتی ہے اسلیے اسکو اس اسم سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب اسپر اسّی دن گذر جاتے ہین تو وہ مضغہ یعنی ایک مختصر سا گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے جسمین کسیقدر آدمی کی صورت کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسکی وجہ تسمیہ کی یہ وجہ ہے کہ مضغ دانتون سے چابنے کو کہتے ہین اور چونکہ وہ گوشت کا ٹکڑا بقدر لقمہ کے ہوتا ہے جو مُنھ مین آسکتا ہے اسلیے اسکو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ پھر استخوان اور اعصاب اور تمام اصلی اعضا مرد کی منی سے بنتے ہین اور گوشت چمڑا وغیرہ عورت کی منی سے۔ اور صحیح بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ تم مین سے ہر ایک کی پیدایش اپنی ماں کے پیٹ مین اسطرح ہوتی ہے کہ خون چالیس روز تک اسیطرح جمع رہتا ہے۔ پھر چالیس روز مین خون کا لوتھڑا بنجاتا ہے۔ پھر دیگر چالیس روز تک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اُسمین فرشتہ آکر روح پھونک دیتا ہے۔ اور یہی مراد ہے۔ خداوند تعالی کے اس قول سے ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پھر ہم اُسکی اور پیدایش کو ظاہر کر دیتے ہین۔ اور جب جنین مین روح آجاتی ہے تو اُسکو بعد روح آنے کے دو غشائین محیط ہو جاتی ہین ایک وہ جسکو مشیمہ کہتے ہین جو کہ جنین کی ناف کے ساتھ متصل ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے غذا پہونچتی ہے۔ دوسری وہ جو قبول کر لیتی ہے ان رطوبتون اور میل کچیل کو جو جنین سے خارج ہوتی ہین یا اُس سے تحلیل پاتی ہین ان حالات مین بھی اُسکو کئی قسم کا تغیر آتا رہتا ہے۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالی کے اس قول سے يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا بَعْدَ خَلْقٍ ہم تمکو ماؤن کے پیٹون مین ایک پیدایش سے دوسری پیدایش مین لاتے ہین۔ جب اُسکو نکلنے کا حکم ہوتا ہے تو یہ

پردہ پھٹ جاتا ہی جس سے درد اور تکلیف ہوتی ہی۔ اور خون کا نکلنا محسوس ہوتا ہی۔ ابومعشر بلخی اور اُسکے شاگرد نجومیون نے بیان کیا ہی کہ مان کے پیٹ مین جنین کو پہلے مہینہ مین عطارد تدبیر کرتا ہی جسکو بہت سے تغیرات لاحق ہوتے ہین۔ دوسرے مہینہ مین چاند۔ تیسرے مین زہرہ چوتھے مین مشتری پانچوین مین شمس۔ چھٹے مین مریخ۔ ساتوین مین زحل۔ آٹھوین مین عطارد اسیواسطے یہان بھی بہت سے تغیرات عارض ہوتے ہین۔ اس موقع پر انسان کے پیدایش کی کسیقدر زیادہ تشریح بیان کیجاتی ہی۔ چنانچہ خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہمنے انسان کو اچھی اور نیک صورت مین پیدا کیا ہی۔ اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انسان کی پیدائش تین سو ساٹھ جوڑون پر ہی اور یہان جوڑون سے مراد استخوان ہین جسکی تصریح مین وہ حدیث وارد ہی جو کہ ابو نعیم نے اپنی کتاب طب نبوی مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنی آدم (انسان) مین تین سو ساٹھ استخوان ہین اور ہر استخوان پہ ہر روز صدقہ ضروری ہی جنکی تعداد پر جالینوس اور اُسکے متبعین کا اتفاق ہی جسمین سے دو سو بینیسٹھ تو ظاہری حس سے محسوس ہوتی ہین۔ چونکہ یہ استخوانین خود مستقل قائم نہین رہ سکتین اسلیے خداوند تعالی نے انکے لیے ایسے اجسام کو پیدا کر دیا ہی جنسے انکی مضبوطی اور باہم رابطہ ہو جاوے ان اجسام کو وتر کہتے ہین جنکی تعداد بخوبی معلوم نہین ہی۔ پھر خداوند تعالی نے انسان کی بقا کے لیے تین اضطراری اعضا کو پیدا کر دیا ہی (۱) دماغ جس سے نخاع اور عصب (پٹھے)

پیدا ہوتے ہین جنکی حس و حرکت مین ضرورت پڑتی ہی - اور وہی اعصاب عضلون کے ذریعہ سے جسم مین حرکت پیدا کرتے ہین - اور اعصاب تعداد مین چونتیس ۳۴ زوج اور ایک فرد ہی - اور عضلون کی تعداد جالینوس وغیرہ کے نزدیک پانچسو تا چھ سو ہین (۲) اول حس سے شریانین پیدا ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے تمام اعضا مین روح پہونچتی ہی - شریانون کی تعداد کچھ محصور نہین ہی - (۳) جگر جس سے دیگر تمام رگین جو ساکن ہین پیدا ہوئی ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن مین خون پہونچتا ہی - سو یہ تینون اعضا رئیس ہین اور باقی انھین کی تابع اور خادم ہین جو کہ انھین سے امر مفید کو حاصل کرتی ہین اور مضر غیر مفید کو دور کرتے ہین

فصل دوم موت کی ضرورت اور اُسکے اسباب کے بیان مین - تمام معتمد حکماء اس امر پر متفق ہین کہ تمام اجسام کو اسلیے موت کا لاحق ہونا ضروری ہی کہ وہ مختلف اور متضاد نسبتون سے مرکب ہین جنمین ہر ایک عنصر کی قوت دوسرے عنصر کی قوت کے مخالف تاثیر کرتی ہی جسکے سبب سے جسمون مین تحلیل ہوتے ہوتے وہ بالکل فانی ہو جاتے ہین - امام رازی نے بیان کیا ہی کہ تمام حکماء کا اسپر اتفاق ہی کہ موت خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اسکی تحقق کے لیے بجز فساد حرارت غریزیہ کے کوئی اور سبب نظر نہین آتا - اور حرارت غریزیہ مین فساد ان ہر سہ اعضا (دل دماغ - جگر) مین سے کسی ایک کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہی جسکے ہم اسباب جسقدر بیان کرینگے انکا اصول انھین تینون کی طرف رجوع ہوتا ہی - کیونکہ سبب یا تو خارجی ہو جیسے گرنا یا ضرب کا پہونچنا یا چھری چاقو تلوار سے کٹ جانا - یا زہر کا پینا - یا حیوان وغیرہ کا کاٹنا - اور انھین کے حکم مین وہ ادویات داخل ہین

جو کہ اپنی حرارت سے ہلاک کر دیتی ہین جیسا کہ خربوزون کا کھانا حرارت غریزیہ کو تحلیل کر دیتا ہی۔ یا سرد ادویات (مانند افیون کے) کا تناول کرنا جو حرارت غریزیہ کو منجمد کر دیتی ہین یا قوت کا سبب بدنما ہوا سطرح سے کہ ان ہر سہ اعضا مین سے کسی ایک مین فساد آجاوے جسکا سبب یا تو خلط ردی ہوتی ہے جو اپنی خرابی اور فساد کی وجہ سے عضوون کے مزاج کی طرف مستحیل ہو کر اسکے مزاج کو بگاڑ دیتی ہی یا اس خلط مین زیادہ تیز حرارت ہی جسکے سبب سے حرارت غریزیہ زائل ہو جاتی ہی جیسا کہ تپ محرقہ و سرسام مین ہوتا ہی۔ اور بعضے ایسے اسباب ہین جنکو خارجی اور بادی بھی کہ سکتے ہین منجملہ اُنکے زیادہ بھوک اور پیاس ہی جو اصلی رطوبتون کو دور کر دیتی ہین۔ اور ایسا ہی مفرط سیر شکمی ہی جس کے سبب سے بول کیطرف ہوا آنے کے راستے بند ہو جاتے ہین جس سے حرارت غریزیہ محبوس ہو جاتی ہی جیسا کہ جب کسی برتن مین جلتے ہوے چراغ کو بند کر دیا جاتا ہی تو وہ گُل ہو جاتا ہی منجملہ اُنکے طاعون ہی جسکو اسباب خارجی و بدنی بھی کہہ سکتے ہین جو ہوای روح کا مادہ یا اُسکی ممد ہی بیرونی ہوا سے خرابی اور فساد آنے کی وجہ سے وہ بھی بگڑ جاتی ہی۔ جوہری نے اپنی صحاح مین لکھا ہی۔ طاعون وبائی موت ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ طاعون ایک قسم کی پھنسیین ہین جو جسم مین ظاہر ہوتی ہین۔ اور وبا عام مرض ہی جو ہلاکت مین اسکے مشابہ ہوتی ہی اس صورت مین تمام طاعون وبائی بیماری ہی اور نہ ہر بیماری طاعون ہے اور بعض فلاسفہ و حکماے متاخرین نے کہا ہی کہ وبا اور طاعون مین یہ فرق ہی کہ وبا تو ایک عام مرض ہی جو بعض لوگون مین یا کسی ملک کے ایک حصہ مین

پھیل جاتی ہی۔ عادت کے برخلاف جو ایک ہی جسم کی بیماری ہوتی ہی اور طاعون
گرم ورم ہی جو اکثر نرم گوشت مین کانون کے پیچھے اور تھیگاہ اور بغلون مین پیدا
ہوتی ہی جسمین نہایت سوزش اور جلبن زہردار ہوتی ہی جسکی بدی کیفیت
دل تک پہونچ جاتی ہی۔ اور کبھی اسمین سے پیپ خون آلودہ خارج ہوتی ہے
فائدہ جاننا چاہیے کہ دل حرارت غریزیہ کا چشمہ اور مبدء ہی سو جب دلمین
کسی قسم کا ورم یا فساد یا سوء مزاج ہو جاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج مین
خرابی آجاتی ہی اور ہوا کھینچنے کے مجری (راہ) بند ہو جاتے ہین جس سے دل کی
طرف ہوا بالکل نہین آسکتی یا باہر کی طرف سے کوئی بیرونی سبب خنق (گلا گھٹنا)
اور غرق پہونچ جاوے اور کبھی موت حرارت غریزیہ کے خود بخود بگڑ جانے کے
سبب سے آجاتی ہی اسطرح سے کہ اسکا مادہ جو طبعی رطوبت ہی ضعیف ہو جاوے
جیسے تیل جب کم ہو جاتا ہی تو چراغ کی تیزی مین فرق آجاتا ہی۔ اور جسطرح تیل
چراغ کے روشنی کے لیے معاون ہی اسیطرح حرارت غریزیہ بھی حیات کی مددگار ہی
کبھی زیادہ استفراغ یا بھوک کی وجہ سے رطوبت مین کمی آجاتی ہی اور کبھی حرارت
مین فساد بیرونی سے خرابی آجاتی ہی جیسے زیادہ سردی پہونچنے سے حرارت بجھ جاتی ہی
یا زیادہ فزع اور گھبراہٹ کے سبب سے دل کی حرارت دفعتہً اندر کی طرف جاکر مختنق اور محبوس
ہوجاتی ہی۔ اور کبھی حرارت غریزیہ مین خرابی اس عضو کے فساد کی وجہ سے آجاتی ہی جو اسکا
مبدء اور مادہ ہی جیسے جگر خون کو پیدا کرتا ہی جو روح اور حرارت غریزیہ کا مادہ ہی
اور کبھی اسمین خرابی کسی عضو مین آفت کے سبب سے آجاتی ہی جیسے پھیپھڑا جسکی حرکت
طبعی مین جب نقص آجاتا ہی تو اُس سے ہوا سے بخار مین خرابی آجاتی ہی جس سے

و خانی فضلے بند ہو جاتے ہیں جو پھیپھڑے کی حرکت کے ذریعہ سے پہلے خارج ہوا کرتے تھے

الجزء الثانی من الارجوزة وهو العملی

یہ ارجوزہ کا دوسرا حصہ ہے جسمین عمل کا بیان ہے

وَاِنْ نَظَمْتُ فِی کِتَابِ الْعِلْمِ ۔ فِی الطِّبِّ مَا سَمِعْتَهُ مِنْ نَظْمِ

بیشک میں باب علم طب میں نظم کر چکا ہون ۔ جو نظم تو نے سن لی ہے

وَکَانَ اِنْ اَنْظِمَهُ فِی اَمَلِی ۔ فَهَا اَنَا مُبْتَدِئٌ بِالْعَمَلِ

اور اسکو منظوم کرنا مدت سے میری آرزو تھی ۔ پس سُن کہ میں عمل میں شروع کرتا ہون

وَقَدْ قُلْتُ فِی مُبْتَدَاِ الْکِتَابِ ۔ مَا احْتَجْتُ اَنْ اَذْکُرَهُ فِی الْبَابِ

تحقیق میں ابتداء کتاب میں کہہ چکا ہون ۔ جس جس بات کا تذکرہ جس باب میں کرنا ضروری تھا

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ ۔ فَوَاحِدٌ یَعْمَلُ بِالْیَدَیْنِ

طب کا عمل دو قسم پر ہے ۔ سو ایک تو ہاتھوں سے کیا جاتا ہے

وَغَیْرُهُ یُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ ۔ وَمَا نُقَدِّرُهُ مِنَ الْغِذَاءِ

اور دوسرا کیا جاتا ہے دوا سے ۔ اور اُس غذا سے جسکا ہم اندازہ کردیں

اَمَّا الَّذِی یَعْمَلُ بِالتَّدْبِیْرِ ۔ فَذَاكَ اَمْرٌ لَیْسَ بِالْحَقِیْرِ

اب جو کچھ تدبیر میں کیا جاتا ہے ۔ سو وہ امر کچھ حقیر نہیں ہے

وَهُوَ عَلٰی ضَرْبَیْنِ عِنْدَ الْقِسْمَةِ ۔ فَوَاحِدٌ یُدْعٰی بِحِفْظِ الصِّحَّةِ

اب وہ تقسیم کے وقت دو قسم پر ہے ۔ سو ایک کو حفظ الصحت کہتے ہین

وَجُزْءُهُ الْاٰخَرُ بُرْءُ الْعِلَّةِ ۔ وَهُوَ لَعَمْرِی غَایَةُ الْاَطِبَّةِ

اور طب کی دوسری جزء برء العلت ہے ۔ مجھے قسم ہے اپنی عمر کی وہی غرض ہے طبیبوں کی

شروع کتاب میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ طب کی دو قسمیں ہیں ایک علمی جو صرف اعتقاد کو مفید ہوتی ہے دوسرے عملی جس سے عمل مد نظر ہوتا ہے پھر عمل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس سے صحت کی حفاظت مطلوب ہوتی ہے دوسری وہ جس سے بیماری کا زائل کرنا منظور ہوتا ہے

وَالحِفْظُ لِلصِّحَّةِ فِي الصَّحِيحِ
اور لفظ حفظ صحت کا صحیح المزاج شخص میں مستعمل ہوتا ہے

مِنَّا بِقَوْلٍ مُطْلَقٍ صَرِيحِ
ہمسے مطلق صریح قول میں

وَلِلَّذِي صِحَّتُهُ لَمْ تَكْمُلِ
اور اس شخص کے واسطے کہ جسکی صحت پوری نہیں ہوئی

وَهُوَ عَلَى ضَرْبَيْنِ عِنْدَ العَمَلِ
اور یہ عمل کے وقت دو قسم پر ہے

مَا ضُعْفُهُ شَبَّ بِكُلِّ ذَاتِهِ
ایک وہ شخص ہے کہ جسکے کل جسم میں ضعف پایا گیا ہو

وَكُلِّ وَقْتٍ كَانَ مِنْ أَوْقَاتِهِ
اور وہ ہر وقت میں موجود ہے

وَالشَّيْخُ وَالنَّاقِهُ أَوْ كَالطِّفْلِ
اور بڈھا اور نقیح (بیماری سے اچھا ہونیوالا) اور لڑکا

فَضُعْفُهُمْ مُخْتَلِطٌ بِالكُلِّ
جنکا ضعف سارے جسم میں مخلوط ہوتا ہے

عدم صحت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اسمیں نہ کمل صحت ہو نہ پورا ضعف جیسے بڈھے اور لڑکے اور نقیح میں ہوتا ہے۔

مَنْ يَرَى فِي جِسْمِهِ دَلِيلَا
وہ شخص کہ اپنے جسم میں ایسی علامت دیکھتا ہے

يُخَافُ مِنْهُ أَنْ يُرَى عَلِيلَا
کہ جس سے ڈرتا ہے کہ بیمار ہو جاوے

وَمَنْ يُرَى الضُّعْفُ بِبَعْضِ جِسْمِهِ
اور وہ شخص کہ ضعف اسکے بعض جسم میں نظر آوے

فِي جِلْدِهِ أَوْ لَحْمِهِ أَوْ عَظْمِهِ
جلد میں یا گوشت میں یا استخوان میں

كَمَنْ تَرَى مَعِدَةً ضَعِيفَةً
مثل اس شخص کے کہ جسکا معدہ ضعیف ہو معلوم

بَارِدَةً بِطَبْعِهَا سَخِيفَةً
اور اسکے معدہ کی طبیعت کمزور ہو

عدم صحت کی دوسری قسم یہ ہے کہ ایک عضو میں عدم صحت (بیماری) ہو اور دوسری میں صحت (تندرستی) جیسے بہرے اور اندھے میں انکا ایک عضو بیمار ہوتا ہے- اور باقی تمام جسم میں تندرستی ہوتی ہے اسیطرح وہ شخص جسکے کسی ایک عضو میں ایسی علامت پائی جاوے جو بیماری کے آنے پر دلالت کرے جیسے اختلاج وجہ لقوہ پر دلالت کرتا ہے۔

وَمِنْهُ مَا اٰفَتُهٗ فِی الرَّحِمِ
اور منجملہ اسکے وہ ہے کہ جسکی آفت رحم میں ہو

کَاِصْبَعٍ سَادِسَةٍ اَوْ وَرَمٍ
جیسے انگلی چھٹی اور ورم

وَمَا تَوَہّٰی بِحَسْبِ الْاَسْنَانِ
اور وہ مرض کہ باعتبار عمر و سن کے نظر آوے

وَفِیْ زَمَانٍ دُوْنَ زَمَانٍ
اور ایک وقت میں ہو نہ دوسرے وقت میں

کَلِیْنِ الْمِزَاجِ فِیْ صِبَاہُ
جیسے نرم مزاج کہ اُسکے لڑکپن میں ضعف ہوتا ہے

ضُعْفٌ وَفِیْ کِبَرِہٖ قُوَاہُ
اور اُسکے کبر اور بڈّھا ہونے میں اُسکی قوت ہوجاتی ہے

وَیَابِسٍ یَضْعُفُ فِی الْخَرِیْفِ
اور جیسے خشک مزاج کہ موسم خریف میں ضعیف ہو جاتا ہے

وَلَیْسَ فِی الرَّبِیْعِ بِالضَّعِیْفِ
اور موسم ربیع میں ضعیف نہیں ہوتا

یہ سبھی دوسری قسم کی تمثیلیں ہیں جہان نہ صحت پوری ہوتی ہے اور نہ بیماری اور اُسکے حکم میں وہ ہے جو کہ خلقت کے اعتبار سے صحیح اور مقدار کے اعتبار سے مریض یا مزاج کے اعتبار سے تندرست اور ترکیب کے اعتبار سے بیمار ہے پھر یہ تمام تفصیل جالینوس کے مذہب پر مبنی ہے کہ اسکے نزدیک بدن انسان کے حالات تین قسم پر ہیں- ایک مکمل صحت دوسرے بیماری تیسرے حالت متوسط جسکو نہ صحت کہ سکیں نہ مرض

تدبیر الصحیح بقولٍ مطلقٍ فی ھوائہ جملۃً خاصۃً فی صنفہ

تدبیر صحیح کی بقول مطلق اسکی ہوا ہے کے باعتبار مجملاً اور باعتبار قسم ہو اسکے خصوصاً

للحفظ فی الصحۃ جنس مشتمل	من عمل الطب علی ضربی عمل
حفظ صحت کی ایک جنس ہے جو کہ طب عملی کے دونوں	عمل کی قسموں پر مشتمل ہے
ان المزاج ان ترد بقاءہ	بحالہ شبہہ بہ غذاءہ
تحقیق مزاج کی بقا اگر تو اسکی حالت پر چاہے	تو اسکی غذا اسکے مشابہ کرتا رہ

جب کسی مزاج کا اسکی اصلی حالت پر قائم اور ثابت رکھنا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو غذائیں اسکے مناسب دیجائیں کیونکہ ہر چیز اپنے مشابہ اور ہم جنس سے محفوظ رہتی ہی سو گرم مزاج کو گرم اور سرد کو سرد دینی چاہیے۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی لیکن میرے نزدیک یہ نہایت عجیب ہی کیونکہ جب گرم مزاج والے کو گرم غذا دیجائیگی تو اسکے اخلاط میں احتراق واقع ہو جائیگا جس سے حادہ امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہی۔ ایسا ہی سرد مزاج والے کو سرد غذا کے دینے سے سرد امراض کے حدوث کا ڈر ہی

والجسم ان تعزم علی اخراجہ	عن طبعہ فالضد من مزاجہ
اور اگر تو جسم کو اسکی طبیعت سے نکالنے کا ارادہ کرے	تو اسکے مزاج کے مخالف اور ضد سے نکال

جب کسی جسم کو عمدہ اور اچھے مزاج کی طرف نقل کرنے کا ارادہ ہو تو اسکے مخالف اور جس مزاج کیطرف لے جانے کا ارادہ ہو اسکے موافق غذا یا پانی لباس وغیرہ کی تدبیر کرنی ہی

ودبر الصحیح بالاطلاق	کما عری علی الضد من سباق
اور صحیح کی تدبیر اسہال سے کر	تاکہ باقی صلاحیت پر نظر آوے

اور اطلاق سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہی کہ مطلق تدبیر کرنی چاہیے جو معتدل اور متوسط تدبیر ہو نہ زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد اور نہ ہمیشہ ایک ہی تدبیر پر عمل درآمد ہو اور زیادہ پرہیز مین مبالغہ ہو جس سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہی کیونکہ بقراط نے کہا ہی کہ صحت مین پرہیز ایسا ہی جیسے بیماری مین بد پرہیزی

اَسْکُنْ بِلَادَ رَابِعِ الاَقَالِمِ	مَاکَانَ ذَا بِجَارٍ سَالِمِ
سکونت اختیار کر چوتھی اقلیم کے شہرون مین	اُس شہر مین جو دریاؤن والا آفتون سے بچا ہوا ہو

جب صحت کی حفاظت اور مزاج کا اعتدال مطلوب ہو تو چوتھی اقلیم کے شہرون مین سکونت اختیار کرنی چاہیے جسکا بیان پہلے گذر چکا ہی نہ وہ جہان کوئی دریا نہو نہ ایسی جسکے قریب شور یا نمکین پانی ہون جس سے جسمون مین خشکی سرایت کر جاتی ہی۔ نہ وہان عفونت دار پانیون کے ردی اور ناقص البحرات ہون

وَمَا عَلَی الصَّحْرَاءِ مِنْهَا یُشْرِفُ	وَاعْتَمِدِ الشَّرْقِیَّ فَهُوَ اَلْطَفُ
اور وہ شہر جو جنگل میدان مین اونچا ہو	اور پہاڑ سے مشرق ہی کی جانب کا اعتبار کر کہ وہ بہت لطیف ہوتا ہے

چونکہ اکثر مکانات مین ہوا کے مزاج مین بند رہنے کے سبب سے تعفن آجاتی ہی اور میدان کی ہوا جو ہر طرف خصوصًا مشرق کیجانب سے کھلی رہتی ہی لطیف ہوتی ہی کیونکہ ہوا جو مشرق کی جانب چلتی ہی وہ زیادہ لطیف ہوتی ہی

وَمِلْ لَدَی الصَّیْفِ اِلَی الْجِبَالِ	وَالْبَلَدِ الْمَفْتُوحِ لِلشِّمَالِ
اور تو رغبت کر گرمیون مین پہاڑون کی جانب	اور اُس شہر کیطرف جو شمالی ہوا کے واسطے کھلا ہو
فِی اللَّیْلِ فِی الْعَالِی مِنَ الْمَجَالِسِ	وَبِالنَّهَارِ فَانْزِلِ الدَّهَائِسِ
اور رات کے وقت اونچی جگہ کی رغبت کر	اور دن مین نرم زمین مین اُتر آ

گرمیون مین آفتاب کی حرارت سے تیز بخارات ہوامین مخلوط ہو کر سانس کے ذریعہ سے جسم کو ضرر پہونچاتے ہین اسلیلے ایسے وقت مین پہاڑون کی رہایش مناسب ہی اور شمالی ہوا اکثر عفونت سے محفوظ رہتی ہی جو سردی اور خشکی کی جانب مائل ہوتی ہی - اور اونچے مکانات پر جو ہوا چلتی ہی جو زمین کے بخارات سے دور ہونے کی وجہ سے غلیظ نہین ہوتی اور دہانس بجمع دہس زمین ہموار جہان ریت مٹی نہو جسمین کسیقدر پانی کا چھڑکا ؤ ہو

واعدل عن الاصواف والاقطان	وَمِلْ اِلَی الْخَفِیْفِ مِنَ الْکَتَّانِ
اور ہرٹ آ اونی اور روئی کے کپڑون سے	اور ہلکے ہلکے السی کے کپڑے کیطرف رغبت کر

اُونی اور روئی دار کپڑے گرم ہوتے ہین جو موسم کی گرمی کے ساتھ ملکر اور زیادہ گرمی پیدا کرتے ہین اور خفیف السی کے کپڑے کو چند بار دھونے سے اُسکی خشکی زائل ہوجاتی ہی

وَاسْتَعْمِلِ الْبَارِدَ مِنْ رَیْحَانٍ	وَمِثْلُ دُھْنِ الْوَرْدِ مِنْ اَدْھَانٍ
اور سرد پھولون کو استعمال مین لا	اور روغن گل جیسے تیلون کا استعمال کر

گل آس اور بید مشک اور نیلوفر اور وہ پھول جنپر پانی چھڑکا جاوے سرد ہوتے ہین جو روح کے جوہر کو تقویت بخشتے ہین جو سانس کے ذریعہ سے اندر جسم کے جاتے ہین اور ایسا ہی سرد روغنون کا استعمال کرنا چاہیے

وَاحْفَظْ عَلٰی عَیْنَیْكَ مِنْ غُبَارٍ	وَمِنْ دُخَانٍ وَمِنْ بُخَارٍ
اور اپنی آنکھون کو غبار سے	اور دھوون اور بخار سے بچاؤ کر
وَمِنْ شُعَاعِ الشَّمْسِ فِی السَّمُوْمِ	وَمِنْ لِقَاءِ الْوَھْجِ مِنْ حَمِیْمٍ
اور آفتاب کی شعاع سے اور گرم ہوا سے	اور گرم پانی کی گرمی کے ملنے سے

تمام طبیب اسپر متفق ہین کہ آفتاب کی شعاع اور گرد و غبار اور دھوان اور ناقص بخارات یا گرم وقتون مین چلنا آنکھون کو نقصان اور ضعف پہونچاتا ہی جو آنکھون کی روح کے مزاج سے مخالف ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا جسکی آنکھون مین گرہن کے وقت آفتاب کی طرف دیکھنے سے ضعف آگیا تھا کہ مرتے دم تک وہ اچھا نہو سکا۔ حمیم سے مراد زیادہ حرارت ہی خواہ آفتاب سے ہو یا آگ سے

وَلَا تُطِلْ قِرَاءَةَ الدَّقِيقِ	نَقْشٍ وَخَطٍّ مُلْجِمِ التَّعْلِيقِ
اور تو باریک ایسے خط کو زیادہ پڑھا نہ کرا	جسکے حروف کی سیاہی و سفیدی برابر ہو اور قلم خفی سے لکھا ہو

تَدْبِيرُ الْمَآكِلِ بِالْجُمْلَةِ وَخَاصَّةً بِالصَّيْفِ

مطلق کھانے کی تدبیر خصوصاً گرمی مین

اصل مین اکثر بیماریان کھانے پینے کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین چنانچہ مروی ہی کہ ہر بیماری کی اصل برودت یعنی بدپرہیزی ہی جو معدہ کی حرارت کو سرد کر دیتی ہی اور حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہی اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْجَسَدِ مُوَرِّثَةٌ لِلسُّقْمِ۔ اپنے پیٹون کو کھانے پینے کی زیادتی سے بچاؤ جو جسم کو فاسد اور بیماری کو پیدا کرتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ریاضت اور کھانے پینے کے امتلا نہونے سے ہمیشہ تندرستی قائم رہتی ہی۔ اور بعض فلسفہ کا مقولہ ہی کہ سیر شکمی بیماریون کو بلاتی ہی۔ اور بیمارین موت کو۔ اور لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت مین کہا تھا کہ پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیو۔ ثابت بن قرہ نے کہا ہی رَاحَةُ الْجِسْمِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ

وَالشَّرَاب یعنی تھوڑے کھانے پینے سے جسم کو راحت پہونچتی ہے اور زیادتی سے تنگی اور تکلیف۔ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص سے جسکی عمر ایکسو پچاس برس کی تھی پوچھا گیا کہ اسقدر درازی عمر کا کیا سبب ہے اُسنے جواب مین کہا کہ مین نے کبھی اپنے پیٹ مین دو مختلف غذائین جمع نہین کین اور نہ بغیر صفائی معدہ کے کبھی غذا کیطرف رغبت کی ہے۔ ایک شخص کا کیا ہی خوب مقولہ ہے کہ طب کا دارومدار پرہیز ہی ہے۔ اور ابن سینا نے کہا ہے

اِجْعَلْ طَعَامَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً	وَاحْذَرْ طَعَامَكَ قَبْلَ هَضْمِ طَعَامٍ
ہر روز اپنی غذا ایک بار مقرر کر	اور طعام کے ہضم ہونے سے پہلے اور کھانے سے پرہیز کر
اِيَّاكَ تَلْزِمُ اَكْلَ شَيْءٍ وَاحِدٍ	فَتَقُوْدُ بِذَالِكَ لِلْاَذَى بِزِمَامٍ
لازم پکڑ صرف ایک چیز کا کھانا	جس سے بیماری کی رسی کھینچ دے گا
اَقَلُّ مَا يَاكُلُ فِي النَّهَارِ	وَاللَّيْلِ مَرَّةً مِنْ مِرَارٍ
کم سے کم جو دن رات مین کھایا جاوے	تو ایک دفعہ سے کم نہو
وَاَكْثَرُ الْاَكَلَاتِ مَرَّتَيْنِ	وَالْاَوْسَطُ الثَّلٰثُ فِي يَوْمَيْنِ
اور بہت سے بہت دو دفعہ کا کھانا ہے	اور اوسط دو دن مین تین بار ہے

یہ حالت معتدل جسمون کی ہے۔ اور جو گرم معدہ ہین اُنکی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے سو اگر انمین اور غذا حاصل نہووے تو احتراق واقع ہو جاتا ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ جس شخص کی بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے اسکا انجام ہزال اور دق کی طرف ہوتا ہے اور جسقدر عقلمند اور نیک لوگ تمام مذاہب اور ملتون کے گذرے ہین وہ کھانے پینے مین نہایت کمی کرتے ہین

وَدَقِّقِ الْمَضْمُوْغَ تَسْتَهْضِمَهُ	اَطِلْ زَمَانَ الْاَكْلِ تَسْتَتِمَّهُ
اور خوب طرح لقمہ کو باریک چباے کہ پورا ہضم کرے	عین کھانے کا وقت دراز کرتا کہ تو اسکو پورا کرے

موٹے اجزا کا ہضم کرنا معدہ پر دشوار ہوتا ہے اور کھانے کی حالت مین معتاد وقت تک دیر لگانی چاہیے نہ اسقدر زیادہ کہ پہلی غذا کا ہضم شروع ہو جاوے

فَاِنَّهُ صَعْبٌ عَلَيْكَ هَضْمُهُ	وَكُلُّ مَا يَاتِيْ عَلَيْكَ قَضْمُهُ
تو اُسکا ہضم کرنا بھی تجھپر سخت ہے	اور جس چیز کا کاٹنا تجھپر گران ہو
يُكْرَهُ اَنْ تَغْتَذِيْ بِهِ دَنِيِّ	وَكُلُّ مَا تَخْتَارُ مِنْ شَيْءٍ
کہ تجھے کھانا اُسکا مکروہ ہے	اور جو ایسی مرغوب ادنی چیز کو تو پسند کرے
بِضِدِّهِ الْمُصْلِحِ مِنْ مِزَاجِهِ	فَاقْصِدْ بِحِكْمَةٍ اِلٰى عِلَاجِهِ
اُسکے ضد کیطرف قصد کر جو اسکے مزاج کی مصلح ہو	پس علاج مین حکمت اور تدبیر سے تو

جب ناقص اور مکروہ غذا کی طرف طبیعت کو رغبت ہو تو وہان اُسکی اصلاح اسکی مخالف غذا یا دوا سے کو لینی چاہیے تاکہ اُسکا ضرر جاتا رہے۔ اور بقراط نے بیان کیا ہے کہ ردی غذائین جو طبیعت کو مرغوب ہین ایک دو دفعہ کھانے سے کچھ ضرر نہین پہونچاتین جیسے گاے اور بھینس کا گوشت اور چھان کی روٹی اور جب کسی مریض کو ردی غذا کی طرف خواہش ہو تو اسمین سے اسکو تھوڑی سی دینی چاہیے اور آئندہ زیادہ دینے کا وعدہ دینا چاہیے۔ سو اگر وہ غذا غلیظ ہو تو اسکے ساتھ قرفہ (دارچینی) اور سیاہ مرچین اور سونٹھ ملا دینی چاہیے جس سے غذا اسے لطیف بنجاوے اور اگر غذا سرد ہو تو اسمین گرم مصالحون کو ڈالنا چاہیے جو اسکی سردی کا مکافات کر دیوین اور صحیح مسلم اور بخاری مین

حضرت عائشہؓ سے مروی ہو مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنْ اشْتَہَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَکَہٗ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو معیوب نہیں کہا اگر انکو خوش معلوم ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا

شَرَابٌ حَرَاجٌ لَیْسَ بِالسَّوَاءِ	یُصْلِحُ بِالرَّدِیِّ مِنْ غِذَاءٍ
اکثر مزاج جو مستقیم اور معتدل نہون	ردی (ناقص) غذا سے انکی اصلاح کیجاتی ہے

بعض اشخاص جنکے مزاج غلیظ ہوتے ہین وہ اکثر غلیظ غذائین کھایا کرتے ہین جیسے بعض پہاڑون کے باشندے بھینس کے گوشت کو موافق پاتے ہین اور بکری اور مرغے کے گوشت کو ناموافق کیونکہ اُنکے معدہ مین لطیف غذائین جلد جل جاتی ہین اور غلیظ دیر تک قائم رہ سکتی ہین۔ جیسے کہ جب تیز آگ مین نرم اور چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہین تو وہ نہایت جلد جلکر خاکستر ہو جاتے ہین اور جب موٹی موٹی اور سخت لکڑیان ڈالی جاتی ہین تو انپر تاثیر دیر مین ہوتی ہے

وَعَادَۃُ الْاِنْسَانِ مِثْلُ الْقُوَّۃِ	فَلَا تُضَیِّعْ مِنْ مَکَانِ الشَّہْوَۃِ
اور انسان کی عادت قوت کی طرح ہے	پس حق ہے کہ رغبت اور اشتہا کی جگہ سے نہ بگاڑی جاوے

یعنی عادت کا فعل قوت کی طرح ہوتا ہے اور جس چیز کے کھانے کی عادت کیجاتی ہے گو ناقص اور ردی کیون نہو وہ ضرر کم کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر بدو لوگ ہمیشہ خشک گوشت کھاتے ہین اور اُنکو کچھ نقصان نہین معلوم ہوتا

وَکُلُّ عَادَۃٍ تَضُرُّ اَھْلَہَا	فَاقْطَعْ بِتَدْرِیْجِ الزَّمَانِ اَصْلَہَا
اور جو عادت کہ اسکے اہل کو مضر ہے	سو تو اسکی جڑ کو آہستہ آہستہ کاٹ

جس کام کو عادت بنا لیا جاتا ہی خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص اُسکے ترک کرنے سے نقصان پہونچتا ہی اسلیے اُسکو دفعتہً نہین چھوڑنا چاہیے بلکہ تدریجاً اسطور سے ترک کرنا چاہیے جس سے طبیعت پر ناگوار نہ گذرے اور متروک بھی ہو جاوے کیونکہ وہ بدن کو مالوف ہو کر مثل طبیعت کے ہو چکا ہی

وَقَدِّمِ الرَّطْبَ وَاَخِّرْ قَابِضًا	وَامْزُجْ بِطَعْمِ الْحُلْوِ طَعْمًا حَامِضًا
اور تو کھانا مقدم کر اور قابض موخر	اور شیرین سے ترش مزہ کو ملایا کر

تر کھانا جو جلدی ہضم ہو جیسے آڑو۔ انگور۔ اور شوربا پہلے تناول کرنا چاہیے اور قابض پیچھے جو بخارات کو دماغ کیطرف صعود کرنے سے باز رکھتی ہی جیسے بہی امرود وغیرہ

وَاَصْلِحِ الْيَابِسَ بِالْلُّدُوْنَه	وَاَصْلِحِ الْبَارِدَ بِالسُّخُوْنَه
اور خشک کی اصلاح تری سے کر	اور سرد کی اصلاح گرمی سے کر
وَاِنْ يَّكُنْ سُخْنًا فَشُبْ بِالْبَرْدِ	وَاِنْ يَّكُنْ رَطْبًا فَشُبْ بِالضِّدِّ
اور اگر گرم ہو تو سردی سے ملا	اور اگر تر ہو تو اُسکی ضد (خشک) سے ملا

غذاے تر سے مراد تیل یا گھی ہی یعنی جب غذا کی طبیعت خشک ہو تو اسکو روغن کے ذریعہ سے نرمی پہونچانی چاہیے جیسے بتاون جو تیل سے اصلاح پذیر ہو جاتی ہین اور ایسا ہی جب گرم ہو تو اُسکی اصلاح سردسے کر لینی چاہیے چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تازی کھجور سے ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اور تازی مچھلی کی اصلاح گرم مصالحون اور مرچون سے ہو جاتی ہی

وَاِنْ تَخَفْ وَخَامَةَ التَّسْمِيْنِ	وَمَا يُسِيْءُ الْهَضْمَ مِنْ دُهْنٍ
اور اگر تو فربہ کی سستی معدہ سے خوف کرے	اور اُس چکنائی سے جو ہضم کو برا کر دیتی ہی

فَشِبْعُهٗ بِالْمَالِحِ اَوِ الْحِرِّيْفِ — اِنَّهُمَا عَوْنٌ عَلَى التَّلْطِيْفِ

پس نمکین یا تیز چرپری چیز اس سے ملاوے — کہ یہ دونون تلطیف پر بڑی مددگار ہین

یعنی فربہ معدہ کی نفرت ایسے غذا سے جو اکثر چکنائی اور روغن دار اشیا کے تناول سے ہو جاتی ہی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی پس اسکی درستی و اصلاح کے لیے نمکین اور تیز اشیا کھانا چاہیے

بَعْدَ الرِّيَاضَاتِ يَكُوْنُ الْاَكْلُ — وَبَعْدَ مَا يَخْرُجُ مِنْكَ الثِّقْلُ

ریاضت کے بعد کھانا چاہیے — اور بعد نکل جانے ثقل (پاخانہ وغیرہ فضلات) کے

کیونکہ معتدل ریاضت حرارت غریزی کو قوت پہونچاتی اور بدن کے فضلون کو نکلنے کی طرف برانگیختہ کرتی ہی اور صحت کو محفوظ رکھتی ہی اور قوی ریاضت طعام کو معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی

فَاطْلُبْ لِاَكْلِكَ مَكَانَ الرَّاحَةِ — وَفِيْ مَكَانٍ بَارِدٍ رِيَاحَه

اور تو اپنے کھانے کے وقت راحت کا مکان طلب کر — اور ہوادار سرد مکان مین کھانا کھا

کیونکہ غذا کو حرکت معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی۔ اور کبھی حرکت سے سُدّے بھی پیدا ہو جاتے ہین اور گرم مکان اندرونی حرارت کو باہر کی طرف لاکر تحلیل کرتا ہی جس سے معدہ کی حرارت مین نقل اور ہضم مین ضعف آجاتا ہی

وَاجْعَلْ لِذٰلِكَ زَمَانًا بَارِدًا — وَكُنْ لِذَا التَّدْبِيْرِ فِيْهِ قَاصِدًا

اور اس کھانے کے واسطے وقت سرد مقرر کر — اور تو اس تدبیر سے کھانیکا قصد کیا کر

تدبیر الاکل فی الصیف

گرمی مین کھانے کی تدبیر

وَقَلِّلِ الغِذَاءَ فِی المصیف	وَمِلْ بِمَا تَغْذُو إِلَی التَّلْطِیفِ
اور گرمی مین غذا کو تھوڑا کر	اور جو غذا کہ تو کھاوے اسکو لطافت کیطرف مائل کر

کیونکہ گرمیون مین بسبب حرارت کے تحلیل کیوجہ سے اور اندرونی حرارت جو ہضم پر مددگار ہے باہر کی طرف آجاتی ہے جس سے ہضم مین ضعف آجاتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ غذا کی تکلیف کو بدن گرمیونکے موسم مین کم اٹھا سکتے ہین

وَاجْتَنِبِ الغَلِیظَ مِنْ لُحْمَانٍ	وَمِلْ إِلَی البُقُولِ وَالأَلْبَانِ
اور غلیظ گوشتون سے پرہیز کر	اور ساگ اور دودھون کیطرف رغبت کر

غلیظ گوشتون کا حال تو پہلے معلوم ہوچکا ہے اور سرد ترکاریں اسلیے کہ وہ اندرونی حرارت کو کسی طرح کی تحریک نہین کرسکتین جیسے کدو اور خرفہ وغیرہ

وَالسَّمَكُ الطَّرِیُّ وَالجِدَایَانِ	وَوَسَطُ السِّنِّ مِنَ الحُمْلَانِ
اور تازہ مچھلی اور بکری کے بچون	اور بھیڑ کے درمیانی بچون کی خواہش کر

تازہ مچھلی اگرچہ سرد ہے مگر بطی الہضم ہے اسلیے وہ میرے نزدیک کسی صورت مین بکری یا بھیڑ کے بچون کے برابر نہین ہوسکتی درمیانی سے مراد وہ ہے جنکی عمر چھ مہینونکی ہو

وَمِنْ فِرَاخِ بِیضٍ وَمِنْ دَجَاجِ	وَلَحْمِ طَیْهُوجٍ وَمِنْ دُرَّاجِ
اور مرغی کے بچون اور مرغیون سے	اور لوے کے گوشت اور تیتر سے غذا کر

یعنی ان غذاؤن کا استعمال چاہیے جو سریع الہضم ہون اور چوزون اور مرغی کا گوشت باوجود سریع الہضم کے بدن کو تری پہونچاتا ہے امام رازی نے بیان

کیا ہی کہ ایک وقت مین معدہ مین مرغی کا گوشت اور دہی جمع نکرنا چاہیے کیونکہ اس سے قولنج عارض ہوتا ہی اور چکور کی حرارت بھی زیادہ تیز نہین ہوتی اسلیے وہ بھی تیتر کے گوشت کے حکم مین ہے۔

وَمِنْ كُزْبَرِيَّةٍ وَمِنْ سِكْبَاجٍ		وَحِصْرِمِيَّةٍ وَزِيرْبَاجٍ
کشنیز والی غذا اور سکباج سے		اور خام انگور والی اور شوربائی زیرہ والی سے

کزبریہ وہ غذا ہی جسمین گوشت سے کے ساتھ سبز کشنیز پکایا جاتا ہی۔ اور سکباج وہ غذا ہی جسمین گوشت اور سرکہ اور گرم مصالح ہون

وَجَنِّبِ الْحَلْوَى إِلَى الْخَبِيصِ		وَعُجَّةِ الْكُرَّاثِ وَالْقُصُوصِ
اور پرہیز کر حلوا سے کہ میلان کرے خبیص کیطرف		اور خاگینہ کیطرف کہ گندنا اور قصوص سے بنایا ہو

کیونکہ تمام قسم کی شیرین غذا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی اور ایسا ہی جو گندنا اور خاگینہ وغیرہ سے ہو خبیص حلوا ہی جو اسطرح بنایا جاتا ہی کہ ایک رطل شیرہ کنجد کو جوش دیکر برابر وزن کا اُسمین میدہ ڈالا جاوے تاکہ اُسمین خوشبو آجاوے پھر سپید قند یا شہد یا نبات اسپر ڈالی جاوے یا انکا پانی عجہ (خاگینہ) ہی جو بیضۂ مرغ سے بنایا جاتا ہی۔ قصوص وہ غذا ہی جسمین اخروٹ اور بندق وغیرہ ڈالی جاوین قصوص جمع قص کی ہی مفاصل اعضا کو بھی کہتے ہین اور تورمسن کو بھی۔

وَمِلْ إِلَى الْحُلَّامِ وَالْقَرِيصِ		وَكُلْ مِنَ التَّفْشِيلِ وَالْمَصُوصِ
اور حلام اور قریص کی طرف مائل ہو		اور تفشیل اور مصوص سے کھا

حلام بچھڑے یا بھیڑ کے بچہ کا گوشت ہی جو پانی اور نمک مین پختہ کرکے کسی لطیف چیز پر ڈالکر اُسکا پانی خشک کرکے پھر بقولات ضروری اور مناسب

سرکہ مین جوش دیکر اسمین یہ گوشت مع مصلح اور ابازیر کے ڈالا جاوے
قریص لحم مطبوخ بالخل والابازیر والبقول۔ تفشیل عدس مقشر جو سرکہ مین
پکائی جاوین۔ قصوص قریب قریص کے ہی جسمین کرفس ڈالکر تیل کنجد مین جوش
دیتے ہین جبکہ کسیقدر پختہ ہوجاتا ہی تو اسمین دارچینی اور خشک کشنیز ڈالکر
بقدر ضرورت سرکہ اور زعفران اور نمک ڈالکر برتن کا منھہ بند کردیتے ہین
اور بعض کے نزدیک کبوتر کے بچون سے بنایا جاتا ہی۔ اور اکثر اسکے اندر تھوم
اور سداب بھر دیتے ہین۔ یا کبوترون کے بچون اور تیترون سے بناتے ہین اور
بعضے کیک مسلوق کو کہتے ہین کہ سرکہ مین بقول حارہ اور حابسہ ملاکر پختہ کرین

تَدْبِیْرُ الْمَشْرُوْبِ کَیْفَ یَجِبُ
مشروب کی تدبیر کس طرح واجب ہی

سب سے عمدہ پینے کی چیز مطلق پانی ہی جو بدن کی اصلی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی
جسکے حق مین خَیْرُ الشَّرَابِ یَا سَیِّدُ الشَّرَابِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وارد ہی

اِنْ شِئْتَ اَنْ تَنْجُوَ مِنَ الْبَثَاثِ
اگر تو چاہے کہ سخت رنج سے نجات پاوے
فَالْجَوْفَ قَسِّمْہُ عَلٰی اَثْلَاثٍ
تو پیٹ کو تین حصون پر تقسیم کر
لِلنَّفَسِ الثُّلُثُ وَ لِلْغِذَاءِ
سانس کا ثلث اور غذا کا
ثُلُثٌ وَ بَاقِیْہِ مَکَانَ الْمَاءِ
ثلث اور باقی پانی کی جگھ

جب امراض اور تکالیف جسمانی سے محفوظ رہنا چاہو تو اپنے معدہ کو تین
حصون مین منقسم کرو ایک حصہ غذا کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور
ایک حصہ سانس کے لیے۔ کیونکہ جب معدہ پر ہوجاتا ہی تو اسمین غذا کو پوری

حرکت نہین آسکتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی۔ اگر کہا جاوے کہ سانس کا مقام پھیپھڑا ہی نہ کہ معدہ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین اگرچہ ایسا ہی ہی لیکن جب معدہ پُر ہو جاتا ہی تو اندرونی تمام اعضا کی جگہ تنگ ہو جاتی ہی اسلیے معدہ کی امتلاء کے سبب سے اُنکے مجاری بند ہو جاتے ہین جس سی سانس کے آنے جانے مین تکلیف ہوتی ہے

قَلِیْلُ مَاءٍ بَارِدٍ یُبْرِدِیْکَا	وَکَثْرَۃُ الْفَاتِرِ لَا تَشْفِیْکَا
تھوڑا سا سرد پانی تجھے سیراب کر دیگا	اور نیم گرم زیادہ پانی تجھے تسکین نہ دیگا

یعنی سرد پانی تھوڑا استعمال مین لانا چاہیے جس سے معدہ کی حرارت کی تیزی فرو ہو جاوے اور تشنگی کو تسکین ہو جاوے اور نیم گرم پانی معدہ کو رطوبات سے پاک و صاف کرتا ہی لیکن تسکین نہین دیتا۔ غرضکہ زیادہ پانی پینے سے معدہ مین فساد اور اُسکی حرارت مین ضعف آجاتا ہی

وَالثَّلْجُ لَا تُکْثِرْہُ فِی الشَّرَابِ	فَاِنَّہٗ یَضُرُّ بِالْاَعْصَابِ
اور تو پانی مین برف کو زیادہ مت ڈال	کیونکہ یہ پٹھون کو مضر ہے
لَا تَسْقِ ثَلْجًا سِوَی السَّمِیْنِ	اَلدَّمُوِیِّ اللَّحْمِ وَالْمَتِیْنِ
تو سواے فربہ اور دموی اللحم	اور مضبوط گوشت والے کے کسی کو برف مت پلا

جب پانی مین برف یا پالا ڈالا جاوے اُسکا استعمال پٹھون کو بالخاصیت ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکی برودت کو زیادہ بڑھاتا ہی جسکی برداشت دشوار ہی مگر جو فربہ اور جسکا گوشت بہت خونی والا ہو کیونکہ دموی مین حرارت زیادہ ہوتی ہی جو برف کی برودت کے مقابل ہو جاتی ہی اور فربہ مین رطوبت بہت ہوتی ہی اسلیے دبلے پتلے آدمیون کو نہایت ضرر پہنچاتا ہی

حِرْصُكَ أَنْ تَشْرَبَ عَلَى الْخُوَانِ	اِنْ لَمْ يَكُنْ بِشَرَقِ الْإِنْسَانِ
تو اپنی حرص سے دسترخوان پر کسیکو پانی مت پلا	جبکہ کسی آدمی کے حلق میں کچھ پھنس نگیا ہو

کھانے کے درمیان پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ اسوقت میں پانی پینے سے معدہ مین غذا نہیں ٹھہر سکتی جس سے ہضم ناتمام رہتا ہی کیونکہ پانی معدہ کو تمام غذا پر حاوی ہونے سے روک رکھتا ہی۔ مگر جب حلق میں کچھ پھنسنے کا ڈر ہو

لَا تَأْخُذِ الْمَاءَ عَلَى الطَّعَامِ	وَلَا عَلَى الْخُرُوْجِ مِنْ حَمَّامِ
کھانے پر پانی مت پی	اور نہ حمام سے نکلنے پر

کیونکہ ان ہر دو اوقات مین پانی پینے سے جگر کے مزاج مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی اس سے جلودر کی بیماری بھی عارض ہو جاتی ہی۔ لیکن اگر حمام کے نکلنے سے پہلے پانی پیا جاوے تو اسقدر مضر معلوم نہین ہوتا

وَلَا عَلَى الرِّيَاضَةِ الْقَوِيَّةْ	اَوِ الْجِمَاعِ اِنَّهٗ بَلِيَّةْ
اور نہ قوی ریاضت پر	نہ جماع پر کہ یہ بڑی بلا ہی

کیونکہ ریاضت قوی سے بدن مین تخلخل آجاتا ہی اور اُسکے مجاری کھل جاتے ہین جنمین پانی سرایت کرجانے سے اعضا کی حرارت کو نقصان اور جگر کو ضرر پہونچتا ہی اور بڑی بلا سے مراد یہی ہی کہ اس سے طرح طرح کے امراض و تکلیف عارض ہوتی ہی

وَاِنْ دَعَتْ لِذٰلِكَ الضَّرُوْرَةْ	مِنْ قِلَّةِ الصَّبْرِ فَخُذْ يَسِيْرَةْ
اور اگر کم صبری سے ضرورت پڑے	تو تھوڑا سا پی لے

جب زیادتی پیاس کا تقاضا ہو یا لقمہ حلق سے نیچے نہ گذر سکے جس سے غذا کا تناول دشوار ہو جاوے تو اسصورت مین کسیقدر پانی پی لینا چاہیے

جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور غذا کی خواہش متقاضی ہے

حَتّٰی اِذَا مَا مِیْلَ بِالطَّعَامِ فِی اَسْفَلِ الْجَوْفِ اِلَی الْاِنْهِضَامِ
یہانتک کہ جب طعام ته معدہ مین ہضم کیطرف مائل ہو جاوے
فَخُذْ مِنَ الْمَاءِ الَّذِی یُرْوِیکَا اَوْ مِنَ الشَّرَابِ مَا یَکْفِیکَا
پس اسقدر پانی پی جو تجھے سیراب کر دیوے یا اتنا شربت پی جو تجھے کفایت کرے

یعنی جب طعام کمس طور پر ہضم ہو جاوے اور معدہ کی ته مین بخوبی قرار پا جاوے تو اسوقت مین پانی پینا چاہیے تا کہ غذا سے بالا بالا ہی زائل ہو جاوے

حَتّٰی اِذَا اَخَذْتَ مِنْهُ رَیَّکَ عَنْ شَبَعٍ اَوْ عَنْ شَرَابٍ سُکْرِکَ
حتی کہ جب تو نے پانی سے سیری کے بعد سیرابی کر لی یا بعد شراب کے مستی اپنی پی لی
وَجَاءَ کَ الْعَطْشُ فَلْتُجَانِبْ فَاِنَّ هٰذَا الْعَطْشَ اَثَرٌ کَاذِبٌ
اور پیاس تجھے آ لگے تو پرہیز کر کہ یہ پیاس ایک جھوٹی بات ہے

یعنی طعام معدہ مین قرار پا کر ہضم ہو چکے اور اسکے بعد کسیقدر پانی پی لیا جاوے جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور سیرابی کے لیے کفایت کرے پھر اسکے بعد اگر اور پیاس معلوم ہووے تو اسکو کاذب پیاس سمجھنا چاہیے جو تھوڑی دیر مین صبر کرنے سے زائل ہو جاویگی

تَدْبِیْرُ النَّبِیْذِ وَشِبْهِهٖ

شیرہ انگور و کھجور اور اسکے شبہہ کی تدبیر

چونکہ اکثر شیرہ سے مراد شراب ہوتی ہے جو شریعت مین نہایت ممنوع ہے جسکی مذمت مین بہت سی احادیث وارد ہین اسلیے ہم اس مقام پر حضرت اصل کتاب مصنف

ترجمہ پر کفایت کرتے ہین

فِی الشَّرَابِ لَا تَقْصِدْ اِلَی التَّکْثِیرِ — وَاقْنَعْ مِنَ النَّبِیْذِ بِالْیَسِیْرِ

تو پینے مین زیادتی کا قصد مت کر — اور تھوڑے سے شیرہ پر قناعت کر

لَا تَدُمْ مِنَ النَّبِیْذِ کُلَّ یَوْمٍ — وَلَا تَکُنْ تَشْرَبُ بَعْدَ الصَّوْمِ

اور ہر روز شیرہ کی مداومت نکر — اور نہ بعد افطار روزہ کے پی

وَلَا عَلَی الطَّعَامِ ذِی اللَّطَافَہْ — وَلَا عَلَی الْغِذَاءِ ذِی الْحَرَاقَہْ

اور نہ لطیف طعام پر ہی — اور نہ تیز غذا پر

اِیَّاکَ اَنْ تَسْکَرَ طُوْلَ الدَّھْرِ — اِنْ لَمْ یَکُنْ فَمَرَّۃً فِی الشَّھْرِ

خبردار ہمیشہ کی مستی سے دور رہنا — اگر ممکن نہو تو ایک ماہ مین صرف ایکبار

وَمَنْ یَکُنْ یَصْدَعُہُ الْعُقَارُ — وَیَعْتَرِیْہِ الْحَرُّ وَالْخُمَارُ

اور جس شخص کو شراب دردسر پیدا کرے — اور گرمی اور خمار اُسکو عارض ہووے

فَاسْقِہٖ شَرَابُ اَبْیَضِ الرَّیْحَانْ — وَلْیَتَنَقَّلْ بِحَامِضِ الرُّمَّانْ

پس تو اُسکو شراب سفید ریحان کی پلا — اور چاہیے کہ وہ ترش انار کا نقل کرے

وَبِالسَّفَرْجَلِ وَبِالْخِیَارِ — وَامْزُجْ لَہُ الْمَاءَ مَعَ الْعُقَارِ

اور بہی اور کھیرے کے ساتھ نقل کرے — اور تو اُسکے واسطے شراب مین پانی ملادے

وَمَنْ شَکَا فِی الرَّاحِ بِالرِّیَاحِ — فِی جَوْفِہٖ فَاسْقِہٖ صِرْفَ الرَّاحِ

اور جو شخص شراب سے اپنے پیٹ مین ریاح کی شکایت کرے — تو تو اُسکو خالص شراب پلا

اَلْاَصْفَرُ الْقَوِیُّ فَھُوَ الصَّالِحُ — لِذَالِکَ وَالنُّقْلُ لَہُ مَوَالِحُ

کہ زرد ہو قوی جو اس شخص کے واسطے مناسب ہے — اور نقل اسکا نمکین چیزین ہون

وَلَا بیضَ المَائیْ فِی المصِیف فَاِنَّہٗ اَشْبَہُہٗ بِاللَّطِیفِ

اور سفید شراب پانی آمیز گرمی کے موسم مین پلا جو کہ لطیف مزاج کے لیے مناسب ہی

وَامْزَجْہٗ بِالْمَاءِ وَنُقْلُہٗ حَامِضٌ وَاَکُلْ عَلَیْہِ اِنْ اَکَلْتَ قَابِضٌ

اور تو اسمین پانی ملا اور نقل ترش قابض اسپر کھا اگر تجھے کھانا منظور ہو

تدبیر النوم

نیند کی تدبیر کے بیان مین جسکا حال کسیقدر ضروریات کی بحث مین مذکور ہو چکا ہی

وَلَا تُطِلِ النَّوْمَ فَتُؤْذِی النَّفَسَا وَلَا تُوَرِّ فِیْهَا فَتَزْرِی الحِسَّا

تو نیند زیادہ مت کر کہ جان کو دکھ دیوئیگی اور بہت بیدار بھی مت رہ کہ حس کو کمزور کریگی

تُطَوِّلِ النَّوْمَ بِغَیْرِ المُنْهَضِمِ عَلَی الطَّعَامِ اَوْ عَلٰی اِثْرِ التُّخَمِ

اور تو غیر منہضم طعام پر نیند دراز کر اور بعد بد ہضمی کے بھی بہت سو

معتدل نیند وہ ہی جسکی مقدار آٹھ گھنٹون سے زیادہ نہو اور جب اسقدر سے زیادہ سو جاوے تو اس سے دماغ کی قوت نفسانیہ کو ضرر پہونچتا ہی کیونکہ اسصورت مین دماغ کیطرف زیادہ بخارات صعود کرتے ہین۔ اور نیز زیادہ خواب سے حرارت غریزی فرو ہو جاتی ہی جیساکہ آگ کسی برتن مین بند کر دینے سے بجھ جاتی ہی اور بیداری کی حالت مین انسان کو نیند مطلوب ہوتی ہی جو اُسکو میسر نہین آتی جس سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اور چونکہ بیداری اصلی رطوبتون کو جذب اور خشک کر لیتی ہی اسلیے قوت حسی کو جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی نقصان پہونچتا ہی اور نیز اخلاط مین احتراق واقع ہو کر اُسکے بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور اکثر بیداری بدہضمی یا فکر یا خوف کی وجہ سے ہوتی ہی

یُبَخِّرُ الرَّاسَ مِنَ الرَّجِیْعِ	ترجمہ	وَلَا تُطِلْ نَوْمًا بِوَقْتِ الْجُوْعِ
کہ یہ پاخانہ سے سر کو بخارات چڑھادیگی		اور تو گرسنگی کے وقت نیند دراز مت کر

کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت واسطے ہضم غذا کے اندرونی بدن کی طرف راجع ہوتی ہی۔ سو جب اُسکو عمل کرنے کے لیے غذا نہین ملتی تو بدن کی خلطون پر عمل کرکے اُنکو جلادیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہین

حَتّٰی یَحِلَّ مَوْضِعَ الْہِضَامِ		ثُمَّ بِاسْتِنَادٍ اِثْرَ الطَّعَامِ
یہانتک کہ طعام ہضم کی جگہ اُتر جاوے		اور بعد غذا کے تکیہ لگا کر سو تا رہ

کیونکہ سر کا کسیقدر اونچا رہنا غذا کے ہضم پر معین ہی۔ اور نیز لطیف حرکت سے غذا جلد ہضم ہوتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ کھانے کے بعد آہستہ چند قدم چلنا چاہیے تاکہ طعام فم معدہ سے نیچے ہو جاوے اور ہضم کے لیے نیند اور بیداری دونون ضروری ہین کیونکہ نیند سے ہضم کو تقویت پہونچتی ہی اور بیداری مین دماغ بخارات سے کم ممتلی ہوتا ہے۔

تَدْبِیْرُ الْحَرَکَۃِ
حرکت کی تدبیر

ستہ ضروریہ کی بحث مین حرکت کا بیان ہو چکا ہی

وَلَا تُوْدَعْ بَلْ عَلَی السَّوِیَّۃِ		لَا تَرْتَضِ الرِّیَاضَۃَ الْقَوِیَّۃَ
اور نہ آرام طلب بلکہ برابر طور پر رہاکر		تو ریاضت قوی مت کر

قانون مین ہی کہ صحت کی بڑی تدبیر ریاضت ہی جس سے بدن کو زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہی اور آرام طلبی سے بدن مین زیادہ فضلے جمع ہو جاتے ہین اور

حرارت غریزیہ ضعیف ہوجاتی ہے

وَرَضِّ مِنَ الاعْضَاءِ کُے تُعِینَہُ	مَا خِفْتَ اِنْ تَجْمَعَ خِلْطًا دُونَا
اور اعضا کو ریاضت مین رکھ تاکہ مدد دیوین	جبتک تو ڈرے کہ وہ ردی خلطہ کو جمع کردیوین

ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اس عضو کی قوت کو تقویت ہوتی ہی سو اگر اس عضو مین فضلے ہون تو اُنکو تحلیل کرنے سے تقویت ہوتی ہی اور اگر کوئی خلط نہو تو خاص کو قوت بخشتی ہی۔ جسکی تفصیل پہلے حصہ مین ہو چکی ہی

بِالْمَشْیِ اِنْ شِئْتَ اَوِ الصِّرَاعِ	حَتّٰی تَرٰی النَّفَسَ فِی السِّرَاعِ
چلنے سے اگر جی چاہے یا کشتی مین	یہانتک کہ سانس تیزی مین آجاوے
وَلَا تَرِضْ مَنْ کَانَ ذَا نُحُولِ	کَیْ لَا تَزِیْدَ مِنْهُ فِی تَحْلِیْلِ
اور مت چلا اسکو جو لاغر ہووے	تاکہ تو اسکی تحلیل مین زیادتی نہ کرے

کیونکہ ریاضت اگرچہ قوی کیون نہو لاغر اور نقیہ اور خشک مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہی اور کبھی زیادہ رطوبتون کے تحلیل کی وجہ سے دق اور ذبول کی طرف موذی ہوتی ہی

وَرَضِّ کَثِیْرَ الشَّحْمِ وَالسَّمِیْنَا	وَ نُطْقَهُ اِنْ یَکُنْ بَطِیْنًا
اور بہت چربی والے اور موٹے کو تو ریاضت کرا	اور اگر بڑے پیٹ والا ہو تو اُسکی کمر پر پٹکا بندھوا

چونکہ موٹے آدمیون اور بہت چربی والون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہی اسلیے اُنکو زیادہ تحلیل کی ضرورت پڑتی ہی

وَانْقُصْ مِنَ التَّعَبِ فِی الْمَصِیْفِ	وَاَسْخِنْ بِالْعَرَقِ فِی تَلْطِیْفِ
اور گرمی کے موسم مین تکان کم کر	اور لطیف کرنے کی خاطر پسینا نکال

وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ تَدْبِيرَ مَا يَحْتَاجُهُ فِي الْجِسْمِ

اور مین کتاب العلم مین ذکر کر چکا ہون جس جس تدبیر کی جسم مین حاجت پڑتی ہی

مِنْ فَرَاغِ مَا يَفْصِلُ وَمِنْ جِنْسِ وَمَا تُرِيدُ مِنْ مَعَانِي النَّفْسِ

فصلون کے نکالنے اور بند کرنے سے اور نفس ان چیزون سے جنکا تو ارادہ کرتا ہی

تَدْبِيرٌ ثَانٍ فِي فُصُولِ الْعَامِ

سال کی فصلون کی دوسری تدبیر

مصنف نے تدبیر کو دو قسمون پر منقسم کیا ہی- ایک وہ جو ضروریات کی بحث مین فقط صحت کی تدبیر کا اجمالاً ذکر ہو چکا ہی- دوسری تدبیر جسکا فصلون اور موسم کے اعتبار سے مفصلاً بیان ذیل مین آتا ہی

وَكُلُّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي الصَّيْفِ مِمَّا أَنَا دَبَّرْتُهُ فِي الْكَيْفِ

جو کچھ مینے گرمی کی بابت ذکر کیا ہی جو کچھ اُسکی کیفیت مین تدبیر مینے بتلائی ہی

فَافْعَلْهُ فِي الْمَحْرُورِ وَالشُّبَّانِ وَفِي الْجُنُوبِيِّ مِنَ الْبُلْدَانِ

سو اُسکو گرم مزاج والے اور جوانون مین اور پہاڑ سے بجانب جنوب واقع ہونیوالے شہرونمین جاری کر

یعنی جو کچھ طعام اور پانی اور لباس کی بابت موسم گرما کے مناسب تدبیر کا ذکر ہو چکا ہی وہی گرم مزاج والون اور جوانون کے لیے تدبیر جاری کرنی چاہیے کیونکہ انکا مزاج گرم ہی جو موسم گرما کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتا ہی اسیطرح جو اشخاص پہاڑ سے جنوب کیطرف آباد ہین اُنکی ہوا مین زیادہ گرمی اور طپش ہوتی ہی

وَفِي الشِّتَاءِ فَامْتَثِلْ بِضِدِّهِ كَيْمَا يُقَاوِمُ أَلَمَهُ لِبَرْدِهِ

اور جاڑے دن مین اُسکی ضد کو بجالا تاکہ درد اُسکے رد کرنے مین برابری نکرے

موسم گرما کے مناسب جس تدبیر کا پہلے ذکر ہوچکا ہے سردی میں اسکے مخالف تدبیر کو عمل میں لانا چاہیے تاکہ صحت کی حفاظت رہے لیکن یہ اکثر جسموں کا حال ہے۔ لیکن بوڑھوں اور پتلے دبلوں میں ہر صورت تمام موسموں میں ترطیب ضروری ہے

وَامْضِ عَلَى الرَّبِيعِ وَالْخَرِيفِ	بَيْنَ الشِّتَاءِ مِنْكَ وَالْمَصِيفِ
اور موسم بہار اور خریف میں	سردی اور گرمیوں کے درمیان چل
وَجَفِّفْ الرَّبِيعُ وَالْخَرِيفَا	رَطِبْهٗ بَلْ جَنِّبْ بِهَا التَّجْفِيفَا
اور ربیع میں خشکی اور خریف میں تری پہونچا	بلکہ اسمیں خشکی سے پرہیز کر

یعنی بہار کی موسم میں اُن اُمور کا استعمال کرنا چاہیے جس سے بدنوں میں خشکی حاصل ہووے اور خریف میں وہ جنسے تری پہونچے کیونکہ اس موسم میں بدنوں پر خشکی غالب ہوتی ہے اسیواسطے یہ موسم پتلے دبلے اشخاص اور گرم ملک کے رہنے والوں کو مضر ہوتا ہے

بَاقِي الرَّبِيعِ وَابْتِدَاءِ الْخَرِيفِ	دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الْمَصِيفِ
ربیع کے اخیر اور خریف کی ابتدا میں	ایسی تدبیر چاہیے جیسے کہ گرمی کی حالت میں کرتے ہے

کیونکہ ہر موسم کا اخیر اپنے مابعد کے موسم کی ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور ایسا ہی ہر موسم کی ابتدا اپنے ماقبل کے موسم کے اخیر کے ساتھ مناسب ہوتا ہے اسلیے موسم سرما کا اخیر موسم بہار کے مناسب اور اُسکی ابتدا خریف کے مشابہ ہوتی ہے اور موسم خریف کی ابتدا موسم گرما کے مناسب اور اُسکا اخیر موسم سرما کے مشابہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اُسکی طرف خود مصنف نے اشارہ کیا ہے

وَاَوَّلُ الرَّبِیعِ فِی التَّدَابِیرِ
اور اول موسم ربیع کے تدبیر مین

کَمِثْلِ الْخَرِیفِ فِی الْاَخِیرِ
مثل اخیر خریف کے ہی

دَبِّرْ هُمَا کَالْحَالِ فِی الشِّتَاءِ
انہین ایسی تدبیر کر جیسے کہ سردی مین

اَغْنِی بِمَا یُسَخِّنُ مِنْ غِذَاءِ
یعنی غذا اسے گرم کے ساتھ تدبیر کر

هٰذَا الَّذِی یُفْعَلُ فِی حَالِ الْحَضَرِ
یہ وہ ہی جو گھر مین کیا جاتا ہی

وَمَنْ یُسَافِرُ فَاعْتِمَدُهُ فِی السَّفَرِ
اور جو مسافر ہو اُسکا حال سفر پر قیاس کر

جو تدابیر ہم پہلے بیان کر چکے ہین وہ تو ان اشخاص کے لیے ہین جو کہ اپنے گھرو نمین ہائش تدبیر ہین اور جو مسافر ہین اُنکے لیے خاص تدابیر اور ہین جنکا آگے بیان آتا ہی

تَدْبِیرُ الْمُسَافِرِ وَخَاصَّةً فِی الْبَحْرِ
مسافر کی تدبیر خصوصًا دریا کے سفر مین

بعض حکما نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ سفر کی حالت مین اپنی ہمیشہ کی رہائش کی خاک مین سے کسیقدر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ ہر وقت اسکو اپنے پینے کے پانی مین ڈالدیا کرے جس سے پانی کا تغیر کا ضرر زائل ہو جاتا ہے

مَنْ کَانَ مِنْهُمْ رَاکِبًا فِی الْبَحْرِ
جو شخص کہ سمندر مین سوار ہو

اَوْ کَانَ یَوْمًا ذَاهِبًا فِی الْبَرِّ
یا کسی روز جنگل مین جاوے

اَمْنَعْهُمُ الرُّکُوبَ فِی الشِّتَاءِ
تو انکو سردی مین سمندر مین سوار ہونے سے منع کر

فِی الْبَحْرِ وَالْمَسِیرِ فِی الْاَنْوَاءِ
اور برسات مین چلنے سے روک دے

وَمَنْ یُلَجِّجْ زِدْ لَهٗ فِی الْمَاءِ
اور جو شخص بڑے گہرے سمندر کے پانی مین دھنسے تو اُسکے لیے

وَاخْتَرْ لَهُ الصَّالِحَ مِنْ دُعَاءِ
پانی زیادہ دے اور دعا سے خیر اُسکے لیے پسند کر

وَمُطْلِقُ الطَّبعِ مِنَ الدَّوَاءِ	وَزِدْهُ بِالرَّطْبِ مِنَ الغِذَاءِ
اور دوا جو اسہال لاوے	اور زیادہ دے اُسکو تر غذا

شیرین دریا مین سفر کرنے کے وقت تر غذا کا استعمال ضروری ہی لیکن شور اور نمکین دریا مین چونکہ قی اور متلی ہوتی ہی جسمین تر غذا سے زیادتی کا احتمال ہی اسلیے وہان اکثر اطبا نے کہا ہی کہ انگور اور بہی اور چوک وغیرہ ترش میوہ جات کا مربی کھانا چاہیے اور غذا وہ جسمین سرکہ ملا ہوا ہو - اور اسہال اور دوا کے استعمال سے مراد یہ ہی کہ سوار ہونے سے پہلے بدن کو بذریعہ اسہال کے خلطوں سے پاک صاف کر لینا چاہیے تاکہ جہاز یا آگ بوٹ کی غیر طبعی چال سے مواد حرکت اور جنبش مین نہ آجاوین

فَإِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ ذَا أَدْخِلْهُ	وَإِنْ تَخَفْ مِنْ مَدَّةٍ أَسْهَلَهُ
تو تو اُسکے بعد یہ دوا دیوے تو بہت مفید ہو گا	اور اگر تو ڈرے مادہ سے جو حرکت کراوے
وَامْزُجْ لَهُ مِنْ مِيَاهٍ قَابِضَهْ	وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ رُبُوبِ الحَامِضَهْ
اور اسمین عرق قبض ملا	اور اُسکے خاطر ترش ربوب تیار کر

جنسے قی اور متلی اور اسہال دور ہو جائین

أَعْدِدْ لَهُ التَّطْفِيفَ مِنْ أَطْمَارِ	وَحِمْهُ فِيهَا مِنَ الأَوْضَارِ
اور صاف چادر اسکے لیے تیار کر	اور تو اُسکو میل اور چکنائی سے پرہیز مین رکھ
وَلَمْ يَكُنْ فِي قَتْلِهَا بِقَادِرِ	وَمِنْ عَلاَهُ القَمْلُ مِنْ مُسَافِرِ
اور وہ اُسکے مارنے پر قادر نہو	اور جس مسافر مین جوئین زیادہ ہو جاوین
وَاقْتُلْ بِهِ الزِّئْبَقَ وَادْهَنْهُ	فَالصُّوفَ خُذْ وَافْتِلْ حَبْلاً مِنْهُ
اور پارہ کو تیل مین مار کر اُسکو چکنا کر	پس پشم لیکر اسکی ایک رسی بٹ

وَبَيْنَ ثَوْبَيْهِ فَقِلْدُنْهُ	حَتّٰى تَرَى الْقَمْلَ سَقَطْنَ عَنْهُ
اور درمیان دو کپڑون کے اسکو باندھدے	یہانتک کہ تجھے معلوم ہو کہ جوئین اس سے گر پڑی ہین

یہ تدبیر مسافر اور مقیم اور مریض سبکی جوئین مارنے کے لیے کافی ہی

تَدْبِيْرُ الْمُسَافِرِيْنَ فِي الْبَرِّ خُصُوْصًا فِي الْبَرْدِ

تدبیر جنگل کے مسافرون کی خصوصاً سردی مین

وَمَنْ يَكُنْ مُسَافِرًا فِي الْبَرِّ	فَاعْمَلْ عَلٰى عِلَاجِهِ فِي السَّفَرِ
جو شخص خشکی اور جنگل مین مسافر ہو	تو تو اُسکے علاج کے واسطے پردہ مین یہ کام کر

دریا ے سفر مین اسقدر سردی نہین معلوم ہوتی جیسے کہ خشکی کے سفر مین ہوتی ہی کیونکہ اس صورت مین مسافر کے ہاتھ پانون وغیرہ تمام اعضاے ظاہر کھلے رہتے ہین جس سے تمام بدن کو سرد ہوا پہونچتی ہی

حَذِّرْهُ اَنْ يُصِيْبَ ذَاكَ الثَّلْجُ	فَاِنَّهُ مِنَ الْجُمُوْدِ يَنْجُو
کہ اسکو ڈرا اس سے کہ اسے برف پہونچے	کیونکہ وہ اونچاو کی حالت مین جمود سے نجات پاویگا

جمود ایک مرض کا نام ہی کہ جب آدمی کو عارض ہوتا ہی جو جس حالت پر ہوتا ہی اسی حالت مین سُن ہو کر جم جاتا ہی - اور کبھی جمود سے مراد کزاز ہوتا ہی جسمین بدن کے تمام طبعی افعال بے حس و حرکت ہو جاتے ہین اور کبھی کزاز صرف اسی تمدد پر بولا جاتا ہی جسکا سبب زیادہ سردی سے ہوتا ہی - اور ہمنے کئی آدمیون کو دیکھا ہی کہ برف کے گرنے سے اُنکے ہاتھ پانون جھڑ گئے ہین

اَطْعِمْهُ مَا يُشْبِعُ مِنْ طَعَامِ	كَيْلَا يُصِيْبَ الْجُوْعُ بِالْحِمَامِ
اُسکو وہ طعام کھلا جس سے سیر ہو جاوے	تاکہ گرسنگی اُسے ہلاکت کو نہ پہونچا دیوے

شکم پُری کی حالت میں اندرونی حرارت قوی ہوتی ہے جس سے بدن کو زیادہ گرمی پہونچتی ہے - اور بھوک کی حالت میں حرارت تحلیل ہوکر فرو ہوجاتی ہے اسلیے انمین سردی زیادہ غلبہ پالیتی ہے اور کبھی بھوک سے حرارت غریبہ عارض ہوجاتی ہے تو تپ کا باعث بنتی ہے - غذا بہتر وہ ہے جسمین لہسن اور اخروٹ اور رائی اور گھی اور گرم مصالح ڈالے جاوین جو سردی کا مقابلہ کرسکین

اَدْخِلْهُ اِنْ يَسَرَّ اِلَى الْحَمَّامِ	اَلْصِقْ بِهِ الْخِصْبَ مِنْ اَجْسَامٍ
اگر بدنمین زیادہ سردی ٹھہر جاوے تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کر	اور تر و تازہ چیزین اُسکے جسم پر لپیٹ

برف یا سردی مین چلنے سے جس آدمی کے بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے جس سے ہلاکت اعضا کے فساد کا ڈر ہو تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کرنا چاہیے اگر ہوسکے ورنہ صرف گرم پانی مین ڈبونا چاہیے اور روغن گرم جیسے کُٹھ اور فربیون اور زیتون کہ جسمین چند بیدستر ڈالکر جوش دیا گیا ہو وغیرہ گرم تیلونکی مالش کرنی چاہیے اور حقیقت مین روغن قطران سے بڑھکر کوئی زیادہ مفید نہین ہے

اَنْ يَقْصِرِ الْجَلِيدَ مِنْ عَيْنَيْهِ	اِلَى خِمَارًا اَسْوَدَ عَلَيْهِ
اگر یخ اُسکی دونون آنکھونکو تھکا دیوے	تو تو سیاہ اوڑھنی اُسپر ڈال دے
وَكَثِّرِ السَّوَادَ فِي يَدَيْهِ	كَيْمَا يُطِيلُ نَظَرًا اِلَيْهِ
اور اُسکے ہاتھون مین سیاہی بہت کر	کہ وہ اُسکی طرف بہت دیر تک دیکھتا رہے

سپیدی کی طرف زیادہ نظر کرنے سے آنکھونمین ضعف آجاتا ہے اور اُسکے نورانی اجزا پھیل یا پھٹ جاتے ہین اور سیاہی کی طرف دیکھنے سے آنکھ کے نورانی اجزا مجتمع ہوکر تقویت پاتے ہین جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے

وَاحْتَفِظْ مِنَ الْبَرْدِ عَلٰی اَطْرَافِهٖ ۔ اور اسکے ہاتھ پانون پر سردی پڑھنے سے احتیاط کر

قاعدہ

وَاغْمِسْ بِدُهْنِ النَّفْطِ مِنْ لِفَافِهٖ ۔ اور پارچہ کو نفط کے تیل مین تر رکھ

نفط تیل ہے جسکو ایک کنوئین سے نکالتے ہین تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے
لفافہ جو چیز پیر یا کسی اور عضو پر لپیٹا جاوے - یعنی موزہ - جرّاب پٹی وغیرہ

كَثِّرْ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مِنْ تَكْفَافِهٖ ۔ دونون پیرون پر بہت اُسکو لپیٹ رکھ

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُدْخِلَ فِيْ خِفَافِهٖ ۔ پہلے اُس سے کہ تو موزون مین داخل کرے

کیونکہ زیادہ سردی سے ہاتھ پانون مین فساد آجاتا ہے جیساکہ پہلے بیان ہوچکا ہے
دوسرے نسخہ مین بجاے روغن نفط کے روغن قِط واقع ہے وہ بھی گرم خشک ہے
اور اسکے حکم مین تمام مسخنات کو سمجھنا چاہیے سو جہان یہ روغن نہ ملین وہان
تخوم اور زیتون کا تیل استعمال مین لانا چاہیے اور پٹی باندھنے مین ایسی مضبوطی
نہ چاہیے جس سے عضو حرکت نہ کر سکے - کیونکہ زیادہ باندھے ہوے عضو مین
سردی کی زیادہ اور جلدی تاثیر ہوتی ہے

اِنْ لَّمْ يُصِبْ بَعْدَ الْاَذٰى وَجْعُهَا ۔ اگر اُنکو تکلیف کے بعد درد محسوس نہو

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْبَرْدَ قَدْ قَطَعَهَا ۔ تو یقین کر کہ سردی نے اُنکے ہاتھ پانو نکو کاٹ دیا ہے

حِيْنَئِذٍ فَخَلِّ ذَاكَ عَنْهَا ۔ اسوقت پس وہ لفافہ انسے اُتار دے

وَالْتَزِمْ عَلَيْهَا الدَّلْكَ اَسْخِنْهَا ۔ اور ملنے اور گرم کرنے کا اُنپر التزام کر

بِسُخْنِ دُهْنِ خَرْدَلٍ فَادْهُنْهَا ۔ گرما گرم تیل مین رائی کے ساتھ اُنکو تر کر

وَلُفَّهَا مِنْ بَعْدِ ذَا وَصُنْهَا ۔ اسکے بعد اُنکو باندھ کر بحفاظت رکھ

جب کہ سردی سے کسی ظاہری عضو کی حس جاتی رہے تو اسکی پٹی کو اُتار کر گرم تیل و نگی

مالش کرنی اور گرم کپڑون سے گرمی پہونچانی چاہیے کیونکہ سردی نے حرارت کو دور کرکے عضو کو بیجان کر دیا ہی سو اگر اس سے بھی کچھ فائدہ نہو تو پچھنے لگا کر خون نکالا جاوے جو کہ سردی پہونچنے سے فاسد ہو گیا ہی تاکہ اسکی جگہ اور صحیح خون پیدا ہو جاوے جسمین حرارت ہووے

وَاِنْ یَکُنْ سَوْدَاءَ فَشَرِّطْهَا
اور اگر سیاہ ہو گئے ہون تو انکو پچھنے لگاؤ

وَاِنْ تَعَفَّنَتْ فَنَقِّهَا
اور اگر متعفن ہو گئے ہون تو انکا تنقیہ کرو

وَاِنْ تَمَاشَرَتْ فَاقْطَعْهَا
اور اگر بیماری سے مردہ ہو جاوے تو انکو کاٹ دو

اَعْنِی الَّذِیْ قَدِ اسْتَمَاتَ مِنْهَا
یعنے اس عضو کو جو اُنسے مر گیا ہو

جبکہ عضو کا رنگ سیاہ ہو جاوے تو اُس سے سمجھنا چاہیے کہ اُسکے خون مین خرابی آگئی ہی جسکا نکالنا ضروری ہی سو جب عضو کے گوشت مین عفونت پائی جاوے تو اُس عفونت کو کسی ذریعہ سے دور کر دینا چاہیے تاکہ دوسرے عضو کی طرف سرایت نکر جاوے اور جب عفونت اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ اس عضو کا گوشت مردہ ہو جاوے تو اسصورت مین متعفن عضو کو آری یا کسی اور آلہ سے کاٹ ڈالنا چاہیے تاکہ تمام جسم مین خرابی پھیل کر ہلاکت یا فساد کا باعث ہو جاوے

وَدَاوِ مَنْ اَصَابَ بِالْاَعْیَاءِ
اور دوا کر اسکی جو تھک گیا ہو

بِالدُّهْنِ وَاللَّطِیْفِ مِنْ غِذَاءٍ
تیل سے اور لطیف غذا سے

وَالدَّلْكِ وَالتَّغْمِیْرِ فِی الْحَمَّامِ
اور ملنے اور گرم پانی مین بٹھانے سے علاج کر

وَلْیَسْتَرِحْ مِنْ بَعْدُ فِیْ اَیَّامٍ
اور چاہیے کہ بعد اسکے چند روز آرام کرے

جو آدمی تھک جاوے اگر سفر مین ہو تو اُسکو راحت پہونچانی اور آہستہ آہستہ

مالش کرنی اور گرم حمام میں غسل دینا اور لطیف کم غذا کھلانا چاہیے اور اگر حضر میں ہو تو استفراغ کرنا چاہیے کیونکہ بے سبب تھکان سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن میں ردی خلطین زیادہ ہوگئی ہین جنکا برداشت کرنا جسم پر بوجھل ہوگیا ہی جس سے تپ وغیرہ دیگر امراض کے عارض ہونے کا احتمال ہی اور تھکاوٹ کی حالت مین زیادہ گرم غذاؤن اور شربتون اور افیون کا استعمال نہ چاہیے بلکہ اکثر غذا چوزے مرغی کے اور پینے کے لیے سکنجبین عسلی کافی ہی

تدابیر المسافرین فی الحر

گرمی اور دھوپ مین چلنے والون کی تدبیر

ومن یسافر منهم فی الحر	دبّره فی ذهابه والکسر
جو شخص انمین سے گرمی کے ایام مین سفر کرے	اسکے جانے اور آنے مین تدبیر کر
امنعه من دخوله السموما	کیلا یری من حره محموما
تو اسکو گرم لوہ مین جانے سے منع کر	تاکہ اسکی گرمی سے تپ بخار والا ہوکر نہ دیکھا جاوے

سموم نہایت درجہ کی گرمی کو کہتے ہین ایسی گرمی مین سفر کرنے سے تپ عارض ہوجاتی ہی اسلیے مسافر کو چاہیے کہ ایسی گرمی مین سفر نہ کرے اور اگر ضرورت آپڑے تو سر پر کپڑا اوڑھ کر چلے اور منھ مین اسبغول کا لعاب رکھے اور اسمین سے یا خرفہ مین سے کسیقدر پی لیا کرے تو اس تدبیر سے امید ہی کہ گرمی اسکے اندر کیطرف سرایت نکریگی

افصد واخرج صالحا من الدم	یسلم بافصادک له من ورم
فصد کرکے مناسب صالح خون نکال	کہ تیری فصد کرنے سے وہ ورم کرنے سے محفوظ رہیگا

تو ہی یا زیادہ حرکت سے خلطین جنبش مین آجاتی ہین اور کبھی خون بھی حرکت مین

اگر تحلیل ہوجاتی ہین اسلیے بعض طبیبون نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ نہ تو برف کو استعمال مین لادی اور نہ پانی سے رک رہے کیونکہ ان دونون صورتونمین زیادہ تشنگی عارض ہوتی ہی

وَالْتَزِمِ السکون ما استطعنا	وَلَا تَرِی غضبان ما قدرنا
اور جہانتک ہوسکے ارام کا التزام کر	اور نہ دیکھ تو غضبناک جبتک کہ تو قدرت رکھتا ہی

کیونکہ حرکت اور غصہ دونون بدن کی اندرونی حرارت کو حرکت مین لاتی ہین

وَاستَعمِل الظلال واللثاما	وَقَلِّلِ الصِّیاحَ وَالکلاما
اور سایون اور نقاب کا استعمال کر	اور شور وغل اور کلام کم کر
واطرحِ النظارَ والخصاما	وَلا تُطِلْ فی الوَهجِ المقاما
اور مناظرہ اور جھگڑا ترک کر	اور آگ جلنے مین بہت قیام نکر

دھوپ اور شور اور مناظرہ وغیرہ سبھی روح کے مزاج کو گرم کردیتے ہین

وَاشْرَب عصیرَ بقلة الحمقاءِ	مَعَ شرابِ الحِصرِمِ وماءِ
اور خرفہ کا نچوڑا ہوا پانی	ساتھ شراب اور پانی کے ملاکر پی

جبکہ کافور کے قرصون کو استعمال مین نہ لایا جاوے تو خرفہ کے قرصون کو استعمال کرنا چاہیے ایسا ہی خرفہ کے بیجونکو سرکہ مین بھگو کر انگور کا شربت اور پانی ملاکر نوش کرنا معدہ کے التہاب اور تشنگی کو زائل کردیتا ہی

اَمسِكْ بِفیكَ ساعةَ الهجیرِ	اِنْ نالكَ العطاشُ فی المسیرِ
اپنے منھ مین دوپہر کے وقت رکھ	اگر تجھے تشنگی سفر مین آ لگے
حبًا کَشَكْلِ تُرمُسِ الصَّغیرِ	یُعمَلُ من اقراصةِ الکافورِ
ایک گولی ترمس صغیر جیسے	کہ بنائی گئی ہو قرص کافور سے

وَاِنْ تَخَفْ فِی الوَجْہِ مِنْ تَاثِیْرِ	لِلشَّمْسِ اَن تَشِیْنَ بِالتَّبْشِیْرِ
اور اگر تو خوف کرے چہرہ میں آفتاب کی تاثیر سے	کہ بشرہ کی بشاشت کو عیب لگا دیگا
فَاضِفِ الدُّہْنَ لَدٰی لِتَدْبِیْرِ	تَدْ یِقَہٗ بِالشَّمْعِ الْمَقْصُوْرِ
پس تیل کو ملنے کے وقت بچالیکہ موم سفید سے	تو تر کر لیوے اضافہ کر

کبھی سفر اور دھوپ میں چلنے سے مُنھ پر چھائین پڑ جاتی ہی جسکے دفعیہ کے لیے وہ روغن مُنھ پر لگانا چاہیے جو کہ روغن گل اور موم سے بنایا گیا ہو ایسا ہی اگر اسپغول گلاب مین تر کرکے لگایا جاے

تدبیر الطفل اوّلاً فی بطن اُمّہٖ
بچے کی تدبیر خصوصا اُسکے ماں کے پیٹ مین

مصنف نے سہو سے جنین کو طفل کہدیا ہی لیکن چونکہ مصنف نے جنین اور طفل دونوں کی تدبیر کا یہاں پر بیان کیا ہی اسلیے تغلیباً طفل کہا گیا ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ عربی کی اصطلاح مین بچے کو ولادت سے پہلے جنین کہتے ہین اور بعد میں طفل

الطفل قد یحفظ ببطن اُمّہٖ	کیلا تصیب آفۃٌ فی جسمہٖ
بچہ اپنی ماں کے پیٹ مین حفاظت کیا جاتا ہی	تاکہ اسکے جسم مین کوئی آفت نہ پہونچے

جسکی تدبیر یہ ہی کہ عورتوں کو حمل کی حالت میں روغن دار شوربا دیا جاوے اور شیر خشت اور ترنجبین کے ذریعہ سے انکی طبیعت کو نرم رکھا جاوے اور زیادہ حرکت اور ردی غذائین کھانے سے روکا جاوے اور انار اور بہی اور سیب اور امرود وغیرہ دیے جاوین اور یاقوت یا موتیون کی معجونین دیجاوین جنسے اُنکے دلون کو تقویت پہونچے اور جو چیز معدہ کو مضر یا اُسکو نقصان ہووے

نہ دیجاوے۔ اور شہد کی سکنجبین اور انگوروں کا عسلی شربت پلایا جاوے
جو نہایت مفید ہی۔ اور زیرہ کی جوارش جو سرکہ مین بھگو کر جوش دیجاوے
انکی ریاح کے دور کرنے مین نہایت پرتاثیر ہی

وَالظَّاِرَانْ تُطْعِمَهٗ اَوْ تَسْقِيَهٗ	فَاخْتَرْ لَهٗ مُدَّةً مِنَ التَّرْبِيَةِ
اور دائی واسطے کھلانے اور پلانے کے	اُس لڑکے کی خاطر تربیت کے ایام تک پسند کر
وَاحْتَطْ عَلَى الْحَامِلِ فِي مَعِدَتِهَا	كَيْ لَا تَرَى الْفَسَادَ فِي شَهْوَتِهَا
حاملہ کے معدہ کی بابت اسپر احتیاط رکھ	تاکہ تو اُسکی اشتہا مین فساد نہ دیکھے

کیونکہ معدہ تمام بیماریون کی جڑ ہی جب اسمین خرابی آتی ہی تو اندر بچے کو تکلیف پہونچتی ہی۔ اسلیے حاملہ کے معدہ کی اصلاح ضروری ہی اسطورہی کہ اسکو غذاے لطیف نمکین اور بادام اور اخروٹ اور مناسب جوارشین اور بہی وغیرہ کھانے کے لیے دیجاوین

وَيُصْلِحُ الدَّمَ وَيُنَقِّي الْفُضُلَ	ذَاكَ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ الطِّفْلُ
اور خون کی اصلاح کیجاوی اور فضلہ کا تنقیہ کیا جاوے	یہ فضلہ وہ ہی جس سے لڑکا پرورش پاتا ہی

بچے کو نمو اسی خون اور فضلہ سے حاصل ہوتا ہی لیکن اُسکا تکون منی سے ہی اسلیے جو حیض کا خون بچے کی غذا بنتا ہی اُسکی اصلاح غذاون کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنکا کیموس عمدہ اور اچھا ہو۔ اور اُنکے بدنون کو تلین کے ذریعہ سے ردی کیموسات سے تنقیہ کرنا چاہیے

اِنْ هَاجَهَا دَمٌ فَلَا تَفْصِدْهَا	بَلْ بِالْمُبَرِّدِ وَالتَّطْفِي فَاقْصِدْهَا
اگر خون اسپر جوش مارے تو اسکی فصد مت کر	بلکہ تبریدون اور تطفیون سے اسکا قصد کر

تمام طبیبون کا اسپر اتفاق ہی کہ حاملہ کا خون فصد سے نہ نکالنا چاہیے کیونکہ اسکا خون بچہ کے لیے غذا ہوتا ہی-خون کے نکلنے کی حالت مین غذا مین کمی آجائے گی جس سے بچہ ضعیف ہو جائیگا بلکہ اشیا وادویہ ترش اور قابضہ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے جنسے خون کا جوش فرو ہو جاوے

اَوْھَاجَھَا خِلْطٌ فَلَا تُسْھِلْھَا
یا اسپر کوئی خلط جوش مارے تو کبھی اسکا مسہل مت کر

بَلْ بِتَلْطِیْفِ لَھَا عَامِلْھَا
بلکہ اسکی تلطیف مین کوشش کر

یہان مسہل سے مراد وہ ہی جو کہ اپنی قوت سے اسہال لاوے جیسے کہ تربد اور ہلیلہ وغیرہ جو ادویہ تزلیق اور پھسلا کر اسہال لاتی ہین جیسا کہ بنفشہ آلو بخارا اور املتاس وہ حاملہ کے لیے کچھ مضر نہین ہین-اور تلطیف کی تدبیر کا پہلے بیان ہو چکا ہی کہ سکنجبین اور سونٹھ کا مربی یا اصول کا عرق موافق جوش خلط کے دیوین

فَاِنْ دَنَا وَقْتُ بِوَضْعِ حَمْلِھَا
سو اگر وقت اسکے وضع حمل کا قریب ہو جاوے

فَسِتُّ اُمُوْرٍ وَضْعَھَا یُسْھِلُھَا
تو چھ چیزین اسکے وضع حمل کو آسان کر دیتی ہین

اَلدَّلْکُ فِی الْحَمَّامِ لِلْاَخْصَارِ
حمام مین جاکر اطراف کمر کو ملنا

وَمَا یَلِی الْحَمْلَ مِنَ الْاَقْطَارِ
اور آس پاس حمل کے ساری جوانب کو

بِالدُّھْنِ کَیْمَا یَسْتَلِیْنَ الْعَصَبُ
تیل سے ملنا تاکہ پٹھے نرم ہو جاوین

وَلَا یَکُوْنُ عِنْدَ وَضْعٍ تَعَبُ
اور وقت وضع حمل کے تکلیف نہووے

جبکہ ولادت کا وقت قریب آپہونچے تو اُسوقت مین ان امور کا استعمال کیا جاوے جنسے ولادت کو سہولت ہووے جیسے حمام مین زیادہ غسل کرنا اور گرم پانی کا ڈالنا اور تہیگاہ اور اُسکے آس پاس کے اعضا کو ملنا اور جس موضع سے

بچے کا پیدا ہونا ہی وہاں تیل کی مالش کرنا جس سے نرمی حاصل ہو جاوے جیسے بابونہ اور چنبیلی کا تیل جسکو اس امر مین زیادہ خصوصیت ہے

وَاجْعَلْ غِذَاءَهَا مِنَ السَّمِينِ	وَحَسِّهَا مِنْ مَرَقٍ دَهِينٍ
اور تو اسکی غذا چربی سے کر	اور شوربا مرغن اسکو پلا کر

کیونکہ اس قسم کی غذاؤن مین ترلیق ہوتی ہی جو لیونت (نرمی) اور لزاج پیدا کرتی مین

وَاحْذَرْ عَلَيْهَا صَيْحَةً أَوْ وَثْبَةً	أَوْ رَوْعَةً أَوْ صَرْخَةً أَوْ ضَرْبَةً
اور ڈر اسپر یعنی بچا اسکو چلاّنے اور کودنے	اور خوف زدہ ہونے اور چیخنے اور مارنے سے

یہ تدبیر درحقیقت رجوع ہوتی ہی اس امر کی طرف کہ حمل کی حالت مین انکا لحاظ چاہیے نہ عین ولادت کے وقت مین

وَاسْقِهَا فِي وَضْعِهَا مِنْ شِدَّةٍ	طَبِيخَ تَمْرٍ فِيهِ مَاءُ حُلْبَةٍ
اور تو اسکو وضع حمل کیوقت مین واسطے رفع سختی کے	مطبوخ تمر جسمین حلبہ کا پانی ہو پلا

دردزہ کے وقت مین عورت کو تمر اور حلبہ کا جوشاندہ پلانا بچہ کی ولادت اور وضع حمل مین اعانت دیتا ہی اور قانون مین ہی کہ جب دردزہ والی عورت کو چھلکے املتاس سے بقدر چار مشقال کے پلائے جاوین تو فورًا اُسیوقت بچہ پیدا ہو جاتا ہی - اور بعض تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ عورت کی داہنی ران پر سمندر جھاگ (زبد البحر) کا باندھنا اور ایسا ہی مدات کا پلانا تسہیل ولادت مین نہایت مفید ہی

وَاجْعَلْ لَهَا قَابِلَةً ذَا فِطْنَةٍ	تَمُدُّ رِجْلَيْهَا بِغَيْرِ حِنَّةٍ
اور تو اسکی خاطر ایک دانا دائی مقرر کر	کہ اسکے دونون پیر بڑی ہوشیاری سے دراز کرے

ثُمَّ اِذَا تُقِیْمُهَا فِیْ مَرَّةٍ	عَاصِرَةً لِبَطْنِهَا بِحِکْمَةٍ
بعدہ جب ایک دفعہ اسکو ایستادہ کرے	بڑی تدبیر کے ساتھ اسکا پیٹ مسلتی ہوئی

طبیبون نے بیان کیا ہو کہ وہ دائی چاہیے جو کہ دانا عقلمند ہوشیار زیرک چالاک واقف کار ہو بچہ کے پکڑنے اور سدون کے توڑنے اور پیٹ کے چھوٹا کرنے مین خوب مہارت اور واقفیت رکھتی ہو تاکہ عورت کے فضلات جو رہ گئے ہون زائل ہو جاوین جسقدر ممکن ہو

اِنْ سَالَ مِنْهَا زَائِدًا مِنَ الدِّمَا	فَاسْقِهَا اَقْرِصَةً مِنْ کَهْرُبَا
اگر اس عورت سے زیادہ خون جاری ہووے	تو اُسکو کہربا کے قرص پلا

چونکہ دودہ کا مادہ خون ہی اسلیے اُسکی کمی سے دودھ گھٹ جاتا ہے

اَوْ لَمْ یَسِلْ مِنْهَا دَمٌ مِنْ ضُرٍّ	فَاسْقِهَا اَقْرِصَةً مِنْ مُرٍّ
اور اگر اس سے کسی بیماری کے سبب خون جاری نہین ہوا	تو تو اسکو مر (لاکھ بول) کے قرص کھلا
وَاِنْ مَشِیْمَةٌ بِهَا لَمْ تَنْزِلِ	فَاسْتَعْمِلِ التَّبْخِیْرَ بِالْمُحَلِّلِ
اور اگر بچہ دان اس سے نہ اُترے	تو تو محللات کے ساتھ تبخیر کا استعمال کر

مر (بول) کے قرص جب نفاس والی عورت کو دیے جاتے ہین تو اس سے اُسکے خون کی غلظت زائل ہو جاتی ہی اور سدے کھل جاتے ہین کیونکہ نفاس کا خون دودھ مین ملکر اسکو خراب کر دیتا ہی

کَالْمُرِّ وَالْقِطْرَانِ اَوْ کَالْاَبْهَلِ	وَمِثْلُ کِبْرِیْتٍ وَمِثْلُ الْحَنْظَلِ
جیسا بول اور رال اور ہوبیر	اور جیسے گندھک اور اندرائن کا پھل

ان اشیا کی دھونی ولادت کے بعد نہ کرنی چاہیے کیونکہ انکا دھوان بچے کو مار ڈالتا ہے

اختیار الظئر

دائی کا اختیار کرنا

یہاں دائی سے مراد جنانے والی نہیں بلکہ وہ جو بچہ کی پرورش کرے اور اسکو دودھ پلاوے

واختر له المرضع من فتيات في سنها من متوسطات

پسند کر اسکے واسطے دودھ دینے والی جوانوں میں سے کہ اپنی عمر میں متوسطون سے ہو

لحيمة ليس لها من دخل مزاجها يقرب من معتدل

ایسی پر گوشت کہ ڈھیلا پن اسمیں نہو مزاج اسکا اعتدال کے قریب ہو

جسيمة عظيمة الثديين نقية الراس مع العينين

موٹی بڑی بڑی پستانون والی سر اور آنکھیں اسکی صاف ہون

سالمة من كل ضرر داخل صحيحة الاعضاء والمفاصل

ہر بیماری اندرونی سے محفوظ ہو اعضا اور جوڑ اسکے سب تندرست ہون

جسیم سے مراد وہ ہی جو کہ فربہی مین معتدل ہو اور اسکا گوشت کسیقدر سخت ہو کیونکہ جسکا گوشت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہی اسکے مزاج مین سردی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہی جسکے سبب سے بچے مین زیادہ ریح کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی اور جوان وہ ہوتی ہی جسکی عمر بیس سے پینتیس سال کے درمیان ہو کیونکہ یہی سن نمو کا ہی اور اس عمر مین عورتون مین حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بڑی پستانون سے بھی حقیقی فربہی اور عظم مطلوب نہین ہی بلکہ اعتدال مقصود ہی کیونکہ بہت چھوٹی پستانون مین دودھ کم ہوتا ہی اور زیادہ موٹی بچے پر بھاری اور بوجھل ہوتی ہین اور اسکا سر نزلہ اور زکام و کھانسی وغیرہ امراض سے پاک صاف ہو

اور آنکھین خارش وغیرہ بیماریون سے مبرا ہون کیونکہ بعض بیماریین متعدی ہوتی ہین۔ جو دودھ کی تاثیر سے بچہ مین سرایت کرجانیکا ڈر رکھتی ہین

ذات لبانٍ لیس باللطیف	فی رقتہٖ و لیس بالکثیف
ایسی دودھ والی کہ لطیف بہت پتلا بھی نہو	اور نہ کثیف زیادہ گاڑھا ہو
ابیض لون حلو طعم طیبا	لا متعفن متصل ان یسکبا
سفید رنگ کا شیرین ذائقہ خوشبودار	نہ بدبودار قریب اسکے کہ گرایا جاوے

سپید اسلیئے کہ خاکستری دودھ کا مزاج سوداوی ہوتا ہی اور جو شیرین نہو وہ بھی اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ جس خون سے یہ دودھ متکون ہوا (بنا) ہی وہ ناقص ہی کیونکہ دودھ در اصل خون ہی سے مستحیل ہو کر بنتا ہی۔ اسیطرح جو ذائقہ شیرین کے مخالف ہو وہ خون کے فساد پر گواہی دیتا ہی۔ اور دودھ کثیف مزاج کی غلظت پر اور رقیق سوء مزاج پر اور بدبودار خرابی پر دلالت کرتا ہی۔ متصل سے مراد یہ ہی کہ پستانون سے اسکا نکلنا اعتدال کے طور پر ہو نہ منقطع ہو اور نہ زیادہ ہو پس عمدہ اور اچھا وہ ہی جسمین یہ تمام شرطین پائی جاوین۔ غرضکہ صاف سفید بے بو نرمی اور سختی مین ایسا معتدل ہو کہ جب ناخن پر دوہا جاوے تو نہ جمی رہے اور نہ جلد بہ جاوے اور نہ خودبخود بغیر دودھ پینے بچے کے نکلنا شروع ہو جاوے

وغذاھا بالحلو والدّاھین	والسمک الرطب مع السمین
اور غذا دے اسکو شیرین و چرب	اور مچھلی تازہ اور موٹی

کیونکہ غذائے مرغن اور شیرین اور مچھلی تر (جسمین کسیقدر حلاوت ہوتی ہی) عمدہ اور صاف خون کو پیدا کرتی ہی۔ اور خون مین کسیطرح احتراق نہین ہونے دیتی

تَدْبِيْرُ الطِّفْلِ فِيْ خَاصَّة

لڑکے کی خاص باتوں کی تدبیر

اسکے ولادت کے وقت سے اس زمانہ تک جبکہ اسکے اعضامین سختی اور صلابت آجاوے

اُدْهُنه بالقابض عند شدّه	حتّٰى ترى صلابة في جلده
اسکے اعضا کے باندھنے وقت قابض تیل سے	اسکو چرب کر حتیٰ کہ تو اسکی جلد مین سختی دیکھے
وحمه تنظفه من اخلاطه	و وسط الشدّ على قماطه
اور تصدد کر کہ اسکو اخلاط سے پاک کرے	اور پٹی پر باندھنا متوسط رکھ

زیادہ مضبوط باندھنے سے اعضا اندر کی طرف ترچھے ہوجاتے ہین اور ڈھیلے رکھنے سے باہر کیطرف آجاتے ہین ـ اسلیے درمیانہ باندھنا چاہیے ـ اور گرم پانی کے ساتھ غسل دینا چاہیے تاکہ مسامات کھلے رہین اور رحم کی غذا کے جو فضلے اُسکے جسم مین ابتک باقی ہین وہ خارج ہوجاوین

ولا ترضعه كثيرا يتّخم	ولا تمانعه زمانا ينفخم
اور اسکو اتنا بہت دودھ نہ پلا کہ بدہضمی ہوجاوے	اور نہ زیادہ دیر تک اُسکو روک رکھا کر

کیونکہ زیادہ دودھ سے امتلا ہوجاتا ہی جس سے پیٹ مین تمدد یا نفخ عارض ہوجاتا ہی ـ اور تیز دودھ سے ریح پیدا ہوتی ہی ـ اسلیے شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مناسب یہ ہی کہ اول شہد چٹا کر پیچھے دودھ پلانا چاہیے اور نہ روکنا اسلیے کہ روکنے سے مزاج مین فساد اور حلق مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی بخار اور تپ بھی ہوجاتی ہی ـ اور نہ آہستہ آہستہ رونے سے بند کرنا چاہیے کیونکہ قانون مین لکھا ہی

کہ آہستہ رونے سے رضاعت کی حالت میں بچے کے مسامات کھل کر وسیع ہو جاتے ہیں

وَلَا تُقَابِلْهُ بِشَيْءٍ يُقْلِقُهُ	يَمْنَعُهُ الْمَنَامَ أَيْ يُؤَرِّقُهُ
اور ایسی چیز کے ساتھ پیش آوے کہ اسکو اضطراب میں ڈالے	کہ نیند سے اسکو منع کرے یا بیدار رکھے
أَلْزِمْهُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يَنَامَا	مِهَادًا وَطِيًّا يُرِي الظَّلَامَا
اگر تو چاہے کہ وہ سو جاوے تو لازم کر اسکے لیے	ایک نرم بچھونا جہاں سیاہی نظر آوے

بچون کو نیند آنے کے واسطے زیادہ تر مفید ہے کہ انکے لیے نرم گدیلا بچھایا جاوے اور مچھرون اور پسوون سے دور رکھا جاوے اور انکی نظر کے سامنے سیاہ چیز لٹکا دیجاوے یا اندھیرے میں سلایا جاوے کیونکہ سیاہی آنکھون کو قوت دیتی اور انکے نور کو اکٹھا رکھتی ہے اور روشنی آنکھونکے نور کو ضعیف اور نیند زائل کرتی ہے

وَامْزِجْ لَهُ الْخَشْخَاشَ بِالطَّعَامِ	إِنْ مَنَعَ الضُّرُّ مِنَ الْمَنَامِ
اور اسکے لیے خشخاش طعام میں ملا	اگر دکھ نیند سے اسکو منع کرے

کیونکہ خشخاش مخدر ہوتی ہے نیند لاتی ہے اور چاہیے کہ خشخاش کے ساتھ کوئی میوہ یا پھل دیا جاوے جوز مصری یا کھانڈ کے ساتھ شیرین کیا جاوے اور بچے کے بستر کے نیچے کسیقدر افیون رکھی جاوے تاکہ اسکی ہوا اور بو پہنچنے سے اسکو نیند آوے

أَلْزِمْهُ فِي يَقْظَتِهِ الضِّيَاءَ	كَيْمَا يَرَى النُّجُومَ وَالسَّمَاءَ
لازم رکھ اسکے لیے بیداری میں روشنی	تاکہ ستارے اور آسمان دیکھے
كَشِّفْ لَهُ الْأَلْوَانَ بِالنَّهَارِ	لِكَيْ لَا تَضُرَّ بِهِ عَلَى الْأَبْصَارِ
اور دن میں اسکی خاطر رنگ کھول دیا	تاکہ اسکی بصارت کو وہ روشنی کچھ ضرر نہ کرے

کیونکہ ان امور سے آنکھون کو راحت حاصل ہوتی ہے

کیما تضرب بہ علی التکلیم	ناغیہ بالاصوات فی تعلیم
تا کہ کلام کرنے مین وہ تکلیف نہ پاوے	اور تعلیم مین کئی ایک آوازونسے اسکو پاس ٹھہرا

یعنی مختلف محاورات کے جدا جدا الفاظ اُسکے سامنے بولنے چاہیین تاکہ گفتگو اور بولنے مین قدرت حاصل ہو جاوے

وامسح بہ لسانہ واد للہ	العقہ من عسل او حنکہ
اور اسکی زبان پر لگا کر خوب مل	اسکو شہد چٹایا اسکے تالوسے مل
وکنلا یرا ادخلہ فی فیہ	واجعل قلیل رب سوس فیہ
اور نمکھلی ملا کر اُسکے مُنھ مین داخل کر	اور تھوڑا سا رب السوس

کیونکہ اس تدبیر سے مسوڑے نرم ہوتے ہین جس سے دانتون کے نکلنے مین زیادہ سہولت ہوتی ہی اور نیز رب السوس دانتون کے زخمون کو مفید ہی جو کہ زبان لگنے سے ایذا پہونچاتے ہین

من سدۃ فی الانف او تصفیہ	واسعطہ من ھذا الی تشفیہ
اسکو شفا حاصل ہو یا صفائی ہوجاوے	اور تواسمین سے اسکو سونگھنا بھی تاکہ ناک کے سدہ سے

اگر زیتون کا تیل اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالا جاوے تو اس سے ناک کے سدے کھل جاتے ہین اور دماغ کو تقویت ہوتی ہی جس سے حس اور حرکت کے الات (اعضا) کو [illegible] ہوتی ہی جیسے کہ حلق کی ماش اور اور گرد ھی سے پھیپھڑے کے مجاری سے اور سانس کو سہولت ہوتی ہی

وصوتہ ومطلق انفاسہ	لان ھذا مصلح احساسہ
اور اسکے سانسون کا کھولنے والا ہی	کیونکہ یہ اسکی حس اور آواز کا اصلاح کرنے والا ہی

وَامنعهٗ اَنْ يُفْصَدَ اَوْاَنْ يُسْهِلَ ۹	حَتّٰى يَرىٰ نفعه قد اعتدل ۹
اور منع اسکو فصد اور مسہل سے کر	یہانتک کہ تو اسکو دیکھے کہ اسکا فصد اور مسہل کا نفع بانکا ہے
وَمَا اعترىٰ من ورم اوحب	فلا تقابِلهٗ له بجذبٍ
اور جو کچھ عارض ہووے ورم یا دانہ سے	تو تو اُسکا مقابلہ جذب کے ساتھ نکرنا

لڑکے اور بچے کی نہ فصد کی جاوے اور نہ مسہل دیا جاوے جبتک چودہ برس کی عمر کو نہ پہونچ جاوین - اور اگر مسہل کی ضرورت آپڑے تو ملینات شربت بنفشہ اور آلو بخارے کا جوشاندہ اور کسم کے بیج نیمکوب وغیرہ دیے جاوین اور ملین فتیلون اور بتیون کا استعمال کیا جاوے جالینوس نے کہا ہی کہ بچے کی گردن مین عود صلیب کا لٹکانا ڈر اور مرگی سے محفوظ رکھتا ہی اور جب لڑکون کو کوئی ورم یا دنبل ہو جاوے تو وہان صرف جاذب دویہ کو نہ لگانا چاہیے کیونکہ اُنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی - کبھی مادہ ایک طرف سے جذب ہو کر دوسری جانب کو چلا جاتا ہی - بلکہ جاذب کے ساتھ رداعات کو ملا کر استعمال کیا جاوے

تَدْبِيْرُ النَّاقِه

نقیہ یعنے ناتوان کی تدبیر

نقیہ وہ آدمی ہی جسکو مرض سے تو نجات ہو گئی ہی مگر اُسکے عوارض کی تاثیر ابتک اُسکے بدن مین باقی ہے

والناقهون هم صحاح ضعفت	جسومهم مثل رسوم قد عفت
اور ناقہین وہ تندرست ہین جنکے بدن ضعیف ہو گئے ہین	جیسے مکانون کے نشانات کہ بوسیدہ ہو گئے ہون

قَدْ بَقِیَتْ نُفُوْسُہُمْ ذماء ؀ وَ عَلا مَتْ اَجْسَامُہَا الدماء ؀

تحقیق رہ گئے اُنکے نفوس حرکت سے اور اُنکے بدن خون سے خالی ہو گئے

اصل مین اُنکی حالت متوسط ہی نہ زیادہ بیمار اور نہ بالکل تندرست ہین

فانظر فَاِنْ اصیب بالنحولِ جِسْمُہم فی زمن طویلِ

سو دیکھ کہ اگر انکا جسم بہت مدت سے لاغری کے سبب آفت زدہ ہو رہا ہو

فزدہ بالقَلِیْلِ فالقَلِیْلِ وَ لا تَمِلْ فِیہِمْ اِلَی التَّعْجِیْلِ

پس نہ زیادہ دے اُنکو تھوڑی تھوڑی غذا اور اسمین جلدی کرنے کی طرف مائل نہو

تاقہین کی دو قسمین ہین ایک وہ جو کہ زیادہ بیمار رہکر بہت عرصہ کی دراز بیماری سے نجات پائی ہو جیسے تپ چوتھیا اور تپ بلغمی اور شطر الغب مین ہوتا ہی سو اُنکو زیادہ غذا ہرگز نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ زیادہ بیماری سے انکی قوتین ضعیف ہو گئی ہین اور انکی غذا کے تمام آلات مین نقصان آگیا ہی جنکو اگر زیادہ غذا دیجاوے تو ہضم مین خرابی آکر مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا ڈر ہی۔ دوسری قسم کا حال آگے بیان ہوتا ہے

او نحلت فی زمن قصیرِ فزدہ بالکثیرِ فالکثیرِ

یا لاغر ہو وے تھوڑے عرصہ مین سو انکو زیادہ بہت بہت غذا دے

لکِنْ تلطف وَ علی تدریجِ حَتّٰی تَرَی الجُسُوْمَ فِیْ تَفْرِیْجِ

لیکن نرمی کر اور لطیف غذا دے اور تدریج تاکہ بدنون کو کشایش مین دیکھے

اعطہم القَلِیْلَ مِنْ غِذَاء ؀ ذَا قُوَّۃ فِیہِمْ وَ ذَا بقاء ؀

دے اُنکو تھوڑی غذا کہ اُسمین قوت کرے اور دیر تک رہے

ناقہین کی دوسری قسم وہ ہی جو کہ تھوڑی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہون سوانکو پہلون کی نسبت سے زیادہ غذا دینی چاہیے بشرطیکہ اُنکا معدہ یکبارگی پُر نہو جاوے بلکہ تدریجاً چند دفعات مین غذا دیجاوے جسکی مقدار کم اور کیفیت زیادہ ہووے جیسے بیضون نیمبرشت کی زردی اور ماء اللحم وغیرہ

الزمهم الدعة والسكونا	فان في الاعصاب فيهم لينا
لازم کر اُنپر ارام اور سکون	کیونکہ انکے پٹھون مین نرمی ہی

کیونکہ بیماری نے انکی نمو تو انکو تحلیل کردیا ہی اور حرکت کرنے سے زیادہ تحلیل ہوتی ہی

وَمِلْ الی العلاجِ فی النفوسِ	بِطیبِ النّدِ یحوِی الجلیسِ
اور تو مائل ہو بطرف علاج روحانی کے	ساتھ اچھے اچھے مصاحبون اور یارون کے

دوسرے نسخہ مین بجاے ندیم کے حدیث کا لفظ ہی یعنی اچھی باتون اور خوش آوازون اور عمدہ کلامون کے سُننے سے ارواح کو قوت پہونچتی ہی

اَعْطِهِمُ الطِّیبَ مِنَ الرَّوائحِ	وَکُلِّ زھرٍ بالعِطرِ فائحِ
دے انکو اچھی خوشبو کے قسم	اور خوشبو دار پھول اچھی اچھی خوشبو دینے والے

کیونکہ عمدہ خوشبو روح کی غذا ہی جس سے روح کو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی محمول نے کہا ہی کہ جس شخص کے بدن مین سے اچھی خوشبو آوے اُسکی عقل زیادہ ہوتی ہی

اَعطِھُمُ الافراح والغناء	وامنعہم الافکار والعناء
مباح کردے انکے لیے خوشیان اور راگ	اور دور کرا نسے سب فکر اور رنج و کلفت
ادخلهم الابزن والحماما	ولا تطل لهم فيه مقاما
داخل کر انکو آبزن اور حمام مین	اور بہت دیر تک انکو اسمین مت رکھ

حمام میں زیادہ ٹھہرنے سے بدن کی قوتین زیادہ تحلیل ہوجاتی ہیں اور آبزن سے مراد وہ بڑا حوض ہی جہان اسقدر گرم پانی ہو جسمین آدمی بیٹھ سکے

اجلسهم هنيئة في الماء	وارسل الدهن على الاعضاء
بٹھا انکو سہتے سہتے نیم گرم پانی مین	اور تیل انکے اعضا پر بہاوے

کیونکہ اس تدبیر سے انکے اعضا مین نرمی آجائیگی جنکو مرض سے خشکی اور یبوست عارض ہوگئی ہی

ولا ترض ولا تشد الدلكا	فان ذا يحدث فيهم وعكا
اور نہ ریاضت کرا اور نہ سخت باندھ	کہ یہ انہین تپ اور گرمی پیدا کریگا

زیادہ مالش کرنا جو منجملہ قوی ریاضت کے بدنونکو گرم اور انکی قوتونکو تحلیل کردیتا ہی

تدبير الصحة في الشيوخ

بوڑھون مین صحت کی تدبیر

ان الشيوخ في قواهم نكص	لحالهم في كل يوم نقص
تحقیق بڈھون کی قوتون مین رجعت ہی	اور ہر روز انکے حالات مین نقصان ہے

نکص کے معنی اصلی حالت کی طرف رجوع ہونا سو بوڑھون کی قوتین ہمیشہ کم ہوتی رہتی ہین اور انکے اعضا مین ضعف اور ہضم مین نقصان آجاتا ہی اور انکے مزاج پر سردی اور خشکی غالب آجاتی ہے

اعطهم القوى من الغذاء	قليله لا مثقل الاعضاء
دے انکو قوی غذا اسے تھوڑا تھوڑا	نہ اتنا کہ اعضا پر بھاری ہوجاوے

انکو غذا ے گرم نرم دینی چاہیے جسمین ترطیب پائی جاوے اور جسکی مقدار کم

اور قوت زیادہ ہو وہ بھی نہ دفعۃً بلکہ تدریجاً تاکہ ہضم ہو جاوے

اَنْ یُسْھِلُوْا لَا تَسْھِلِ الصفرا	دعھا تکن فی جسمھم دواء
اگر اسہال کرین تو تو صفرا کا اسہال نکرنا	اس صفرا کو چھوڑ دے کہ اُنکے بدن مین دوا بنے گا

اگر بوڑھون مین اسہال کی ضرورت آپڑے تو انکو صفرا کا اسہال نہ دینا چاہیے کیونکہ ان اسہالون سے انکی قوتین ضعیف ہو جاینگی - اور اُنمین خشکی اور سردی غلبہ پالیویگی - اور صفرا کو دوا کہنے سے یہی مطلب ہے کہ وہ انکے مزاج کی سردی کو کسیقدر گرمی اور سخونت پہونچاتا ہے - لیکن اُنکی قبض کو دور کرنا اور طبیعت کا نرم رکھنا اُنکی صحت کو محفوظ رکھتا ہے اور اگر اسہال کی زیادہ ضرورت آپڑے تو وہان سودا یا بلغم کے اسہال دیے جاوین

وَاِنْ تَکُنْ تَعَوَّدُوْا الفصادۃَ	فلا تکن مقطعاً للعادۃ
اگر وہ فصد کرنے کے عادی ہوگئے ہون	تو تو اُنکی عادت کو مت کاٹ

کیونکہ عادت دوسری طبیعت یا بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہے لیکن اسمین شرط یہ ہے کہ خون مین بہت زیادتی ہووے یا اُسکی کیفیت ناقص ہووے

لکن من قد بلغ السّتّینا	وکان ضخامۃً متینا
لیکن جو شخص کہ ساٹھ برس کو پہونچ جاوے	اور جسیم پختہ ہووے
فافصدہ فی السّنۃِ مرتین	ولا تجز فیہ عن الفصلتین
پس اسکی فصد کر سال مین دو دفعہ	اور اسمین دو فصلون سے تجاوز مت کر
وامنعہ ان یفصد فی العیفالِ	وکن من الامر علی الاحتفال
اور منع کر اسکو کہ فصد کرے سر اور مین	اور تو اسبات پر جازرہ

وَاِنْ بَلَغَ السَّبْعِیْنَ فَافْصِدْہُ مَرَّۃً
اگر ستر کو پہونچے تو اسکی ایک دفعہ فصد کر

وَلَا تَزِدْ فِیْہِ عَلٰی ذِی الْکَرَّۃِ
اور فصد کرنے مین اسپر زیادتی نہ کر

وَامْنَعْہُ اَنْ تَفْصِدَہٗ فِی الْاَکْحَلِ
اور منع کر اسکو کہ ہفت اندام کی فصد کرے

وَ رَاَیْتَ جِسْمَہٗ کَالْمُمْتَلِیْ
اگرچہ بدن اُسکا ممتلی کیطرح تجھے معلوم ہو

وَاِنْ یَزِدْ خَمْسًا فَفِیْ عَامَیْنِ
اور اگر اور زیادہ ہووے پانچ سال تو دو سال مین

فِی الْبَاسَلِیْقِ افْصِدْہُ مَرَّتَیْنِ
باسلیق رگ کی فصد دو دفعہ کر

وَامْنَعْہُ بَعْدَ ذَالِكَ کُلَّ فَصْدٍ
اور منع کر بعد اسکے ہر ایک فصد سے

فَاِنْ ذَالِكَ فِی الشُّیُوْخِ مُرْدِیْ
کہ یہ فصد کرنا بڈھون مین مہلک ہی

کیونکہ انکی طبیعت پر خشکی غالب ہوتی ہی - اور خون اُسکو تری پہونچاتا ہی

لَا تَدَعِ الْاَوْرَامَ فِیْ اَجْسَامِہِمْ
انکے بدنون مین ورمون کا ردع نہ کر

وَلَا تُقَوِّ الْجَذْبَ مِنْ اَوْرَامِہِمْ
اور نہ انکے ورمون سے جذب قوی ہی

کیونکہ رداعات سرد ہوا کرتے ہین سو مزاج کی سردی کے ساتھ دوا کی سردی ملجانے سے کبھی ورم سخت اور متحجر ہو جاتا ہی جو کسی طرح سے تحلیل نہین ہو سکتا - اور اُسپر زیادہ جاذب دوا لگائی جاوے جس سے اُنکی قوتین یا اُس عضو کی قوتین تحلیل ہو جائینگی - بلکہ جاذب کے ساتھ قابضات ملاکر استعمال کرنا چاہیے

نَظِّفْہُمْ بِالدَّلْكِ وَالتَّعْرِیْقِ
صاف کر انکو ملنے اور پسینے سے

اَعْطِہِمُ الْاَدْہَانَ فِیْ تَفْرِیْقِ
دے انکو تیل چند دفعات مین

آہستہ ملنا اُنکے لیے ریاضت ہی جو اُنکے مسامات کھول دیتا ہی اور اُنکے بدن سے

زیادہ تحلیل نہیں کرنا چاہیے - اور تیل کا استعمال کرنا انکی خشکی کو زائل کرکے رطوبت اور تری پہونچاتا ہے - لیکن شیرون کا دینا مناسب ہے

اِیَّاكَ اَنْ تَهْجُمَ بِالدَّوَاءِ		وَنَقِّهِمُو بِلِيْنِ الْغِذَاءِ
خبردار کہ دوا کے ساتھ انپر ہجوم نہ کرنا		اور تو انکو تم غذا کے ذریعہ سے پاک و صاف کر

تدبیر من نقضت صحته فی عضو دون عضو او فی وقت دون وقت

تدبیر اس شخص کی کہ جسکی صحت ایک خاص عضو کی یا کسی ایک وقت خاص میں درہم برہم ہوگئی ہو

یہ طب کے تیسری قسم حالت متوسطہ کا ذکر ہے جسکو نہ صحت کہہ سکتے ہیں اور نہ مرض اور جالینوس کے نزدیک یہ کوئی علیحدہ قسم نہیں ہے

فَدَاوِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَجِيْنَا		مَنْ كَانَ يَشْكُوْ فِي الزَّمَانِ حِيْنَا
تو اُسکا علاج وقت آنے سے پہلے کر		جو شخص کسی ایک وقت میں بیمار ہوتا ہو
وَامْزِجْ لَهُ الزَّمَانَ بِالزَّمَانِ		بِضِدِّ مَا يَخْشٰى بِذَاكَ الْاٰنِ
اور ملا اسکے واسطے زمانہ زمانہ سے		ساتھ مخالف اس مرض کے جسکا خوف ہے اس وقت میں

جو شخص کسی ایک موسم میں کسی طرح کی بیماری یا درد کی شکایت کرتا ہو تو اس موسم کے آنے سے پہلے کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے اُسکی صحت محفوظ رہ سکے مثلاً جو شخص گرمیوں میں کسی گرم یا حاد بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہو تو گرمی آنے سے پہلے موسم ربیع (بہار) میں فصد یا اسہال کے ذریعہ سے اسکا علاج کر دینا چاہیے جو گرمی کے منافی یا متضاد ہو یعنی اگر مرض گرم ہو تو سرد اور سرد ہو تو گرم ادویہ و تدابیر سے اُسکا علاج کرنا چاہیے جیسا کہ عام دستور ہے اور زمانہ کے ملانے سے مراد یہ ہے کہ بیماری کے موسم موجودہ اور گذشتہ میں

کچھ فرق اور تمیز نہین ہی - چنانچہ کسی ایک موسم مین درد کا علاج کیا جاوے جسکو ہنوز افاقہ اور صحت حاصل نہین ہوئی کہ دوسرا موسم آگیا ہی تو اسصورت مین پہلے علاج کو بدستور جاری رکھنا چاہیے اسمین کسی طرح کا تغیر کرنا ضروری نہین ہی

وَمن شکا الواحِدَ من اعضائِہ	من ضعفہ فاعمل علی دوائہ
اور جو شخص ایک عضو کے ضعف کی شکایت کری	سو تو اُسکی دوا کی تدبیر کر
مما ذکرت من علاج المرض	حتّٰی تراہ خالیًا عن عرض
اس مرض کے علاج سے کہ مین نے ذکر کیا ہی	یہانتک کہ تو اسکو بیماری سے خالی دیکھے

یعنی کسی خاص عضو کی تدبیر وہی ہی جو کسی خاص وقت کی بیماری کے علاج مین مذکور ہی

ومن تری علامۃ فی جسمہٖ	للمرض فاحتل لہ فی حسمہٖ
اور تو جس شخص کے بدن مین کوئی مرض کی علامت دیکھے	تو اُسکے دور کرنے مین حیلہ کر

یعنی جس شخص کو اسپنے جسم مین کوئی بیماری کی علامت نظر آوے تو بیماری آنے سے پہلے اُسکا علاج کرنا چاہیے - مثلاً جس آدمی کو آنکھوں کے سامنے کچھ خیالات معلوم ہوویں سو نزول الماء سے پہلے اُسکی تدبیر کرنی چاہیے

لِاَنَّہٗ فِی جسمہٖ مکنونٌ	فاحتل لہ من قبل ان تبینٌ
کیونکہ وہ مرض اُسکے بدن مین پوشیدہ ہی	پس تو اُسکے پیدا ہونے سے پہلے حیلہ کرلے

یعنی وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہی اُسکے بدن مین پوشیدہ موجود ہی جو کہ بیماری مرض کے ظاہر کرنے کو برانگیختہ کرنے والی ہی

وَقد ذکرت مایدل من عرضٍ	علی الذی تخافہ من مرضٍ
اور مین ذکر کرچکا ہون جو علامت کہ دلالت کرتی ہی	اس مرض پر جسکا تجھے خوف ہی

فاعمل علی دوائه من بابه	بحسب ما ذکرت من اسبابه
پس اسی باب سے اسکی دوا پر کار بند ہو	ساتھ دور کرنے اسکے جو مینے اسکے اسباب بیان کیے ہیں

یعنی اعراض اور اسباب اور امراض جو کہ اس کتاب کے حصہ علمی مین بیان ہو چکے ہین وہان سے معلوم کر لینا چاہیے

الجزء الثانی وهو العمل فی رد الصحة علی المرضی بالغذاء والدواء

یہ دوسرا حصہ کتاب کا ہے جسمین مریضون پر غذا اور دوا سے صحت رد کرنے مین عمل کرنے کا ذکر ہے

کتاب کے شروع مین پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عمل کی دو قسمین ہین ایک صحت کی حفاظت جسکی پوری تفصیل مذکور ہو چکی ہے۔ دوسرے بیماری کا زائل کرنا جسکے تین طریقے ہین۔ ایک ہاتھ سے دوسرے دوا سے تیسرے غذا سے تدبیر کیجاتی ہے

واذ انظمت جنس حفظ الصحة	فالآن ابدء ببرء العلة
جب مین نظم کر چکا حفظ صحت کی جنس کو	تو اب مرض کے دور کرنے مین آغاز کرتا ہون
وهی من الاعمال جنس واحد	یقابل الشیء بما یضاده
اور وہ ایک جنس ہے اعمال سے	کہ شئے اپنی ضد کے ساتھ مقابلہ کیجاے

یعنی صحت موجودہ کا محفوظ رکھنا ایک ایسی جنس ہے جسمین مخالف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب گرم مزاج والے آدمی کی صحت زائل ہو جاوے تو اُسکا معالجہ سرد ادویہ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اور جب سرد مزاج والے کی صحت دور ہو جاوے تو اُسکو گرم اشیاء دی جاوین۔ بقراط نے کہا ہے صحت کے حفاظت کی تدبیر یہ ہے کہ اُسکے مشابہ اور مشاکل اشیا اُسکو دیجاوین اور بیماری کا دور کرنا یہ ہے کہ اُسکے مخالف اشیا کا استعمال کیا جاوے

اِنْ کان من حرارة فبالبرد
اگر گرمی سے ہو تو سردی کے ساتھ
او کان من برودة فبالضد
اور اگر سردی سے ہو تو اسکے مخالف گرمی کے ساتھ
او کان باللین فبالجفاف
یا تری سے ہو تو خشکی کے ساتھ
او کان من یبس فبالخلاف
یا خشکی سے ہو تو اُسکے خلاف تری کے ساتھ
والامتلاء دواء بالافراغ
اور امتلاء کی دوا سارے اعضا اور دماغ کے
من سائر الاعضاء والدماغ
استفراغ کے ساتھ کر

امتلا یہ ہے کہ بدن کے تمام تجاویف (سوراخ) چاروں خلطوں میں سے کسی خلط کے ساتھ بھر جاویں۔ اور فراغ یہ ہے کہ زیادہ خون کو فصد کے ذریعہ سے اور دیگر خلط غالب کو اسہال کے ذریعہ سے نکال دینا دماغ کے استفراغ کو اُسکے دیگر اعضا کے ساتھ مشترک کردیا ہے کہ متقدمین کی ایک جماعت کے نزدیک تمام بیماریوں کا اصل نزلہ ہے جو کہ دماغ سے گرتا ہے سو جب کسی عضو میں کوئی بیماری پیدا ہووے اور تمکو اُس عضو سے مادہ نکالنا مطلوب ہو تو اُسکے استفراغ میں دماغ کو بھی شامل کر لینا چاہیے کیونکہ اصل بیماری کا سبب وہی تھا

والفتح فی متعلق من سدد
اور بند سدوں میں تفتیح (کھولنا) کے ساتھ
والنقص فی زیادة من عدد
اور عدد کی زیادتی میں نقصان (کمی) اسکے ساتھ علاج

جیسے کہ پہلے تمکو ہو چکا ہے کہ علاج بالضد چاہیے۔ پس جب جگر یا طحال وغیرہ بدن کے مجاری میں سدہ ہو جاویں تو وہاں سکنجبین بزوری وغیرہ سے سدونکو کھول دینا چاہیے

والسدد من متعلق اذا انفتح
اور ساتھ بندش کے جو کہ بند کھل جاوے
حتی ترى فاسدة قد انصلح
یہانتک کہ تو دیکھے کہ وہ فاسد اچھا ہو گیا ہے

یہ اول کا مخالف ہی یعنی جس عضو کا اکثر حالات مین بند رہنا ضروری ہی جیسے کہ امعا مین جب وہ کھل جاوے اور اس سے اسہال جاری ہو جاوین تو اسکو قوابضات کے ذریعہ سے بند کر دینا چاہیے

وخشن الاملس یوذی البدنا	وملس ماکان منہ خشنا
اور خشن کر املس کو جو بدن کو ایذا دیتا ہی	اور املس کر اُسکو جو اس سے خشن ہو جاوے

اعضا مین سے قصبہ ریہ جسکا املس ہونا ضروری ہی جب اسمین خشونت آجاتی ہی تو اُس سے کھانسی وغیرہ عارض ہو جاتی ہی اور معدہ کے خمل جسکا خشونت دار ہونا ضروری ہی اُنمین تلاسعت اور صفائی آجانے سے معدہ مین ضعف ہو جاتا ہی جس سے غذا اُسمین ٹھہر نہین سکتی

ذکر اصناف الادویۃ

دواؤن کی قسمون کا ذکر ہے

وھا انا اذکر من عقاد	مایخرج الاخلاط بازدیاد
سنو مین ذکر کرتا ہون وہ وہ دوا	جو اخلاط کو بطور اسہال کے نکالے
وما تراہ غالب المزاج	وما لہ فی الخلط من اخراج
اور جس دوا کا مزاج تجھے غالب معلوم ہووے	اور اسکو خلط کے نکالنے مین کچھ دخل ہو
وما بہ تفتح او تلیین	وما بہ تقیح او تعفن
اور وہ کہ جسمین تفتیح یا تلیین ہو	اور وہ جو کہ پیپ دار یا عفونت والی ہو
وما بہ تنضج او تصلب	وما یسد فتحا او مایجذب
اور وہ کہ جسمین پختگی یا سختی ہو	اور وہ کہ جو مفتوح کو بند یا جذب کرے

مابہ یجلو او ما تحلحل وتنبت اللحم بہ او تدمل
اور وہ کہ جس سے جلا کرتا ہی اور جس سے تحلیل ہو اور جس سے کہ گوشت پیدا ہو یا اندمال پاوے
وشبہ ذالک من قوی ثوان ومن ثوالث بلا توان
اور انکی مانند دوسری قوتین اور تیسری بھی سوا سستی کے

ذکر اصناف الادویۃ المسہلۃ واولا فیما یسہل الصفرا

ذکر ہی مسہل دواؤن کے اقسام کا جنمین سے پہلے شروع کرتے ہین انکا بیان جو مسہل صفرا ہین

المرۃ الصفراء فالمحمودۃ تخرجھا بقوۃ مثل یدہ
پس مرہ صفرا کو سقمونیا خاص قوت سے نکال لاتی ہی

جونکہ سقمونیا اسہال لانے مین عمدہ ہوتی ہی اسلیے اُسکو محمودہ کہتے ہین اور قوت سے صفرا کو نکالنے کا یہ مطلب ہی کہ اپنی خاصیت سے صفرا کو خارج کرتی ہی کیونکہ کسی امر کی خاصیت کی تاثیر اُسکے طبعی فعل سے زیادہ قوی ہوتی ہی اور سقمونیا اسہال صفراوی کے باب مین زیادہ مشہور اور بالاتفاق نہایت قوی پر تاثیر ہوتی ہی۔ اور عمدہ قسم وہ ہی جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور ناخن سے جلدی کھرچی جاوے۔ اور زبان کو کچھ ایسی خشونت اور حدت نہ پہونچاوے

تشرب من ثلث الی قیراط وھی لھا الصولۃ فی الاخلاط
تو اسکو ثلث سے ایک قیراط تک پی لے اور اسکو اخلاط مین دبدبہ ہی
اصلاحھا کی لا تضر بالمعد سفرجل ولا تضر بالکبد
اسکی اصلاح اس غرض سے کہ معدہ کو ضرر نہ دیوے اور نہ جگر کو ضرر پہونچاوے بہی ہی

مصنف نے سقمونیا کا قدر شربت وہ بیان کیا ہی جو کہ عمدہ قسم کی خالص سقمونیا مین ہی

اسکے زمانہ مین مروج اور معمول تھا لیکن ہمارے اس زمانہ مین جبکہ خالص سقمونیا کا میسر آنا دشوار ہی نصف درہم (۱۰ ماشہ) بیان کیا جاتا ہی اور اُسکی اصلاح کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ اسکے ساتھ ہموزن مصطگی کوٹی جاوے - اور بہی مین بھونی جاوے اور پھر نکال کر استعمال مین لائی جاوے - اور معدہ کو ضرر اُسکا یہ ہی کہ بھوک کو زائل کر دیتی ہی اور تشنگی اور بیقراری پیدا کرتی ہی اور اسکی برودت سونٹھ اور عود اور مصطگی یا انیسون (اجوائن خراسانی) سے دور ہو جاتی ہی - اور بقراط انکی اصلاح انیسون سے کیا کرتا تھا اور اسکی حرارت کو گلاب کا نچوڑہ - یا کتیرا - یا رب السوس - یا رب سفرجل زائل کر دیتی ہی اور جگر کو نقصان اسطرح پہونچتا ہی کہ وہ اپنی حرارت کی تیزی سے جو کہ جگر کی رطوبت کو مٹاتی ہی زیادہ گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہی - اور سمجھنا چاہیے کہ جب بہی مین سقمونیا کو بھونا جاوے تو اُس سے اُسکا ضرر زائل ہو جاتا ہی اور فعل کی تاثیر مین کچھ خلل نہین آتا ہے

والصبر یسقی منه من دینار	ضعفه ان محتاج بالعقار
اور صبر (ایلوا) مین سے ایک دینار پلایا جاتا ہی	اُسکو دو چند کر اگر دوا کے ساتھ ضرورت پڑی
اصلحه ان سقیته کثیرا	بالصمغ و المقل والکثیرا
اگر پلاتو تو اسکی اصلاح کرے بہت سی	کیکر کا گوند اور گوگل اور کتیرے کے ساتھ

مصبر کی تین قسمین ہین ایک سقوطری جسکے رنگ مین زردی غالب ہوتی ہی اور جلدی ٹوٹ جاتا ہی اور اسمین چمک اور رونق پائی جاتی ہے اور دوسرا قسم عربی جو جمیع اوصاف مین اول سے کمتر ہوتا ہی تیسرے سیاہ خشونت دار ہی

جو سب سے ناقص اور ردی ہوتا ہی - جالینوس نے کہا ہی کہ مصبر نہایت عمدہ اور سفید دوا ہی - معدہ کی اُن بیماریون کے لیے جنکا سبب مرہ صفرا کا انصباب ہوتا ہی اور نیز امام رازی نے جالینوس سے نقل کیا ہی کہ مصبر کا کھانا صفرا کو معدہ سے کھینچکر نکال لاتا ہی - اور پھر اُسکے استعمال اور خوراک کی مقدار مصنف کے نزدیک ایک درہم (۳ ماشہ) سے ڈیڑھ درہم تک ہی اور امام رازی کے نزدیک ایک مثقال (۴ ماشہ) سے دو مثقال تک ہی اور ابن شرابیون نے کہا ہی کہ اکثر مصبر کے خوراک کی مقدار دو درہم ہی - اور وہ معدہ کو مضر ہی اور اگر اُسکے ساتھ کتیرا اور گوگل اور مصطگی اور گل سرخ ملا دیے جاوین تو اُسکے نقصان کی اصلاح کر دیتے ہین اور اُسکے اصلاح کی نہایت عمدہ تدبیر جس سے اسکے اسہال کی قوت قوی ہو جاتی ہی یہ ہی کہ اُسکے ساتھ وہ مصالح ملا دیے جاوین جو کہ یارج فیقرا مین پڑتے ہین

اصفرہ کذالک من بنفسج		واسق بأوقیة من الهلیلج
اور اُسیقدر بنفشہ		اور پلا اُسکو ایک اوقیہ ہلیلہ زرد

ہلیلہ چار قسمون کی ہوتی ہی انمین سے زرد صفرا کو بذریعہ اسہال کے نکالتی اور معدہ کو دباغت دیتی ہی اور اُسکی خوراک کی مقدار پانچ درہم سے دس تک ہی اور اوقیہ سے یہی مراد ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ اُسکے پوست کو جو کوب کرکے روغن بادام سے مل لیوین اور اسکے ہموزن شکر تری یا ترنجبین یا کوئی اور شیرینی ملا لیوین اور اُسکی گٹھلی کو کسی صورت مین استعمال نہ کرنا چاہیے اور بنفشہ کی تاثیر ہلیلہ کی نسبت سے کمتر ہی اور وہ صفرا کو معدہ اور امعا سے خارج کر دیتا ہی

کذاک من لب الخیار شنبر	و التمر هندی و لاتکثر
اور اسیقدر گودا املتاس کا	اور املی اور زیادہ نہ کر

یعنی بقدر دس درہم کے املتاس لے بچوڑ سے کو پینا چاہیے جو کہ اسہال کے بارہ مین بنفشہ سے کئی درجہ قوی عمل (تاثیر) کرتی ہی۔ اور وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہی۔ لیکن حرارت کی طرف کسیقدر مائل ہی اور جن اشخاص کے امعا ضعیف ہوتے ہین انکو اسکے استعمال سے مغص (مڑوڑ) ہو جاتی ہی اسیلیے اُسکے ضرر کے دفعیہ کے لیے شیرین بادامون کے روغن مین چرب کرنا کافی ہی اور تمر ہندی کو زیادہ استعمال کرنے سے سحج (پچش) ہو جاتی ہی اور اسیوجہ سے اسکو صرف پانی مین بھگو کر صاف کرنے کے بعد شکر تری یا مصری یا کوئی اور شربت ملاکر استعمال کیا جاتا ہی

ذِکرُ مَا یُخرِجُ البلغم

اس دوا کا ذکر جو بلغم کو نکالتی ہے

یشربُ من نقی شحم الحنظل	من دانقین مصلحًا بالمقل
پیا جاوے صاف شحم حنظل (اندراین) سے	دو دانگ گوگل کے ساتھ اصلاح کرکے
کذاک فثاء الحمار مثلُهُ	اصلاحهٗ و وزنه و فعله
اسیقدر کریلا اسیطرح	اسکی اصلاح اور وزن اور فعل

شحم حنظل بلغم کے نکالنے مین نہایت قوی التاثیر ہی جسکے برابر کوئی اور دوا نہین ہی۔ اور اُسکی خوراک قوی شخص کے لیے نصف درہم بیان کی گئی تھی اور اسکے ساتھ برابر اسکے کتیرا یا کیکر کا گوند ملاکر روغن بادام مین مل لینا چاہیے

اور کو یلا اہلی ہو خواہ جنگلی دونوں بلغم خام غلیظ کو نکالتے ہیں اور معدہ اور جگر کو
سقمونیا کیطرح مضر ہیں

وبورق والملح نصف درہم		فہذہ کلہا تخرج کل بلغم
اور بورہ ارمنی اور نمک نصف درہم		یہ سب سارے بلغم کو نکالتی ہیں

اور بورہ کی چند قسمیں ہیں۔ جو کہ زمین کان میں پیدا ہوتا ہی سب سے عمدہ ارمنی ہی
خصوصاً جسکا رنگ سفید ہو اور اسمیں سوراخ اسفنج کیطرح نظر آویں اور وہ
جلا دیتا اور غلیظ خلطوں کو نرم کرتا اور بلغم اور ریح کو نکالتا ہی جبکہ گرم پانی
اور شہد کے ساتھ پیا جاوے اور نمک کی تاثیر اُس سے کمتر ہی

واسق من التربد درہمین		وفی المطابیخ اسق مثقالین
اور تربد سے دو درم پلا		اور مطبوخوں میں دو مثقال پلا

تربد بالطبع بلغم کو بذریعہ اسہال کے خارج کرتی ہی اور عمدہ قسم کی سفید ہوتی ہی
اور اطبا نے بیان کیا ہی کہ وہ رقیق بلغم کو معدہ سے نکالتی ہی اور اگر اسکو سونٹھ
کے ساتھ قوی کیا جاوے تو غلیظ اور خام بلغم کو بھی خارج کر دیتی ہی اور اسکی
اصلاح یہ ہی کہ باہر سے اسکا بیرونی چھلکا چھیل دیا جاوے اور پھر باریک
کوٹ چھانکر روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے۔ اور اسکی خوراک کی مقدار
دو درہم ہی اور جوشاندوں میں تین درم

والغاریقون اسق علی العلیل		من درہم کذاک حب النیل
اور غاریقون بیمار کو پلا		ایک درہم ایسا ہی وسمہ کے بیج

غاریقون محلل اور ملطف ہی اور سدوں کو کھولتا اور گرمی پہونچاتا ہی اور غلیظ

خلطوں سودا اور بلغم کو اسہال کی راہ نکالتا ہی اور بدن کے اطراف سے جذب کرتا ہی اور
سر درد ہیروں سے نفع دیتا اور دلکو قوت پہونچاتا ہی۔ اور اسکے شربت اور خوراک کی مقدار کم سے کم
ایک درم زیادہ سے زیادہ دو درہم ہی۔ اور ویسمہ کے بیج جب اکیلے پیے جاوین تو غشی اور بیقراری
لاتے ہین۔ اور زیادہ مناسب یہ ہی کہ انکے ساتھ تربد اور سقمونیا ملائی جاوین اور
شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ حب النیل بلغم اور سودا کو نکالتا اور دود (کیڑون) کو قتل (مار) دیتا ہی

ذکر ما یخرج الماء الاصفر

اس دوا کا ذکر ہی جو زرد پانی کو نکالتی ہے

جس پانی سے استسقاء زقی پیدا ہوا کرتا ہے

تشرب دانقین ماذریون	ودانقا حدیثا فربیون
پی تو ماذریون دو دانگ	اور ایک دانگ نئی فرفیون

ماذریون پتے ہوتے ہین آس کے مانند لیکن آس سے زیادہ لمبے چوڑے
اور وہ چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی جو جگر کے مزاج کو فاسد کرتا ہی اور غم اور
بیقراری لاتا ہی اور خون کو نکالتا ہی اور گرم طبیعت والے آدمی کو نہایت
مضر ہی اسکے استعمال کی مقدار تین درم تک ہی۔ اور ماذریون کو بغیر اصلاح کے
استعمال مین نہ لانا چاہیے اور اُسکے اصلاح کی تدبیر یہ ہی کہ اول اسکو گاڑھے
سرکہ مین بھگو دیا جاوے پھر نکالکر بخوبی دھویا جاوے اسیطرح تین بار کرنیکے
بعد اچھی طرح خشک کرلین پھر کوٹ چھانکر روغن بادام سے چرب کرلیوین
اور فرفیون ماذریون کا گوند ہی جسمین نہایت گرمی اور تیزی اور احتراق اور
تاکل پایا جاتا ہی اسلیے تنہا اُسکا کھانا زہر کا اثر رکھتا ہی۔ اور زرد پانی کے خارج کرنیمین

وہ نہایت پُر تاثیر ہی۔ لیکن پینے سے غم اور بیقراری اور قی اور معدہ کے مُنھ پر انقباض پیدا کرتا ہی۔ اور اسکے استعمال کی مقدار دو دانگ سے چار دانگ یا چار درم تک ہے

ودانقا من شبرم ملابن	بمثل ما دبرت ام الصبر
اور ایک دانگ شبرم مدبر سے	تدبیر اسکی ان چیزون سے کر جنسے تو صبر کو مدبر کیا ہے

شبرم شیر دار بوٹی ہی۔ اسکے پتے طرخون کی پتیون کی طرح ہوتے ہین اور طرخون عاقر قرحا کی جڑ کو کہتے ہین۔ اور قوی شبرم نہایت نقصان دہ ہی کیونکہ اسمین ایک قسم کا دودھ ہوتا ہی جو عروق کے مُنھ کو کھولدیتا ہی اور اُسکے کھانے سے تپ اور زیادہ حرارت لاحق ہوتی ہی اور وہ قبض اور حدت سے اسہال لاتا ہی۔ اور متقدمین نے اسکے استعمال کو چھوڑ دیا ہی۔ چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ مین اسماء سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تم اپنے بچون کو کس چیز کی گھٹی دیا کرتی ہو اُسنے کہا شبرم سے آپ نے فرمایا وہ تو نہایت گرم ہی اُسکو صبر کیطرح مدبر کرنے سے یہ مطلب نہین ہی کہ گرم ادویہ سے اُسکی تدبیر کیجاوے بلکہ یہ مقصود ہی کہ کتیرا اور گوگل سے تدبیر کیجاوے جسکی تفصیل یہ ہی کہ شبرم کو تازہ دودھ مین ایک دن رات بھگو دیا جاے پھر نکالکر بخوبی دھو کر دوبارہ دوسرے تازہ دودھ مین ایک دن رات بھگو رکھین اسیطرح تین بار کرین پھر نکال کر دھو کر خشک کرلیوین اور باریک پیسکر روغن بادام سے چرب کرکے اُسکے مصلحات انیسون اور تربد اور ہلیلہ اسمین مخلوط کر دیوین

واسق من القنطوریون درھما	فھذہ عقاقیر تخرج الما
اور پلا قنطوریون کا ایک درم	سو یہ تمام دوائین پانی زرد کو نکالتی ہین

قسطوریون سے مراد رقیق ہی جو غلیظ کیموسات اور زرد پانی اور صفراء غلیظ اور خام کو نکال دیتا ہی اور اُسکے استعمال کی مقدار اُسکے خفیف بچوڑ سے (عصارہ) سے ایک درم سے دو درم تک ہی

ذِکرُ مایُخرِجُ السَّوداءَ
ان دواؤن کا ذکر ہے جو سودا نکالتی ہین

وَاسقِ مِنَ السَّنَا وَالبِسفَایجِ
اور پلا تو سنا سے اور بسفایج

اسود دہ واسق من الشَّاھترج
سیاہ سے اور پلا تو شاہترہ

مَاشِئتَ ان تُخرِجَ مِن سَودَاءِ
جسقدر کہ تو سودا کا نکالنا چاہے

وَنِصفُ دِرھمٍ مِن لَازَوَرد
اور نصف درہم لاجورد سے

وَمِثلہ من حجر ارمنی
اور اسیقدر حجر ارمنی

وَالافتِیمُون وَلحَاھِلیلَجِ
اور افتیمون اور پوست ہلیلہ

وَمِن لِسَانِ الثورِ شَیئًا یُخرِج
اور گاؤزبان سے اسقدر کہ کچھ مواد کو نکالے

نصفَ اوقیہ عَلَی السَّواءِ
نیم اوقیہ کی برابر پلا

فَذَالِکَ مَخصُوصٌ لَھَا بِطَرد
کہ یہ سودا کے واسطے مختص ہی مدام

فَھُوَ عَلٰی اِخرَاجِھَا قَوِی
کہ یہ سودا کے نکالنے پر زیادہ طاقت رکھتی ہی

سنا تو محرق سودا اور صفرا کو نکالتی ہی اسلیے استعمال کی مقدار اسکے جرم سے تین درم ہین اور جو مصنف نے نصف اوقیہ جسکے پانچ درہم ہوتے ہین لکھا ہی وہ بہت زیادہ ہین اور اُسکو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کرکے استعمال مین لانا چاہیے۔ بسفایج سودا کے مسہلات مین سے مشہور ہے

جو بلغم کو بھی اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہے۔ اور بسفائج عمدہ قسم کی وہ ہے جو
خوشرنگ اور اچھی خوشبودار ہو۔ اور اُسکے پینے سے گرم مزاج والون کو بیقراری
اور تشنگی لاحق ہوتی ہے۔ امام رازی نے کہا ہے کہ اُسکے استعمال کی مقدار جرم مین سے
چار درم سے چھہ درم تک ہے۔ اور جوشاندون مین پانچ درم سے دس درم تک بیان
کی جاتی ہے۔ اور روغن بادام سے چرب کرنا اسکی اصلاح ہے۔ اور اسکے استعمال کی
عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ماء الجبن کے ساتھ پیا جاوے۔ سیاہ ہلیلہ جسکو ہلیلہ کابلی بھی
کہتے ہین۔ اور ہلیلہ زرد جسکو ہلیلہ ہندی کہتے ہین دونون کی قوت مین بسفائج کی
قوت سے کمتر ہین اور سوداء کو نکالتی ہین جو کہ صفرا کے احتراق سے حادث ہوتا ہے
اور سوداء کو اسہال کی راہ سے بالقبض خارج کرتی ہے یا بالخاصیت مثل لاجورد
کے اور ہر دو ہلیلہ کے استعمال کی مقدار تین درم سے پانچ درم تک ہے اور
مطبوخات اور جوشاندون مین دس درم تک شاہترہ خارش کھجلی کے لیے
پیا جاتا ہے جو کہ ملین و مدر ہے۔ اور بعضون کے نزدیک اسہال بھی لاتا ہے۔ اسکی خوراک
کی مقدار اُسکے نچوڑے مین سے چالیس درم سے اسّی تک اور اُسکے جرم سے دس درم تک ہے
گاوزبان جو دلکو فرحت اور قوت دیتی ہے اور خوف خفقان کو مفید ہے اور سوداوی بیماریون سے
رہائی بخشتی ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ وہ پیٹ کو نرم رکھتی ہے اور محترق خلطون کے
نکالنے مین امداد دیتی ہے۔ اور ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ وہ اسہال بھی لاتی ہے
اُسکی خوراک کی مقدار تین درم سے پانچ تک ہے۔ حجر ارمنی زرد رنگ کا پتھر ہوتا ہے
جسمین کسیقدر لاجوردیت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ لاجورد کی کان (معدن) مین سے
نکلا کرتا ہے گویا کہ وہ ناقص لاجورد ہے جسکا قوام پختہ نہیں ہوا اور وہ وزن مین نہایت

خفیف ہوتا ہی جب وہ توڑا جاوے تو اندر کی طرف سے ردی کی طرح
نظر آتا ہی اور بغیر دھونے کے اسکا پینا متلی اور قی لاتا ہی اسکے شربت کی مقدار
نصف درم ہی لاجورد زرد رنگ پتھر ہوتا ہی جسمین زرد زرد رگین معلوم ہوتی
ہین جو دیکھنے مین سونے کی طرح ہوتا ہی اُسکو دھو کر استعمال مین لانا چاہیے
اور ارمنی عمدہ اور اچھا ہوتا ہی اسکی خوراک کی مقدار نصف درم ہی

ذِکرُ ترکیبِ الادویّۃ

دواؤن کی ترکیب کا ذکر ہے

دواؤن کے استعمال مین اصل مفرد دوائین ہین۔ کیونکہ متقدمین مرکب سے
نہایت خوف کیا کرتے تھے بلکہ صرف مفرد دواؤن کو استعمال مین لاتے تھے
چنانچہ شیخ الرئیس کا مقولہ ہو۔ الدواء المجرّب خیرٌ من غیر المجرّب و قلیل
المفردات خیرٌ من کثیرہا یعنی مجرب دوا غیر مجرب سے نہایت عمدہ ہی
تھوڑی مفرد دوائین بہتون سے نہایت بہتر ہین

واصل ما یسقے الدواء مفرداً	حتّٰی ترٰی افعالہ فی کلّ داءٍ
اصل پینے کی دوا مفرد ہونی چاہیے	تاکہ اُسکے افعال ہر مرض مین تجھے نظر آوین
وانّما دعا الی المرکب	ما انا ذاکرٌ لہ من سبب
اور ترکیب کا باعث وہ وہ ہے	جسکا سبب مین بیان کرتا ہون

اصل دوا مفرد ہے جسکی قوتین اور افعال کا معلوم کرنا منظور ہو
تو اُسکو مختلف سرد گرم بیماریون مین پلایا جاوے تو اُسکے مزاج کا حال
تجھ پر ظاہر ہو جاتا ہے

وَمَا تُحَلِّيهِ مِنَ الغِذَاءِ		تركيبُ امراضٍ واصلاحُ دواء
اور وہ کہ جس سے تو غذا کو شیرین کرے		مرکب ہونا امراض کا اور اصلاح دوا کی

اطبا کو جو دواؤن کے مرکب کرنے کی ضرورت پڑتی ہی۔ سو اسکے کئی اسباب ہین جنمین سے اول ہین اسباب بیان کیے گئے ہین ایک یہ کہ مرض مرکب ہو جیسے شطر الغب جو بلغم اور صفرا سے مرکب ہوتا ہی۔ اسلیے ان دونون خلطون کے لحاظ سے دوا کو مرکب دیا جاتا ہی۔ دوسرے یہ کہ دوا کا ذائقہ مکروہ ہو جیسے تربد جسمین خوش ذائقہ کرنے کے لیے شہد ملایا جاتا ہی۔ یا ہونا پسند ہو جیسے املتاس کہ اسکی اصلاح کے لیے روغن بادام یا عرق بادیان ملایا جاتا ہی تیسرے یہ ہی کہ دوا کی اصلاح مطلوب ہو جیسے صبر جبکہ گوگل کے ساتھ مخلوط کرکے استعمال مین ملایا جاے

وما يعين الشيء بالتنفيذ		اذا كان عاجزًا عن النفوذ
اور جو کسی چیز کی تنفیذ مین اعانت کرے		جبکہ وہ خود نفوذ سے عاجز ہووے

اور ترکیب کا ایک سبب یہ ہی کہ عضو ماؤف جسکو دوا کا پہونچانا مقصود ہی نہایت بعید اور دور ہووے جیسے مثانہ کہ وہان تک مدر دوا نہین پہونچ سکتی جبتک مخلوط ہوکر اسکا فعل باطل نہو جاوے اسلیے اسکی قوت کے محفوظ رکھنے کے لیے آلو بخارا کا گوندیا کوئی اور ایسی دوا جو اس عضو تک جلدی پہونچا دیوے جیسے ذراریح مخلوط کی جاتی ہی تاکہ جاے مقصود تک تاثیر پہونچ جاوے

وما يعين في انطلاق الطبيع		وما يهئيه لحين البلع
اور وہ طبیعت کے اسہال مین اعانت کرے		اور وہ جو تیار کرے دوا کو نگلتے وقت

مصنف نے دو اور سبب ترکیب کے بیان کیے ہین ایک یہ کہ دوا کے کھانے اور

نگلنے مین اعانت کرے کیونکہ بعض دوائین طبیعت کو ناپسند ہوتی ہین جیساکہ وہ گولیان (حبوب) جنمین شحم حنظل (اندراین) ڈالا جاوے اسلیے انمین کتیرا یا کیکر کا گوند ملا دینا چاہیے تاکہ انکے کھانے مین طبیعت کو سہولت ہو دوسرا سبب یہ ہی کہ اگر دوا کی تاثیر اور اُسکے فعل کو تیز کرنا مطلوب ہو جیسے سقمونیا کے ساتھ حب النیل (وسمہ کے بیج) کے ساتھ سقمونیا ملا یا جاوے کیونکہ جب حب النیل تنہا پیا جاتا ہی تو وہ امعا مین زیادہ دیر تک ٹھہرا رہتا ہی سو اسکے ساتھ سقمونیا ملا دینے سے وہ جلد باہر نکل جاتا ہی شیخ نے دیگر کتابون مین کئی اور اسباب بھی بیان کیے ہین ایک یہ کہ بعض اوقات دوا قوی ہوتی ہی جسکی قوت کے توڑنے کے لیے اور دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جیسے سقمونیا کے ساتھ نشاستہ کا ملانا اُسکی تیزی اور حدت کم کر دیتا ہی دوسرے یہ کہ جب دوا نہایت گرم ہوتی ہی تو اسکی گرمی کے توڑنے کے لیے اُسکے ساتھ سرد دوا ملا دیتے ہین جیسے کہ فرفیون کے ساتھ کافور کا ملانا اسکی گرمی کو کم کر دیتا ہی تیسرے یہ کہ جب دوا نہایت سرد ہوتی ہی تو اسکی سردی کے کم کرنے کے لیے کوئی اور دوا اسکے ساتھ مخلوط کی جاتی ہی چوتھے یہ کہ جس عضو مین دوا پہونچانا مطلوب ہی وہان دوا کو پہنچا کر زیادہ عرصہ تک ٹھہرا رکھے تاکہ دوا کی بخوبی تاثیر ظاہر ہو جاوے جیسے کہ آلو بخارے کے گوند کا ادویہ مدرہ مین مخلوط کرنے کا حال ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور وہ دوائین جنمین تیل پڑتا ہی جبکہ وہ تیل کی وجہ سے عضو مطلوب مین نہین ٹھہر سکتین تو وہان اس دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جو کہ کسیقدر عرصہ تک اس عضو پر دوا کو ٹھہرا رکھے تاکہ اسکی تاثیر مکمل ہو جاوے جیسے موم جو اسی غرض سے

اکثر دواؤن مین ڈالا جاتا ہے - اور بعض دوائین اسلیے ملائی جاتی ہین تاکہ مرکبات کی قوت کو استعمال مین لانے کے وقت تک زائل ہونے سے محفوظ رکھے جیسے مرکبات مین افیون کا داخل کرنا -

فانت ان علمت بالمرکب	اولی فبالدستور فلیترکب
اور تو اگر مرکب کو بہتر جانے	تو دستور معمول سے ترکیب دے

جب معلوم ہوا کہ مفرد دوا کی قوت بیماری کے مقابلہ سے نہایت قاصر اور عاجز ہے تو وہان چند دواؤن کا مرکب دینا ضروری ہے اور مرکب کرنا ترکیب کے طریق اور دستور پر ہونا چاہیے جسکے حکم کا آگے بیان آتا ہے

خذ شربة من کل شئ مسہل	وعُدّها فانها لاتجہل
لے تو ایک شربت ہر ایک مسہل دوا سے	اور اُس شربت کا شمار کر رکھ کہ وہ نہ بھولا جایگا
وامزجها ما شئت من حجاب	وجمّع الاوزان بالحساب
اور تو ملا اسمین جو چاہے مانع اور مصلح کو	اور جمع کر وزنون کو باحساب
ثم اقسم الوزن علی الشربات	کذالک تعمل المرکّبات
پھر وزن کو سب شربتون پر تقسیم کر	ایسا ہی عمل کر مرکبات مین
فما اتی بشربة من عدّہ	فاسقه اوقیة لعدّہ
پس جو آوے ایک ایک شربت کو شمار مین	سو اُسکو پلا ایک وزن دوا کا

جب ارادہ ہو کہ ایسی مرکب دوا بنائی جاوے جو بلغم کو خارج کرے تو ہر ایک مفرد بلغم کی مسہل دوا سے ایک پوری مقدار لیجاوے مثلاً اغاریقون دو درم اور حب النیل دو درم اور تربد دو درم اور شحم حنظل نصف درم سب کو اُنکے مصلح کے ساتھ ایک جگہ

اکٹھا کیا جاوے چونکہ شمار مین دوائین چار تھین اسلیے انکا مصلح ایک چوتھائی ہونا چاہیے۔ اور اگر چھ ہوتین تو انکا چھٹا حصہ مصلح ملایا جاتا ہے۔ حجاب سے مراد یہ ہے کہ مفرد دوا کو اُسکے مصلح کے ساتھ پیس لیا جاوے جیسے تخم حنظل کو گوگل اور کتیرا کے ساتھ کوٹا جاوے اور سقمونیا کو جو بہی کے جوف مین بھونی جاوے نکال کر مصطگی اور کتیرا اور مغز پستہ کے ساتھ پیسا جاوے اور تربد کو خوب باریک کرکے روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے

واضح رہے کہ مرکبات مین جو مفرد دوائین ہین وہی انکا اصل اور رکن ہین سو جب کوئی مفرد دوا مرکب مین سے نکالی جاوے یا نہ ڈالی جاوے تو اُس سے مرکب کا عمل باطل اور اسکی تاثیر معدوم ہوجاتی ہے جیسے ایارج فیقرا مین صبر کا نہ ڈالنا اسکی تاثیر کو زائل کردیتا ہے اور بعض ایسی دوائین ہین کہ اُنکے نہ ڈالنے سے کچھ نقصان نہین ہوتا جیسے تریاق کبیر مین جلے پھل کے نہ ڈالنے سے کچھ حرج نہین ہوتا

ذکر القوی الاوائل

ذکر ہے پہلی قوتون کا

وَلِلْعَقَاقِیْرِ قُوَی اَوَائِل	وَمِثْلُهَا ثَانِیَةٌ عَوَامِل
اور دوائیون کی قوتین پہلی ہین	اور انکی طرح قوتین دوسری بھی عمل کرتی ہین
وَلِلْعَقَاقِیْرِ قُوَی ثَوَالِث	تَصْدُرُ عَنْهَا اِنْ بَدَتْ حَوَادِث
اور دوائیون کی تیسری قوتین بھی ہین	کہ صادر ہوتی ہین اُنسے جب حادثے ظاہر ہوتے ہین
فَالْقُوَّةُ الْاُوْلٰی هِیَ السُّخُوْنَة	وَالْبَرْدُ وَالْیُبْسُ مَعَ الدُّهُوْنَة
پس انکی پہلی قوت گرمی	اور سردی اور خشکی اور تری ہے

یعنی تمام مفرد دوائیوں میں تین قوتیں ہوتی ہیں جنسے مختلف افعال صادر ہوتے ہیں۔ انمیں سے پہلی قوت صرف گرمی یا سردی یا تری یا خشکی ہے اور دوسری قوت وہ فعل جو گرمی یا سردی یا تری یا خشکی سے صادر ہوتا ہے جیسے سدّوں کی تفتیح اور غلیظ خلطوں کی تقطیع وغیرہ اور تیسری قوت وہ ہے جو کہ اُسنے خاص اعضا کے نفع کے سبب سے سرزد ہوتا ہے جیسے دوائیں جو دودھ کو اور یا منی کو پیدا کرتی ہیں

ذکر مایبرّد ویقبض حین یحتاج الی قبض

ذکر اُن دوائیون کا جو سردی لاتی ہیں اور قبض کرتی ہیں جبکہ قبض کی حاجت پڑتی ہے

وها انا مبتدی وَمُورِدٌ	من العقاقیر بِمَا یُبَرّدُ
سُنو میں شروع کرتا ہوں اور لاتا ہوں	دوائیوں سے وہ جو سرد کرتی ہیں
اَلاٰسُ والسّماقُ والبلیلجُ	وَخُبثُ الحدِیدِ والهلیلجُ
موڑے اور تترے اور بہیڑے	اور لوہ چون اور ہڑ ین
وَ قَاقِیَا و بُسّدٌ وَ اَمْلجُ	والطین ارمینة والعوسجُ
اور کیکر کا رس اور مونگا اور آملہ	اور گل ارمنی اور عناب

آس (موڑہ) دو جوہرون سے مرکب ہے ایک ارضی جوہر جو قابض ہے اور دوسرا ہوائی جوہر جو سرد ہے۔ اسلیے ضرور ہے کہ اسکی سردی (برودت) غالب ہو اور سردی کی نسبت سے اسمیں خشکی وبیس زیادہ ہے پس وہ دوسرے درجہ کے شروع میں سرد اور اسکے اخیر میں خشک ہے۔ اور اسمیں ایک قسم کی لطیف حرارت پائی جاتی ہے جو نہایت خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور شیخ الرئیس نے بیان کیا ہے کہ موڑون کا مزاج ایسا مستحکم نہیں ہے کہ انکی طبیعتیں ایک قوت کی طرف آسکیں

سماق۔(تتری) جسکو سماق الدباغین بھی کہتے ہین بقول جالینوس قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا ہی۔ بہیڑے سرد خشک ہین دوسرے درجہ مین اور انمین دو قوتین پائی جاتی ہین۔ ایک قوت ملطفہ دوسری قابضہ اور کبھی پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہی۔ اور بقول حبیش پیٹ کو نرمی پہونچاتے ہین اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ بہیڑے تمام دواؤن کے سردار ہین اور وہ چونکہ سرد خشک ہی جو نہایت سخت خشکی لاتا ہی اسکو بغیر مدبر کرنے کے استعمال مین نہین لانا چاہیے اور اسکے مدبر کرنے کی یہ تدبیر ہی کہ نہایت باریک پیسکر سرکہ مین تین دن تک بھگویا جاوے اور ہر روز نکالکر پانی سے دھویا کرین۔ پھر اور سرکہ ڈالکر بھگو دین یہانتک کہ اخیر سرکہ سے نکالکر بخوبی دھولیوین اور اپنے استعمال مین لاوین ہلیلہ کا یہان قابض دواؤن کے بیان مین ذکر کرنا نہایت عجیب ہی کیونکہ خود مصنف نے اسکو مسہل دواؤن مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ وہ صفرا کو اسہال کی راہ سے نکالتا ہی اقاقیا جو کیکر کا رس اور اسکا نچوڑا ہی۔ سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی۔ اور آملہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور مصنف نے اپنی کتاب مین دل کی دوائیون کی بحث مین کہا ہی کہ وہ قبض پیدا کرتا ہی۔ طین (مٹی) کی بہت سی قسمین ہین سب سے عمدہ اور بہت اچھی گل مختوم ہی پھر گل ارمنی جو اول درجہ مین سرد خشک ہی۔ پھر ارمنی مین سے خالص اور اچھی وہ ہی کہ جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور قانون مین مصنف نے کہا ہی کہ وہ نہایت درجہ کی خشکی لاتی ہی اور خون کو بند کرتی اور دنبلون اور پھنسیون کو پینے اور ملنے سے مفید ہی اور اسہال امعا کے زخمون سے آرام بخشتی ہی۔ عوسج مشہور دوا ہی جو ملک شام وغیرہ کے اطراف سے

آتی ہی اور وہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی مسیح نے فارس اور ہند
کے طبیبون سے نقل کیا ہی کہ حب عوسج کے پتون کو بھگو کر شربت بنایا جاوے
اسمین سے ساٹھ درم پینے سے چار پانچ اسہال ایسے آتے ہین جنسے محترق سودا نکل آ

وَالجُفتُ وَالشبان مِثلُ الرامکِ	والسّك والطرثوث ای مُمسكٌ
اور جفت بلوط اور دم الاخوین اور رامک	اور آملہ کا رس اور طرثوث نہایت ممسک ہی
وَالجُلنارُ شِیبَ بِالطَّباشِیرِ	وَفوفَلٌ وَیابِسٌ من کزبرٍ
اور گل انار کہ طباشیر سے ملایا جاوے	اور سپاری اور خشک دھنیا
وَسَاذِجٌ من لِسانِ الحَمَلِ	وَھٰذِہٖ تقبض عند العمل
اور شادنہ اور بارتنگ	یہ سب عمل کے وقت قبض کرتے ہین
وَالعَفصُ وَالحماض والریباس	والنبر باریس بارد حباس
اور مازو اور چوکا اور ریباس	اور زرشک سرد حابس ہین

جفت بلوط تین قسمون کا ہوتا ہی - ایک مستدیر جسکو بہش بھی کہتے ہین دوسرا
مستطیل کڑوا اخیر ماکول تیسرا مستطیل لذیذ جسکو شاہ بلوط کہتے ہین اور بلوط
نہایت قابض ہی جو پرانے اسہالون کو بند کرتا ہی جو اول درجہ مین سرد اور
دوسرے مین خشک ہی اور نفث الدم اور معدہ کی رطوبت اور امعا کے زخمون
اور سحج اور تقطیر البول اور سیلان رحم کو مفید ہی اور مثانہ کو مضر ہی جسکا مصلح قند
یا کوئی اور شیرینی ہی اسکے شرب کی مقدار دو درم سے تین درم تک ہی شبان
یا تو پھٹکری ہی یا دم الاخوین جو ایک گوند قابض اور سرد خشک ہی اسکو
ہندی مین ہیرا دوکھی کہتے ہین - یا کسی بوٹی کا نچوڑا ہی جسکا نام مشہور نہین ہی

اور یہ زخمون کو مندمل کرتا ہی اور نئے گوشت کو اُگاتا ہی اور پیچش کو حقنہ سے دور
کرتا ہی - یا اگر بقدر نصف درم کے بیضہ نیمبرشت مین کھایا جاوے اور جاری
خون کو بند کرتا ہی - اور شقاق مقعد کو طلاءً مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
نصف درم سے ایک مثقال تک ہی - رامک سرد خشک ہی مجفف اور
عاقل البطن ہی - اور مازو اور پوست انار اور زاک سیاہ اور صمغ عربی وغیرہ سے
بنایا جاتا ہی - اسہالون کو مفید اور مقوی معدہ ہی اسکی استعمال کی مقدار
دو مثقال تک ہی اور مثانہ کو مضر - اسکا مصلح شہد ہی سک ایک قسم کا
رُب مصنوعی ہوتا ہی جسکو بعضی مازو سے اور کوئی آملہ سے اور کوئی کھجور کے
نچوڑے سے بناتا ہی - جو اول درجہ مین سرد خشک ہی اور پیٹ کو بند رکھتا ہے
اور قی اور غثیان کو دور کرتا اور احشا کو قوت دیتا اور باہ کو زیادہ کرتا اور جگر
کے سدون کو کھولتا اور جاری خون کو بند کرتا ہی - یہ رامک ایک قسم ہی طراثیث
جسکو طرثوث بھی کہتے ہین سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی اور خون روکتا ہی
مقوی جگر و معدہ حابس شکم اور نزف دم کو مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
دو درم تک ہی جلنار جنگلی انار کی کلی ہی - جو سرد خشک ہی پیٹ مین قبض لاتا ہی
اور قروح امعا کو مفید ہی - مسوڑے اور دانتون کو قوت دیتا اور نفث الدم
اور پیچش کو مفید اور زخم و قروح کہنہ کو مندمل کرتا ہی - اور مُنھ کے جوش کو بھی
مفید ہی جبکہ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کیا جاوے اسکی خوراک دو درم تک ہی
طباشیر کی اصل مین اختلاف ہی لیکن عمدہ وہ ہی جسکا رنگ شفاف سفید ہو جو
سرد خشک ہی اسکا پینا قوت باہ کو زائل کرتا اور دل کو قوت پہونچاتا اور تشنگی کو

دور کرتا اور طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہی اور گرم خفقان اور صفراوی غشی وقے اور معدہ کی سوزش اور بیقراری اور تپ حارہ اور مُنھ کے زخم اور شور وقلاع کو مفید ہی اور اسکی خوراک ایک درم سے دو تک ہی۔ سپاری تیسرے درجہ مین خشک ہی اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہی اور مسوڑھون کو مضبوط اور مُنھ کو خوشبودار کرتی اور دل کو قوت دیتی اور آنکھ کی خارش کو مفید ہی اور جاری خون کو بند کرتی اور خماری سے آرام دیتی ہی۔ اسکی خوراک ایک درم سے دو درم تک ہی کشنیز خشک دوسرے درجہ مین خشک اور قابض ہی خفقان اور بدہضمی کو مفید ومقوی معدہ ہی۔ اور زیادہ استعمال کرنے سے آنکھونکی بینائی مین فرق آجاتا ہی۔ اور قوت باہ کو زائل کرتا اور منی کو خشک کردیتا ہی اور تر کشنیز کا پانی آردجو کے ساتھ ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کردیتا ہی سادنہ محرالدم ہی جسکو شادنہ بھی کہتے ہین۔ اسکی قوت ان ادویہ کے قریب قریب ہی جو خشکی اور سردی پیدا کرتی ہین اور نہایت غلطی کی ہی جسنے گرم کہا ہی اور وہ سیلان خون کو دور کرتا اور بینائی کو قوت دیتا ہی اور دھوکر انڈے کی سپیدی کے ساتھ آنکھ مین ڈالنے سے اُسکے زخم کو اچھا کردیتا ہی اور پلکون کی خشونت اور ورم اور سوزش کو مفید ہی لسان الحمل جسکو اذن جدی بھی کہتے ہین بارتنگ ہی اور وہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک چھوٹی ایک بڑی بہر صورت سردی اور خشکی پیدا کرتی ہی اور اسمین قبض کی تاثیر بھی ہی کیونکہ اسکا مزاج مرکب ہی مائیت سے جو سرد ہی اور ارضیت سے جسکے سبب سے قابض اور مجفف اور پیٹ کو بند کرتی ہی اور امعا کے زخمون اور اسہال کو مفید ہی خون کو روکتی اور آگ کی جلن اور رشری اور حمرہ اور قروح خبیثہ اور آتشک کو مفید ہی اور ریہ وطحال کو مضر ہی اسکا مصلح

شہد اور مصطگی ہی - اسکی خوراک کی مقدار دس مثقال سے ایک رطل تک ہی
مازو - سرد خشک ہی - عمدہ وہ ہی جو سبز اور وزن دار ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ
اسمین نہایت قبضیت پائی جاتی ہی - اسکا پینا اسہال کو روکتا ہی اور بعض طبیبون
نے کہا ہی کہ اسکو بغیون نیمبرشت کی زردی کے ساتھہ پینا چاہیے
حماض - جسکو سلق بری کہتے ہین جو کاہی سرد خشک جسکا پینا اسہالون کو
بند کرتا ہی - اور صفراوی قی اور غثیان کو تسکین دیتا اور یرقان کو مفید اور گردہ
اور طحال اور باہ کو مضر ہی اسکا مصلح سونف قند وغیرہ ہی اسکی خوراک دو
درم ہی ریباس - سرد خشک ہی - دوسرے یا تیسرے درجہ مین جو اسہالون کو
روکتا اور دل کو قوت پہونچاتا ہی اور خفقان کو مفید ہی اور صفرا کو زائل کرتا ہی
اور حرارت کو تسکین دیتا ہی اور آنکھ کی بینائی کو تیزی بخشتا ہی جبکہ اسکا نچوڑا
آنکھ مین ڈالا جاوے - انبرباریس - جسکو زرشک کہتے ہین سرد خشک ہی
دوسرے یا تیسرے درجہ مین اور وہ پیٹ مین نہایت قبض لاتی ہی اور
صفرا کو بخوبی نکالتی ہی اور تشنگی کو زائل کرتی ہی

ذکر ما یسخن من الدواء المفرد و لا یسہل

اُس مفرد دوا کا ذکر ہی جو گرم کرے اور مسہل نہین ہے

واعلم بان مسخن العقاقیر	مثل الذی جرب باختیار
جان تو کہ گرم دوا اس دوا	جیسی جو مجرب اور پسندیدہ ہی

یہ وہ مفرد دوائین ہین جو تجربہ مین آچکی ہین - اور اُنکے افعال پسند اور
اختیار کیے گئے ہین

من کُندُشٍ وکندرٍ وفلفلٍ	وقرومانیجٍ ودارفلفلٍ
کندش اور کندر اور سیاہ مرچ	اور زیرہ کوہی اور دار فلفل

کندش (نکچھکنی) گرم خشک ہی چوتھے درجہ کے شروع مین اور وہ سیاہ کندش
بین ہوتی ہی جو اندر سے زرد نکلتی ہے جسمین نہایت درجہ کی گرمی ہوتی ہی اور
اسکا پینا نہایت خطرناک ہی۔ اور اسکے سونگھنے اور ناک مین پھونکنے سے بخوبی چھینکین
آجاتی ہین۔ اور بعض کے نزدیک وہ قتالہ اور بقول رازی مسہل ہی اور جالینوس نے
کہا ہی کہ تشنگی اور اسہال لاتی ہی۔ اور دماغ کو فضلون سے پاک صاف کرتی ہی
اسکا کھانا نہایت مضر ہی اور غلیظ اخلاط کو نکالتی اور بہق سیاہ اور سفید کو مفید ہے
کندر ایک گوند حابس بطن ہی اور اسکا زیادہ استعمال کرنا خون کو جلا دیتا ہے
نفث الدم کو زائل اور طعام کو ہضم اور ریاح کو دور اور حافظہ اور معدہ کو قوت
دیتا ہی اور نسیان اور قی اور غثیان کو دور کرتا ہی اور جاری خون کو بند کرتا ہے
اسکی خوراک نصف درم سے ایک درم تک ہی سیاہ مرچین گرم خشک ہین
تیسرے درجہ کے آخر مین اور وہ نہایت مسخن اور مجفف ہین اور طعام کو ہضم
کرتی ہین۔ اور ریاح کو توڑتی ہین اور پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہین اور معدہ اور
امعا سے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتی ہین اور لزوجت دار خلطونکو نکالتی اور عضلون
اور پٹھون کو گرم رکھتی ہین قرومانا زیرہ کوہی ہی جو تیسرے درجہ مین گرم خشک
اور نہایت مسخن ہی اور اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ مرجاتے ہین اور بول کو
ادرار کرتا اور گردون اور مثانہ کے سنگریزونکو توڑتا اور پھوڑتا ہی دار فلفل
لکھان ہین جو گرم خشک تیسرے درجہ مین ہین اور نہایت مسخن اور اسمین کسیقدر

رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی۔ جسکے سبب سے اسکو جلدی کرم لگ جاتا ہی

وکُرکُمٍ و نعنعٍ واذخرٍ	وقرفةٍ ومحلبٍ وکبرٍ
اور کیسر اور پودینہ جنگلی اور گھاس مکی	اور رتج اور محلب وکبر
وسیحٍ وانجرةٍ وصعترٍ	واشنةٍ ومیعةٍ وعنبرٍ
اور دُر منہ ترکی اور اُٹنگن کے بیج اور پودینہ کوہی	اور چھڑیلہ اور میعہ اور عنبر

جس شخص نے بجاے کرکم کے قرطم کہا ہی اُسنے نہایت غلطی کی ہی کیونکہ قرطم یعنی کُسُم کے بیج جسکو کڑ کہتے ہین اسہال آور ہی اور یہان مصنف نے ان دواؤن کا بیان کیا ہی جو کہ مسہل نہین ہین کیسر زرد رنگ کے تار ہوتے ہین اور یہ کیسر رنگساری اور کھانے کے کام مین آتی ہی اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین انکھون مین بطور سُرمہ کے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہی **نعنع** جو نیازبو اور جنگلی پودینہ ہی دوسرے درجہ کی ابتدا مین گرم خشک اور قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا اور کرمون کو ماردیتا ہی **اذخر**-کاہ مکی عمدہ وہ ہی جو حرم محترم مین پیدا ہوتی ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک اور قابض و مسخن و منضج و مدر بول و مفتت حصات ہی- **قرفہ** یعنی رتج تیسرے درجہ مین گرم خشک اور کثیر النفع ہی- معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور جوڑون اور پٹھون کی بیماریون کو مفید ہی۔ اسکا مزاج لونگ اور دار چینی کے قریب قریب ہی اسکی خوراک کی مقدار دو درم تک ہی اسکا بدل سلیخہ ہی ہموزن اسکے **محلب**-گرم ہی اول درجہ مین اور کسیقدر یابس اور محلل ہی جوڑون (مفاصل) کی دردون کو تسکین دینے والا اور حابس بطن قاتل دیدان ہی- **کبر** مختلف و متضاد قوتون سے مرکب ہی کیونکہ اسمین کڑواپن ہی جسکے سبب سے جلا اور چمک دیتا ہی

اور سدّون کو کھولتا اور غلیظ خلطون کو کاٹتا ہی اور اسمین ایک قسم کی حراقت اور
تیزی ہی جسکے ذریعہ سے سخونت پہونچاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور تیسرے درجہ
مین گرم خشک ہی۔ اور غلیظ اور خام خلطون کو خارج کردیتا ہی شیح یعنی زہنہ
ترکی تیسرے درجہ مین گرم خشک غلیظ خلطون کو قطع اور تحلیل کرتا ہے
اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ نرم اسہال کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین
انجرہ۔ اُٹنگن کے بیج گرم خشک ہین تیسرے درجہ مین اور جلاء کے سبب سے
خفیف اسہال لاتے ہین جنکا یہان لکھنا وہم سے خالی نہین ہی صعتر یعنے
پودینہ کوہی کی بہت سی قسمین ہین اور اسکے منافع بھی بہت ہین تیسرے درجہ مین
گرم اور دوسرے مین خشک جسکو یہان غیر مسہل دوائیون مین ذکر کرنا وہم ہی
کیونکہ سقوریدوس نے بیان کیا ہی کہ بقدر چار درم کے شہد کے ساتھ پینا
اسہال لاتا ہی یہانتک ابن سرابیون نے کہا ہی کہ صعتر کے سبھی اقسام بلغم اور
سودا کو بطور اسہال کے نکال دیتے ہین اور مغص کو زائل کرتے اور کدو دانہ
کو نکالتے اور آنکھون کی بینائی زیادہ کرتے ہین اُشنہ یعنی چھڑیلہ گرم خشک ہی
اور اسمین کسیقدر سردی بھی ہوتی ہی اور قبض مین معتدل ہی۔ میعہ ایک گوند ہی
جسکو لبنی بھی کہتے ہین جو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سائلہ دوسرا یابسہ یہان یابسہ
مراد ہی جو قابض اور گرم خشک ہی۔ تیسرے درجہ کی ابتدا مین اور سینہ کے درد کو
مفید اور پیٹ کو بند کرتا ہی۔ اور سائلہ طبیعت کو ملین رکھتا ہی عنبر قعر سمندر کے چشمہ مین سے
نکلتا ہی جو گرم خشک ہی اول درجہ مین اور حابس بطن ہی مقوی معدہ و دل و دماغ
و جوہر روح ہی اور معدہ کے سرد درد اور ریح غلیظ کو زائل کرتا ہی۔ اسکی خوراک ایک

دانگ سے دو تنک ہی۔

والعودِ والوجِّ اواکلیلِ	الیٰ کشوثۃٍ وزنجبیل
اور عود اور بچھ اور اکلیل الملک	اور اکاس بیل اور سونٹھ
وجنطیانۃٍ وبادآورد	والفاوانا واللّک والراوند
اور جنطیانا اور بادآورد	اور عود صلیب اور لاکھ اور ریوند
وَساذجٍ ولاذن وزبد	وَجُعدَۃٍ ونانخوا وسُعد
اور ساذج اور لادن اور زبد البحر	اور جعدہ اور نانخواہ اور ناگرموتھ

عود ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہی جسکی عمدہ قسم ہندی ہی جو کہ سمندوری ہی پھر قماری پھر قاقلی اور وہ دوسرے تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور ناقص عود وہ ہی جو پانی پر تیرتا ہے۔ اور بعض طبیبون نے بیان کیا ہی کہ عود کو کاٹ کر زمین مین ایک سال تک داب رکھتے ہین جسمین سے ناقص اور غیر خالص کو زمین کھالیتی ہی اور صرف عود باقی رہجاتا ہی۔ وہ مقوی حواس و مکسر ریاح و حابس بطن ہی وج گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین مغص کو مفید اور حابس بطن ہی۔ اکلیل الملک حار یابس اول درجہ مین منضج محلل مقوی اعضا ہی۔ کشوث۔ اکاس بیل ہی جو گرم خشک ہی اول درجہ مین جبکہ بغیر شمولیت کسی درخت کے علٰحدہ پیدا ہو ورنہ سردی گرمی مین اسکا حکم اس درخت کے مطابق ہی جسپر وہ پیدا ہو۔ زنجبیل۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہی اسمین کسیقدر رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی جسکی وجہ سے طبیعت کو ملین رکھتی ہی جنطیانا۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہی نرمی اور جلا دیتی ہی جگر اور طحال کے سدون کو کھولتی ہی۔ اور بچھو کے کاٹے مین اسکا پینا

سب دوائیون سے زیادہ مفید ہی اور منہدی کے ساتھ مخلوط کرکے ہاتھ پر لگانے سے
عورت کو کبھی حیض نہین آتا۔ جبتک اسکا رنگ ہاتھ مین رہتا ہی۔ بادآورد جسکو
شوکۃ البیضا کہتے ہین۔ حار یابس مفتح محلل و قاطع اسہال اور کسیقدر قابض بھی ہی
قاداذیا جسکو عود صلیب کہتے ہین دو قسم ہوتا ہی مذکر اور مونث۔ حار یابس ہے
اول درجہ مین مسخن مخفف و حابس بطن ہی۔ لاکھ گوند کی قسمون مین سے ہی گرم خشک ہی
اسکا پینا بدن کو دُبلا پتلا اور خشک کرتا ہی۔ ریوند۔ کی قوت مرکب ہی مائیت اور
ہوائیت اور ارضیت سے۔ لیکن ہوائیت اسمین زیادہ غالب ہی اور وہ محققین کے
نزدیک گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین اور جمہور اطبا کے نزدیک اعضا کو قوت
پہونچاتی ہی اور جگر اور طحال کے سددون کو کھولدیتی ہی اور بلغم کو اسہال کی راہ سے
خارج کرتی ہی۔ اسکے استعمال کی مقدار ایک مثقال تک ہی۔ قابض ادویہ مین اسکا
بیان کرنا وہم سے خالی نہین ہی۔ ساذج گرم خشک قابض ہی جو مدت دراز سے
معدوم الوجود ہی اسکا بدل سنبل الطیب ہی لادن۔ ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہی
جو جنگلی بکریون کے بالون مین چپیان پائی جاتی ہی۔ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی
اور مرخی و حابس بطن اور رگون کے مُنھ کو کھولدیتی ہی۔ زندیا زبد ھذبدہ سے
تو بظاہر زبد البحر مراد ہی جو کہ گرم خشک ہی اور رند جسکو غار بھی کہتے ہین۔ دوسرے
درجہ کی ابتدا مین گرم خشک ہی اور مسخن اور مخفف ہی۔ نانخواہ سددون کی تفتیح
اور ریاح کے دور کرنے مین عجیب التاثیر ہی۔ جعدہ درمنہ کی قسم مین سے
جو حار یابس مفتح سدد و مدر بول و مسہل و قاتل دیدان ہی۔ کبھی جعدہ پر ساد شان کو
بھی کہدیتے ہین۔ ناگرموتھ۔ اصل کوفی ہوتا ہی۔ قابض مخفف اور مدملغ اور

عقل اور حفظ کی قوت کو بڑھاتا ہے

وشبتٍ و خروع و ظفرہ	وَ قِنَّۃ و فُوَّۃ و مُرّ
اور سویا اور ارنڈی اور نکھ بریان	اور گندہ بروزہ اور مجیٹھ اور لاکھ بول
و حندقوق و فراسیون	و سکبینج و انیسون
اور اندرجو اور گندنا پہاڑی	اور سکبینج اور انیسون
و کرویانہ الی کمون	و فیجن و فطراسالیون
اور کردیا ساتھ زیرہ کے	اور سداب اور کرفس صحرائی
وَ سُنبُلٍ و پرسیاوشان	و حاشا و دارشیشعان
اور چھڑ اور پرسیاوشان	اور حاشا اور کالے پھل

شبت یعنی سویا۔ حار یابس مسخن مخرج ریاح ہے۔ اسکا ہمیشہ کھانا مضعف بصر ہے۔ خروع۔ یعنی ارنڈی بلغم اور رطوبت مائی کو خفیف اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہے۔ اور قے آور ہے ظفرہ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے جو کہ تیل میں ملائی جاتی ہے اور اسکی بہت سی قسمیں ہیں۔ حار یابس ہے۔ دوم درجہ میں اسکا بخور مدر حیض و مفید نزلہ ہے۔ سیپ کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ناخن کی برابر ہوتے ہیں قنہ۔ جسکو بروزہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی گندہ بروزہ جو دوسرے درجہ کے آخر میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے۔ مسخن جذاب ملین محلل ہے اور بقدر دو درم کے پینا بواسیر کو اچھا کر دیتا ہے۔ اور پیٹ کو نرم رکھتا ہے فوہ یعنے مجیٹھ حار یابس مفتح سدد و مدر بول و طمث اور سرکہ کے ساتھ بہق پر طلا کرنا مفید ہے مُر یعنی لاکھ بول حار یابس تیسرے درجہ میں مکسر ریاح غلیظ وغیرہ کثیر المنافع ہے

حسند قوقا یعنی اندر جو کی دو قسمین ہین ۔ بحری اور بستانی ۔ یہان مراد بری ہے
جو کہ گرم خشک ہے دوم یا سوم درجہ مین مفتح سدد مجلی محلل اور کسیقدر قابض ہے
فراسیون ۔ کردیا جبلی یعنی گندنا پہاڑی جو تین قسم پر ہوتا ہے ۔ حار یابس درجہ
دوم مین مجلی مفتح سدد ہے فیجن جو کہ سداب ہے یعنی اٹ سٹ بری اور بستانی
ہوتی ہے ۔ بری حار یابس درجہ چہارم مین اور بستانی سوم مین قاطع اخلاط غلیظہ
و منزیل ریاح ہے فطراسالیون جو کہ کرفس صحرائی ہے ۔ حار اول درجہ مین اور
یابس دوم مین وہ بالخاصیت مفتح سدد و محلل نفخ مدر بول وطمث ہے اسکی
سبھی قسمین عورات حاملہ اور مرضعہ کو مضر ہین ۔ کاہو اور کاسنی کے ساتھ جو
اسکی مصلح ہے کھانا چاہیے اور عورتون کی باہ کو برانگیختہ کرتا ہے کرویا حار یابس ہے
تیسرے درجہ مین اُسکے افعال انیسون یعنی بادیان رومی کے قریب قریب ہین کمون
یعنی زیرہ کی بہت اقسام ہین ۔ کرمانی و نبطی و فارسی ۔ فارسی کا رنگ زرد ہوتا ہے
انمین جنگلی حار ہے دوم یا سوم درجہ مین یابس ہے سوم درجہ مین محلل ریاح
قاطع خلط غلیظ و ہاضم ہے اور زیرۂ بریان حابس بطن ہے سکبینج ایک قسم کا گوند
ہے جو حار یابس ہے تیسرے درجہ مین اکثرون کے نزدیک اور محلل ملطف مسخن
مخرج ریاح غلیظہ محلل قولنج نافع درد مفاصل قاتل دیدان و کدو دانہ اور
پینے اور حقنہ کرنے سے زرد پانی اور لزوجت دار بلغم کو نکالتا ہے ۔ اسلیے اس
بحث مین اُسکا ذکر کرنا مناسب نہ تھا ۔ انیسون یعنی بادیان رومی حار
یابس ہے سوم درجہ مین ۔ مدر بول محلل ریاح غلیظہ ۔ عاقل طبیعت تشنگی کو قطع کرتا
ہے جو کہ بلغم سے پیدا ہوتی ہے ۔ محلل تہیج سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل الطیب

جسکو سنبل العصافیر اور سنبل ہندی کہتے ہین اور دوسرے مار وین جسکو سنبل اقلیطی اور سنبل رومی کہتے ہین سب سے عمدہ اور فعل مین قوی تر سنبل الطیب ہی اور یہان یہی مراد ہی جو حار اول درجہ مین اور یابس دوم مین ہی مفتح سدد کبد وطحال ومحلل نفخ ومدر بول وطمث ہی برسیاوشان جسکو کزبرۃ البئر کہتے ہین اکثر چاہات اور سرد مقامات مین پیدا ہوتی ہی اسکا مزاج بقول جالینوس حرارت یبوست مین معتدل ہی اور شیخ اور دیگر اطبا کے نزدیک حرارت اور یبس کیطرف مائل ہی۔ اسکے فعل مین اختلاف ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک حابس بطن اور اورون کے نزدیک ملین ہی۔ حاشا۔ عمدہ وہ ہی جوکہ ملک شام سے آتا ہی اور وہ حار یابس مفتح اور مسخن بدن ہی سرکہ اور نمک کے ساتھ اُسکا پینا بلغم کو خارج کرتا ہی۔ دار شیشعان۔ حار ہی۔ اول درجہ مین یابس ہی دوم مین قابض اور حابس بطن ہی۔ اسکا بدل اسکا ہموزن اسارون اور زراوند اور درونج نصف نصف وزن ہی

الی سلیخة وخولنجان	الی اسارون ومامیران
اور جاوتری اور کلیجن (بیخ پان)	اور تگر اور مامیرا
والزفت والزوفا الی القطران	وعاقرالقرحا الی بلسان
اور رال اور زوفا اور تیل قطران	اور عاقرقرحا اور بلسان
ومرزنجوش مع المجدان	الی شقائق من النعمان
اور مرزنجوش مع ہینگ کے درخت کے	اور لالہ کو ہی

سلیخہ یعنی جاوتری کی بہت قسمین ہین سب سے عمدہ سُرخ صاف موٹے مُنہ والی ہی۔ اور سیاہ نہایت ردی ہی۔ اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین محلل

ریاح اور کسیقدر قابض ہی اسکی قوت دافعہ ہضمی کی قوت کے برابر ہی خولنجان
یعنی بیخ پان حار یابس ہی سوم درجہ مین لطیف محلل نفخ مجلی بلغم اور کسیقدر قابض ہی
اسارون - یعنی تگر - حار یابس ہی سوم درجہ مین نافع اوجاع باطنہ ووجع مفاصل
مدر بول اور مسہل بھی ہی - یہان لکھنا مناسب نہ تھا - مامیرا - تیسرے درجہ کے آخر
مین حار یابس ہی پیٹ کو بند کرتا ہی اور بینائی کو تیزی بخشتا ہی زفت کی دو قسمین ہین
رطب سیاہ جو جلدی پگھل جاتا ہی اور اکثر مرہمون مین پڑتا ہی - دوسرا جبلی جو غیر سیال ہی
اور یہ دونون حار یابس منفج اور ام ہین زوفا - خشک جنگلی جو اکثر اچھے
پہاڑون مین پیدا ہوتا ہی - حار یابس درجہ سوم مین نافع صدر وریہ -
تیس قطران - حار یابس ہی چوتھے درجہ مین مردون کے جسم کو محفوظ رکھتا اور
چوپایون کی جوؤن کو مارتا ہی - عاقر قرحا - عمدہ وہ ہی جو ملک مغرب کیطرف سے آتا ہی
حار یابس سوم یا چہارم درجہ مین ہی - اسکا چابنا محلل بلغم ہی اور اسکا پینا مخرج و مسہل
بلغم ہی - بلسان - ایک بوٹی ہی جو بجز مصر کے ایک خاص مقام کے کسی اور ملک
مین پیدا نہین ہوتی - اور بعض کہتے ہین کہ وہ اس کنوئین مین سے پیدا ہوتی ہی
جہان ایوب علیہ السلام نے شفا کا غسل کیا تھا - حار یابس ہی سوم درجہ مین
اکثر استعمال مین اسکا تیل آتا ہی جو سب تیلون سے بہتر ہوتا ہی - مردخوش
جسکو مرسوس اور مرزنجوش کہتے ہین حار درجہ سوم اور یابس دوم مین ہی مذیب
بلغم محلل نفخ مفتح سدد دماغ ہی - انجدان ہینگ کا درخت اور انجران ایک بوٹی ہی
جو ریت مین پیدا ہوتی ہی - حار یابس سوم درجہ مین اور حابس بطن ہی شقائق النعمان
یعنی لالہ کوہی کی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی جو حار رطب یا یابس ہی - اسکا نچوڑا

آنکھون کی رقیق سپیدی کو جلا دیتا ہی اور قشور جوز کے ساتھ بالون کو سیاہ کرتا ہی

الی شکاعی و رازیانج شکاعی اور سونف	و قصب الزہیرۃ و البابونج اور چرایتہ اور بابونہ
و حبۃ سوداء و حلتیت اور کلونجی اور ہینگ	و حبۃ خضراء و الکبریت اور بن اور گندھک
و اشق و خردل و نفط اور اشق اور رائی اور تیل نفط	و الثوم او کماۃ او قسط اور لہسن اور کھمبی اور کٹھہ

شکاعی ایک قسم کی دوا ہوتی ہی جو حرارت اور یبوست کی طرف مائل ہوتی ہے معدہ اور جگر کے درد اور حمیات مزمنہ کو مفید ہی - رازیانہ یعنی سونف حاریابس ہی درجہ دوم مین اور جنگلی مین زیادہ حرارت ہوتی ہی - اسکے کھانے اور اُسکے پانی کو آنکھون مین لگانے سے بینائی زیادہ ہوتی ہی - مفتح سدہا و مدر بول ہی قصب الزریرہ یعنی چرائتہ - مشہورا و رکثیر الوجود ہی - اسکا بدل سنبل ہندی ہی اور وہ حاریابس ہی - بابونہ - حاریابس درجہ اول مین مفتح سدہا ملطف اخلاط غلیظہ محلل بلا جذب بالخاصیت مفتت حصات مدر بول نافع قولنج شربا و حقنتہ حبۃ السوداء سیاہ دانہ یعنی کلونجی جسکو فارسی مین شونیز کہتے ہین - حاریابس درجہ سوم مین محلل نفخ نافع جمرۃ سوداویہ و بلغمیہ و قاتل دیدان - اسکو بریان کرکے سونگھنا نزلہ کو مفید ہی - صحیح مسلم و بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِھٰذِہِ الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِیْھَا شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ السام الموت یعنی لازم پکڑو اس سیاہ دانہ کو کہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہی بجز بڑھاپے کے

جو موت ہی حلتیت یعنی ہینگ جو ایک قسم کا گوند بدبودار اور بے بو بھی ہوتا ہی
چوتھے درجہ مین گرم خشک سخن محلل اعصاب ہی۔ الحبة الخضراء یعنی بن جسکو
بطلم کہتے ہین حار یابس دوم درجہ مین اور کسیقدر قابض بھی ہی الکبریت یعنی
گندھک حار یابس ہی درجۂ چہارم مین اسکا طلا کرنا جرب اور بہق کو مفید ہے
اشق یعنی صمغ اشترغار شیخ کے نزدیک طرثوث کا گوند ہی اور متاخرین کے نزدیک
ایک قسم کی بوٹی ہی جو تیسرے درجہ کے آخر مین گرم اور اول مین خشک محلل
ریاح ہی۔ اور سرکہ کے ساتھ اسکا پینا طحال کی سختی کو تحلیل کر دیتا ہی۔ مدر بول
مسہل بلغم قاتل دیدان ہی خردل یعنی رائی جنگلی اور بستانی ہوتی ہی حار یابس
درجۂ چہارم مین سخن بدن مانع او جاع باردہ اسکے چابنے سے بلغم سر مین سے
کھنچ آتا ہی اور کبھی بلین بطن بھی ہوتا ہی۔ نفط ایک قسم کا تیل ہی گرم خشک جو کسی کوئیں
مین سے نکلتا ہی۔ درد مفاصل کو مفید ہی ثوم۔ جسکو ہندی مین تھوم اور
لہسن کہتے ہین جنگلی بستانی اور ایک پوتھیہ ہوتا ہی حار یابس ہی سوم درجہ کے
آخر مین اور قولنج کے دور کرنے مین نہایت مفید ہی۔ اور نیز بقول جالینوس سردی
کے ایام مین کثیر النفع ہی۔ اور بقراط کے نزدیک بدن مین سخونت اور گرمی اور
سر مین ثقل اور آنکھون مین تہیّج اور دیگر امراض کو برانگیختہ کرتا ہی۔ کماۃ یعنی کھنبی
جسکو حب البرص بھی کہتے ہین۔ حار یابس مفتح سدہا کبد مجاری بول قسط یعنی کٹھ
جسکو کشط بھی کہتے ہین۔ دو یا تین قسم کا ہوتا ہی جو حار یابس سوم یا دوم درجہ مین ہی
اعضا کو سخونت (گرمی) پہونچاتا ہی۔ اور انکو استرخا سے آرام دیتا ہے
اور جھائیون کو دور کرتا ہی

دستور یعرف به الرطب من الیابس

ایک قاعدہ ہی جس سے تر اور خشک دریافت ہو جاتا ہی

وکل بارد شیء او سخنا	فیابسا تجده او لینا
جو تو سرد دیکھے یا گرم	سو اسکو خشک یا تر پاینگا

یعنی مفرد دوا کا مزاج معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ سرد یا خشک ہی یا گرم یا تر ہی اور یہ بیان اس امر پر مبنی ہی کہ دوائیون کی قوتین قیاس سے دریافت ہو سکتی ہین

ویعرف الیابس بالتقبض	واللین فی الاسترخاء والمقبض
معلوم ہوتا ہی خشک قبض سے	اور تر نرمی مین اور تلمس مین

ہر قبض کرنے والی دوا جیسے سماق مازو وغیرہ کا مزاج یابس ہوتا ہی اور جو اسکے مخالف ہو وہ تر ہی - یا یہ مطلب ہی کہ جو دوا لمس مین خشک اور سکڑی ہوئی نظر آوے اُسکا مزاج یابس ہی اور جو لمس مین نرم یا تر ہو وہ رطب ہے

ذکر درجات الدواء المفرد

مفرد دوا کے درجات کا ذکر ہے

وللاطباء خلاف فی الدرج	والامر فی خلافهم قد انفرج
اطباء کا درجون مین باہم اختلاف ہی	اور اصل بات انکے پیچھے کھل گئی ہی

متقدمین طبیبون مین اختلاف تھا - لیکن انکے پیچھے اختلاف جاتا رہا اور دوائیونکے درجے تجربہ اور قیاس وغیرہ سے معلوم کرکے حیز تحریر مین لائے گئے

ما کان تغیرہ محسوس معقولہ	فذالک من درجة فی الاولی
جسکا تغیر مدرک و معقول ہو	سو وہ پہلے درجہ مین ہے

یعنی مفرد دوا کا دریافت کرنا کہ وہ حرارت اور برودت کے کس درجہ میں ہے اسطرح ہے کہ جو دوا، حرارت اور برودت کے پہلے درجہ میں ہوتی ہے اس سے بدن کے مزاج میں کسی طرح کا تغیر بظاہر محسوس نہیں ہوتا بلکہ خود بخود تجربہ سے معلوم ہو سکتا ہے

وَکُلُّ ماتغیّرہ یحس	ولیس بالشدید اذیحس
اور جسکا تغیر مدرک اور محسوس ہو	لیکن زیادہ معلوم نہو
فالشہادۃ علیہ واجبۃ	فانہ فی درجۃ فی الثانیہ
سو یہ گواہی اُسپر پوری ہے	کہ وہ دوسرے درجہ مین

یعنی اگر تغیر محسوس ہو لیکن بدن کے افعال مین کچھ نقصان نہ ظاہر ہو تو وہ دوا دوم درجہ مین ہے

وکُلُّ ماتغیرہ شدیدٌ	لکن افسادہ بعیدٌ
اور جسکا تغیر سخت ہے	لیکن بگاڑنا اسکا بعید ہے
فلیس بالمفسد من ممتزجۃ	فانہ فی ثالثۃ من درجۃ
سو وہ مفسد نہو جس سے ملے	تو وہ تیسرے درجہ مین ہے

یعنی جو دوا تیسرے درجہ مین ہوتی ہے اُسکی قوت قوی ہوتی ہے اسلیے اُسکی تاثیر جلدی ظاہر ہو جاتی ہے جب حار ہوتی ہے۔ جیسے تج اور مرچین تو اسکی گرمی اور سخونت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر بارد ہو تو اسکی برودت معلوم ہو جاتی ہے باوجودیکہ بارد شے کا گرم ہونا جلد اور آسان تر ہے گرم کے سرد کرنے کی نسبت سے

وکل مایفسد اویغیر	من شدۃ تحرق او تخدرُ
جو چیز کہ فاسد کرے یا تغیر دیوے	ایسی شدت سے کہ جلادیوے یا سُن کر دیوے

مِمَّا علیك ان تقول مِن حرج | فانّهٗ فی رابع من الدرج
سو تجھے اسبات کے کہنے مین کچھ حرج نہین ہے | کہ وہ چوتھے درجہ مین ہے

مصنف نے حار اور بارد کی اسطرح تمثیل دی ہی کہ حار کو محترق سے اور بارد کو مخدر سے تعبیر کیا ہی جیسے بھلادن رس (عسل البلاد) جو گرم ہی عضو پر رکھنے سے اسکو جلا دیتا اور زخم کردیتا اور اسکے مزاج کو حرارت کی طرف مائل کردیتا ہی اور بارد دوا کو جیسے افیون ہی عضو پر لگانے سے اُسکے مزاج کو مخدر اور سرد کردیتا ہی اور ذہن کو بگاڑ دیتا ہی۔ غرضکہ چوتھے درجہ مین جو دوائین ہین وہ سبھی زہردار ہوتی ہین یا تو بالخاصیت یا بالقوت

ذکر القوی الثوانی من الادویۃ المفردۃ واولا فی المنضجۃ

مفرد دواؤن کی دوسری قوتون کا ذکر ہے جنمین سے ادویہ منضجہ کا آغاز کیا جاتا ہے

واعلم بان کل شیٔ منضج | فھو لہ حرارۃ و لزج
جان تو کہ جو چیز منضج ہے | اسکے لیے حرارت ہی اور لیسدار ہی
معادلٌ فی الحرّ فی علاجہ | للعضو ان اردت من انضاجہٖ
برابر ہی حرارت مین اپنے اثر مین | اس عضو کے لیے جسکی پختگی کا تو نے ارادہ کیا ہی

یعنی منضج مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت مع رطوبت کے معتدل ہووے اور حرارت اسکی عضو ماؤف (مریض) کی حرارت کے متشاکل ہووے کیونکہ بعض اعضا مین زیادہ حرارت ہوتی ہی اور کسی مین کم جیسے جگر دماغ کی نسبت سے زیادہ گرم ہوتا ہی جسکو جب اور زیادہ حرارت پہونچائی جاے تو مادہ کے منجر ہو جانے کا خوف ہی اور اگر زیادہ سردی دیجاوی تو مادہ کے جم جانیکا احتمال ہی اسلیے ہر صورت منضج کا معتدل

اور حرارت مین عضو ماؤف کے مشاکل ہونا ضروری ہی

كالشحم والزّفت والراتينج
جیسے چربی اور زفت کا تیل اور صنوبر کا گوند

اودهن ممسم بشمعه ممتزج
یا تلونکا تیل ساتھ موم کے ملا ہوا

والدهن ان يضرب بماء السخن
اور جیساکہ تیل کہ گرم پانی سے ملایا گیا ہو

وحنطة مطبوخة بدهن
اور گیہون تیل مین پختہ و مطبوخ ہون

یہ تمام ادویہ حرارت مین معتدل اور لزوجت دار ہوتی ہین۔ عمدہ چربی بطخ کی ہی پھر مرغی کی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ منضج سے مقصود یہ ہی کہ عضو کو حرارت پہونچاوے سو جب اس حرارت مین تغیر آجاوے حرارت غریبہ کی وجہ سے یا عضو کی حرارت سرد ہوجاوے تو اسصورت مین نضج حاصل نہین ہوسکتا جسکا مطلب یہ ہی کہ دوا بالذات نضج نہین دیسکتی بلکہ عضو کی حرارت زائلہ کو واپس لاتی ہی سو اس صورت مین اعضا اور عمرون کے اختلاف کیوجہسے منضج بھی مختلف ہوتا رہیگا

الادوية الملينة
نرم کرنے والی دواؤن کا ذکر ہی

وكل ما تعرفه ملينا
اور جس دوا کی تو تعریف کرے کہ وہ ملین ہی

اقوى من العضو الذى تلينا
وہ بہت قوی چاہیے اس عضو سے کہ جسکی وہ تلیین کرتی ہی

فى الحر لكن قوة قريبة
گرمی مین لیکن قوت قریب ہوگی

كيلا ترى اللطافه مذيبة
تاکہ تو نہ دیکھے لطافت سے کہ سبب اسکا پگھلانیوالا

كقنة واشق ومقل
جیسے گندہ بروزہ اور اشق اور گوگل

وميعة ومخ ساق الابل
اور میعہ سائلہ اور اونٹ کی ساق کا مغز

اشق حلتیت یا اشترغار کا گوند ہی اور میعہ سائلہ ایک رومی درخت کا گوند ہے
ملین وہ دوا ہی جو کہ اعضا کی صلابت اور ورمون کی سختی کو تحلیل کرتی ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکی حرارت منضج کی نسبت سے قوی اور تیز ہو اور اسقدر
زیادہ نہو جس سے مادہ متحجر ہو جاوے اور نرم اور رقیق مادہ تحلیل ہو کر زائل ہو جاوے
جالینوس نے کہا ہی کہ ملین مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت اور یبس دوسرے
درجہ مین ہو اور اگر پہلے درجہ مین ہو تو منضج ہی اور جو تیسرے درجہ مین ہو
وہ ملطف اور محلل ہی۔ اور بعض متاخرین نے بیان کیا ہی کہ مفرد ملین دوائین
یبس حرارت کی نسبت سے کمتر ہونا چاہیے

الادویة المصلبة
دوائین جو سخت اور درشت کر دیتی ہین

کعنب الثعلب او کالطحلب	البارد الرطب من المصلب
جیسے مکو یا جیسے کائی	سرد تر دوا سخت کر دیتی ہے

طحلب۔ پانی پر جو سبزی نظر آتی ہی چونکہ مصلب ملین کا ضد اور اسکا مخالف ہوتا ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکا درجہ برودت مین ملین کے مقابل ہووے جیسے اسبغول اور
گلاب سدا بہار اور اسیطرح خارجی سردی مادہ منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو تحلیل سے باز رکھتی ہی

الادویة المسددة
دوائین جو سدہ ڈالتی ہین

فلیس مسخنا و لا مبردا	وکل ما تعرفه مسددا
سو وہ نہ تو گرم ہوگی نہ سرد	اور جس دوا کو تو مسدد بیان کریگا

فَهِيَ اِذًا اَرْضِيَّة اَوْ لَزِجَة	لَا يَلْدَغ الْعُضْوَ اِذَا مَا امْتَزَجَهْ
سو وہ اسوقت ارضی ہوگی یا لزوجت دار	عضو کو اختلاط کے وقت نہ کاٹیگی

یعنی سدہ ڈالنے والی دوائین نہ تو گرم ہوتی ہین تاکہ تحلیل کر دیوین اور نہ سرد ہوتی ہین جو مادہ کو منجمد کر دیوین۔ بلکہ اُنکے مزاج مین ارضیت غالب ہوتی ہی کیونکہ مسدد (یعنی سدہ ڈالنے والی دوا) مین شرط یہ ہی کہ عضو مین داخل ہو کر اُسکے مسامات کو روک دیوے جو نہین ہو سکتا۔ مگر اسی دوا سے جسمین خشکی اور یبس زیادہ ہو جیسے بسد اور بارہ سنگے کا سینگ اور نشاستہ یا اسمین لزوجت ہو جسکے ذریعہ سے مسامات کو بند کر دیتا ہی جیسے کیکر کا گوند اور بہدانہ وغیرہ لعاب دار اشیا

الادویۃ المفتحۃ للسدد

سدون کے کھولنے والی دوائین

خواہ بدن کے باطنی مجاری مین یا ظاہری جلد کے مسامات مین ہو جاوین

فَاِنَّهُ مُقَطِّعٌ مُلَطِّفٌ	وَكُلُّ فَتَّاحٍ لِسُدَدٍ تَعْرِفُ
تو وہ مقطع ملطف ہے	اور جو دوا جو سدہ کی کھولنے والی تو بیان کرے
كَمِثْلِ عُنْصُلٍ وَلَوْزٍ مُرٍّ	كَبُوْرَقِ الطَّعْمِ اَوْ كَالْمُرِّ
جیسے پیاز دشتی یا تلخ بادام	جیسے تیز نمکین ذائقے والی یا تلخی کیطرح
وَبُوْرَقٍ وَكَبَرٍ وَتُرْمُسٍ	وَاَصْلِ سُوْسٍ وَاَصْلِ نَرْجِسٍ
اور بورہ ارمنی اور کبر اور باقلا مصری	اور جیسا ملٹھی اور نرگس کی جڑ

چونکہ سدہ کھولنے والی دوائین کی نسبت سے زیادہ قوی ہوتی ہی اسلیئے انکی تیز تر یہ ہی کہ اُسمین سرایت اور حلول کر جانے کی قوت ہووے اور یہ میزان ادویات مین

ظاہر پائی جاتی ہو جسکا ذائقہ تلخ یا نمکین ہوتا ہی اور اسیطرح تیز ادویات مین بھی جو لطافت اور تیزی کی قوت اور تیزی کی وجہ سے سرایت کرجاتی ہین

والقابض المفتاح ان نعالجہ	فلیس فتاحًا لہا من خارج
اور اگر تو قابض منفتح سے علاج کرے	تو یہ سدون کو خارج سے نہین کھولنا
لکنہ یشرب فی الدواء	فیفتح السدۃ فی الاحشاء
لیکن وہ دوا مین پلایا جاتا ہے	تو احشاء کے سدہ کھولدیتا ہی

کبھی سدہ خارج سے بدن کے مسامات مین ہوتا ہی اسلیے ضرور ہی کہ اسکی دواء کڑوی اور تلخ ہو جسمین کسیطرح کا کسیلاپن نہ پایا جاوے کیونکہ جسم کے ظاہری مسامات تنگ ہوتے ہین سو جب دوا مین عفوصت اور کسیلاپن ہو تو اُس سے قبض پیدا ہو جاتی ہی۔ جیسے آرد باقلاء اور تلخ بادام اور قیصوم (نام دوا) اور جب سدہ باطنی مجاری مین ہو تو اُسکی دوا مین شرط یہ ہی کہ تلخ ہو تاکہ سدہ کو کھولدیوے اور قابض بھی ہو تاکہ وہ دوا زیادہ دیر تک ٹھہر کر تفتیح مین اعانت دیوے جالینوس نے کہا ہی کہ اس بارہ مین افسنتین سے بڑھ کر کوئی اور دوا نہین ہی کیونکہ اسمین قوت ملطفہ موجود ہی جسکے سبب سے وہ جلدی نفوذ کرجاتی ہی اور قوت مقطع بھی ہی جس سے غلیظ مواد کو قطع کردیتی ہی جنسے سدہ بڑھجاتے ہین۔ اور وہ کسیقدر قابض ہے فائدہ۔ جو دوا جگر اور طحال کے مجاری کے سدون کو کھول دیتی ہے اسمین شرط یہ ہی کہ اسکا فعل نہایت قوی ہو۔ جیسے سکنجبین عنصلی یا کبر کی جڑ یا اسقولوقندریون

الادویة المجلاة

جلا دینے والی دوائین

وَکُلّ مَا تَدعُوا بالجِلَاءِ	اَقَلّ فِی اللُّطفِ کَبَاقِلَاءِ
اور تو جس دوا کو جلا کے ساتھ نام رکھے	وہ تلطیف مین باقلا کی طرح کمتر ہے
وَکُلّ مَا تجِدہ فِی الحُلُو	کَعَسَلٍ و مثل لوزٍ حُلُو
اور تو جس دوا کو شیرینی مین پاوے	جیسا کہ شہد ہے اور بادام شیرین

جلا دو طرح پر ہوتا ہی یا تو باطنی اعضاء سے ریہ کی سطح کی جلاء یا ظاہری بدن کی جلاء - یہان جلاء سے مراد معنی اول ہین کبھی دوسرے معنی بھی مراد لیے جاتے ہین

الادویة المخلخلة

سوراخ کرنے والی دوائین

وَکُلّ مَا تجِدہ مُخَلْخَلا	یُوجِدُ فِی سخانہ مُعتَدِلا
جس دوا کو تو مخلخل پاوے	وہ اپنی گرمی مین معتدل پایا جاتا ہی
کَدُھنِ خِروعٍ وکالبابونج	وَدُھنِ فجلٍ وکرازیانج
جیسا ارنڈی کا تیل اور بابونہ	اور مولی کا تیل اور سونف

دوا مخلخل مین شرط یہ ہی کہ اسکی حرارت اعتدال کے درجہ مین منضج کی حرارت کے قریب ہووے تاکہ اعضا کو سست اور ڈھیلا کرکے بدن مین حلول کر سکے - تخلخل سے یہ مراد ہی کہ بدن کے مجاری وسیع ہو جاوین

۲ الادویۃ المفتحۃ لافواہ العروق

رگون کے منہ کھولنے والی دوائین

وَکُلُّ مایعرف بالفتاح بفم عرق فہو کالجراح
جو دوا کہ معلوم کیجاوے کہ رگ کے منہ کو کھولتی ہی تو وہ زخم کرنے والے کی طرح ہے

بغلظٍ یفعل فی الحرارۃ کالثوم و البصل المرارۃ
باوجود غلظت کے حرارت کے ساتھ اثر کرتی ہی جیسے لہسن اور پیاز اور پتہ

یعنی جو دوا رگون کے منہ کو کھولتی ہی اسکے لیے شرط یہ ہی کہ اسمین اسقدر حرارت ہو جس سے ظاہر بدن مین زخم ہو جاوے اور اُسکے مزاج مین غلظت اور جلاء بھی ہو بہرصورت یہ بھی افعال بدن مین خارج سے ہو سکتے ہین نہ اندر کی طرف سے۔

الادویۃ القابضۃ

قبض کرنے والی دوائین

وَکُلُّ ماقی سدّ عرق ینفعُ فقابضٌ لکنہٗ لایلذعُ
ہر وہ دوا کہ رگ کے بند کرنے مین نافع ہی سو وہ قابض ہی لیکن لذع نہین کرتی

یعنی جیسے کہ فتاح دوا مین شرط یہ ہی کہ مرخی ہو اسیطرح اُسکی ضد مین ضرور ہی کہ قابض ہو کیونکہ ارخاء قبض کی ضد ہی لیکن نہ پوری ہر طرح کی قبض بلکہ ایسی جسمین لذع نہو جیسے دم الاخوین اور آس اور طراثیث اور خرنوب نبطی اور جفت بلوط۔

الادویۃ المحرقۃ

جلانے والی دوائین

وَکُلُّ مایحرق فھو الغایہ	فی الحرّ والغلظ والنّھایۃ
جو دوا کہ جلا دے وہ گرمی اور غلظت مین	غایت و نہایت کو پہونچنی والی ہی

محرق (جلانے والی) دوا کو جب جسم کے ظاہری چمڑے پر رکھین تو اُس سے ایسے آبلہ اور خشک ریشہ پیدا ہو جاتے ہین جیسا کہ آگ سے ہو جایا کرتے ہین جیسے بھلاوے اور چیزہ ہندی اور دیگر بھی زخم اور دوائین غایت اور نہایت سے مراد درجہ چہارم ہی اور محرق دوائین شرط یہ ہے کہ اُسکی طبیعت مین غلظت ہو تاکہ اُسکی تاثیر بخوبی ظاہر ہو جاوے

الادویۃ المعفنۃ

گندہ کرنے والی دوائین

جو کہ بگاڑ دیتی ہین اس روح کو جو کہ عضو ماؤف کیطرف آتی ہے

وَکُلُّ ما تجدہ یُعفّنُ	فمفرط الحرّ لطیف مُسخّنُ
جس دوا کو تو پادے کہ گندہ کرتی ہی	تو وہ زیادہ حرارت والی لطیف گرم کرنیوالی ہی

یعنی عفونت پیدا کرنے والی دوا کی حرارت محرق کیطرح ہوتی ہی لیکن کبھی اسکی حرارت زائل اور مفارق بھی ہو جاتی ہی کیونکہ اُسمین غلظت نہین ہوتی بلکہ اُسمین لطافت ہوتی ہی جیسے زرنیخ جسکو ہرتال کہتے ہین

الادویۃ الاکالۃ للحم والمدملۃ

دوائین گوشت کھانے والیان اور پر کرنے والیان

والناقص اللحم فمن ذا اضعف	ومدمل الجرح الذی یجفف
گوشت کم کرنے والی وہ ہی جو اس سے ضعیف ترہو	اور زخم کو ملانے والی وہ ہی جو خشک کرے

یہان مصنف نے دو امور بیان کیے ہین - ایک یہ جو دوا فاسد گوشت جیسے زخمون کے گوشت کو کھالیتی ہی - اسکی حرارت معفنہ ادویہ سے کمتر ہونی چاہیے جیسے تانبہ سوختہ اور زنگار موم کے ساتھ ملا ہوا - دوسرا یہ کہ وہ دوا جو زخم کو ملا دیتی ہی اسکے لیے ضروری ہی کہ عضو کے بیرونی سطح کی رطوبت کو جذب اور خشک کر دیوے اور اسکی خشکی اعتدال کے درجہ مین ہونی چاہیے جیسے مصبر اور پھٹکری اور انزروت اور دم الاخوین -

الادویۃ الجاذبۃ بجملۃ جوهرها

دوائین سارے جوہر کے ساتھ جذب کرنے والیان

وکل ما خص بجذب الممتلی	کالبادزهر والدواء المسهل
جو دوا کہ امتلا کے جذب کرنے مین مخصوص ہی	جیسے زہر مہرہ اور مسہل دوا

الادویۃ الجذابۃ لا بجملۃ جوهرها

دوائین جذب کرنے والیان نہ سارے جوہر سے

وکل شیٔ جذبہ بکیف	فکل ذی حرارۃ ولطف
جس دوا کا جذب کیف سے ہی	سو وہ گرم اور لطیف ہے

و بالعفونة کمثل الزبل	بطبعه کاشق و مقل
اور عفونت سے جیسے پخال	اپنی طبع سے جیسے اشق اور مقل

ان دونون ابیات اور ایک پہلے مین تین صورتین ہین! ایک یہ کہ دوا اپنے جوہر اور خاصیت سے جذب کرتی ہی جیسے زہر مہرہ۔ دوسری یہ کہ اپنی کیفیت اور حرارت لطیفہ کی قوت سے جذب کرتی ہی جیسے اشق اور مقل! اور اسیکے حکم مین ہے وہ دوا جو کہ عفونت دار اشیا کو داخل بدن سے کھینچتی ہی۔ تیسری وہ جو کہ اپنی طبیعت سے جذب کرتی ہی جیسے تربد اور شحم حنظل دونون بلغم کو جذب کرکے اسہال کی راہ سے نکالتی ہین۔ اور افتیمون سودا کا بالجذب مسہل ہی

اَلبَادزهريّة والمخلصة والحافظة
دوائین بادزہری اور مخلصہ اور حافظہ

بِكَيْفِه يُحِيلُ او بِطَبْعِه	والبادزهر قاهرٌ فى نفعه
اپنی کیفیت یا طبیعت کی زور سے پھیر دیتی ہی	بادزہر اپنے نفع کرنے مین غالب ہے
اَوْ بِمِثَالِ قُوَّة الْقِتَال	ومنه ما يَنفَعُ بالاسهال
یا بقدر قوت مجادلہ کے	اور کوئی وہ قسم ہی جو بطور اسہال کے نفع دیتی ہی
لِذَاكَ بالجاهل قد يغرّه	واخذه فى صحة يضرّه
اسیلیے کبھی جاہل کو غرہ کر دیتی ہی	اور اُسکا استعمال کو نا صحت کی حالت مین ضرر دیتا ہی

مصنف کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ جو دوا زہرون کے اقسام مین سے کسی زہر پر غالب آوے اسکو بادزہر کہتے ہین خواہ اسکا آرام اور نفع دینا بالطبع ہو جیسے جھوم اور غاریقون جو بچھو کے زہر کو زائل کرتی ہین سو وہ دونون سرد زہرونکا

مقابلہ اپنی طبیعت کے زور سے کرتی ہین اور کبھی زہر کو کسی اور فعل کے سبب سے مفید ہوتی ہی۔ اسطرح کہ اسمین ایسی قوت موجود ہی کہ جس سے زہر کو بطور اسہال کے خارج کر دیوے۔ جیسے غاریقون یا زہر کو نہ تو بالطبع آرام دیوے اور نہ بالاسہال بلکہ بالخاصیت فائدہ کرتی ہی۔ اور خاصیت ایک صورت ہی جو کہ مفردون کی آمیزش سے حاصل ہوتی ہی۔ جیسے تریاق جو روح اور حرارت غریزی کو قوت پہونچا کر زہر کے مادہ پر غلبہ پا لیتا ہی اور بعض بادزہر ایسے ہین جو صرف خاصیت سے غالب آ جاتے ہین اور وہ سب سے اعلیٰ مرتبہ مین ہین جیسے گل مختوم اور اُنسے ادنیٰ بادزہر (زہر مہرہ) حیوانی ہی کیونکہ اس زمانہ کی اصطلاح مین بادزہر یعنی زہر مہرہ مشہور و معروف پتھر پر اطلاق کرتے ہین جسکی دو قسمین ہین۔ حیوانی اور معدنی۔ حیوانی وہ جو کہ جنگلی بکرے کے معدہ مین سے نکلتا ہی۔ اور معدنی وہ پتھر ہی جسکی کان ملک چین مین ہی وقوۃ القتال یعنی مجادلہ سے یہ اشارہ ہی کہ بادزہر زہر کے ضرر کا مقابلہ کرتا ہی جیسا کہ جنگ مین ایک دشمن دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہی۔ صحت کی حالت مین ان دواؤن کے استعمال سے ضرر اسلیے ہوتا ہی کہ جو دوائین زہر کا مقابلہ کرتی ہین انمین سے بعض خود زہر دار اور سمیت والی ہوتی ہین

الادویۃ المسکّنۃ للوجع

دوائین جو درد کو آرام اور تسکین دیتی ہین

وَمَا يَلِينُ وَجَعًا مُسَخِّنٌ	مُفَتِّحٌ مُقَطِّعٌ مُلَيِّنٌ
اور جو دوا کہ درد کو دور کرتی ہی وہ	گرم ہوتی ہی اور مفتح اور مقطع اور ملین

ومنه ما بالتخدير ما قد ينفع	كالفيون بلا داء يقع
اور بعض ایسی ہین کہ تخدیر سے فائدہ دیتی ہین	جیسے افیون جو دوا کے ساتھ واقع ہو

درد کو تسکین دینے والی دوائین تین قسم کی ہوتی ہین ایک وہ جو کہ درد کے سبب کو زائل کرے اور ایسی دوا وہ ہوتی ہی جسکی حرارت لطیف اور اسمین نضج دینے اور تلیین کرنے کی استعداد ہو جیسے السی اور اسی کے بیجون کا ضماد کرنا دوسری وہ جو درد کے مادہ کو استفراغ کرے اور اُسکو نکال دیوے جیسے قولنج کی بیماری مین حقنہ کرنا اور بلغم کے نکالنے مین شحم حنظل کا کھانا جو دونون درحقیقت درد کو تسکین دیتے ہین۔ تیسرے جو دوا تخدیر اور عضو کو بے حس کر دینے کی وجہ سے درد کو تسکین دیوے جیسے برشعثا کا استعمال کرنا یا اُس دوا کا جسمین افیون مخلوط ہو۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مخدر دواؤن کے استعمال سے بچنا لازم ہی جو کہ مادہ کو منجمد کر دیتی ہین اسلیے انکا استعمال کسی حالت مین جائز نہین ہی۔

ذكر القوى الثالث من الدواء المفرد

دواء مفرد کی تیسری قوتون کا ذکر ہے

مصنف نے بیان کیا ہی کہ تمام دواؤن مین تین قوتین ہین پہلی گرمی یا سردی یا خشکی یا تری کا پہونچانا دوسری نضج یا ارخا یا سختی یا نرمی پہونچانا جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی تیسری وہ جسکا آگے بیان آتا ہی جیسے سنگریزون کا توڑنا اور دودھ کا پیدا کرنا

وما ذكرت بعد ذا من حادث	تجده عن القوى الثوالث
اور اب مین جس بات کا ذکر کرتا ہون	تو اُسکو تیسری قوت مین پائیگا

عن كل ما تجداه محللا	كمثل تفتيت الحصاة في الكلى
ہر ایک اس دوا سے جسکو تو محلل پاوے	جیسے توڑ دینا پتھری کا گردون مین
ولا نصيب فيه حرا بينا	مقطعاً ملطفاً مليناً
اور نہین پاتے ہم اسمین بظاہر گرمی	مقطع ملطف وملین
وكنز جاج محرق ومحلب	كاصل هليون واصل قصب
اور جیسے کانچ جلا ہوا اور محلب	جیسے مارچوبہ کی جڑ اور سرکنڈہ کی جڑ

محلب سے مراد درخت فحک یا شہد ہے

پہلی دونون قوتون (قوت اول ودوم) کی نسبت سے یہ تیسری قوت اسپنے فعل مین نہایت قوی ہوتی ہے کیونکہ اسمین دونون قوتون کا فعل تسخین اور انضاج موجود ہے۔ اور تیسری اور قوت بھی پائی جاتی ہے جسکے سبب سے ملطف اور مقطع اور ملین ہے۔ اور اُسمین حرارت کچھ زیادہ قوی نہین ہوتی اسیواسطے وہ مثانہ اور گردون کے سنگریزون کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر اور سخت ہوجاتا ہے کانچ جلانے کی ترکیب جوکہ سنگریزون کے توڑنے مین سب دواؤن سے زیادہ فائدہ دیتا ہے جالینوس نے اسطرح بیان کی ہے کہ کانچ کو پگلا کر قلعی کے پانی مین اسقدر رکھا جاوے کہ جلکر چونہ ہوجاوے

ولدانة يخرجها في الصدر	ومثل دواء فيه بعض الحر
اور رطوبت ہو جو سینہ کے مواد کو نکال دیتی ہے	اور جیسے دوا جسمین کچھ حرارت

یعنی جس دوا مین حرارت اور رطوبت اور تلیین اور انضاج ہو لیکن اسمین حرارت کا زیادہ ہونا ضروری ہے تاکہ سینہ کے مادہ کے نکالنے مین قوی تر ہووے

اور نفث میں سہولت دیوے جیسے حب الصنوبر اور مکھن شکر سفید یا مصری کے ساتھ تناول کرنا

وان یکن معتدلاً فی السخن — فانه مولد اللبن

اور اگر حرارت مین معتدل ہی — تو وہ دودھ کو پیدا کرتی ہی

جب ملین اور ملطف دوا سے دودھ کی زیادتی مطلوب ہو تو ضروری ہی کہ اسمین مقطع اور ملین کی حرارت سے زیادہ حرارت ہو تاکہ دودھ کو پیدا کر سکے کیونکہ دودھ خون ہوتا ہی جو سفید رنگ کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی جیسے سولف

وکل ما عمله فی النفث — فان ذاك مخرج للطمث

اور جس دوا کا عمل نفث الدم مین ہو — وہ حیض کے خون کو جاری کرتی ہی

ان زاد فی الحر وما یجف — لذالك ما افعال له اخف

اگر حرارت اور یبوست مین زیادہ ہو — اس سبب سے اسکے افعال بہت خفیف ہونگے

یعنی جو دوا نفث الدم مین اعانت دیوے اور سینہ کو مواد سے جلا دیوے وہ ضرور حیض کا ادرار کرتی ہی جیسے مجیٹھ اور نہری پودنہ اور ترمس وغیرہ

وکل هذه مدر البول — وکل حریف بذاك اولی

اور ساری یہ دوائین بول کی مدر ہین — اور ہر تیز اس عمل مین زیادہ لائق ہی

یعنی جو دوائین سنگریزون کو توڑتین یا سینہ کو مواد سے جلا دیتین یا حیض کا ادرار کرتی ہین یہ سبھی بول کا ادرار کرتی ہین - اور انمین سے زیادہ تاثیر وہ کرتی ہی جسمین حراقت اور تیزی ہوتی ہے

ذکر الصفات التی علیها الادویة

اُن صفات کا ذکر ہے کہ جنپر ادویات ہوتی ہین

واذ وصفت قوت المزاج
جبکہ مزاج کی قوت بیان ہو چکی
فها انا ابدء بالعلاج
تو سنو کہ اب مین علاج شروع کرتا ہون

کلما نصنع المتعالج
جب ہم معالجہ کی تجویز کرین
نرسله من داخل وخارج
تو داخل یا خارج سے اسکو استعمال کرینگے

فانه کمثل التعلیف
کہ یہ معالجہ مثل گھاس کے ہی
والحب والشراب والسفوف
اور حبوب اور شربت اور سفوف کے

والدهن والدلوک والنطول
اور مثل تیل اور مالش اور نطول
والوشم والخضاب والغسول
اور وشم اور خضاب اور غسول کے ہی

ومثل الشیاف والمعجون
اور جیسے شیاف اور معجون
واللعوق والسواک والسنون
اور لعوق اور مسواک اور منجن

والطلی والمرهم والذرور
اور طلا اور مرہم اور ذرور
والکحل والسعوط والقطور
اور سرمہ اور ہلاس اور قطور

ومثل ما یحمل من فرازج
اور جیسے کہ اُٹھائے جاتے ہین فرزجے
ومثل ما نسقیه من نجانج
اور جیسے کہ ہم پلاتے ہین مطبوخ مسہل

ومثل تفمید وکالتباخر
اور جیسے لیپ کرنا اور بخور دینا
ومثل تکمید وکالغرائر
اور جیسے ٹکور کرنی اور غرغرے

ومثل ماند خنہ من دخن		ومثل مانرسلہ من عفن
اور جیسے کہ ہم دھونی دیتے ہین		اور جیسے کہ ہم حقنے استعمال کرتے ہین

مصنف دواؤنکی صفات بیان کرنا چاہتا ہی خواہ وہ اندرونی بدن یا خارج مین استعمال کیجاوین اگر متن مین تعلیف کا لفظ ہی تو اُس سے یہ مراد ہی کہ گھاس اور بوٹیون کے ذریعہ سے معالجہ کیا جاتا ہی اور اگر تغلیف کا لفظ ہی تو اس سے یہ مطلب ہی کہ سر کے بالون پر ٹوپی اور غلاف چڑھایا جاوے تاکہ گرمی سے بچاؤ ہوجاوی یا زیادہ جوئین ائل ہو جاوین وشم - بدن کو گودنا اور داغ دینا برص اور سفید بہق مین تاکہ آسانی سے دوا کی تاثیر پہونچ جاوے - سنون جو منجن دانتون پر حفر یا عبرہ کی وجہ ملا جاوے بخاتج سے مطبوخات اسہال آور مراد ہی - مبا خرہ بخور ہی جو بچے کے نکالنے کے واسطے عورت کے جاے مخصوص مین دھونی دیجاوے - دخن وہ دوا جو زکام یا سل کو دور کرے فرزجہ وہ دوا جسکو عورتین جاے مخصوص مین رکھتی ہین آبزن - دوا جوش کرکے اُسکے آب صافی نیمگرم مین مریض کو بٹھانا انکب یعنی بپھارہ - دوا جوش کرکے اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا بخور یعنی دھونی - دوا خشک جلاکر اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا - پاشویہ دوا کو پانی مین پکا کر اُس پانی سے بہ کم معروت مریض کے پانون دھونا اور پانی پونچھکر اوپر سے کپڑا لپیٹنا اور تلوے کھلے رکھنا بعد تھوڑی دیر کے نیچے کی جانب سے کھول دینا - تمریخ - دوا باریک کرکے بدن پر ملنا - اگر دوا خشک ہو تو دھورا کہتے ہین - اگر تر ہو تو بٹنا - تدہین - روغن ملنا حمول - دوا کو پوٹلی چھوٹی مین باندھ کر راہ بول یا مقعد مین رکھنا - ذرور دوا

خشک باریک گھسکر چھڑکنا۔ سعوط۔ دوا باریک یا اُسکا پانی ناک میں ٹپکانا۔ شموم۔ دوا تر یا خشک کو سونگھنا۔ ضماد یعنی لیپ۔ دوا بوٹی پیسکر ظاہر بدن پر لگانا۔ طلا۔ دوا پتلی لگانا۔ عطوس۔ دوا واسطے چھینک کے سونگھنا فتیلہ یعنی بتی۔ دوا کپڑے مین لپیٹ کر عضو کے کسی سوراخ مین رکھنا کحل۔ یعنی سرمہ باریک دوا آنکھ مین لگانا۔ کاجل۔ دوا کا دھوان لیکر آنکھون مین لگانا۔ کماد یعنی سینک اور ٹکور دوا خشک یا تر پوٹلی مین باندھکر بگرم بدن بتدریج رکھنا۔ لخلخہ۔ دوا رقیق و خوشبو کو کسی چھوٹے ظرف مین رکھکر سونگھنا نفوخ۔ دوا باریک گھسا ناک یا کسی دوسرے عضو مین پھونکنا۔ نطول یعنی تریڑا دوا کا پانی بدن پر فاصلہ سے علی الاتصال گرانا۔ تربیط یعنی پٹی باندھنا پانوئین کہ ابخرے دماغ سے کھینچتا ہے۔ تحکیک۔ پانون کا کھجلانا۔ کپڑے یا کسی خشن چیز سے معتدل وہ دوا جو متغیر خلط کو اصلی حالت پر لاوے۔ منضج۔ جو اُسکو لائق اخراج کے کرے مسہل جو براہ براز کے خارج کرے۔ مفتح۔ جو سدہ اور ریاح کو دفع کری۔ مدر جو اخلاط رقیق و ناقص کو براہ بول دفع کرے۔ مقصوع جنکے استعمال سے درد سر عارض ہو منوم جو خواب لاوی۔ منبہ۔ جو غلبہ خواب اور غنودگی کو زائل کری۔ مجلی وہ دوا جو زخم کو مواد فاسدہ پاک صاف کری۔ مدمل جو قرحہ کو گوشت صحیح سے پُر کرے۔ مجفف جو زخم کو خشک کری۔

ذکر علاج سوء المزاج وعلاماتہ

سوء مزاج اور اُسکی علامتون کا ذکر ہے

وکلما تذکر بہ من سقم	من شعر الراس لظفر القدم
اور جو بیماری کہ ہم ذکر کرینگے	سر کے بالون سے پیر کے ناخن تک

مستعمل

مُشْتَمِلاً علیٰ جمیع الْجَسَدِ	کان او اَخْتُصَّ بعضوٍ واحِدٍ
مشتمل سارے بدن پر ہو	یا ایک عضو سے خاص ہو
او کان خالیاً من الْاَمْشَاجِ	فلا تعان الخلط بالاخراج
یا ہر طرح کی آمیزش سے خالی ہو	سو تو خلط کو اخراج کی تکلیف دے
وامض علی رسالک بالعِلَاجِ	فطبه بالقلب لِلْمِزَاجِ
اور تو معالجہ مین نرمی سے چل	کہ ایسا علاج مزاج کو بدل دیتا ہی

معالجہ مین تین امور ہوتے ہین - ایک تدبیر دوسرے دواؤن کا استعمال تیسرے ہاتھ سے کام کرنا مصنف نے یہان سوء مزاج کی دو قسمین بیان کی ہین - ایک یہ کہ ایسی بیماری بلا مادہ ہو جسکا بیان طبیعات کی بحث مین مذکور ہو چکا ہی - اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً حرارت یا برودت سے تپ عارض ہو جاوے تو اس صورت مین استفراغ اور مادہ کے نکالنے کی کچھ ضرورت نہین ہی - دوسری قسم کا بیان آگے آتا ہی

ممتازه من داء جسم ممتلی	ان تمتحن بحلمه و نبتلی
ہم اسکو جدا کرینگے ہر جسم کی بیماری سے	جب ہمنے حکمت علی ہی اسکا امتحان کرلیا اور جانچ لیا

یعنی جب مادہ کے ساتھ سوء مزاج ہو تو وہان مادہ کا نکالنا ضروری ہی جیسے صفراوی تپ کی حالت مین صفرا کے اسہال دیے جاوین - پھر صفائی کے بعد مبردات سے مزاج کی تعدیل اور اسکی درستی و اصلاح کیجاوے -

ان لا علامة بدلها	تبيين للجسم في الامتلاء
کہ اس بدن میں ایسی بیماری کی علامت نہیں	جو بدن میں امتلاء کے سبب ظاہر ہوئی ہو

جب یقینا معلوم نہو کہ بیماری سرد ہی یا گرم یا سوء مزاج ساذج ہی یا مادی تو وہاں ایسی دوا کے ساتھ معالجہ نہیں کرنا چاہیے جسکا فعل قوی ہو جبتک بیماری کا حال پورا متحقق نہو جاوے۔ لیکن وہاں برودت پہونچانی چاہیے یا سخونت اسمیں اختلاف ہی۔ اکثر طبیبوں نے کہا ہی کہ ایسے موقع پر سخونت کا پہونچانا مناسب ہی۔ کیونکہ سخونت حرارتِ غریزیہ کے قریب تر ہی اور تبرید اسکے مخالف ہوتی ہی۔ اور تیز گرم چیز کا سرد کرنا بہت آسان ہی سرد کو گرم کرنیکی نسبت سے

وان تری مضر ابالدواء	فشبهه مزاج هذا الداء
اور اگر تو دیکھے کہ جسم دوا سے ضرر پاتا ہی	تو اُسکا شبہ اس مرض کا مزاج ہی
فانه يدفع بالاضداد	السبب المحدث للفساد
کیونکہ اضداد سے دفع کیا جاتا ہے	وہ سبب جو فساد کا پیدا کرنے والا ہی

جب معلوم ہو جاوے کہ بیمار آدمی گرم غذا اور دواؤں سے تسکین اور راحت پاتا ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی بیماری کا سبب برودت ہی۔ اور اگر سرد چیزوں سے آرام پاوے تو اُسکی بیماری کا سبب حرارت ہی

واللمس قوى الاستدلال	فيه وبا ضعف من افعال
اور لمس بڑی دلیل ہی اس مقدمہ میں	اور افعال کا ضعیف ہو جانا بھی

لمس اور افعال کا بیان پہلے حصہ میں پورا مذکور ہو چکا ہی یعنی حرارت اور تیزی دونوں حرارت پر دلالت کرتی ہیں اور کند ذہنی اور نامردی برودت پر

وما بدا يبرز من اثقال	وما تراه ساء من احوال
اور جو ثقل بول و براز وغیرہ ظاہر ہو	اور جو تو بری حالت دیکھے

بدن کے افعال جیسے سریع حرکت کرنا اور سخت مضبوط پکڑنا۔ اور بدن کے ثقل جیسے براز اور بول اور پسینہ کا زرد ہونا صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے

والنبض قريب عن اعتدال	لكن لا رسوب فى الابوال
اور نبض اعتدال کے قریب ہووے	لیکن بول میں رسوب نہ ہووے
بل فارغ من جنس هذا الداء	فليس فى جنس بذى امتلاء
بلکہ اس مرض کی جنس سے خالی ہے	تو یہ امتلاء کی کسی جنس سے نہیں

جب بدن کے حالات میں خرابی آجاوے یا اسکے حالات میں سے کوئی حالت متغیر ہو جاوے لیکن بول میں رسوب نہ ہو اور نبض بھی اعتدال کے قریب ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مرض کا سبب مادہ نہیں بلکہ سوء مزاج سادج (مساوی) ہے

فانما دليله بالموضع	وان يخص موضع بوجع
تو اسکی علت اسی عضو میں ہے	اور اگر خاص ہوئی کوئی عضو درد کے ساتھ

جیسے جب صرف سر میں درد ہو تو اسکی علت سر ہی میں ہے اور اگر درد دانت میں محسوس ہو تو درد معدہ میں ہے

وبمزاج الجسم والالوان	ويستدل فيه بالاسنان
اور جسم کے مزاج اور رنگوں سے	اور اسمیں دلیل پکڑی جاتی ہے عمروں سے
وبالمساكن وبالبلدان	وبفصول العام والازمان
اور آرامگاہوں سے اور شہروں سے	اور سال کے موسموں سے اور زمانوں سے

ومانقدمہ من التدبیر — اور اس تدبیر سے جو کہ پہلے گذر چکی ہو
فانہ عون علی التفسیر — کہ وہ تشریح و تشخیص پر مدد گار ہی

بشرطیکہ کوئی مخالف معارض نہ ہووے کیونکہ بعض جوانون کا مزاج سرد ہوتا ہی اور بعض بوڑھون کا مزاج گرم ہوتا ہی جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہی اور گذشتہ تدبیر کی مثال یہ ہی کہ جیساکہ جن اشخاص نے تازی ترمچھلی کو بہت زیادہ کھایا ہی تو جاننا چاہیے کہ مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہے

الاستدلال علی سوء المزاج الحار

سوء مزاج حار پر دلیل پکڑنے کا بیان

فان تکن حرارۃ فی البدن — اگر حرارت بدن مین ہو
فانہ یضرہ بالسخن — تو وہ گرمی کے سبب بدن کو ضرر دیگی

ولمسۃ سخن وبول احمر — اور جلد اسکی گرم ہو گی اور بول سرخ
والنبض فیہ سرعۃ لافتر — اور نبض مین ایسی سرعت ہو گی کہ سستی نہین کرتی

وعطش و قلق و سہر — اور تشنگی اور بیقراری اور بیداری
مع نحافۃ ولون اصفر — اور لاغری اور زردی رنگ کی

فی بلد الجنوب و الشباب — جنوبی شہر مین اور جوانی مین
والصیف والسائف من اسباب — اور موسم گرما مین اور پہلے اسباب مین

فداو بالتدبیر نحو المحرقۃ — پس تپ محرقہ جیسی بیماریونکا اور ہر بیماری کا کہ جسکو
وکل علۃ تراہا مقلقۃ — تو بیقرار کرنے والا دیکھے تدبیر سے علاج کر

وَاجْعل غذائه بقدر قوته	وقدر ما ترى له من شهوته
اور تو مقرر کر اُسکی غذا بقدر اُسکی طاقت کے	اور ہو جب اُسکی خواہش کے جو تجھے نظر پڑے

یعنی تمام گرم بیماریون کا علاج تبرید اور ترطیب ہے یعنی سردی اور تری پہونچانا جیسا کہ تپ محرقہ کے علاج مین ہوتا ہے

الاستدلال على مرض سوء المزاج البارد

سوء مزاج بارد پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان یکن من المزاج البارد	فانه ینضر بالبوارد
اور اگر مزاج بارد ہو	تو اُسکو سرد چیزون سے ضرر ہوتا ہے

خواہ سرد چیزین غذا ہون یا دوا

ونفعه من کل شیء سخن	والبرد منه عند لمس البدن
اور اُسکو آرام ہر ایک چیز سے ہوگا	اور اسکی سردی بوقت لمس بدن کے محسوس ہوگی

جس سے صرف مزاج کا حال معلوم ہوتا ہے - ورنہ تپ چوتھیہ و بعض بلغمی تپون مین اکثر بدن کا ظاہری جلد لمس سے گرم محسوس ہوتا ہے

واللون مخصوص بلونٍ ابیض	والنبض فی الابطاء مہما ینبض
اور رنگ سپید رنگ کے ساتھ مخصوص ہوگا	اور نبض جب حرکت کرے تو سستی مین ہوگی

کیونکہ بلغم کا رنگ سپید ہوتا ہے - سو جب وہ کسی جسم مین زیادہ ہوگا تو اسکا رنگ سپیدی مائل ہو جائیگا

ولیس فیه عطش ولا ارق	وان یکن ذا سهر بلا قلق
اور نہ اسمین تشنگی ہوگی اور نہ بیداری	اگرچہ ہوگا بیدار بغیر اضطراب کے

واللّون جصّیٌّ لجسمٍ زاہلِ
اور رنگ گچ جیسا ہوگا یعنی سستی بدن کی
وشتوۃ وما مضیٰ من سبب
اور موسم سردی کا ہو اور جو گذرا ہی سبب
تداوبالتسخین ان تعالج
پس تو اگر معالجہ کرنا چاہے تو تسخین سے کر

وسن شیخٍ فی بلاد الشمائل
اور سن بڑھاپے کے شمالی شہرون مین
مبردٌ فمن دلیل عجب
مبرد ہے تو وہ عجب علامت ہے
وانہٗ بذالک نحو طب لفائج
اور اسمین فالج کے علاج کیطرف قصد کر

گذشتہ سبب سے مراد یہ ہی کہ باوجود زیادہ سرد غذا کھانے کے حرکت کم کی ہو اور فالج کا علاج یہ ہی کہ بدن کو تسخین پہونچائی جاتی ہی مع اعانت تقویت کے

الاستدلال علیٰ سوء المزاج الرطب والیابس

سوء مزاج تر اور خشک پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان ہذین من السقمین
تحقیق یہ دونون بیماریان
ان کان یبسا فتراہ نحلا
اگر وہ بسبب خشکی کے ہو تو اسکو لاغر دیکھیگا

من یخلو امن احدالامرین
ایک دو امرون سے کبھی خالی نہونگی
او کان طیبا فتراہ رھلا
اور اگر تری سے ہو تو اُسے ڈھیلا دیکھیگا

جس شخص کے مزاج مین یبس زیادہ ہو اُسکا بدن خشک اور دُبلا پتلا ہوتا ہی اور کبھی تشنج بھی عارض ہو جاتا ہی اور اگر یبس کے ساتھ حرارت بھی ہو تو اکثر تپ دق ہو جاتی ہی۔ اور اگر یبس کے ساتھ برودت ہو تو تپ ذبول ہو جاتی ہی اور اگر بدن مین تری غالب ہو تو اُس سے جسم ڈھیلا اور سُست ہو جاتا ہی۔ اور اگر رطوبت کے ساتھ برودت بھی ہو تو استسقا (جلندر) ہو جاتا ہی

فامض مع اللین بالتجفیف
پس تری کے ساتھ خشک کرنے کی طرف چل

بعمل محکم لطیف
پختہ اور لطیف عمل کے ساتھ

فی الحر ما قد کان او فی البرد
گرمی میں جو ہو یا سردی میں

وامض من الیابس نحو الضد
اور خشک میں اُسکی ضد کی طرف چل

وفی الجمیع فاحم الاسبابا
اور سب امراض میں اُنکے اسباب کو دور کر

من قبل ان تعالج الصوابا
علاج واقعی شروع کرنے سے پہلے

سبھی امراض میں معالجہ بالضد کرنا چاہیے اسطرح کہ سرد کو گرمی اور تر کو خشکی اور خشک کو تری اور گرم کو سردی پہونچائی جاوے۔ لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کے سبب کی طرف نظر کرکے معلوم کیا جاوے کہ اُسکا سبب کیا اور کیسا ہے۔ اگر مادہ ہو تو استفراغ اور اُسکا نکالنا ضروری ہے۔ اور اگر ہائیت ہو جیسا کہ استسقائے زقی میں ہوتا ہے تو اول زرد پانی کو نکالکر پھر معالجہ کی تدبیر کیجاوے یا ورم گرم ہو تو پہلے بدن کے مزاج کو تبرید اور سردی پہونچائی جاوے تاکہ سبب منقطع اور زائل ہوجاوے

علاج الامراض الامتلائیۃ وشروط الاستفراغ

امراض امتلائی کا علاج اور اُسکے استفراغ کی شرطین

والداء ان یکن من امتلاء
مرض اگر امتلاء سے ہو

فلا سوی الاستفراغ من دواء
تو بجز استفراغ کے اُسکی کچھ دوا نہین

یعنی بیماری کے اسباب میں سے امتلاء غالب ہو سو اگر خون کا غلبہ ہے تو اُسکو فصد کے ذریعہ سے نکالا جاوے۔ اور اگر کوئی اور خلط غالب ہو تو اُسکو

اسہال کے ذریعہ سے خارج کیا جاوے۔

لکل فراغ شروطٌ عشرۃ	الا تکن مما الیہ من شرۃ
ہر استفراغ کی دس شرطین ہین	اگر وے نہون تو استفراغ کی حرص چاہیے
اولہا النظر فی الاعراض	والا متلائی من امراض
پہلے تو دیکھنا اعراض مین	اور استلا سے امراض مین
وسنّ شابٍ الی کہول	وعادۃ وقوۃ العلیل
(۲) سن جوانی کی عمر کہولت تک	(۳) عادت (۴) قوت بیمار کی
والفصل من خریفٍ او ربیع	وبلد معتدل الجمیع
(۵) فصل خریف کی ہو یا (۶) ربیع کی	(۷) شہر جسمین سب طرح کا اعتدال ہو

معتدل شہر سے مراد یہ ہے کہ وہان نہ تو زیادہ حرارت ہو جو اخلاط کو جلا دیوے اور نہ زیادہ سردی ہو جو انکو منجمد کر دیوے بلکہ اُسکی تمام فصلیں اعتدال کے قریب ہون کیونکہ فصد لینا اور مسہل دینا گرم شہرون مین ضعف لاتا ہے کیونکہ وہان اس سے زیادہ قوتین تحلیل ہو جاتی ہین اور سرد شہرون مین مادہ کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے

والوقت والمزاج حارٌ رطبٌ	وجسدٌ یبدو علیہ الخصب
(۸) وقت مناسب معتدل (۹) مزاج گرم تر ہو	(۱۰) اُن جسم پر ترو تازگی ظاہر ہو

ضروب الاستفراغ

استفراغ کے اقسام کا بیان ہے

وکلّ ما تفرغہ من حادثٍ	فاجذبہ اما من مکان باعثٍ
جس شئے مادہ کو تو نکالنا چاہیے	تو اُسکو کھینچ یا تو بیماری والے مکان سے

جب کہ کسی کے دہنے ہاتھ مین دموی ورم ہو جاوے اور تم اسکو تحریک مین لانا اور نکالنا چاہو تو اسکے دہنے ہاتھ کی فصد کرو اور اگر اسکو خلاف جہت کیطرف جذب کرنا اور کھینچنا مطلوب ہو تو بائین ہاتھ سے فصد لو۔ یا جب کوئی خلط دماغ سے معدہ کی طرف گرتی ہو تو اسکو بذریعہ سعوطات وغیرہ کے دماغ سے ناک کی طرف جذب کرنا چاہیے۔ اسیطرح جب مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی کے دودھ مین کوئی فاسد خلط مخلوط ہو جاوے تو اسکو مدرات حیض کے ذریعہ سے رحم کیطرف جذب کیا اور کھینچا جاوے۔ پھر کبھی جذب کرنا بعید مخالف عضو کیطرف ہوتا ہے۔ جیسے کسی شخص کی دہنی ناک مین نکسیر (رعاف) کا عارضہ ہو تو اسکے بائین پانون کی رگ صافن سے فصد لیجاوے اور کبھی جذب قریب مخالف مکان کیطرف ہوتا ہے جیسے کسی شخص کے منہ سے خون جاری ہو تو اسکے مادہ کو ناک کی طرف کھینچا جاوے۔ اور کبھی جذب بعید مکان سے ہوتا ہے جیسے حقنون سے دماغ کا مادہ نیچے کیطرف امالہ کرتا ہے

او قاجذب من سائر الاعضاء	علی خلاف او علی السواء
یا تو جذب کرے تمام اعضا سے	مخالف جہت پر یا ایک طور پر

مثلاً دہنی آنکھ کی درد مین دہنی ہاتھ کی رگ قیفال سے فصد لیجاوے جبکہ موافق جہت کی طرف مادہ کا جذب کرنا منظور ہو یا بائین ہاتھ رگ قیفال کا خون نکالا جاوے جبکہ خلاف جہت کیطرف جذب کرنیکا ارادہ ہو

وربما جاذب من اعضاء	لما یشرکہ بذالک الداء
اور اکثر اوقات تو جذب کریگا ان اعضا سے	بسبب انکی مشارکت کے ان امراض مین

کوضعنا محجمة الحجّام	فی الثدی امساک دم الارحام
جیساکہ ہم حجام کی سینگی پستانون مین لگائین	واسطے بند کرنے زخمون کے خون کے

رحم کو پستانون کے ساتھ مشارکت ہوتی ہے- کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اکثر حیض نہین آتا- کبھی فصد سے دو امور ملحوظ ہوتے ہین- جذب اور استفراغ جیساکہ کسیکے دہنے پہلو مین گرم ورم ہوجاوے تو اُسکے بائین طرف مین فصد کرنے سے استفراغ اور جذب ہوجاتا ہے

وقد مضی دلیل الامتلاء	وما یفرغه من الدواء
امتلاء کی دلیل اور جو اُسکے نکالنے کی دوا ہے	اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے

العلل الدمویة التی یفصد فیها واولا فی فصد الورم الفلغمونی

امراض دمویہ (خونی) جنمین فصد کیجاتی ہے اون مین سے اول ورم فلغمونی کی فصد کا ذکر ہے

فصد تفرق اتصال ارادی ہے جس سے کلی استفراغ حاصل ہوجاتا ہے اور اُسکے اسباب دو ہین یا تو خون کا زیادہ ہونا یا اُسکے مزاج مین خرابی اور تغیر کا آجانا- فلغمونی گرم ورم دموی ہے جو ظاہر جلد مین ہوجاتا ہے- اور بعضون نے دماغ کی خصوصیت بیان کی ہے

وانما یفصد جالینوس	عرقا اذا ما کثیر الکیموس
اور جالینوس فصد کرتا ہے رگ کی	جبکہ اوسمین خلط بہت ہوجاوے

یہان خلط سے مراد خون کی زیادتی ہے- اور کبھی کیموس دیگر ردی خلطون پر بھی بولا جاتا ہے

اذا رای علائما من الدم	فی بدن لا سیما فی الورم
جب معلوم ہون خون کی علامتین	کسی بدن مین خصوصًا ورم کی حالت مین

وافصد اذا بهذه الاشراط	دمية لا سائر الاخلاط
تو اسوقت ان شرطون پر نکال	خون والی خلط کو نہ باقی اخلاط کو

یہان شرطون سے مراد وہ دس شرطین جو کہ استفراغ کی بحث مین مذکور ہو چکی ہین اور کبھی خون کی زیادتی اور اُسکے غلبہ کی شرطین مراد لیجاتی ہین جو ابھی بیان ہو رہی ہین - اور یہی معنے یہان قریب الفہم ہین

فافصد بهذا الشغل الى ماقصده	وافصد من الامراض ما قد فصده
پس تو اس شغل سے وہی ارادہ کر جسکا اُسنے قصد کیا ہے	اور اُن امراض مین فصد کر جنکی فصد اُسنے کی ہو

اور مصنف ہمیشہ تاکید کیا کرتا تھا کہ جن مقاصد کا جالینوس نے قصد کیا ہے اُسیکا ارادہ کیا جاوے اور جن امراض مین اُسنے فصد کی ہے اُنمین ہمیشہ اسکا اتباع کیا جاوے

اذا وثقت شاهد التبيين	فابدء بفصد كل فلغمونى
جب تو صحیح حال کے گواہ کا اعتبار کر لیوے	تو تب ہر ایک ورم فلغمونی کی فصد کر

یعنی جب خون کا غلبہ ثابت ہو جاوے تب فصد لیجاوے جیسا کہ ورم فلغمونی وغیرہ مین ہوتا ہے

فى الراس من خارج وداخل	وما يكون منه فى المفاصل
سر مین ہو خون خارج یا داخل	اور جو ورم کہ مفاصل مین ہو

یہان ورمون سے مطلق گرم ورم مراد ہے نہ سرد یا خشک خواہ وہ ورم ظاہری عضو مین ہو یا باطنی مین

ورم فى اسفل الاذنين	وورم الرمد فى عينين
اور اس ورم مین جو کانون کے نیچے ہو	اور اس ورم مین جو آشوب آنکھون مین ہو

اسفل اذن سے مراد کانون کا سوراخ ہی بقراط نے کہا ہی کہ جوانونکے کانونمین گرم ورم مہلک ہی

وورم اللسان واللثات
اور زبان اور مسوڑون کے ورم مین

والذبحۃ وورم اللہاۃ
اور حلق اور کوّہ کے ورم مین

ذبح عضلات یا حلق کا ورم ہے جو اکثر مہلک ہی

وفی النغانغ وفی اللوزات
اور تالون اور لوزمین کے ورم مین

وفی الخوانیق وفی النزلات
اور خناقون اور ورمون مین

نغنغ گوشت ہی مابین لہات وشورات کے یا مابین حلق ولہات کے۔ اور لوزتین گوشت کے ٹکڑے ہین جو زبان کی جڑ کے محاذی ہوتے ہین انھین سے ہر ایک لوز یعنی بادام کے مشابہ ہوتا ہی اسلیے انکا ایسا نام رکھا گیا ہی۔ خناق ورم جو داخل حلق مین ہو جاتا ہی جس سے اندر نگلنا اور سانس لینا دشوار ہو جاتا ہی اور کبھی بڑھکر ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتا ہی

وذات الجنب وذات الرئۃ
اور پسلی اور پھیپھڑے کے درد مین

وورم فی الثدی والاربیۃ
اور پستانون اور کنج ران کے ورم مین

وورم فی الکبد او فی المعدۃ
اور جگر اور معدہ کے ورم مین

وورم فی الامعاء او فی المقعدۃ
اور امعا اور مقعد کے ورم مین

وفی الطحال وفی الانثیین
اور تلی اور بیضون کے ورم مین

وفی مثانۃ وکلیتین
اور مثانہ اور گردون کے ورم مین

وورم الرحم او فی السرۃ
اور رحم اور ناف کے ورم مین

والماشرا وفی ضروب الحمرۃ
اور ماشرا اور سرخ بادہ کے اقسام مین

باشر اگرم ورم لذع دار ہی جو صفراوی خون سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر منھ اور دماغ سب کو حاوی ہو جاتا ہی - اور کبھی ایسا نہیں ہوتا صرف چہرہ پر نمودار ہوتا ہے پھر بعض امراض مین بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا نہایت ضروری ہی جیسے دماغ اور پسلی (پہلو) اور جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم کے ورمون مین اور جو ورمین بغلون کے نیچے اور کنج ران مین اور کانون کے نیچے ہو جاتے ہین وہ اکثر طاعون کی قسم مین سے ہوتے ہین

الفصد فی القروح والبثو حیث کانت

فصد کرنی پھوڑے اور پھنسیون مین جہان ہون

وفی قروح الراس والعینین	وسعفه والقروح فی الاذنین
سر اور آنکھون کے پھوڑون مین	اور گنج مین اور کانون کے پھوڑے مین

آنکھون کے پھوڑے وہ ہین جو کہ آنکھون کے ڈھیلے پر سفید سفید نقطے ہوتے ہین - اور باوجود اسکے سر اور آنکھون مین نہایت درد محسوس ہوتا ہی جس سے کبھی آنکھ خراب بھی ہو جاتی ہے

وفی التی تسعی وقروح الرئة	وفی قروح الفم والجدریه
اور ان پھوڑون مین جو ساعیہ ہوتے ہین اور پھیپھڑے کے زخم مین	اور منھ کے زخم اور چیچک مین

پھوڑون کی قسم مین سے جو نملہ ہی وہ اکثر پھیلتے ہین اور انکے سوا کبھی اور بھی ساعی ہوتے ہین سادہ پھیپھڑے کے زخم سے اگر مصنف کی مراد سل ہی تو وہان فصد کرنا ہرگز مناسب نہین - بلکہ یہان وہ گرم ورم مراد ہی جو پھیپھڑے مین ہو جاتا ہی اور کبھی منتقل ہو کر اسکے دبیل ہو جاتے ہین تو اس صورت مین بھی

فصد صرف ابتدائی مین کیجاوے تاکہ مادہ پھیپھڑے سے جذب ہو جاوے
چونکہ منھ کا ورم گرم ہوتا ہی اسلیے اسمین فصد کرنا مناسب ہی لیکن چیچک مین
صرف پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن مین فصد لی جاوے جوانون کی
بخلاف لڑکون کے کہ اُن مین ممنوع ہی اور چوتھے روز فصد کرنے مین اختلاف ہی

وفی المعاان صحّ فیھا العلم		وفی التی ینبت فیھا اللحم
اور انتڑیون کے پھوڑون مین اگر ٹھیک معلوم ہوجاوے		اور اُنمین کہ جنکے اندر گوشت اگتا ہی

یعنی انتڑیون کے گرم ورم یا بیماری مین جیسے قولنج حار جو کہ ورمونکے ساتھ
ملحق ہی۔ لیکن اُسکا معلوم کرنا نہایت دشوار ہی اسلیے جبتک وہان خون کی
زیادتی نہ ثابت ہوجاوے ہرگز فصد نکرنا چاہیے۔ جن زخمون یا پھوڑون مین
فاسد مادہ گرتا ہی جو کہ صاف گوشت کے پیدا ہونے کو روکتا ہی وہان فصد کیجاوے
تاکہ اُس سے مادہ ہٹ جاوے

کذلک والبثور حیث کانا		والجرب الرطب اذا استبانا
یہ پھوڑے اور پھنسیان جہان ہون		اور تر خارش جبکہ ظاہر ہو

پھنسیان ورمون کے ساتھ ملحق ہین جنمین سے جو دموی ہی اُسکا حکم تو شرا کے
مثال ہی جو کہ اُسکے ساتھ مشابہ ہوتی ہی مگر یہ شرا کے مانند تمام بدن کو شامل نہین ہوتی
اور بعض کا مادہ صفراوی ہوتا ہی جسکا حکم حمرات کے مثل ہی اور بعض کا مادہ سوداوی
ہوتا ہی جسکا مادہ سوداوی خارش کے مثل ہی۔ اور بعض کا مادہ بلغمی ہوتا ہی۔ اور
بعض کا مادہ مائی جیسے آبلے ہوتے ہین۔ اور تر خارش کا مادہ دموی (خونی)
ہوتا ہی جسمین بلغم شور یا رطوبت کھاری مخلوط ہوتی ہی جسمین اس مادے کے نکالنے کیلیے

فصد کرنا ضروری ہے۔ اور خشک خارش مین فصد کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہے

مثل بثور الفم والعینین	وکالذی ینبت فی الجنبین
جیسے کہ پھنسیان مُنھ اور آنکھون مین	اور جیسے کہ دونون پہلوون مین پیدا ہوتی ہے

بثور وہ چھوٹے دنبل اور پھنسیان ہین جو سرخی کی طرف مائل ہوتی ہین جنمین نہایت درد اور تکلیف ہوتی ہے خصوصًا وہ جو کہ آنکھون مین ہوتی ہین نہایت ایذا دیتی ہین اور مُنھ کی پھنسیان کبھی معدہ کی حرارت سے ہوجاتی ہین

الفصد فی امتلاء العروق وانفجار الدم

رگون کے امتلاء اور خون کے جریان مین فصد کرنے کے بیان مین

عروق وہ رگین ہین جو خون کیطرف ہین جبکہ وہ زیادہ خون سے پُر ہوجاوین تو اُنسے بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا ضروری ہے

وفی امتلاء العرق والرعاف	وفی البواسیر من الانف
اور رگ کے پر ہونے مین اور نکسیر مین	اور ناک کی نواسیر مین فصد کر
والدم ان سال من الاسنان	لکن الدم او سال من الاذان
اور خون جب دانتون سے جاری ہو	یا ایسا ہی کانون سے
وفی البواسیر اللواتی فی الفم	وفی التی تخرج عند الرحم
اور اُن بواسیرون مین جو مُنھ مین ہوتی ہین	اور اُنمین جو رحم کے نزدیک نکلتی ہین
وفی البواسیر التی فی المقعدة	والنزف فی الطمث لقصر المدة
اور ان بواسیرون مین جو مقعد مین ہوتی ہین	اور جریان خون حیض جو تھوڑی مدت مین ہو

ناک کی بواسیر مین ایک زیادہ گوشت کا ٹکڑا ناک مین پیدا ہو جاتا ہی جسکی دو قسمین
ہین ایک سفید نرم جس سے کچھ ایسی تکلیف نہین ہوتی - دوسرا سرخ اور کبھی
سیاہی آمیز ہوتا ہی جس سے نہایت درد اور ایذا پہونچتی ہی اور مقعد کی بواسیر کا
خون سوداوی ہوتا ہی جو کہ فصد سے کم ہو جاتا ہی اور حیض مین فصد کرنے سے
اُسکا مادہ مخالف جہت کیطرف کھینچ جاتا ہی

الفصد فی العلل المتفرقہ
جُدی جُدی بیماریون مین فصد کرنی

و فی الصّداع والداء والنجر اور سر کے درد اور جگر کی بیماری اور گندہ دہنی	و وجع السّن وشعر ینتشر اور دانت کے درد اور بال نکلے گر جانے کی بیماری مین فصد کر

ان سب امراض مین ایسی حالت مین فصد کرنی چاہیے جبکہ خون کی زیادتی اور
بدن مین اسکا امتلاء معلوم ہو جسمین فصد کرنے سے خون اور امتلاء کم ہو جاتا ہی

والفسخ فی العضو والاحتلام اور عضو کے پھٹ جانے مین اور احتلام مین	و وجع المفصل و الزّکام اور جوڑ کے درد اور زکام مین

عضو کے ٹوٹنے یا پھٹ جانے کی حالت مین فصد کرنے سے ورم ہو جانے کا
ڈر نہین رہتا - اور زیادہ احتلام ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خون جو منی کا مادہ ہی
بدن مین زیادہ ہو گیا ہی - اور جوڑ کی درد سے مراد نقرس جار ہی

و الصّرع والسّبل وفی الطرفۃ اور مرگی اور سبل اور طرفہ مین	و توثۃ او فی ذھاب الشّھوۃ اور توثہ اور اشتہا کے جاتے رہنے مین

مرگی مین جب تحقیقاً خون کا غلبہ یا اُسکا فساد معلوم ہو جاوے تو فصد کیجاوے

سبل وہ سرخ رگین جو آنکھ کی سپیدی پر تنی ہوئی ہین خون غلیظ سے پُر ہو جاتی ہین۔ طرفہ سرخ نقطہ ہی جو بسبب ضربہ وغیرہ کے آنکھ مین پیدا ہو جاتا ہی اس مین فصد کرنا ورم کو روک رکھتا ہی کیونکہ درد سے مادہ جذب ہو جایا کرتا ہی

وفی النساء ووجع فی المعدۃ		وشرج منقطع فی المقعدۃ
اور عرق النساء مین اور معدہ کے درد مین		اور شرج مقعدہ مین

شرج وہ جسم ہی جو کہ قبل اور دبر کے درمیان ہی۔ عرق النساء کی پانون کے ایک جانب مین رگ ہی جسکی فصد باندھنے کے بعد کیجاتی ہی اور معدہ کے درد کے ساتھ جب گرم ورم ہو یا بدن مین خون کا زیادہ امتلا ہو تو فصد کیجاوے

وما عتری فی کبد من سدد		ووجع ناخس فی الکبد
اور سددون مین جو کہ جگر مین پیدا ہوتے ہین		اور چُبھنی درد مین جو جگر مین ہو

بشرطیکہ مزاج مین حرارت اور خون مین کثرت ہو

علاج الامراض الدمویۃ

دموی (خونی) امراض کا علاج

بطب سونوخس فی الادواء		وانج بطب ھذہ الادواء
سونوخس کے علاج سے نجات دے		تو ان مرضون کے علاج مین

یعنی دموی بیماری کا علاج سونوخس کے علاج کیطرح کیا جاوے کیونکہ سونوخس وہ تپ ہی جو کہ خون کے جوش اور اُسکی سخونت سے عارض ہوتا ہی نہ اسکی عفونت سے اسلیے اسکا عمدہ علاج فصد ہی جو اکثر تنہا ہی کافی ہوتی ہی۔ لیکن اسکے بعد رواد عات کے استعمال سے بقیہ خون کی تلطیف کر دینی چاہیے

اسہل من الصفراء بعد الفصد	وھل من الغذاء نحو البرد
صفرا میں فصد کے بعد مسہل دے	اور غذا میں سردی کی طرف میلان کر

اگر فصد کافی نہو تو خیساندون کے ذریعہ سے صفراء کا مسہل دیا جاوے اور کھانے کے لیے سرد غذائیں جیسے بقلہ (خرفہ) کاہو۔ آلو بخارا۔ انبلی دیجاوین

واجتنب السخن من الغذاء	وما بہ یزید فی الدم ماء
اور گرم غذا سے پرہیز کر	اور اُن سے بھی جو خون بڑھاتی ہین

جیسے چنے اور رہیون اور گرم مصالح اور خون کو بڑھانیوالی جیسے گوشت اور شیرین غذا اور شربت ہین

ومل بما تغذوہ نحو القابض	بکل مُزٍّ و بکل حامض
اور مائل ہو اسکی غذا کے واسطے قابض کیطرف	ہر ایک کھٹمٹھی اور ترش چیز کے ساتھ

قابض وہ غذا ہی جو انگور خام اور ریباس کے پانی کے ساتھ بنائی جاوے اور کھٹمٹھی وہ جو انار وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کیجاوے۔ اور ترش وہ جسمین سرکہ اور انبلی کی آمیزش ہو

واستعمل الدلیل فی ذا الالم	بالباب فی غلبۃ الدّم
اور اس درد مین اُس دلیل کا استعمال کر	جو غلبۂ خون کے باب مین مذکور ہی
ومل الی التبرید والتخفیف	فعل الطبیب الماہر اللطیف
اور تو تبرید اور تخفیف کی طرف مائل ہو	جیسا کہ ماہر طبیب مہربان (دانا) کرتا ہی

چونکہ علاج ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اور خون کا مزاج حار رطب ہی اسلیے اُسکا علاج اُن ادویات سے کرنا چاہیے جو کہ سرد اور خشک ہون جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہی

العلل الصفراویة

صفراوی بیماریون کا بیان

والمرض الکائن من صفراء	مثل قروح ذلق الامعاء
مرض صفراء سے ہونے والے (یہین)	جیسے اسہال انتڑیون کے زخم

زلق الامعاء ایک مرض ہی جس سے طعام امعاءمین نہین ٹھہر سکتا - اور بقول قرشی لطلان معدی کو کہتے ہین بہر صورت زلق الامعا کا سبب زخم ہین جو کہ امعا (انتڑیون) مین ہوجاتے ہین جنکا سبب معدہ صفراوی ہی جو امعا کیطرف گر کر انمین زخم کردیتا ہی - جس سے جو امعا کیطرف غذا آتی ہی پھسلکر خارج ہوجاتی ہی کیونکہ امعا مین اسقدر قوت نہین رہتی جس سے کسیقدر عرصہ تک غذا کو روک سکے اور یہی زخم کرنے والا مادہ کبھی لذعدار حرارت کیطرف مستحیل ہوجاتا ہی اور وہ یا تو دماغ سے گرا کرتا ہی - یا خود بخود وہان امعا مین پیدا ہوجاتا ہی - اور زلق کی حقیقت یہ ہی کہ غذا ہضم اور طبخ سے نکل جاتی ہی - اور کبھی ایسا زلق الامعا لزوجت ذات زخم کیوجہ سے ہوتا ہی جو کہ اس لزوجت کے سبب سے غذا کو امعا سے پھسلا کر خارج کردیتا ہی

والھذیان واختناق الرحم	والغب والغشاء واسھال الدم
اور ہذیان اور اختناق الرحم	اور تہیہ تپ اور عرق النسا اور اسہال دموی

صفراوی بیماریون مین بکواس اور بیہودہ گوئی اسلیے زیادہ ہوتی ہی کہ صفرا مین حدت اور تیزی ہوتی ہی اور وہ دماغ کی طرف صعود کرکے اُنکی رطوبتوں کو جاذب ذرہ کر کردیتا ہی اور اختناق الرحم ایک بیماری ہی جو غشی اور بیہوشی کے مشابہ ہوتی ہے اور کبھی زیادہ قوی ہوکر صرع (مرگی) کے مشابہ ہوجاتی ہی کیونکہ رحم اور دماغ [illegible]

باہم مشارکت ہوتی ہے - اور جب مجامعت سے کم استفراغ ہونے کے سبب سے منی کا مظروف پر ہو تو اسمین عفونت آجاتی ہے - کیونکہ منی ایک ایسی رطوبت ہے جو عفونت کو قبول کرکے فساد اور سمیت (زہر) کیطرف مستحیل ہوجاتی ہے جسکے بخارات دماغ مین جاکر مرگی لاتے ہین - اور اگر انمین سے کسیقدر دل کیطرف آوین تو بیہوشی عارض ہوجاتی ہے - اور غب سے صفراوی تپ مراد ہے جو کہ خالص صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور عرق النسا صفرا سے کم حادث ہوتی ہے جو کبھی اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہے جسمین بلغم مخلوط ہوتی ہے - لیکن اکثر اُسکا حدوث صرف خام بلغم سے ہوتا ہے اور وہ ایک درد ہے - جو گھٹنے سے شروع ہوکر پاؤن کے بیرونی طرف سے قدم تک مع ہوتا ہے اور کبھی انگلی تک بھی پہونچتا ہے - خونی اسہال چار قسم پر ہوتے ہین - اول وہ جو اندرونی جگر مین زیادہ خون ہونے کے سبب سے آتے ہون - جسکا سبب حرارت جگر کی زیادتی ہے جس سے جو کچھ جگر مین پہونچتا ہے وہ خون کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے - جسکا رنگ سرکہ کے سیس کے قریب ہوتا ہے - دوم وہ جو پیٹ کیطرح خارج ہون جسکا سبب جگر مین سے کسی جرم کا پگلنا معلوم ہوتا ہے - سوم یہ کہ صرف خالص خون خارج ہو جسکا سبب خون کی زیادتی اور ریاضت اور فصد کا متروک ہونا بیان کیا جاتا ہے - چہارم وہ جو معدہ کے ضعف کے سبب عارض ہون - جسمین خون کی چیز کا پہلے بیان ہوچکا ہے کیونکہ اسکا رنگ سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہے اور گوشت کے دھوون کے مشابہ ہوتا ہے - دموی اسہالات مین سے سحج بھی ہے اسلیے یہان مصنف کی مراد یہی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ اکثر سحج کا مادہ صفراوی ہوتا ہے جو امعا مین گرکر انمین فساد کردیتا ہے جس سے خون نیچے کی طرف خارج ہوتا ہے -

وعلة السُّعالِ و الصداع	وورمٌ فی الجسم یبدو ساع
اور کھانسی اور درد سر کی بیماری	اور جو ورم جسم مین دوڑتا ہوا ظاہر ہو
وشدة الوجع فی الاذنین	وکثرة المرض فی الجفنین
اور سخت درد کا ہونا دونون کانون مین	اور زیادہ بیماریان پلکون مین

چونکہ صفرا مین زیادہ تیزی اور قوت ہوتی ہی اسلیے کانون مین زیادہ سخت درد محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا نسخہ بجاے مرض کے جرب ہی جسکا سبب طبیبون نے یہ بیان کیا ہی۔ کہ اگر پلکون مین خارش صفرا سے ہوتی تو وہان ورم صفراوی کا ہونا ضروری تھا۔ بلکہ اُسکا سبب شورا اور کھار مادہ بیان کیا جاتا ہی

وفی المفاصل قروحٌ وورم	ووجعٌ فیھا شدیدٌ فی الالم
اور جوڑون مین زخم اور ورم ہو	اور اُن مین سخت درد ہوتا ہو
وکشقاقِ اصبعٍ و داحس	ونحو اثارٍ تریٰ کعادس
اور جیسے اُنگلی کا پھٹ جانا اور داحس	اور جیسے نشان جو دیکھے تو عدسیہ کو

داحس ایک ورم ہی جو اُنگلی مین ناخن کے متصل ہوتا ہی جسمین سخت درد ہوتا ہی اور اکثر اوقات اسکے جوش سے تپ بھی عارض ہوجاتی ہی۔ عدسیہ ایک پھنسی ہی جو دانۂ عدس یعنی مسور کے مشابہ ہوتی ہی۔ بدن کے مختلف مواضع مین نکلتی ہی اور طاعون کی قسم مین سے ہی اور آثار یعنی نشان سے یہان وہ چھوٹی پھنسیان زردی مائل مراد ہین جو بثرا صفراوی کے حکم مین داخل ہین

وصفرةٌ فیما علت اسنانہ	ووجع یشتدُّ فی المثانہ
اور زردی جو کیسلے دانتون پر چڑھ جاے	اور درد مثانہ مین سخت ہووے

او اصفرار الجلد او البثور		والعشق و النزف او الناصور
اور جلد کا زرد ہونا اور بثور		اور عشق اور خون کا چلنا اور ناصور

عشق وسواسی مرض ہی جسکو انسان آنکھ کے تسلط کی وجہ سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسلیے اُسکو سوداوی امراض مین شمار کرنا مناسب تھا۔ بلکہ یہان بجاے عشق کے غشی کا لفظ صحیح ہی جو اکثر متعدد نسخون مین پایا گیا ہی

و سدة تکون فی الکبود		ومثل اثار دقاق سود
اور سدہ جو جگر مین ہوتا ہی		اور جیسے داغ چھوٹے چھوٹے کالے کالے

کسی طبیب نے نہین لکھا ہی کہ جسم مین سیاہ داغ صفرا سے ہوتے ہین نہ خود شیخ نے قانون مین لکھا بلکہ وہ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتے ہین یا سوختہ خون سی اور مصنف نے قانون مین لکھا ہی کہ جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین یا تو غلیظ یا لزوجت دار خلط سے یا ورم یا ریح سے یا غلیظ اشیاء جیسے گاے اور اونٹ کے گوشت کے کھانے سے یا غذا کھانے کے بعد حرکت کرنے سے یا مٹی یا ٹھیکری یا کوئلے کھانے سے یا قابض میوہ جات کمثری و زعرور وغیرہ کے تناول سے اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ صفرا سے جگر مین سدّے ہو جاتے ہین کیونکہ وہ رقیق ہے البتہ یون کہا جا سکتا ہی کہ جب صفرا کے ساتھ بلغم آمیزش پاتا ہی تو اُس سی جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین۔ اور نیز یہان جلد کی زردی سے مراد وہ ہی جو یرقان مین ہوتی ہی

و کسحج او کذهاب شهوة		و ورم فی الرحم او کالشوصة
اور خراش انتڑیون کا اور جاتا رہنا اشتہاے طعام کا		اور رحم کا ورم اور شوصہ

شوصہ گرم ورم ہی۔ پسلیون کے حجاب کے اندر ہو جاتا ہی جسکو ذات الجنب و برسام

کہتے ہین اور کبھی شور بلغم سے عارض ہوتا ہے۔ طعام کی اشتہاء کبھی صفرا کی زیادتی سے زائل ہو جاتی ہے لیکن اکثر اُسکا سبب مادہ باردہ ہوتا ہے جس سے اشتہائے طعام کی قوت مین ضعف آجاتا ہے

وکالدوار وانشقاق الشفة	ووجع اللهات او کالهیضة
اور جیسے کہ دوران سر اور لب کا پھٹ جانا	اور کوّے کا درد اور ہیضہ
والقروح الساعیة وکالدبیلة	والصلابة فی المقعدة
اور جیسے کہ زخم جو چلے اور دنبل	اور صلابت کہ مقعد مین ظاہر ہو

دوران یہ ہے کہ انسان کو اپنے گرد تمام اشیا گھومتی نظر آتی ہین جو اکثر صفراوی بخارات سے ہوتا ہے جو معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور لب کے پھٹنے کا سبب یا تو مزاج کی گرمی یا گرم بخار یا عضو یا بدن کے مزاج کا یبس ہوتا ہے اور ہیضہ مین غذا معدہ مین خراب ہو کر باہر نکلنا چاہتی ہے یا تو قے کے ذریعہ سے یا اسہال سے۔ اور ہیضہ اور ذرب مین یہ تفاوت ہے کہ ہیضہ مین قے ہوا کرتی ہے جس سے اکثر مرہ صفرا خارج ہوتا ہے۔ اور ذرب مین قے نہین ہوتی۔ اور جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ مختلف قسم کا کیلوس کیطرح ہوتا ہے۔ اور ہیضہ جلدی زائل ہو جاتا ہے اور ذرب بطی الزوال ہے۔ اور چلنے والے زخم (قروح ساعیہ) اکثر رقیق صفرا سے پیدا ہوتے ہین جسکا مزاج فاسد اور متغیر ہو جاتا ہے۔ اور دبیلہ طب کی اصطلاح مین ایک قسم کا ورم تکلیف دینے والا ہے۔ جسکا اندرونی موضع خالی ہوتا ہے جسمین مادہ جمع ہو جاتا ہے جیسا معدہ یا مقعد کی صلابت ہے جسکے ساتھ بعضون نے معدہ کے سخت ورم کو بھی ملحق کیا ہے۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک جسا ورم کے مشابہ ہے

حقیقت مین ورم نہین ہوتا۔ جسکا سبب سوداء غلیظ جو معدہ مین داخل ہو جاتا ہی اور اہل لغت نے بیان کیا ہی کہ جاسی ثقیل چیز کو کہتے ہین۔ اور یہ ثقل او صلابت اُسکے اعراض سے ہی۔

والحکۃ او کحصبۃ او نملۃ	و حمرۃ او کقروح ساعیۃ
اور خارش اور چیچک اور کھسرا	اور سرخ بادہ اور پھیپھڑے کے زخم

نملہ کھسرا ہی جو چھوٹی چھوٹی صفراوی پھنسیان ہوتی ہین

علاج العلل الصفراویہ

صفراوی بیماریون کا علاج

و مِل بمثل ھذہ فی الطب	الی معالجات حمی الغب
ان مرضون کے علاج کرنے مین	معالجات حمی غب کیطرف میلان کر

صفرا کے تمام اقسام حار یابس ہین اور جو امراض اس سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ایسا ہی گرم خشک ہین اسی طرح حمی غب یعنی تھیہ تپ جو ایک دن بیچ مین ناغہ کرکے تیسرے روز چڑھا کرتی ہی اور پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ علاج بالضد کیا جاتا ہی اسلیے حمی غب اور دیگر امراض صفراوی کا علاج اُن ادویات سے کیا جاوے جو کہ بارد اور رطب ہین

واخرج الصفراء دون الفصد	واقصد من التبرید نحو القصد
اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے	اور قصد کر تبرید سے میانہ روی کو
فی العلل المقصودۃ الاّمیّۃ	و خص بالترتیب ذی المزیۃ
مخصوص دموی بیماریون مین	اور خاص کیا گیا ہی ساتھ عمدہ ترتیب کے

فی نسخۃ

واخرج الصفراء دون الفصد
اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے
واقصد من التبرید نحو الفصد
اور قصد کر تبرید سے فصد کی طرف
فی العلل المذکورۃ الدمیۃ
مذکورہ دموی بیماریون مین
وخص بالترطیب فی المرّیۃ
اور ترطیب کے ساتھ مخصوص کر صفرا کو

میرے نزدیک یہ معنی عمدہ اور قریب الفہم مین

فانہا تشرکہا فی الحمّٰ
کہ یہ بیماریان دموی بیماریون کو گرمی مین شریک ہین
وکل ما یلقی لفتی من ضرّ
اور ہر اُس بیماری اور دُکھ کو بھی جو جوان کو لگتی ہین
واستعمل الدلیل فی ذا الداء
اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین
بالباب فی غلبۃ الصفراء
موافق باب اوس بیان کے جو غلبہ صفرا مین گذرچکا ہے

تمام طبیب بالاتفاق اس امر کے قائل ہین کہ جبتک خون مین زیادتی یا اُسمین تغیر نہو فصد کرنا ممنوع ہے اور نہ فصد سے زیادہ خون نکالا جاوے جو بدن مین یبس اور خشکی زیادہ کرتا ہے اور یہان مقصود بدن کو رطوبت اور تری پہونچانا ہے بعد ازین تپ کی تدبیر کیجاوے اُن ادویات سے جو کہ تپ دموی کے علاج مین مذکور ہوچکی ہین لیکن یہ دونون تپ حرارت مین تو مشترک ہین لیکن دموی مین تبرید اور تجفیف کی جاتی ہے جیسے ریباس اور انبرباریس اور تخم مہندی دیجاوین کیونکہ خون مرطوب ہوتا ہے جسکی اصلاح کے لیے مجففات کا استعمال کرنا مناسب ہے اور صفرا کا مزاج یابس ہے اُسکی صفراوی بیماریون مین ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے

العلل البلغمیّة
بلغمی بیماریون کا بیان

وکل سقم کائن من بلغم	کما تَرَاہ رهلاً من ورم
جو مرض کہ بلغم سے ہو ایسا ہی	جیسے تو ڈھیلا ورم دیکھتا ہے

ڈھیلا ورم وہ ہے جسمین دبانے سے اُنگلی داخل ہو جاتی ہے

و فالج و علة الاسترخاء	و کصداع البرد والاغماء
اور جیسے فالج اور استرخاء کا مرض	اور سردی کا درد سر اور بیہوشی کیطرح

فالج لغت مین بدن کے ایک جانب کا طول مین استرخاء ہو جانے کو کہتے ہین اور طب مین فالج بدن کے اعضا مین سے کسی ایک عضو کا ڈھیلا اور مسترخی ہو جانا ہے اسصورت مین استرخاء کی بیماری جو علیحدہ شمار کی ہو اُسکا کچھ مفہوم نہین ہے ہان جبکہ فالج سے لغوی معنی اور استرخاء سے دوسرے طبی معنی مراد لیے جاوین تو کچھ مخالفت نہین آتی ۔ اغماء نیند اور بیہوشی کے درمیان ایک حالت ہے جسمین آدمی کے تمام حواس بیکار ہو جاتے ہین ۔ اُسکا سبب غلیظ بخارات ہین جو کہ دماغ مین پہونچکر دماغ کی روح کو ایذا پہونچاتے ہین ۔

والجرب الغلیظ والزحیر	و ورم العنق وهو الخنزیر
اور جیسی خارش غلیظ اور پیچش	اور گردن کا ورم جو خنزیر ہے

غلیظ خارش وہ جو کہ فی نفسہ غلیظ اور صلب ہو یا اُسکا مادہ ایسا ہو اور وہ بلغمی شور مادہ سے پیدا ہوتی ہے جو کہ خون مین مخلوط ہوتا ہے ۔ زحیر یعنی پیچش یہان بلغمی بیماریون مین شمار کرنا مناسب نہ تھا ۔ کیونکہ وہ بالاتفاق گرم صفراوی خلط سے پیدا ہوتی ہے

یا گرم ورم سے یا شور بلغم سے یا کسی خارجی سبب سے شاید بلغم شور سے پیدا ہونیکی وجہ سے یہاں لکھدیا گیا ہے۔ گردن کے ورم سے مراد سخت ورم ہے اور اصطلاح مقرر ہو چکی ہے کہ گردن کے سخت ورموں کو خنازیر کہتے ہیں

کالصداع والنسیان	و وجع المبارد فی الاذان
اور جیسے درد سر اور نسیان	اور درد سرد جو کہ کانوں میں ہو
وبرش و نمش و سکتة	و کسعال لین و لقوہ
اور جیسے برش اور نمش اور سکتہ	اور جیسے کھانسی نرم نرم اور لقوہ

برش چھوٹے چھوٹے نقطے سیاہ رنگ کے ہیں جو اکثر چہرہ پر نمودار ہوتے ہیں اور نمش قطعہ سیاہ یا سرخ ہے جو چہرہ میں پیدا ہوتا ہے اور شیخ کے نزدیک جو سرخ ہو وہ نمش ہے اور جو سیاہ ہو وہ برش ہے اور نرم کھانسی جیسے کہ بوڑھوں میں ہوتی ہے اسکا سبب لزوجت وار غلیظ مادہ ہے جو کہ سینہ اور حنجرہ میں آجاتا ہے۔ اور کبھی لوگوں کو بھی نرم سرفہ ہوتی ہے

وداء فیل وانقطاع شہوہ	والقمل والغلظ فی المقعدة
اور جیسا کہ داء الفیل اور جاتا رہنا اشتہا کا	اور جوئیں پڑنی اور مقعد میں غلظت اور سختی نظر آنی

داء الفیل مرض ہے جسمیں قدم بڑھ جاتا ہے سودا یا غلیظ خون یا بلغم کے نزول سے اسمیں اکثر تو قدم ہی بڑھجاتا ہے اور کبھی ساق (پنڈلی) بھی بھاری ہوجاتی ہے چونکہ اسمیں پاؤں ہاتھی کے مشابہ ہو جاتے ہیں اسلیے اس بیماری کو داء الفیل کہا گیا یا یہ کہ اکثر ہاتھی کو یہ بیماری عارض ہوتی ہے

وماء عین وانتشار عین	والنتن اذ یجد ثنی الابطین
اور جیسے نزول الماء و بقعہ جنبیہ کا وسیع ہو جانا	اور تعفن جو کہ دونوں بغلوں میں ہو

ماءعین یعنی نزول الماء سے وہ پانی مراد ہے جو کہ آنکھون مین اُتر آتا ہے اور بینائی پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور آنکھ کے ثقبۂ عنبیہ وسیع ہوجانیکا سبب غلیظ خلط لزوجت دار ہے جو کہ حدقہ (ڈھیلے) کے اندر داخل ہوکر آنکھ کی تھوڑی سی سیاہی کو پھیلاکر زیادہ کردیتا ہے

وکالذی فی البطن من آفات	کزلق الامعاء والحیات
اور جیسے کہ وہ آفتین جو پیٹ مین ہوتی ہین	زلق الامعاء اور حیات کیچوے کیطرح

پیٹ کی آفتین جیسے ریح۔ قولنج ضعف ہضم وغیرہ۔ اور زلق الامعا کا سبب اکثر رطوبت بلغمی ہوتی ہے۔ جو امعا سے غذا کو اُسکے نکلنے کے وقت سے پہلے خارج کردیتی ہے۔ اور کبھی امعاء کے زخمون کے سبب سے بھی ایسا ہوجایا کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔ اور حیات یعنی کیچوے سے لمبے کیڑے پیٹ مین ہوجاتے ہین جنکے پیدا ہونیکا سبب بلغمی رطوبت ہی بیان کیا جاتا ہے

والعسر اذ یحدث فی الولادۃ	والاحتباس منہ فی المشیمہ
اور دشواری جو ولادت مین پیدا ہووے	اور احتباس مشیمہ مین ہوجاتا

ولادت کی دشواری اور مشیمہ یعنے آنول کے رک جانے مین بلغم کو کچھ دخل نہین ہے اور نہ مصنف نے کسی اور کتاب مین ایسا کہا ہے

ووجع الکلی وحمی الیوم	والبرد فی الطحال او فی الکبد
اور گردون کا درد اور روزمرہ آنیوالی تپ	اور سردی تلی یا جگر مین
وکالنتوء کائنا فی السُرّۃ	ومرض من اختلاف مِدّۃ
اور جیسے کہ اُبھرنا جو ناف مین ہو	اور مرض کہ پیپ کے اسہال سے ہو

ناف کے اُبھرنے کا سبب ریح ہی-اور ریح کے پیدا ہونے کے اسباب مین سے ایک بلغم ہی جو کہ معدہ مین گر کر اُسکو خراب کر دیتی ہی-اور اختلاف مدّہ سے مراد اسہال پیپ کے ہین کیونکہ موٹی امعامین کبھی مادہ بلغمی سے ورم ہو کر متحجر ہو جاتا ہی جس سے پیپ براز مین مخلوط ہو کر خارج ہوتی ہی

ووجع المفصل واسودادہٗ	وخضرۃٍ تعلوہ واکمدادہٗ
اور جوڑ کا درد اور اُسکا سیاہ ہو جانا	اور سبزی جو اُسپر ہو یا سیاہی

جوڑون کا درد اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی-اور کسی عضو کا سیاہ یا سبز یا نیلگون ہونا یا تو کسی خارجی سبب سے ہوتا ہی جیسے سردی یا برف کا پہونچنا یا داخل سے جیسے خلط سوداوی جو معدہ مین گر کر اُسکا مزاج فاسد اور خراب کر دیتی ہی

ومرض الحبن کالزقی	منہ او اللحمی او الطبلی
اور استسقا کی بیماری جیسے استسقاء زقی	اور لحمی اور طبلی

استسقاء زقی مین پانی ہوتا ہی اور طبلی مین ہوا-اور لحمی مین غذا سارے بدن مین اور یہ تینون قسمین غریب مادہ باردہ یا مائیہ سے حادث ہوتی ہین اسلیے یہ بلغم کے اقسام مین شمار کی جاتی ہین

علاج الامراض البلغمیّۃ

بلغمی بیماریون کا علاج یعنے انکی تدبیرین

ومِل بھذا الضرب الی العلاج	البارد الرطب من المزاج
اس قسم مین بارد رطب مزاج کے	علاج کی طرف تو رجوع کر
واستعمل الدلیل فی معرفتہ	علائم البلغم فی غلبتہ
اور استعمال کر دلیل اُسکی شناخت مین	وہ علامتین جو بلغم کے غلبہ مین ہوتی ہین

وافرغ بما ذکرت من الدواء | تستفرغ البلغم فی ذا الداء
اور استفرغ کراؤن دوائیوں سے جنکا مین ذکر کرچکا ہون | تاکہ تو اس مرض مین بلغم کو نکالے

چونکہ بیماریون کا علاج اُنکے ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اسلیے بارد و رطب بیماری کا علاج اُسکی ضد حار یابس دوا سے کرنا چاہیے۔ پس بلغم کا معالجہ تین امور سے عمل ہوتا ہی۔ اول مادہ کو پکانا اور اُسمین نضج دینا تاکہ اُسکا قوام درست ہوکر نکلنے کے قابل ہوجاوے۔ دوسرے بلغم کے مسہلات کے ذریعہ سے اُسکا نکالنا تیسرے بقیہ اثر کی تعدیل کے لیے حار یابس ادویات کا استعمال کرنا

وبعد ذا ادخل علی ذا البدن | ما یسخن الجسم من المسخن
بعد اُسکے داخل کر اُس بدن پر | وہ گرم دوا جو بدن کو گرم کردیوے
ومِل مع التسخین للتجفیف | وبالغذاء التسخن اللطیف
اور باوجود گرمی کے رغبت کر تو طرف خشکی پہونچانیکے | اور طرف گرم غذا اے لطیف کے
ھذا وبالجملۃ فلتعالج | بسخن من داخل او خارج
اُسپر التزام کر اور الغرض تو علاج کر | گرم چیز سے خواہ داخل سے یا خارج سے
وبخو ما لصنعۃ فی الفالج | من حب منتن ومن تحاریج
اور اُس سے جو ہم فالج کی بیماری مین بناتے ہین | نسخہ حب منتن کا اور مسہل بلغمی سے

بدن مین جب بلغم غلبہ پاتا ہی تو اُس سے اُسکے مزاج مین برودت آجاتی ہی اور پھر جب بلغم کو اسہال کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہی۔ تو کچھ نہ کچھ مزاج کی برودت کا اثر بدن مین رہ جاتا ہی جسکا دفعیہ گرم ادویات سے کیا جاوے خواہ داخل کی طرف سے جیسے معجون فلاسفہ اور گرم مصالح کا تناول کرنا یا خارج سے

جیسے گرم ضماد کرنا اور گرم تیلون کا ملنا تاکہ ظاہر بدن پر حرارت غلبہ پا لیوے اور بدن کے مسامات کھل جاوین۔ اور جسطرح صفراوی بیماریون کے معالجہ مین سردی اور تری پہونچائی جاتی ہے اسیطرح یہان برخلاف گرمی اور خشکی پہونچانی چاہیے۔ اور بلغمی امراض کا علاج فالج کے علاجون کا ایک جز ہے اسلیے فالج کی تدابیر کے مطابق یہان علاج کرنا چاہیے۔ تخلخ سے مراد بلغمی مسہل ہے لیکن جو مسہل ہلیلجات اور میوہ جات سے مرکب کرتے ہین وہ بلغمی امراض کے مناسب نہین ہے

الامراض السوداویہ
سوداوی امراض کا بیان

وکل ما فی البدن من داء	مستحدث من مرة سوداء
ہر بیماری بدن مین	جو مرہ سودا سے پیدا ہوتی ہے
فکالثالیل وحمی الربع	وکالبواسیر داء الصرع
جیسے مسّے اور چوتھیے کا بخار	اور جیسے بواسیر اور مرگی کی بیماری

مرگی کے اسباب مین سے رطوبت بلغمی ہے جسکا جوہر ناقص ہوتا ہے دماغ مین جاکر حس وحرکت کے مجری (یعنی راہ) مین غیر مکمل سُدہ پیدا کر دیتا ہے اور اگر پورا سُدہ ہو جاوے تو اس سے سکتہ عارض ہو جاتا ہے۔ بقول بقراط مرگی کے تین اسباب ہین۔ یا تو کسی اور بیماری سے یا غلیظ فاسد متعفنہ مادہ سے یا جن سے ہوتی ہے

وکالذی فی الانف من بسابح	من تاکل وکالتشنج
اور جیسے کہ ناک مین پھنسیان ہوتی ہین	اور ماسس خوردہ اور تشنج

تشنج کسی عضو کا اپنی اصل اور جڑ کی طرف سکڑ کر چلا جانا - اور فواق (ہچکی) بھی تشنج کے اقسام میں سے ہے - اور تشنج کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو پیدا ہوتا ہے پٹھوں کے امتلاء سے جو کہ ایسی غلیظ رطوبتوں سے پُر ہو جاتے ہیں جو کہ عضو کو پوری حرکت کرنے سے باز رکھتے ہیں - اس قسم کا تشنج اکثر دفعۃً عارض ہوا کرتا ہے دوسرا تشنج یبسی جو کہ یابس خلط سوداوی کے غلبہ یا بدن یا کسی عضو کے مزاج پر خشکی کے غالب آنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے بدن کی تمام رطوبتیں جذب ہو جاتی ہیں

ومغصٍ وسرطانٍ وبهق	وكلفٍ وكالصداع والارق
اور مروڑ اور سرطان اور سیاہ چھیپ	اور کلف اور درد سر اور بیداری

مغص یعنی مروڑ اکثر خلط غلیظ یا ریح غلیظ سے پیدا ہوتے ہیں اور گرم خلط سے انکا ہونا کمتر ہے - اور سرطان (کیکڑا) دریائی حیوان مشہور ہے - اور چونکہ ورم سوداوی سرطان کے شکم سے مشابہت رکھتا ہے - اور باہر سے اُسکی منشعبہ رگیں سرطان کے پاؤں کے مشابہ ہوتی ہیں - اسلیے اُسکا یہ نام رکھا گیا - دوم یہ کہ یہ ورم اعضا کو اسیطرح چمٹ جاتا ہے - جیساکہ وہ کسی چیز کو پکڑ لیتا ہے - اور سرطان کی دو قسمیں ہیں متقرح و غیر متقرح - اور بہق اور کلف میں یہ فرق ہے کہ بہق اسود میں خشونت ہوتی ہے اور کلف میں نرمی اور صفائی -

والورم الصلب وكالجذام	وكالذى يفسد من الطعام
اور جیسے سخت ورم اور جذام	اور جیسے کہ کوئی طعام فاسد ہو جاوے

برش اور نمش دونوں کلف ہی میں داخل ہیں نمش کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور جو سرخ رنگ

سیاہی آمیز ہو اُسکو برش کہتے ہین اور جو بعظم ہو وہ کلف ہی- ان سب کا سبب جن کے
مزاج کی خشکی ہی یا سوداوی خلط کا ظاہر جلد کیطرف مندفع ہوتا ہی اور سخت ورم
سرطان کی قسم مین سے ہوتا ہی صداع سر کا درد ہی جسکا پیدا ہونا سودا سے کمتر ہی کیونکہ
سودا کا صعود اپنی غلظت اور خشکی کیوجہ سے دماغ کیطرف کمتر ہوتا ہی- اور جذام
جسکو داء الاسد کہتے ہین کیونکہ یہ بیماری اسد یعنی شیرون مین زیادہ ہوا کرتی ہی یا
اسلیے کہ اس بیماری والا آدمی شیر کی طرح بیٹھا کرتا ہی یا اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہی
فر من المجذوم فرارک من الاسد- یعنی صحیح بخاری مین مروی ہی کہ مجذوم سے
ایسی نفرت کرو جیسے کہ شیر سے چاہیے- اور جذام کا سبب یہ ہی کہ سودا بدن مین
زیادہ ہو جاتا ہی- یا سخت ورم متراکم ہو کر بدن کی قوتونکو مغلوب کر دیتا ہی- معدہ مین
غذا کے بگڑنے کے دو اسباب ہین- ایک لطیف طعام کا فاسد ہو جانا جو معدہ کے
ضعف اور اُسکی حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہی- دوسرے غلیظ کا فاسد ہونا جسکے
بگڑنے سے لطیف کا بگڑنا آسان تر ہی جسکا سبب وہ مادہ فاسدہ ہی جو کہ معدہ مین
گرتا ہی سو اس فساد کے ساتھ جب حموضت اور ترشی بھی پائی جاوے تو سمجھنا
چاہیے کہ اُسکا مادہ سوداوی ہی جو کہ معدہ مین پیدا ہو گیا ہی-

فی الجوف والیابس من سعال	و بالریح و الجساء فی الطحال
شکم مین اور خشک کھانسی	اور ریح اور صلابت تلی مین

ریح الطحال جسکو نفخ رائح بھی کہتے ہین وہ غلیظ سوداوی ریح ہی جو کہ طحال کے
تجاویف مین داخل ہو جاتی ہی- اور کبھی وہ ریح طحال کے مجاور امعا مین بند
ہو جاتی ہی- اور تلی کی ریح اور ورم مین یہ تفاوت ہی کہ ریح مین خفت ہوتی ہی

اور ورم میں سختی اور تیز ورم کی صورت میں دبانے اور لمس سے درد اور تکلیف
ہوتی ہی اور ریح میں دبانے سے تسکین اور صلابت طحال اُسکی سخت ورم مراد ہی

ومادہا البول من احتباس	وداءِ مالیخولیائی بالراس
اور وہ احتباس جو بول کو صدمہ پہونچاتا ہی	اور مالیخولیا کی بیماری جو سر میں ہوتی ہے

مالیخولیا کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو کہ سر میں ہوتی ہی دوسری وہ جو سارے بدن
کی شرکت سے ہو تیسرے وہ جو مراق البطن کی شرکت سے ہو ہر صورت سب کا مادہ
سودا ہوتا ہی اور احتباس بول سے مراد دشواری ہی جسکا سبب اکثر برودت ہوتی ہی اور جب
سودا بھی کسی مجری میں گرتا ہی تو اپنی غلظت اور سختی کی وجہ سے اُسکی راہ کو بند کردیتا ہی

ومرض من عض کلب کلب	وداءِ قولنج وداءِ ثعلب
اور مرض جو باوے کتے کے کاٹنے سے ہوتا ہی	اور قولنج کی بیماری اور داءِ ثعلب

قولنج ایک بیماری ہی جسمیں قابل اخراج کی چیز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی جسکا اکثر سبب
غلیظ ریح ہی اور کبھی سودا امعا میں گر کر جو کچھ وہاں پاتا ہی اُسکو جذب اور خشک
کردیتا ہی یا اسمیں جو ریح ہوتی ہی وہ غلیظ ہو جاتی ہی - اور کبھی امعا کے سدے
سے بھی عارض ہو جاتی ہی - داءِ ثعلب ایک بیماری ہی جسمیں سر کے سارے
بال گر جاتے ہیں جسکا سبب صرف صفرا ہی یا سودا صفرا آمیز بلکہ چاروں اخلاط
کے غلبہ سے یہ بیماری ہو جاتی ہی - پس جو سوداء سے ہو اُس عضو کا رنگ سیاہ
یا خاکستری ہوتا ہی - اور جو بلغم سے ہو وہ سفید اور جو صفرا سے ہو وہ زردی آمیز
ہوتا ہی - باولے کتے کے کاٹنے سے آدمی دیوانہ بلکہ مجذوم کے حالات کے مشابہ
ہو جاتا ہی کیونکہ اُسکا مزاج احتراق واقع ہونے سے زہردار سودا کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی

والقو باو اللبن المعقود	فی الجوف والبرد فی الکبود
اور داد اور شیر منجمد	شکم مین اور جگر میں سردی

خراز بھی قوبا کے قسم مین سے ہی جو اکثر بدن مین پھیل جاتا ہی جسکا مادہ سوداوی ہی ہوتا ہی۔ اور پیٹ مین شیر منجمد سے یہ مراد لیجا سکتی ہی کہ جب دودھ معدہ مین پہونچتا ہی تو وہان سودا اگر کریا اسمین مخلوط ہو کر اپنی غلظت کی وجہ سے اُسکو منجمد کردیتا ہی۔ اور سودا سے جگر کا سرد ہو جانا ناممکن ہی۔ اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو اُس سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ جب کسی قدر سودا مین سے جگر کے خون مین جاکر مخلوط ہوتا ہی تو وہ خون سرد ہو جاتا ہی جس سے سودا کی برودت کی وجہ سے جگر مین بھی سردی آجاتی ہے جو عین اسکا سرد ہوتا ہے

ومرض فی شہوۃ کلبیۃ	وحصی الکلیۃ والمثانۃ
اور مرض شہوت کلبی کی	اور گردہ اور مثانہ مین سنگریزہ
ونفخۃ و ورم فی المعدۃ	وکانشقاق کان فی المقعدۃ
اور ریاح یا ورم معدہ مین	اور انشقاق کہ مقعد مین واقع ہو

فی نسخۃ

ومرض من شہوۃ کلبیۃ	وکانشقاق کان فی المقعدۃ
وحصی الکلیۃ والمثانۃ	ونفخ مؤلم فوق العانۃ
اور جیسے گردہ اور مثانہ کے سنگریزہ	اور ریح جو پیڑو سے اوپر تکلیف دیوے

شہوت کلبیہ جسکو جوع الکلب بھی کہتے ہین یہ ہی کہ آدمی غذا کھاتا ہی مگر اُسکا شکم سیر نہین ہوتا ہی جسکا سبب سوداوی خلط ہی جو معدہ مین گرتی ہے اور بھی

ترش بھی ہوجاتی ہے - اور جوع البقریہ ہے کہ آدمی کے اعضا بھوکے اور غذا کے متقاضی ہوتے ہین مگر معدہ غذا کی خواہش نہین کرتا - اور مقعد کے پھٹنے کا سبب مزاج کی یبوست ہے - مثانہ اور گردون کے سنگریزون کا سبب سودا تو ہو نہین سکتا کیونکہ تمام طبیب بلکہ خود مصنف نے بھی اپنی اور کتابون مین تصریح کی ہے کہ سنگریزہ پیدا ہوتے ہین بلغم غلیظ یا لزوجت دار سے جسمین زیادہ حرارت عمل کر کے تحجر کر دیتی ہے

والنفخ فی الراس والاذنین		والنفخ فی البطن وفی الجنبین
اور نفخ سر مین اور دونون کانون مین		اور ریح شکم مین اور دونون پہلو مین

پیٹ کا نفخ قولنج کی قسم مین سے ہے - ریح غلیظ یا خلط غلیظ ہے جو کہ تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے - کانون مین نفخ سے مراد طنین ہے جسکا سبب سوداوی بخارات ہین جو کہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا کسی اور جگہ سے صعود کر کے دماغ مین پہونچتے ہین

ونقرس یکون فی الرجلین		وشتر یحدث فی الجفنین
اور نقرس کا درد جو کہ دونون پیرون مین پیدا ہو		اور سکڑنا کہ دونون پلکون کو عارض ہو

پلکون کے سکڑنے کا سبب یا تو تشنج ہے یا خشکی جو دونون سودا مین شامل ہین اس بیماری مین نیچے کی پلک ایسی سکڑ جاتی ہے کہ آنکھ پر آنکھ منطبق نہین ہو سکتی نقرس - درد جو پانوون کے انگوٹھے سے شروع ہو کر اوپر کو چلا آتا ہے -

علاج الامراض السوداویۃ

سوداوی بیماریون کا علاج

للطب فی الجذام مزاج واء		ومل بہذا النوع من الادواء
اُس علاج کی طرف جو جذام کی بیماری مین ہے		اور مائل ہو تو اس قسم کے مرضون مین

واستعملِ الدليل في ذا الداءِ
اور استعمال کر دلیل کو اس مرض میں

بالباب في غلبة السّوداءِ
موافق اُس باب کے جو غلبہ سودا میں مذکور ہے

فافرغ باقتيمون او بسفائج
پس استفراغ کر تو افتیمون اور بسفائج کے ساتھ

وبالذي ذكرتُ فلتعالج
اور جو پہلے میں ذکر کر چکا ہوں اُسکے ساتھ معالجہ کر

واستعمل التسخين والترطيبا
اور استعمال کر تو تسخین اور ترطیب کو

كنت بما تفعله مُصيبا
تاکہ تو اپنے کام اور علاج میں بامراد ہووے

کئی بار پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ علاج بالضد کیا جاتا ہے۔ گرم کا سرد سے اور خشک کا تر سے اور تر کا خشک سے پھر مصنف نے اُن امراض کا علاج درج کیا ہے جو اُس قسم کے تمام علاجوں کا اصل اصول ہے جیسے حمی غب کو بیان کیا جسکے علاج کے مطابق تمام گرم بیماریوں کا علاج ہے۔ اور تمام بارد بیماریوں کا علاج فالج کی طرح ہے۔ اور سوداوی کا علاج جُذام کے مانند۔ اور سودا کا مزاج سرد خشک ہے اسلیے اُسکی بیماریوں کا علاج گرمی اور تری سے کرنا چاہیے اور گرمی سے مراد معتدل ہے کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر ہو جاتا ہے

الجزءُ الثالث وهو العمل باليد وتقسيمه
یہ کتاب کا تیسرا حصہ ہے اور وہ عمل بالید ہے اور اُسکی تقسیم

اذ فرغتُ من نظام ما فيه
جب میں فارغ ہوا بڑی مفید مسلک کے

فآن ان ابدء باعمال اليد
تو اب اعمال بالید کے شروع کرنے کا وقت آیا

فواحدٌ يعمل في العروق
پس ایک قسم یہ ہے کہ کیا جاتا ہے عروق میں

فغي جليها او في الدقيق
بڑی رگیں ہوں یا چھوٹی باریک

و ثالثا تعمله فی العظم	و ثانیا تعمله فی اللحم
اور تیسرا جو تو کرسے ہڈی مین	اور دوسرا جو تو کرسے گوشت مین

بدن مین علاج کرنے کے دو حصہ ہین- ایک وہ جو دوا کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے دوسرا ہاتھ سے- پھر اس حصہ کی جسکو لوگ ہاتھ سے عمل مین لاتے ہین تین قسمین ہین ایک وہ جسکا عمل رگون مین ہوتا ہے فصد وغیرہ کے ذریعہ سے دوسری وہ جو گوشت مین کیا جاتا ہے کاٹنے اور چیرنے اور باندھنے وغیرہ کے طور پر تیسری وہ جو ہڈیون مین ہوتا ہے- سو ان ہرسہ اقسام کا بیان کیا جاتا ہے-

العمل فی العروق و منافعها فی الفصد

عمل بالید رگون مین اور اُنکے منافع فصد کرنے مین

جنس العروق منه ما یجری	و منه ما نسلّه و نبتّره
منجملہ جنس رگ کے ایک قسم ہے جو جاری کیا جاتا ہے	اور ایک وہ ہے کہ جسکو ہم نکالتے ہین اور کاٹتے ہین
ففصد الاکحل فی کل الالم	فی الصدر او الراس کامثال الورم
پس ہفت اندام کی فصد سارے دردون مین	جو سینہ یا سر مین ہون ورمون کیطرح
و یفصد القیفال فی اللطافِ	من شدة الصداع و الرعافِ
اور سر اور کی فصد کیجاوے نرمی سے	بسبب زیادہ درد سر اور نکسیر کے
و الباسلیق فی علاج الصدر	و ما اعتری فی رئته من ضرر
اور باسلیق سینہ کے علاج مین	اور شش کے ضرر مین کہ عارض ہو
و لما بجهان فی ردی الحال	من علل الکبد و الطحال
اور دونون ما بجهان بری حالت مین	باعث امراض جسگر و تلی کے

والحبل في الذراع ان عدمنا … الباسليق جرمه فصدنا

اور جبکہ رگ حبل الذراع کو نہ پاوے … تو باسلیق کے جرم کی فصد کر

ونفصد العروق في الاصداغ … للداء من وجع الدماغ

اور ہم فصد کرتے ہین کنپٹیون کی رگون مین … اُس درد کے واسطے جو دماغ مین ہمیشہ رہے

والعرق خلف الاذن للشقيقه … وقرحة في هامة عتيقه

اور رگ جو کان کے پیچھے ہو واسطے درد آدھی سیسی … اور زخم کہنہ کے جو کھوپری مین ہو

ونفصد العرقين في الماقين … للمرض الكائن في العينين

اور ہم فصد کرتے ہین آنکھ کے دونون گوشون مین … اُس مرض کے واسطے جو آنکھون مین ہو

والعرق في اليافوخ من قرحه … وورم يحدث في سطوحه

اور تالو کی رگ کو واسطے اُس زخم کے … اور ورم کے جو تالو کی سطح مین واقع ہو

ونفصد الوداج في الالام … نخصه منهن في الجذام

اور فصد کرتے ہین شہ رگ کی دردون مین … اور ہم خاص کرتے ہین اُس رگ کو مرض جذام مین

وفي علاج العين عرق الجبهه … وفي صداع دائم وسعفه

اور پیشانی کی رگ کو آنکھ کے معالجہ مین … اور دائمی دردسر اور گنج مین

والعرق فالراس الذي في المؤخر … من الصداع دائما والسدر

اور اُس رگ کو جو سر کے مؤخر مین ہے … واسطے صداع دائمی اور سدر کے

والعرق قد نفصد في الارنبه … لما نرى من بثر في الجبهه

اور سر بینی کی رگ مین ہم فصد کرتے ہین … اسواسطے کہ پیشانی مین بثورات دیکھتے ہین

فی ورم ق ذبحہ فنفصدہ	والعرق من تحت اللسان نفصدہ
ورم اور ذبحہ مین اُسکی فصد کرتے ہین	اور جو زبان کے نیچے ہی ہم اُسکا فصد کرتے ہین

فصد تفرق اتصال (پھاڑنا یا چیرنا) ارادی ہی جس سے استفراغ کلی ہو جاتا ہے
اور شیخ نے کہا ہی کہ فصد کرنا صرف اُس صورت مین روا ہی جبکہ خون مین زیادتی
یا اُسکی کیفیت مین کچھ خرابی ہو اور فصد درست نہین ہی بحران کے دن اور نہ
اُس بیماری مین جو کہ شدید الثوران اور زیادہ جوش والی ہو اور نہ حاملہ اور حائضہ
کی اور تنگ اور باریک فصد اور وسیع اور موٹی فصد سے غشی آجاتی ہی لیکن
بدن کا تنقیہ بخوبی کر دیتی ہی اور نہ فصد کے بعد ریاضت کیجاوے اور سیر شکم
ہو کر غذا کھائی جاوے۔ پھر مصنف نے ہاتھ کی چھ مقصودہ رگون کا بیان
کیا ہی۔ اوّل باسلیق جو اندرونی ذراع کی طرف ہی وہ سینہ سے نیچے کا خون
نکالتی ہی لیکن اُسکی فصد خطرناک ہی کیونکہ اُسکے نیچے رگ شریان ہی دوسری
اکحل یعنی ہفت اندام جسکو مشترک بھی کہتے ہین کیونکہ باسلیق اور قیفال کے حکم مین
متوسط ہی۔ سوم حبل الذراع جو بطن الذراع کے وسط مین ظاہر رگ ہی چہارم قیفال
جو کہ تمام رگون سے زیادہ سلامت ہی اُسکی فصد کرنے سے گردن اور اُس سے
اوپر کا خون اور کسیقدر نیچے کا خون بھی نکلتا ہی۔ پنجم باسلیقان جو بطن الساعد پر
دو رگین ہین جنکو باسلیقان بھی کہتے ہین کیونکہ وہ دونون اصلی باسلیق کی
شاخین ہین اور وہ دونون طرف ساعد کے قریب ہین اُنکی فصد وہی
فائدہ کرتی ہی جو کہ باسلیق سے ہوتا ہی۔ ششم اسلمان جسکو مصنف نے نہین
ذکر کیا۔ اور سر مین جن رگون کی فصد کیجاتی ہی اُنمین سے بعض اور دہ ہین اور

بعض شرائین جنمیں سے ایک تو کنپٹیون کی رگین ہین جو دماغ کا خون نکالتی ہین لیکن اُسکے قریب شریان ہی جس سے خون نکلنے کا ڈر ہوتا ہی۔ دوسرے آنکھ کے گوشون مین دو رگین ہین جنکی فصد بھی خطرناک ہی۔ کیونکہ اس سے غرب (ناسور) ہو جایا کرتا ہی۔ لیکن انکی فصد امراض مزمنہ اور دمعہ اور غشاوہ اور رمد عتیق مین نہایت مفید ہی۔ تیسری تالو کی رگ جو سر کے درمیان ہی۔ اور وہ سر کے زخمون کو فائدہ دیتی ہی چوتھی سر مینی کی رگ جو کہ پیشانی کی چھنسیون کو آرام بخشتی ہی۔ پانچوین دونون شاہ رگین ہین جو کہ ابتداے جذام مین فصد کیجاتی ہے نہ اُسکے استحکام اور پایداری کے وقت مین چھٹی وہ رگ جو کہ سر کے نیچے ہی جسکی فصد درد سر کہنہ اور خناق اور ذبحہ کو مفید ہی۔ ساتوین وہ رگ جو کان کے پیچھے ہے درد شقیقہ (آدھی سیسی کا درد) اور سر کے زخمون کو فائدہ بخشتی ہی لیکن بقراط نے کہا ہی کہ اُسکی فصد سے نسل آیندہ منقطع ہو جاتی ہی اور جالینوس اُسکا قائل نہین ہے آٹھوین۔ پیشانی کی رگ جو کہ ظاہر ہی اُسکی فصد آنکھ کی پرانی بیماریون کو مفید ہی نوین۔ ذبحہ جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی۔ سدر تحیر بصر کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ایک حالت کا نام ہی کہ جب عارض ہوتی ہے تو آدمی خاموش مبہوت ہجاتا ہی۔ اور سر مین ثقل پاتا ہی۔ اور آنکھون مین تاریکی اور کبھی طنین (آواز) کان مین اور گاہے عقل بھی سلب ہو جاتی ہی۔ ذبحہ ورم عضلات حوالی حلقوم مین ہوتا ہی اور خناق ورم لوزتین ہے۔

ونفصد العرق الذی فی الرکبۃ	لمرض الاحشاء تحت السُرۃ
اور ہم فصد کرتے ہین اُس رگ کی جو گھٹنے مین ہے	مرض احشاء کے واسطے جو ناف سے نیچے ہین

وَنفصدُ الصَّافن فِی السَّاقَین	نمانری من مرض الفخذین
اور فصد کرتے ہین صافن کو دونون پنڈلیون مین	اُن مرضون کے واسطے جو رانون مین ہون

صافن ایک رگ کا نام ہی جو کعب انسی یعنی اندرونی پر واقع ہی اور اصل مین صافن کہتے ہین سلیم کو چونکہ یہ رگ بھی سالم ہی یعنی اسکے نیچے اور قریب کوئی شریان یعنی رگ روحی نہین ہی اور اسکی فصد آسان ہے

و نفصد النَّسا علیٰ امراضِہٖ	والعرق فی القدم فی اعراضِہٖ
اور فصد کرتے ہین عرق نسا کی نسا کی بیماریون مین	اور اُس رگ کی جو قدم مین ہی قدم کی بیماریون مین

وہ رگ جو کہ رکبہ (گھٹنہ) کے مابض مین ہی اُسکے ساتھ پاؤن کی رگین ملی ہوئی ہین اُسکی فصد کرنی اُن امراض کو مفید ہی۔ جو پیٹ سکے نیچے ہون کیونکہ وہ نزدیک سے خون نکالتی ہی اور ان امراض سے بھی جو کہ سر کی طرف مائل ہین کیونکہ اُس سے مادہ نیچے کی طرف تحویل ہوجاتا ہی اور نیز سوداوی امراض سے۔ اور رگ صافن جو کہ کعب (ٹخنہ) انسی کے ایک جانب ہی۔ اور عرق النسا سے زیادہ ظاہر اور واضح ہی اسکی فصد جگر سے نیچے کا خون نکالتی ہی اور حیض کو ادرار مین لاتی ہی۔ اور ران کے امراض کو مفید ہی۔ اور عرق النسا کعب (ٹخنہ) کی وحشی جانب پر واقع ہی۔ یا اُسکے نیچے یا اوپر ہوا کرتی ہی اُسکی فصد طول مین کرنی چاہیے اور اگر وہ عدم ظہور کے سبب سے معلوم نہو سکے تو اُسکی اُس شاخ کی فصد کیجاوے جو کہ پاؤن کی اُنگلی خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہی۔ اور یہ فصد عرق النساء کی بیماری کو نہایت مفید ہی اسکو فصد کرنے سے پہلے اور پیچھے باندھ رکھنا چاہیے اور اُسکے ساتھ وہ رگین ملی ہوئی ہین جو کہ قدم سکے مشط پر واقع ہین۔

العمل فی الشرائین

عمل بالید کی شریانون مین

شرائین وہ باریک رگین ہین جو رقیق خون اور روح حیوانی سے پُر ہوتی ہین جنکا مبدء دل ہوتا ہی۔

و نبترُ الشریان فی الصداع	ومانری فی العینین من اوجاع
اور ہم کاٹتے ہین شریانون کو درد سر مین	اور اُن دردون مین جو آنکھون مین دیکھتے ہین
اذا خشینا من نزول الماء	فی العین من شدۃ ھذا الداء
جب ہم ڈرین نزول الماء سے	کہ اس درد کی شدت سے آنکھ مین آجاویگا
وورمٌ حدوثہٗ من فتحۃ	ولا یسیلُ دمہٗ من سطحۃ
اور جو ورم کہ شریانون کے کھلنے سی پیدا ہو	اور خون اُسکا سطح سے نہ جاری ہو
شقّ لہٗ وابترہٗ او فلّہٗ	وافصدہٗ ان شئت او اقطع کلّہٗ
اور چیرا دے اور کاٹ یا نکال ڈال اُسکو	اور اگر تو چاہے تو فصد کر یا ساری کاٹ
وامنعہٗ بالربط او المکواء	عن نزف ما یجری من الدماء
اور روک تو تاگا باندھنے یا داغ دینے کے ذریعہ	خون کے جاری ہونے سے
وداوہٖ تدویۃ الجراحۃ	حتّیٰ تریٰ صاحبہٗ فی راحۃ
علاج کر اُسکا معالجہ زخم کا سا	یہانتک کہ تو اُس شخص کو آرام مین دیکھے

اور کنپٹی کی شریان کبھی نکالی جاتی ہے اور کبھی کاٹی جاتی ہی۔ لیکن اسکی فصد مین خون کے جاری ہو جانے کا ڈر رہتا ہی جسکا بند کرنا بغیر داغ دینے کے دشوار ہو جاتا ہی۔ اور مین نے دو مرتبہ ایسی فصد کا مشاہدہ کیا ہی جس سے اُسکی شریان کو

صدمہ پہونچنے سے ایسا خون جاری ہوا کہ وہ آدمی جان سے ہلاک ہو گیا اسیلیے مصنف نے کہا ہی کہ اس نزف الدم یعنی خون کے اجرا کو باندھکر بند کیا جاوے اور اگر کچھ کارگر نہو تو داغ دیا جاوے۔ اور اسی قول کے مطابق وہ حدیث ہی جو کہ مروی ہی ان سعد بن ماذان اصابہ سھم فی اکحلہ فاصاب شریانا تحت الاکحل وسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی سعد کی رگ اکحل مین تیر لگنے سے اُسکے نیچے کی رگ شریان کو صدمہ پہونچا جسکے خون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیکر بند کیا۔ اور شریان مین ورم ہو جانے سے یہ مراد ہی کہ جب شریان مین کسی ضرب یا صدمہ سے ورم ہو جاوے پس مناسب یہ ہی کہ اُسکو چیر اور پھاڑ کر نکال دیوین یا کاٹ کر پٹی باندھین۔ اور پھر اُسکا علاج کرین

الثانی من العمل بالید وھو العمل فی اللحم واولا فی الشرط

دوسری قسم ہاتھ سے عمل کے باب مین جو گوشت مین کیا جاتا ہی جسمین سے پہلے پچھنون کا بیان ہے

وعملُ اللحمِ فمِنہُ الشَّرطُ

گوشت کے عمل مین سے پچھنے لگانا ہی

والشَّرطُ مِنہُ عملٌ یُجری دَمَہٗ

اور پچھنون مین سے ایک وہ عمل کہ اُسکا خون جاری کردیوے

یُجری بہِ الدَّمُ من السُّطوحِ

اور جاری ہوتا ہی اُس سے خون ظاہر جلد کا

ورُبَّما نَحجُمُ دونَ الشَّرطِ

اور اکثر ہم چوستے ہین کم پچھنون سے

والقطعِ والکیِّ فمِنہُ البَطُّ

اور کاٹنا اور داغ دینا اور چیر دینا

ومِنہُ ما تَمُصُّہٗ بالمِحجَمَۃ

اور دوسرا وہ کہ سینگی سے تو خون چوس لے

فی الجسمِ ذی البثورِ والقُروحِ

اُس بدن مین جو پھنسیون اور زخمون والا ہو

فیما نُرِیدُ نَقلَہٗ مِن خِلطٍ

جہان ہم خون کو کسی خلط سے نقل کرنا چاہین

وَمَرَّةً بِقُطْنَةٍ نُحْرِقُهَا	وَتَارَةً فَارِغَةً نُلْصِقُهَا
اور گاہے روئی کے ساتھ ہم اُسکو جلادیتے ہین	اور کبھی ہم خالیون کو چپکا دیتے ہین
وَتَصْلُحُ الْأَعْضَاءُ بِالْإِسْخَانِ	لِكَيْ تَفُشَّ الرِّيحَ مِنْ مَكَانِ
اور اعضا کی اصلاح کرے ساتھ گرم کرنیکے	تاکہ نکال دے ہوا کو اُسکے مکان سے

پچھنے لگانے مین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ خاص عضو مین پچھنے لگاکر اُسکے ناقص اور فاسد مردہ اور سوختہ خون کو نکالا جاوے تاکہ اُس سے عضو نہ بگڑ جاوے دوسرا یہ کہ پچھنے لگاکر سینگی کے ذریعہ سے چوسا جاوے تاکہ خون جذب ہو جاوے اور اسکے ساتھ مخلوط ہوکر ردی خلط سے جذب ہو جاوے جیساکہ سینگیان پستانون پر لگانے سے حیض کا خون منقطع ہو جاتا ہی۔ اور یہ خون سینگی اور پچھنون کے ذریعہ سے جو نکلتا ہی وہ ظاہر جلد اور جسم کی بیرونی سطح سے خارج ہوتا ہی چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمام علاجون سے جو تم کرتے ہو بہتر سینگی کے پچھنے ہین اور کبھی پھوکی سینگی عضو پر لگائی جاتی ہی جسمین پچھنے نہین ہوتے جبکہ اُس عضو مین تھوڑا خون ہو اور ارادہ ہو کہ اور عمدہ اور تازہ خون اُسمین آجاوے۔ اور کبھی سینگی یعنے کو چون مین پھوس جلاکر پیٹ وغیرہ پر لگاتے ہین جس سے ریح جذب ہو جاتی ہی اور قولنج کی بیماری مین نہایت مفید ہی۔ اور کبھی عضو کے مزاج کو سردی پہونچنے سے جس سے معدہ بارد ہو جاتا ہی اسلیے ناف پر تازی سینگی لگانے سے معدہ کو گرمی پہونچ جاتی ہی

العمل بالقطع فی اللحم

گوشت میں کاٹنے کا عمل

وکل ما نقطع کالمسامیر
اور جس چیز کو کہ ہم کاٹتے ہیں جیسے کیل

و کالثالیل و کالشتائر
اور مسے اور پلک ڈھلکی ہوئی

وکل ما یعفن من اطراف
اور مثل اُن اطراف کے جو گندے ہو جاویں

و مثل بسابجة الاناف
اور مثل گوشت زائد ناک کے

و اصبع تزید او تلتصق
اور انگلی کہ زائد ہو جاوے یا ملجاوے

و جفن عین حین لا تفترق
اور پلک آنکھ کی جب جدا نہو سکے

و عنبیة اذا ما برزت
اور طبقہ عنبیہ کہ جب ظاہر ہو جاوے

و قلفة الاحلیل مهما انغلقت
اور پردہ سر ذکر کا جب بند ہو جاوے

دوا کی نسبت سے لوہے سے کاٹنا بہتر ہے۔ کیونکہ دوا کے ساتھ کاٹنے کی صورت میں اسکا ضرر قریب کے اعضا کو پہونچتا ہے۔ مسامیر۔ بڑے مسے ہیں جنکی تاثیر گوشت میں گھسی ہوئی ہوتی ہے۔ اور خشک ہوتے ہیں۔ اور شترہ یہ کہ آنکھ کی پلک دوسری پر منطبق نہو سکے۔ اور لبابج ناک میں زیادہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے جسکو کاٹنا ضروری ہے جبکہ اسکا رنگ سرخ ہو۔ لیکن سیاہ اور خاکستری کا کاٹنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اسکے کاٹنے سے ناک فاسد اور بگڑ جاتی ہے اور وہ سرطان کی قسم میں سے ہوتا ہے۔ عنبیہ آنکھ کا ڈھیلا ہے جبکہ باہر نکل کر انگور کی شکل پہ باقی رہی ہووے جو تلگے کے ذریعے سے کاٹا جاتا ہے

ولحم قرحة اذا ما خبثت
اور گوشت پھوڑے کا جب خبیث ہو جاوے

و قرحة الرحم اذا ما عفنت
اور قرحہ چوٹ کا جب گندہ ہو جاوے

وَ یُقطَعُ الزائِدُ فی اللِّسانِ
اور کاٹا جاتا ہے زائد گوشت زبان کا

مِثلُ الذی یقطع فی الآذانِ
جیساکہ کاٹا جاتا ہے کانون مین

وَ یُقطَعُ اللَّحمُ عَلَی الزُّجاجِ
اور گوشت کاٹا جاتا ہی کانچ

وَ النَّبلِ وَالنُّصُولِ فِی الاخراجِ
اور تیر اور پھل کے نکالنے مین

وَ تُقطَعُ الاَثداءُ فی الرِّجالِ
اور کاٹے جاتے ہین زائد پستان مردونین

وَ مایُری فی السّاقِ مِن دَوالِ
اور جو دوالی کہ پنڈلیون مین نظر آوین

قرحہ خبیث وہ ہی جسکا گوشت فاسد ہو جاتا ہی وہ کاٹا جاوے تاکہ اُسکے قریب کے اعضا مین فساد سرایت نہ کر جاوے۔ اور قرحۃ الرض کا سبب خارجی ہوتا ہی جیسے ہاتھ پر پتھر یا کسی وزنی چیز کے گرنے سے کچل جاوے اور خون اُسمین منجمد ہو کر مر جاوے۔ کان مین واقع ہونے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے اندر گوشت ہو جاوے جس سے سماعت جاتی رہے۔ اور جب بدن مین کانچ یا تیر یا سرکنڈہ کا ٹکڑا داخل ہو جاوے تو اُسکو چیر پھاڑ کر نکالا جاوے تاکہ عضو (کان) نہ بگڑ جاوے دوالی۔ وہ موٹی رگین ہین جو خون سوداوی سے بھری ہوئی پنڈلی مین ظاہر ہوتی ہین۔ بواسیر۔ ورم عشائی صلب ہی جو کہ خنازیر کے مشابہ ہی۔ ناسور وہ چھوٹا سوراخ ہی جو اکثر حلقۂ دُبر کے قریب ظاہر ہو کر مقعد تک نفوذ کر جاتا ہی جسمین سے رقیق مائیت خارج ہوتی ہی۔ اور کبھی پاخانہ کی بو بھی نکلتی ہی

وَ کُلَّما کانَ مِنَ البَواسِیرِ
اور جو ہو بواسیر کی قسم سے

وَ کُلُّ مایعفن مِنَ النَّواصِیرِ
اور جو متعفن ہو گیا ہو ناسور کی قسم سے

ناسور حلقۂ دبر مین زیادہ گوشت ہو جاتا ہی جسکی تین قسمین ہین اول ناسور وہ سوراخ ہی

جسمین سے رطوبت نکلتی ہے۔ اور کبھی پھٹ کر براز بھی نکلنا شروع ہو جاتا ہے

وَکُلُّ مَا اسْوَدَّ مِنَ الشُّحُومِ	وَکُلُّ مَا یعفن من لُحُومٍ
اور جو چربی کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو گوشت کہ متعفن ہو جاوے
وَکُلُّ مَا طَال من اللهاتِ	وکل ما زاد من اللثاتِ
اور جو کوّا کہ طویل ہو گیا ہو	اور جو مسوڑا کہ زیادہ ہو گیا ہو
و یقطع اللحم لعرق مدّ فی	وکل ما انسد لنا من اُذُنٍ
اور کاٹا جاتا ہے گوشت نارو کا	اور جو کان کہ بند ہو جاوے
وکل ما قد زاد فوق النظرِ	عاذ تری ظُفرۃً فی الظُّفرِ
اور جو زیادہ ہو جاوے آنکھ پر	اور جب تو آنکھ کے پردہ کو ظفر کی بیماری مین دیکھے

کیونکہ سیاہ گوشت اور چربی دونون فاسد ہوتے ہین۔ رگ سے زائد اوپر کے گوشت کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُسکو لکڑی پر لپیٹ کر رگ کو چیر کر قطع کر دیون جو آنکھ پر زیادہ ہو کر اُسکی سپیدی تک چلا جاوے جیسے سبل جو کہ آنکھ کی سپیدی پر چڑھ جاتا ہے۔ یا ظفرہ جو کہ عصبہ ناک کی طرح سے آنکھ پر ممتد ہو جاوے اور ناخن پر زیادہ گوشت ہے جو ظاہر معلوم ہوتا ہے

وما اسْوَدَّ لنا من قُلْفَہٗ	وکُلُّ ما انسدّ من المقعدہٗ
اور جو قلفہ کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو مقعد کہ بند ہو جاوے
و ثوثۃٌ و شترۃ و ظفرۃ	و ذکر الخنثیٰ و فتق السّرّۃ
اور توثہ اور شترہ اور ظفرہ	اور خنثیٰ کا ذکر اور ناف کا فتق

توثہ بواسیر کی قسم ہے جسمین مسے ہو جاتے ہین۔ شترہ پلک زیرین کا سکڑنا

جس سے آنکھ بند ہو سکے یعنی کشادگی اسکے مخالف رتق ہے جسکے معنی پیوستگی کے ہین

وَكُلُّ مَا نَقْطَعُهُ لِيَنْفَعَا	وَمِثْلُهُ مِنْ خَارِجٍ قَدْ وَقَعَا
اور جس چیز کو ہم کاٹین کہ نافع ہو	اور ایسا ہی جو خارج سے آکر واقع ہو
فَبِالْخِيَاطَةِ عِلَاجُ مَا انْفَرَى	وَبِانْدِمَالِ كُلِّ عُضْوٍ اِنْبَرَى
پس سینے سے اُنکا علاج ہے جو پھٹ جاوے	اور اندمال سے ہر ایک عضو اچھا ہو جاتا ہے

ختنے کے ذکر کا کاٹنا اتمام زینت کے لیے ہے ورنہ اسمین کچھ فائدہ مطلوب نہین ہے

اَلْعَمَلُ بِالْكَيِّ فِي اللَّحْمِ
گوشت مین داغ دینے کا کام

کسی حدیث مین وارد ہے۔ تین چیزون مین شفا ہے۔ شہد کے شربت مین اور سینگی کے پچھنون مین۔ اور آگ کے داغ مین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کیطرف ایک طبیب کو بھیجا تھا جسنے وہان جاکر اُسکی رگ کو کاٹ کر داغ دیدیا تھا۔ اور داغ دینا تمام سرد امراض مین مفید ہے خواہ مادی ہو یا غیر مادی بالاتفاق۔ لیکن مرض حار یا یابس مین اختلاف ہے۔ اور پھر آگ سے داغ دینا بہ نسبت دواء کے بہتر ہے کیونکہ دواء کی تاثیر کبھی بعید عضو کیطرف سرایت کرجاتی ہے اور آگ کے داغ کا فعل متعدی نہین ہوتا۔ اور داغ دینے کا افضل زمانہ فصل ربیع ہے۔ اور بوقت ضرورت دیگر فصلون مین بھی جائز ہے اور آگ سے داغ دینے مین جلدی تاثیر ہوتی ہے اور اُسکا فعل قوی اور اُسکا غلبہ زیادہ ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک سونے کی سیخ سے داغ دینا بہتر ہے اور بعضون کے نزدیک لوہے سے اور داغ سے رطوبتین جذب ہو جاتی ہین اور سرد اعضا کو

سخونت پہونچ جاتی - اور اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین۔

وَكُلُّ مَا نَكْوِي فِي الْأَبْدَانِ — فَهُوَ لِقَطْعِ الدَّمِ وَالشِّرْيَانِ

اور جو تو بدنون مین داغ دیتا ہی — تو وہ واسطے قطع کرنے خون اور شریانونکے ہوتا ہی

وَمِنْ عُرُوقٍ بُتِرَتْ كِبَارِ — أَعْيَى الطَّبِيبَ دَمُهُنَّ الْجَارِي

اور بڑی بڑی رگون سے وہ کاٹی جاتی ہین — جنکا جاری خون طبیب کو تھکا دیوے

داغ سے شریانون کا جاری خون بند ہو جاتا ہی لیکن اس بارہ مین شریانون کی کچھ خصوصیت نہین ہی بلکہ اُن اوردہ کا بھی وہی حکم ہی جو اندر کیطرف سے وسیع ہون جنکے مُنھ کھول دینے سے انکا خون ٹھونسے بند نہین ہو سکتا

وَفِي جُسُومٍ رَطْبَةٍ تَجْفِيفَا — وَفِي لُحُومٍ رِخْوَةٍ تَكْثِيفَا

اور تر بدنون مین واسطے تجفیف کے ہوتا ہی — اور نرم گوشتون مین سخت کرنے کے واسطے

وَكَيْ تُسَخِّنَ جُسُومًا بَرَدَتْ — وَتَمْنَعَ الْبَلَّاتِ مَهْمَا اطَّرَدَتْ

اور تاکہ گرم کرے اُن بدنون کو جو سرد ہو گئی ہون — اور منع کرے تریون کو جب عام ہون

پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ وہ امراض بارد کو اپنے عنصر کی حرارت سے گرمی پہونچاتا ہی اور اپنے مس سے رطوبت کو جذب کرتا ہی اور اسیطرح مسترخی اعضا سکڑ جاتے ہین اور تر خشک ہو جاتے ہین جیسے راتب (گوشۂ چشم) کو داغ دینا آنکھ اور ناک کی جاری رطوبتون کو جذب کر دیتا ہی

البط من عمل اليد في اللحم

ہاتھ سے گوشت کاٹنے کے عمل کے بیان

وَكُلُّ مَا نَعْمَلُهُ مِنْ بَطٍّ — فَهُوَ لِمَا نُخْرِجُهُ مِنْ خِلْطٍ

اور ہم جو عمل چیرنے کا کرتے ہین — تو وہ خلط کے نکالنے کے واسطے کرتے ہین

كَمِدَّةٍ تُخْرِجُهَا مِنْ وَرَمٍ	وَعَفِنٍ مُّحْتَقِنٍ مِنْ دَمٍ
جیسے پیپ ہم ورم سے نکالتے ہین	اور گندہ خون سے کہ بند ہو گیا ہو
وَالْمَاءِ فِي الْعَيْنَيْنِ أَوْ فِي بَرَدَه	وَالْمَاءِ فِي الرَّاسِ وَمِثْلُ عُقْدَه
اور جیسے پانی آنکھون مین اور پلکون مین	اور سر کے پانی مین اور زبان کی گرہ مین

بردہ رطوبت غلیظی ہے کہ باطن جفن مین متحجر ہو جاتی ہے اور چونکہ اسکی شکل مثل بردہ یعنی ژالہ کے ہی اسلیے اُسکو بردہ کہتے ہین

وَحَبَنٍ وَقِيلَةٍ مَائِيَه	وَقِيلَةٍ كَمِثْلِهَا لَحْمِيَّه
اور جیسے استسقاے زقی اور فتق مائی	اور فتق جو مثل اسکے لحمی ہو

قیلہ مائیہ اور فتق یہ ہی کہ بیضتین کے کیسے بسبب رطوبت مائی کے وسیع ہو جاوین عقدہ زبان مین گرہ ہوتی ہی حبن استسقاء اور ورم بطن جسمین زرد آب جمع ہو جاتا ہی۔ بط یہ ہی کہ کسی مخصوص آلہ کو عضو کے اندر تک پہونچا کے اُسمین سے جس چیز کو نکالنا چاہین نکال دیوین جسکی دو قسمین ہین حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہی کہ ناقص مادہ یا متعفن کو نکالنا۔ اور قیلہ (رطوبت مائی) کو دبانا یا کاٹنا تاکہ اُسمین سے استسقاء کا پانی نکل جاوے۔ اور مجازی جیسے آنکھ کا قدح جو بط کے حکم مین داخل ہی برطبق ان معانی کے جو کہ اوپر بیان کیے ہین کہ کسی عضو کے باطن مین آلہ کو پہونچانا۔ اور سر مین پانی سے یہ مراد ہی جو کہ اکثر اوقات ولادت کے وقت یا چھوٹی عمر مین جبکہ بچے کا سر زمین پر سختی سے واقع ہو عارض ہو جاتا ہی جسکے جینے کی اور زندگی کی امید کمتر ہی۔ اور جب اس بچہ کے سر کو ہلایا جاوے تو اُسمین پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہی جسکی علامت یہ ہی

کہ اُسکا سر ہر روز بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اور حبن استسقا کو کہتے ہین۔ اور
اسمین بط صرف زقی مین ہوتا ہی

القسم الثالث من العمل بالید وهو العمل فی العظم واولاً الجبر

تیسری قسم ہاتھ کے عمل کی جو عمل کہ ہڈیو مین کیا جاتا ہی جسمین سے اول جوڑنے کا حال بیان کیا جاتا ہے

اور اسکی دو قسمین ہین۔ ایک ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا۔ دوسرے نکلے ہوے
عضو کا اُسکی جگہ مین واپس لانا۔

وَکُلَّمَا نُحْدِثُهُ مِنْ صُنْعٍ — فِی العَظْمِ مِثْلُ الكَسْرِ اَوْ كَالْخَلْعِ

اور جو امر اور صنعت کہ ہم ہڈی مین — پیدا کرتے ہین جیسے کہ (توڑنا) اور خلع (جوڑ سے جدا کرنا)

وَکُلُّ مَا نُطِبُّهُ مِنْ کَسْرٍ — فَاِنَّمَا عِلَاجُهُ بِالْجَبْرِ

اور جو ٹوٹی ہوئی کا ہم علاج کرتے ہین — تو اُسکا علاج جبر سے ہوتا ہے

رد الشظایا فیه حتّی ینطبع — وَنَشْرُ مَا یَنْخَسُهَا فَیَجْتَمِعُ

برابر کرنا پارونکا اسمین یہانتک کہ جڑ جاوین — اور پراگندہ کرنا اسکا جو چبھا دیوے اور جمع ہو جاوے

وَشَدُّهَا بِصَنْعَةٍ حِكْمِيَّةٍ — لَا ضَاغِطٍ فِيهَا وَلَا مُرْخِيَةٍ

اور باندھنا انکا حکمت عملی سے — کہ اسمین نہ دبانے والا ہو اور نہ ڈھیلا رہنے والا

عَصَائِبَ تَبْدَأُ بِهَا مِنَ الْوَسَطِ — ثُمَّ یَزْدَادُ الشَّدُّ حَتَّی تَرْتَبِطْ

پٹیون کا باندھنا درمیان سے شروع کرکے — پھر بندش کو زیادہ کرتا جانا یہانتک کہ کامل بندھ جاوے

مِنْ فَوْقِهَا رَفَائِدُ مَلْفُوفَةٌ — مِنْ فَوْقِهَا جَبَائِرُ مَصْفُوفَةٌ

اُنکے اوپر گدیان تہ بتہ — اور اُنکے اوپر تختیان صف بصف

وَلَطِفَنَّ غِذَائَهُ فِی الْاَوَّلِ وَکَثِفَنَّهُ اٰخِرًا کَیْ یَمْتَلِیْ
اور تو اُسکی غذا اول اول خوب لطیف کیا کر اور آخر مین خوب کثیف کہ ممتلی ہوجاوے
وَاحْذَرْ عَلَیْهَا اَقَلَّ کَمِّیَّۃِ وَرَمٍ سَخَنٍ لِمَا یَنْصَبُّ فِیْهِ مِنْ دَمٍ
اور تو اُسپر ابتدا مین ورم کی احتیاط رکھ اسطرح کہ جو خون اُسپر گرے اُسکو گرم کر

ابتدا مین لطیف غذا اسلیے دیجاتی ہی تاکہ ورم ہو کر عضو کے ملنے مین خلل نہ ڈالے۔ اور جب کسیقدر عرصہ گذر جاوے اور ہڈی کے ملجانے کے آثار نظر آوین تب کثیف غذائین دیوین جو کہ ہڈی کی تقویت مین امداد دیتی ہین۔

اَرْدِعْهُ مَا اسْتَطَعْتَ حَتّٰی تَمْنَعَهُ بِکُلِّ بَارِدٍ لِکَیْمَا تَدْفَعَهُ
ہٹا اُسکو جسقدر ہوسکے یہانتک کہ تو اُسکو روک دیوے ہر چیز سرد کے ذریعہ سے تاکہ وہ اُسکو دفع کرے
وَامْنَعْهُ مِنْ تَحَرُّکٍ لِیَاَوْسَبَرَا اَلْزِمْهُ فِیْ طُوْلِ السُّکُوْنِ الصَّبْرَا
اور تو منع کر اُسکو جنبش سے یہانتک کہ اچھا ہوجاوے اور بہت دراز سکون مین اُسپر صبر لازم کر
اِنْ حَرَّکَ الَّذِیْ یَقِلُّ صَبْرُهٗ عَظْمًا کَسِیْرًا لَمْ یُتِمَّ جَبْرُهٗ
اگر ہلاوے وہ شخص جسمین صبر تھوڑا ہے ہڈی شکستہ کو تو جوڑ اُسکا پورا نہوگا

گرم خواہ غذا ہو یا دوا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی جسمین کبھی حرارت کی حرکت کی وجہ سے ورم ہوجاتا ہی

عِلَاجُ الْخَلْعِ فِی الْعَظْمِ
جوڑ سے ہڈی کے نکل جانے کا علاج

اَلْخَلْعُ طِبُّهٗ بِمَا نَمُدُّهٗ حَتّٰی اِلٰی مَوْضِعِهٖ نَرُدُّهٗ
خلع کا علاج ہم اُس چیز سے کرتے ہین کہ اُسکو کھینچین یہانتک کہ اُسکی جگہ تک اُسکو پھیر دیوین

وبعد ما نشدّه نشدّه
اور بعد رد کرنے ہڈی کے ہم اُسکو باندھکر

نترکه ذالک زمنا نحدّه
ایک حد تک کچھ عرصہ اُسے ویسا ہی چھوڑ دین

تلزمه من الدّواء قابضا
اُسپر لگائین دوا قابض

نطعمه من الطّعام حامضا
اور کھانے کو دیوین اُسکو غذا ترش

حتّی نراه سالما من ورم
یہانتک کہ ہم اُسکو دیکھین ورم سے تندرست

ولا نخاف الاجتماع من دم
اور نہ ڈرین خون کے اجتماع سے

اقلّ ما تبرئه فیه شهر
کمتر مدت جسمین تو اچھا کر دیوے ایک ماہ ہی

وربّما یتمّ ذاک عشر
اور اکثر اوقات اور دس روز اُسکو پورا کرتے ہین

جو ہڈی اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اپنے مکان سے جدا ہو جاوے تو اُسکو اُسکے مقام مین واپس لاکر اُسپر قابض دوائین جیسے اقاقیا - مر - معاث کندر سانزوت - آرد پوستہ مین لگائی جاوین اور غذا لطیف دیجاوے تاکہ ورم نہو جاوے - اور طبیعت کو نرم رکھا جاوے تاکہ ردی مواد سے بدن مین خشکی نہ آجاوے اور نہ ترش چیز کھلائی جاوے جس سے پٹھون مین سستی آجاتی ہی جنکی سستی سے ہڈیون مین ضعف آنا لازم ہی - کسر (ٹوٹنا) خلع (اپنی جگہ سے ٹل جانا) تیس روز مین کم سے کم اچھا ہو جاتا ہی بشرطیکہ بہت زیادہ نہو دس روز اور پورے ہونے سے یہ مراد ہی کہ ہڈیون کے ٹلنے اور ٹوٹنے کا بحران چالیس دن مین ہوا کرتا ہی

وقد فرغت من جمیع العمل
اور مین فارغ ہو چکا ہون سارے عمل سے

والآن اقطع بقولی المکمل
اور اب مین ختم کرتا ہون پوری بات پر

ترجمة قول الحکیم تیاذق من ابی علی فی حفظ الصحة

یہ ترجمہ ہے حکیم تیاذق کے کلام کا جو شیخ ابو علی نے حفظ صحت کے باب مین کیا ہے

توقَّ اذا استطعمتَ ادخالَ مطعمٍ ۔ علی مطعمٍ من قبلِ فعلِ الهواضمِ

جب تو کھانا کھا چکے تو ہاضمہ کے اثر سے پہلے ۔ کھانے پر کھانے سے پرہیز کر

وکلُّ طعامٍ تعجزُ السنُّ مضغَهُ ۔ فلا تبتلعهُ فهو شرُّ المطاعمِ

اور جس غذا کے چبانے سے دانت عاجز ہون ۔ تو تو اُسکو مت نگل کہ وہ بُرا کھانا ہے

وایّاک ایّاک العجوزَ ووطیَها ۔ فما هی الّا مثلُ سمِّ الاراقمِ

اور بڑھیا عورت اور اُسکی صحبت سے دور رہ ۔ کہ ایسی عورت زہریلے سانپونکے زہر جیسی ہے

ولا تکُ فی وطی الکواعبِ مسرفاً ۔ فاسرافُهُ فی العمرِ اقوی الهوادمِ

اور دوشیزہ عورتون کی مجامعت مین تو زیادتی مت کر ۔ کہ اُسکا اسراف عمر کو بڑا گرانے والا ہے

وفی کلِّ اسبوعٍ علیک بقیئةٍ ۔ ففیها امانٌ من شرورِ البلاغمِ

اور ہر ہفتہ مین تو ایک بارقی کو لازم سمجھ ۔ کہ اسمین بلغمون کے فسادون سے بچاؤ ہے

ولا تحبسِ الفضلاتِ عند اقتضائها ۔ ولو کنتَ بین المرهفاتِ الصوارمِ

اور بول و براز کو اُنکے تقاضا کے وقت مت روک ۔ اگرچہ تو تیز چلتی تلوارون مین آجاوے

ولا سیّما عند المنامِ تنفضُها ۔ اذا ما اردتَ النومَ الزمُ لازمِ

خصوصاً سونے کے وقت کہ اُنکا جھاڑنا ۔ جب تو نیند کا ارادہ کرے ضروریات سے ہے

وکن مستحمّاً کلَّ یومینِ مرّةً ۔ وحافظ علی هذا العلاجِ وداومِ

اور ہمیشہ دو دنمین ایکبار تو گرم پانی سے غسل کیا کر ۔ اور اس علاج پر محافظت و مداومت رکھ

وَلَا تَتَعَرَّضْ لِلدَّوَاءِ وَشُرْبِهَا — وَلَوْ كُنْتَ لِلدَّهْرِ إِلَّا عِنْدَ إِحْدَى الْعَظَائِمِ

اور دوا کے کھانے اور پینے کا کبھی تعرض مت کر — بجز کسی بڑی ضرورت کے

وَوَفِّرْ عَلَى الْجِسْمِ الدَّوَاءَ فَإِنَّهَا — لِقُوَّةِ أَبْدَانٍ أَشَدُّ الدَّعَائِمِ

اور بدن پر تو دوا کا استعمال افراط سے کر کہ یہ — دوا بدنوں کی قوت کے واسطے بڑا مستحکم ستون ہے

خِصَالٌ بِهَا أَوْصَى الْحَكِيمُ تِيَاذِقُ — لِذَا الْعَدْلِ نُوشِيرْوَانَ مَلِكِ الْأَعَاجِمِ

یہ ایسی خصلتیں ہیں کہ حکیم تیاذق نے انکی وصیت — عادل نوشیروان عجم کے بادشاہ کو کی تھی

ترجمہ در فارسی

تا طعامی نگذرد از معدہ بر بالای آن — ہر طعامی کان خوری باشد ترا عین زیان

ہرچہ از خاید نشاید عاجز شود دندان منوش — کان تبر باشد ز ہر مطعوم ای جان جہان

از زنان پیر و صحبت شان حذر کن ای جوان — کان تبر باشد ز ز ہر مار نزد عاقلان

در جماع دلبران نار پستان ہم مکن — پر دلیری ز انکہ باشد زندگانی را زیان

ہر بیک ہفتہ بکن قی یک کرت ای ہوشمند — کز شرور بلغم و صفرا شوے اندر امان

گر میان جنگ ہم می آیدت بول و براز — دفع آن باشد موجہ نزد تو از حبس آن

خاصہ اندر حین خوابت و در شب ہر دو وقت — بر تو لازم شد براز و بول کردن آن زمان

باشد استحمام کردن مستحب در ہر دو روز — ہر کرا باشد میسر بر ہمہ پیر و جوان

تا ترا باشد میسر اے عزیز من دوا — غیر آن وقتی کہ باشد ناگزیر از بیم جان

پس بکن تو فبر دارو بر بدن بشنو ز من — کان بود بہتر ستون بہر قوای مردمان

ایک پرانے نسخہ میں ہمنے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ شیخ رئیس نے کہا تمت الارجوزۃ المشتملۃ علی جمیع علم الطب علمہ و عملہ یجب ان یکتم ہذہ الارجوزۃ عمن لا یعرف

تقدر العلم و عن الجهلاء فانها تكفي الطبيب من حفظ مبادیها علی اهل زمان من اهل هذه الصناعة بفوز غاية الفوز الله سبحانه الموفق

یعنی اختتام کو پہونچا ارجوزہ جو کہ علم طب اور اُسکے عمل پر حاوی ہے۔ جسکا مخفی رکھنا ضروری ہے اُس شخص سے جو اِس علم کی قدر نہیں جانتا اور جاہلوں سے بھی کیونکہ یہی کافی ہے طبیب کے لیے۔ اور جو شخص اسکے اصول اور مبادی کو بخوبی یاد کریگا وہ اپنے زمانہ کے ہم پیشہ سے نہایت سبقت لیجا سکتا ہے۔ اور ہم اللہ ہی سے اسکی توفیق کے خواہان ہین

تمّت الارجوزة السّینائیة بعون خالق البریة

یہ ارجوزۂ سینائیہ خلقت کے پیدا کرنے والے کی امداد سے تمام ہوا

قد وقع الفراغ عن شرح هذه الابيات والكلمات البهيات ليلة الاثنين من رابع شهر محرم الحرام سنة ثالث بعد الالف وثلث مائة من هجرة سيد المرسلين وخاتم النبيين عليه افضل الصلوات واكمل التحيات وعلى اله الطيبين وصحبه الطاهرين الكملة الماهرين وانا العبد المذنب الحقير المسكين بن المسكين ابو عبد العزيز محمد بن امير الدين عفا الله عنهم اجمعين

تقریظ از جانب مؤلف

شیخ رئیس بو علی سینا کی ایک مستند اور قدیمی کتاب مسمی بہ ارجوزہ طب نانی مین اسم با مسمی اور نادر الوجود ہے جسکے سوا کوئی اس علم کی کتاب نظم عربی

مین آج تک تصنیف نہین ہوئی اور باوجود شہرت اور چند بار چھپنے کے آجکل کسی اہل مطبع اور کتب فروش کے پاس موجود نہین ہی۔ اسلیے بندہ نے اسکی دو مطبوعہ علیحدہ علیحدہ مطبع کی نہایت جستجو اور تجسس کثیر سے بہم پہونچا کر اسکی شرح حامل المتن مع فصیح ترجمہ کے سلیس اردو زبان مین مسمی **بالجوھر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس** نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی ہے جسکے مطالعہ سے اس طب یونانی مین بخوبی مہارت اور اس فن کے جمیع مسائل پر پوری آگاہی ہو جاتی ہی۔ اور دیگر درسی کتب موجز۔ قانونچہ ۔ سدیدی ۔ نفیسی وغیرہ کی مشکل عبارات کی تفہیم اور مغلق مقامات کے حل کرنے مین امداد دیتی ہے اسلیے اسکا پڑھنا اور پاس رکھنا طلباء مبتدیین و منتہیین و دیگر طالبان صحت کے لیے نہایت ہی ضروری اور مفید ہے۔

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب الجوہر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس مؤلفہ مترجم و شارح لائق طبیب حاذق جناب حکیم ابو عبد العزیز محمد صاحب بٹالوی بسر پرستی آقای نامدار عالی جناب بابو پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع بار دوم مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ بماہ فروری ۱۹۰۹ سنہ ۶ حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر نور افزای ابصار شائقین علم طب ہوئی۔

نام کتاب	قیمت
علاج الغربا۔ مترجمہ حکیم اصغر علی	۸ر
ترجمۂ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	[illegible]
اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	[illegible]
تحفۃ الاطباء۔ مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	[illegible]
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی	۶ر
قرابادین زکائی اردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔	۱۲ر
بحر محیط۔ طب مین بےنظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہوسکتا ہی مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدونمین بتفصیل ذیل۔	
جلد اول نظریات تا بیان نخ مانہ مرض	۹ر
جلد دوم تا بیان پھوڑا پھنسی۔	۸ر
قانون عترت۔ علاج ہر قسم تپ دق از حکیم عترت حسین۔	[illegible]
رسالۂ مزیل الاوہام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۲ر
ترجمہ زاد غریب۔ مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان۔	۶ر
مخزن سلیمانی۔ ترجمۂ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	[illegible]
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی کاغذ سفید۔	۷ر
تریاق سموم۔ علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپون کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔	[illegible]
مطلوب الطالبین۔ خطوط استعلاجی	[illegible]

نام کتاب	قیمت
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم	
ابو علی سینا عبد اللہ بن حسین حکیم کا	
ترجمہ اُردو سلیس از جانب مطبع حکیم	
غلام حسین صاحب کنتوری نے	
فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدوں میں	[illegible]
جلد اول - امور کلیہ طب -	عـہ/ پ
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	چـہ/ پ
جلد سوم - امراض جزئیہ -	لـے پ
جلد چہارم - امراض عامہ -	۷ پ
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات -	عـہ پ
ترجمہ علاج الامراض - از علامہ	
حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ	
حکیم ہادی حسین خان -	[illegible]
دستور النجات عن مصائب الحمیات	
اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی	
و ڈاکٹری مصنفہ حکیم اصغر حسین -	۵/
مجربات اکبری - مترجمہ حکیم واجد علی	
موہانی -	۵/

نام کتاب	قیمت
طب نبوی سا انتخاب علاج احادیث	
نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین -	۲
رموز الحکمت - علامات سے	
شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر	
معالجات احسانی سوالات تشخیص	
مع علاج مولفہ حکیم احسان علی کاغذ نیاتی	[illegible]
مرکبات احسانی - بطور قرابادین	
کے ترتیب حروف تہجی از حکیم	
احسان علی -	۶/
رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ	
رسالہ مولفہ حکیم غلام یحییٰ -	۱/
عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی	
و سوء ہضمی مولفہ حکیم سید محمد ولی -	۱/
تریاق ہیضہ مصنفہ حکیم سید	
علمدار حسین -	۱/
کیمیاے عناصری ترجمہ قرابادین	
قادری مترجمہ حکیم نور کریم -	[illegible]